

نَضْرُ الْبَارِي

شرح اردو

صَحِيحُ الْبَخَارِيِّ

مولفہ

حضرت العلامة مولانا محمد عثمان غفران

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہانپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی

حدیث: ۵۳۹۴-۶۱۹۴

باب: ۳۵۰۶-۳۰۸۵

پارہ: ۲۳-۲۷

جلد: یازدہم

کتاب اللباس، کتاب الادب
کتاب الاستیذان، کتاب الدعوات
کتاب الرقاق، کتاب الحوض، کتاب القدر

مکتبۃ الشیخ

ناشر

۳/۴۳۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493



نَضْرَمِنَ اللّٰهِ وَفَتَحَ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نَضْرَمِنَ البَارِي

شرح اردو

صَحِيْح البَخَارِي

مولفہ

مَضْرُوْت العِلْمِة مَوْلَانَا مُحَمَّدُ عَقِيْمَانُ مَقْشُوْحٌ

شَيْخُ الْحَدِيْثِ وَمَظَاهِرِ الْعِلْمِ وَقَفِ سَهْرَانْپُوْرَ

شَاْغِرُوْدِ شَيْخِ مَشَيْخِ الْاِسْلَامِ مَضْرُوْتِ مَوْلَانَا سَيِّدِ حَسِيْبِ (مَقْدَرِي) رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

جلد: یازدہم پارہ: ۲۲-۲۷ باب: ۳۰۸۵-۳۵۰۶ حدیث: ۵۳۹۲-۶۱۹۴

کتاب اللباس، کتاب الادب، کتاب الاستیذان، کتاب الدعوات
کتاب الرقاق، کتاب الحوض، کتاب القدر

مکتبۃ الشیخ

ناشر

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

پاکستان بھر میں جملہ حقوق ملکیت بحق مکتبہ الشیخ کراچی محفوظ (C)

نام **نصیر البھاری، شرح اردو صحیح البخاری** ﴿جلد یازدہم﴾

مؤلف **مفتی العلامہ مولانا محمد عثمان مفتی**

ناشر **مکتبہ الشیخ** ۳/۳۳۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔

﴿انتباہ﴾

پاکستان میں نصر الباری مکمل ۱۳ جلدوں کی طباعت کے جملہ حقوق مؤلف سے باہمی معاہدہ کے تحت بحق مکتبہ الشیخ کراچی حاصل کر لیے گئے ہیں اور کاپی رائٹس آف پاکستان سے رجسٹرڈ ہے اس کتاب کا کوئی حصہ، صفحہ، پیرا ادارہ کی مصدقہ تحریری اجازت کے بغیر پاکستان بھر میں ”طبع“ نہیں کیا جاسکتا۔ کوئی فرد یا ادارہ اس کی غیر قانونی طباعت و فروخت میں ملوث پایا گیا تو بغیر ”پیشگی اطلاع“ کے ”قانونی کارروائی“ کی جائے گی۔

مکتبہ زکریا

☆
☆
☆
☆
☆
☆

دکان نمبر ۱۹، اردو بازار کراچی۔
موبائل: 0321-2277910

مکتبہ خلیلیہ

☆
☆
☆
☆
☆
☆

دکان نمبر 19، سلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن، کراچی
موبائل: 0321-2098691



نور محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی
مکتبہ انعامیہ، اردو بازار، کراچی
مکتبہ عمر فاروق، شاہ فیصل کالونی، کراچی
زم زم پبلشرز، اردو بازار، کراچی
المیزان، لاہور
مکتبہ امدادیہ، ملتان
مکتبہ عثمانیہ، راولپنڈی
ادارہ اسلامیات، لاہور

دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی
کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، کراچی
مکتبہ ندوہ، اردو بازار، کراچی
مکتبہ رحمانیہ، لاہور
مکتبہ حریمین، لاہور
ادارہ تالیفات، ملتان
مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ
مکتبہ علمیہ، پشاور

قدیمی کتب خانہ، کراچی
کتب خانہ اشرفیہ، اردو بازار، کراچی
اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی
مکتبہ العلوم، بنوری ٹاؤن، کراچی
مکتبہ قاسمیہ، لاہور
مکتبہ جفانیہ، ملتان
مکتبہ العارفی، فیصل آباد
سید احمد شہید، اکوڑہ ٹنک

﴿ہر دینی کتب خانہ پر دستیاب ہے﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب اللباس

لباس کا بیان

﴿بَابُ ۳۰۸۵ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّوْا وَاشْرَبُوْا وَابْسُوْا وَتَصَدَّقُوْا فِيْ غَيْرِ اِسْرَافٍ وَلَا مَخِيْلَةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ مَا شِئْتَ وَابْسُ مَا شِئْتَ مَا اَخْطَاكَ اِثْنَانِ سَرَقَ اَوْ مَخِيْلَةَ .

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (الاعراف ۳۲) کس نے اللہ کی زینت کو حرام کیا ہے جو اس نے اپنے بندوں

کے واسطے (زمین میں سے) نکالی (زینت یعنی لباس کی اصل جیسے روئی وغیرہ)

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور پو اور پہنو اور صدقہ کرو بغیر اسراف (فضول خرچی) کے اور بغیر تکبر کے۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا جو تمہارا جی چاہے کھاؤ (بشرطیکہ حلال ہو) اور جو تمہارا جی چاہے پہنو (بشرطیکہ مباح ہو) البتہ دو غلطیاں نہ ہوں فضول خرچی اور تکبر۔ ”او مخیلة“ میں او بمعنی واؤ ہے جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے۔

﴿۵۳۹۳ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنََارٍ وَزَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ يُخْبِرُوْنَهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَى مَنْ جَرَ ثَوْبَهُ خِيْلًا﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو اپنے کپڑے کو براہ تکبر کھینچے گا۔

مطابقتہ للترجمة | علامہ عینی فرماتے ہیں: مطابقة هذا الحديث ابن عباس الذي قبله ظاهرة لان في ذلك ذم المخيلة وفي هذا جر الثوب خيلاء وهو ايضا من المخيلة وحديث ابن عباس ايضا مطابق للحديث

الذی قبلہ من ہذہ الحیثیۃ و هو ایضاً مطابق للآیۃ المذکورۃ علی ما لا ینحفی (عمدہ)
تعد و موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۶۰، ومر الحديث ص: ۵۱۷، ویاتی ص: ۸۶۱، ص: ۸۹۵۔ اخرجه مسلم
و الترمذی فی اللباس .

تحقیق و تشریح | "لباس" بکسر اللام بروزن کتاب. "مخیلة" بفتح المیم بروزن عظيمة بمعنى تکبر و فرور۔
"خیلاء" بضم المعجمة وفتح التحتية کبیرا و عجباً (قس)
تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد: ۷، ص: ۶۷۲۔ نیز اس سلسلے میں مزید ابواب و احادیث آرہے ہیں۔

﴿ بَابٌ مِنْ حَرِّ إِزَارِهِ مِنْ غَيْرِ خِيَلَاءَ فَلَا بَأْسَ بِهِ ﴾ (قس)

جو شخص اپنا تہبند بغیر تکبر کے گھسیٹے تو گنہگار نہ ہوگا

یعنی جس کا کپڑا لنگی ہو یا پانچامہ یوں ہی بوڑھا پکے کی وجہ سے لٹک جائے تو حرام نہیں گنہگار نہ ہوگا پراحتیاط کرنا چاہئے
کراہت تزیہی سے خالی نہیں۔

۵۳۹۵ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ لَمْ
يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدًا شِقِي إِزَارِي يَسْتَرْجِي
إِلَّا أَنْ أْتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتُ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خِيَلَاءً ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنا کپڑا ازراہ تکبر
(و غرور) گھسیٹے (ٹخنہ سے نیچے لٹکا کر چلے) اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابو بکرؓ
نے عرض کیا یا رسول اللہ میری لنگی کا ایک حصہ بلا قصد لٹک جاتا ہے البتہ اگر خاص طور سے اس کا خیال رکھوں (تو اوپر بھی
رکھ سکتا ہوں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آپ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو ایسا تکبر کی راہ سے کرتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله فقال ابو بكر يا رسول الله الخ.

تعد و موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۶۰، مر الحديث ص: ۵۱۷، ویاتی ص: ۸۶۱، ص: ۸۹۵، مسلم فی اللباس، ص: ۱۹۳۔

تشریح | اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ٹخنہ سے نیچے کپڑا لٹکانے والے پر جو وعید آئی ہے اس کا اصل باعث تکبر و فرور ہے
وظواہر الاحادیث فی تفسیرہا بالجبر خیلاء تدل علی ان التحريم مخصوص بالخیلاء و هكذا نص
الشافعی علی الفرق کما ذکرنا و اجمع العلماء جواز الاسبال للنساء وقد صح عن النبی صلی اللہ علیہ

وسلم الاذن لهن فی ارجاء ذبولهن ذراعا والله اعلم قاله النووي فی شرح مسلم، ج: ۲، ص: ۱۹۵
 ۵۳۹۶ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ يَجْرُ ثُوبُهُ مُسْتَعْجِلًا حَتَّى أَتَى
 الْمَسْجِدَ وَقَابَ النَّاسُ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَجَلَبَى عَنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ
 وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَاذْعُوا اللَّهَ حَتَّى يَكْشِفَهَا﴾

ترجمہ حضرت ابو بکرؓ نے بیان کیا کہ سورج گرہن ہوا اور ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آنحضرت ﷺ
 جلدی میں اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے اٹھے اور مسجد میں تشریف لائے اور لوگ بھی جمع ہو گئے (جو مسجد سے نکل چکے تھے) پھر آپ
 ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اتنے سورج سے گرہن صاف ہو چکا تھا اس کے بعد آنحضور ﷺ ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے
 اور فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اس لئے جب تم نشانوں میں سے کوئی نشانی دیکھو تو نماز پڑھو
 اور اللہ سے دعا کرو یہاں تک کہ صاف ہو جائے۔

معلوم ہوا کہ سورج گرہن کے وقت اتنی لمبی نماز پڑھنی چاہئے کہ گہن ختم ہو جائے اور سورج صاف ہو جائے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فقام يجر ثوبه مستعجلا"

تعد موضوعا والحديث هنا ص: ۸۶۱، من الحديث ص: ۱۴۱، ص: ۱۴۳، ص: ۱۴۵۔

تشرح مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد چہارم از ص: ۲۵۰ تا ص: ۲۵۷۔

﴿بَابُ التَّشْمِيرِ فِي الثِّيَابِ﴾^{۳۰۸۷}

کپڑا اور پراٹھانا

"بَابُ التَّشْمِيرِ" بِالشِّينِ الْمُعْجَمَةِ السَّاكِنَةِ وَبَعْدَ الْمِيمِ الْمَكْسُورَةِ تَحْتِيَّةً سَاكِنَةً وَهُوَ رَفَعُ

اسفل الثوب (فس) تشمیر از باب تفعیل کے معنی ہیں کپڑا اور پراٹھانا، کپڑا سیٹنا۔

تحقیق و تشریح ہمارے ہندی نسخہ میں بجائے تشمیر از تفعیل کے تشمیر باب تفعیل سے ہے اور اسی طرح فتح

الباری میں بابُ التَّشْمِيرِ از باب تفعیل ہے لیکن اکثر قابل اعتماد نسخوں میں تشمیر از باب تفعیل ہی ہے جیسے عمدۃ

القاری، کرمانی اور ارشاد الساری میں باب تفعیل ہی سے التشمیر ہے، نیز حدیث باب سے بھی عمدۃ القاری وغیرہ ہی

کی تائید ہوتی ہے کیونکہ حدیث پاک میں مُشْمِرٌ کالفظ ہے جو بلاشبہ تشمیر سے ہے نہ کہ تشمیر سے، نیز حضرت

ابو حنیفہؒ کی روایت بخاری اول، ص: ۵۴ کی حدیث میں بھی مُشْمِرٌ آیا ہے۔ علامہ عینیؒ نے حافظ عسقلانیؒ کا تعقب کیا ہے

اور صحیح تعقب کیا ہے۔

۵۳۹۷ ﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شُبَيْلٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ فَرَأَيْتَ بِلَالًا جَاءَ بَعْنَزَةَ فَرَكَّزَهَا ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي حُلَّةٍ مُشْمِرًا فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ إِلَى الْعَنْزَةِ وَرَأَيْتَ النَّاسَ وَالِدَوَابَّ يَمْرُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وِرَاءِ الْعَنْزَةِ﴾

ترجمہ حضرت ابو جحیفہ (و اسمہ وہب بن عبد اللہ) نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضرت بلال ایک نیزہ لے کر آئے اور اس کو زمین میں گاڑ دیا پھر نماز کیلئے تکبیر کہی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک حلہ (سوٹ) پہنے ہوئے کپڑا اٹھائے ہوئے باہر تشریف لائے اور نیزہ کی طرف رخ کر کے دو رکعتیں نماز پڑھائی اور میں نے دیکھا کہ انسان اور جانور آپ ﷺ کے سامنے نیزہ کے پار سے گذر رہے تھے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "خرج في حلة مشمرا"

تعد و موضع | والحديث هنا ص: ۸۶۱ من الحديث ص: ۳۱، ص: ۵۲، ص: ۷۱، ص: ۷۲، ص: ۵۰۲، ص: ۵۰۳۔

تحقیق و تشریح "العنزة" بفتح العين والنون والزاي هو اقصر من الرمح وفيه زج.

"حلة" وهي ازار ورداء ولا تسمى حلة حتى تكون ثوبين (عمده) اسی لئے اس کا ترجمہ سوٹ سے کیا جاسکتا ہے چونکہ سوٹ بھی جوڑا کو کہتے ہیں جس طرح حلہ ایک کپڑے کو نہیں کہہ سکتے۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ﴾^{۳۰۸۸}

ٹخنوں سے جو (لنگی اور کرتہ وغیرہ) نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا

۵۳۹۸ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو تہبند کا حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا۔
مطلب یہ ہے کہ قدم کا وہ حصہ جہنم میں ہوگا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للجزء الاول من الترجمة ظاهرة لانه عينها.

تعد و موضع | والحديث هنا ص: ۸۶۱۔

تشریح في الحديث تقديم وتأخير معناه "ما اسفل من الازار من الكعبين في النار" اور معلوم ہے کہ

کپڑے کا کوئی گناہ نہیں؟ علامہ خطابی کہتے ہیں یرید ان الموضوع الذي يناله الازار من اسفل الكعبين من رجله في النار (عمدہ)

﴿بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ﴾^{۳۰۸۹}

جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا گھسیٹتا ہوا چلے؟ (اس کی سزا کا بیان)

۵۳۹۹ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا تہ بند غرور (تکبر) کی وجہ سے کھینچے (ازراہ گھمنڈ ٹخنہ سے نیچے لٹکائے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدیل و وضع | والحديث هنا من: ۸۶۱۔

تحقیق و تشریح | "بَطْرًا" بفتح الباء الموحدة و الطاء مصدر معناه طغيانا وتكبرا نیز بكسر الطاء ويكون منصوبا على الحال.

۵۴۰۰ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجَّلٌ جُمْتَهُ إِذْ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (الشک من آدم شیخ البخاری) یا بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص ایک حلہ میں سرست اپنے بالوں میں کنگھی کئے ہوئے اتراتا ہوا چل رہا تھا اچانک اللہ نے اس کو (زمین میں) دھنسا دیا اور وہ قیامت تک دھنسا جائے گا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان المشى فى حلة من اعجاب النفس معنى جر الثوب خيلاء.

تعدیل و وضع | والحديث هنا من: ۸۶۱ و اخرجه مسلم فى اللباس.

تحقیق و تشریح | "مُرَجَّلٌ" بكسر الجيم المشددة مسرَّح (فس) ترجيل از باب تفعيل سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں کنگھی کرنا "جُمْتَهُ" بضم الجيم وتشديد الميم مجتمع شعر الراس وهو اكبر من الوفرة (عمدہ)

”جمہ“ بالوں کا مجموعہ زلف کانوں کی کو تک ہو تو اسے وفرہ کہتے ہیں اور جب کانوں کی لو سے نیچے گردن تک لٹک جائے تو لہتہ ہے اس سے بڑھ کر موٹھے تک پہنچ جائے تو وہ جتہ کہلاتا ہے۔

مزید تشریح کیلئے نصر الباری جلد ۸، ص: ۲۵۴ دیکھیے۔

”رجل یمشی فی حلة الخ“ اس رجل سے مراد میں اقوال مختلف ہیں علامہ قسطلانی نے نقل کیا ہے جزم

الکلابازی بانہ قارون و کذا قالہ الجوہری فی صحاحہ (قس)

علامہ عینی نے بھی اسی قول کو نقل کیا ہے (عمدہ) ایضا حافظ عسقلانی (فتح)

۵۳۰۱ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ

ابن شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَجْرُ إِزَارَهُ إِذْ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَابِعَهُ

يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعَهُ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ﴿﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص اپنا تہبند (غور سے)

گھسیتا چل رہا تھا کہ اسے (زمین میں) دھنسا دیا گیا پھر قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا۔

”تابعہ“ الخ عبدالرحمن بن خالد کی متابعت یونس بن یزید نے زہری سے کی اور شعیب نے زہری سے مرفوعاً نہیں

بیان کیا (بلکہ ابو ہریرہؓ کا قول بیان کیا)

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعد و موضعہ | او الحدیث هنا ص: ۸۶۱ و مر الحدیث ص: ۳۹۵۔

۵۳۰۲ ﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ عَمِّهِ جَرِيرِ بْنِ

زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى بَابِ دَارِهِ لَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ

سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ﴿﴾

ترجمہ جریر بن زید نے بیان کیا کہ میں سالم بن عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھا ان کے گھر کے دروازے پر تھا تو انھوں نے

(یعنی سالم نے) بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حدیث سابق

کی طرح۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة توخذ من قوله ”نحوه“ ای نحو حدیث ابن عمر السابق

فیكون له مطابقتة مثل مطابقتة.

تعد و موضعہ | او الحدیث هنا ص: ۸۶۱ و مر الحدیث ص: ۸۶۱۔

۵۴۰۳ ﴿حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ لَقِيتُ مُحَارِبَ بْنَ دِنَارٍ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَأْتِي مَكَانَهُ الَّذِي يَقْضِي فِيهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مَخِيلَةً لَمْ يَنْظُرَ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقُلْتُ لِمُحَارِبٍ أَذْكَرَ إِزَارَهُ قَالَ مَا خَصَّ إِزَارًا وَلَا قَمِيصًا تَابَعَهُ جَبَلَةٌ بْنُ سَحِيمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلًا﴾

ترجمہ شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے (کوفہ کے قاضی) محارب بن دینار سے ملاقات کی آپ گھوڑے پر سوار تھے اور اس مکان (دارالقضا) میں آ رہے تھے جس میں آپ فیصلہ کیا کرتے تھے (آپ کوفہ کے قاضی تھے) میں نے ان سے اس حدیث (کپڑا لٹکانے کی حدیث) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھ سے یہ بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے کپڑے کو ازار اور غرور کھینٹے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا، شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے محارب سے پوچھا کیا حضرت عبداللہ بن عمر نے ازار (تہبند) کا ذکر کیا تھا؟ تو انہوں نے کہا نہ ازار کی تخصیص کی نہ قمیص کی۔ (بلکہ ثوب کا ذکر کیا جواز اور قمیص وغیرہ سب کو شامل ہے)

”تابعہ“ الخ محارب کی متابعت کی یعنی محارب کے ساتھ اس حدیث کو جبکہ بن حکم اور زید بن اسلم اور زید بن عبداللہ نے بھی عبداللہ بن عمر سے روایت کی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

”وقال الليث“ اور لیث بن سعد نے بھی نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے اسی طرح روایت کی۔ اور نافع کے ساتھ اس کو موسیٰ بن عقبہ اور عمر بن محمد اور قدامہ بن موسیٰ نے بھی سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے من جر ثوبہ یعنی جو شخص اپنا کپڑا (غرور کی نیت سے) لٹکا کر چلے اٹھے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد مواضع | او الحدیث هنا ص: ۸۶۱۔

تشریح | قال النووي الاسبال تحت الكعبين للخيل فان كان لغيرها فهو مكروه وهكذا نص الشافعي على الفرق بين الجر للخيل ولغير الخيل قال والمستحب ان يكون الازار الى نصف الساق والجائز بلا كراهة ما تحته الى الكعبين وما نزل عن الكعبين ممنوع منع تحريم ان كان

للخیلاء وإلا فمنع تنزیہ (فتح الباری، ج: ۱۰، کتاب اللباس، ص: ۲۱۶)

﴿بَابُ الْإِزَارِ الْمُهَدَّبِ﴾^{۳۰۹۰}

وَيَذْكَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ وَحَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَمُعَاوِيَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُمْ لَبَسُوا إِثَابًا مُهَدَّبَةً.

جہاردار (حاشیہ والا) تہبند کے حکم کا بیان

”بَابُ الْإِزَارِ الْمُهَدَّبِ“ بضم المیم وفتح الهاء والذال المهملة المشددة جہاردار (حاشیہ والا) ”مہذب“ ہر وہ لنگی یا چادر جس کے کنارے ایسا حاشیہ ہوتا ہے کہ اسے بنا نہیں جاتا بلکہ صرف تانا ہوتا ہے جیسے عام طور پر چادر کے کنارے بنا دیتے ہیں مقصد صرف حسن و زینت ہوتا ہے اس کو جسم کے چھپانے میں کوئی دخل نہیں ہوتا ہے۔

”وَيَذْكَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ الْخ“ امام زہری اور ابوبکر بن محمد اور حمزہ بن ابی اسید اور معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ان سب حضرات نے جہاردار کپڑے پہنے ہیں۔

۵۳۰۴ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةٌ رِفَاعَةَ الْقُرْظِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسَةٌ وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبِتُّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ الْهَذْبَةِ وَأَخَذْتُ هَذْبَةً مِنْ جِلْبَابِهَا فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَوْلَهَا وَهُوَ بِالْبَابِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ قَالَتْ فَقَالَ خَالِدٌ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَنْهَى هَذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا وَاللَّهِ مَا يَرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ التَّبَسُّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتِكَ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ فَصَارَ سُنَّةً بَعْدُ﴾

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ رفاعہ قرظی کی بیوی (تمیمہ بنت وہب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور میں اس وقت آپ ﷺ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اور آنحضرت ﷺ کے پاس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے کہنے لگی یا رسول اللہ میں رفاعہ کے نکاح میں تھی انہوں نے مجھے تین طلاقیں (طلاق

مغلط) دی پھر اس کے بعد میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا اور وہ بخدا ان کے ساتھ یا رسول اللہ اس جہاں جیسا ہے انھوں نے اپنی چادر کی جھال ہاتھ میں لے کر اشارہ کیا اور خالد بن سعیدؓ جو ابھی دروازے پر کھڑے تھے انہیں ابھی اندر آنے کی اجازت نہیں ملی تھی انھوں نے اس عورت کی بات سن لی حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ خالد (وہیں سے) بولے اے ابو بکر آپ اس عورت کو روکتے نہیں ہیں کہ (کیسی بے حیائی کی باتیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھول کر بیان کرتی ہے پھر خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ نے کچھ نہیں جھڑکا صرف مسکراتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا شاید تم دوبارہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ نہیں (یعنی پہلے شوہر رفاعہ کی طرف نہیں لوٹ سکتی ہو) جب تک وہ (دوسرا شوہر عبدالرحمن) تجھ سے مزہ نہ اٹھائے اور تو ان کا مزہ نہ چکھ لے پھر بعد میں یہی شرعی قانون بن گیا (یعنی مطلقہ ثلاثہ پہلے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی جب تک کہ دوسرے شوہر سے جماع نہ کرائے)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "الامثل هذه الهدية"

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۸۶۱ تا ص ۸۶۲ ومرا الحديث ص ۳۵۹، ص ۷۹۱، ص ۷۹۲، ص ۸۰۱، ص ۸۶۶، ص ۸۹۸۔

﴿بَابُ الْأَرْدِيَةِ﴾^{۳۰۹۱}

وَقَالَ أَنَسٌ جَبَدَ أَعْرَابِيٌّ رِذَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چادروں کا بیان

"اردیہ" جمع رداء بالمد ما يجعل من الثياب على العائق او بين الكتفين (قس)
"وقال انس" حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کھینچی۔ یہ حدیث آ کے ص ۸۶۳ پر موصولاً آرہی ہے انشاء اللہ۔

۵۳۰۵ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِذَائِهِ فَارْتَدَى بِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْرَةٌ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذَرَ الْهَمَّ﴾

ترجمہ | حضرت حسین بن علیؓ نے بیان کیا کہ حضرت علیؓ نے فرمایا (کہ حضرت حمزہؓ نے حرمت شراب سے پہلے نشکی حالت میں ان کی اونٹنیاں ذبح کر دیں اور حضرت علیؓ نے آنحضرت ﷺ سے شکایت کی تو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی

چادر منگوائی اور اسے اوڑھ کر چلنے لگے اور میں اور زید بن حارثہ آپ ﷺ کے پیچھے چلے یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ اس گھر پر پہنچے جس میں حضرت حمزہؓ تھے آنحضرت ﷺ نے اجازت مانگی تو گھر والوں نے ان حضرات کو اجازت دی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فدعا النبي صلى الله عليه وسلم بردائه فارتدى به"

تعدیل ووضوح | والحديث هنا من ۸۶۲ ومر الحديث من ۲۸۰، وص ۳۱۹ تا ۳۲۰، وص ۳۳۳ تا ۳۳۵، ص ۵۷۰۔

تشریح | حدیث بار بار گذر چکی ہے مزید تشریح کے لئے نصر الباری جلد ۸، ص ۵۵ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بَابُ لُبْسِ الْقَمِيصِ﴾

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى حِكَايَةَ عَنْ يُوسُفَ إِذْ هَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا فَالْقَوْرَةُ عَلَيَّ وَجِهَ أَبِي يَأْتِ بِصَيْرًا.

قمیص پہننے کا بیان

مقصد یہ بیان کرنا ہے کہ قمیص پہننا کوئی نئی بات نہیں ہے اراد ان لبسه لیس بحادث (عمدہ)

وقول الله تعالى الخ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد یوسف علیہ السلام کے قول کی حکایت (سورہ یوسف میں اذہبوا بقمیصی الآیة) اب تم میری اس قمیص (پیراہن) کو لیتے جاؤ اور اس کو میرے والد کے چہرے پر ڈال دو تو ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔

۵۳۰۶ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ

رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْخُفَيْنِ إِلَّا أَنْ لَا

يَجِدَ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْكَعْبَيْنِ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ (احرام والاخص) کس طرح کا کپڑا پہننے کا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم قمیص نہ پہنے اور نہ پاجامہ اور نہ برنس (کمی ٹوپی) اور نہ موزے البتہ اگر چپل نہ ملے تو (چمڑے کے) موزے پہن لے جو ٹخنوں سے نیچے نیچے ہوں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لا يلبس المحرم القميص"

مطلب یہ ہے کہ غیر محرم قمیص وغیرہ پہن سکتا ہے۔

تعدیل ووضوح | والحديث هنا من ۸۶۲ مر الحديث من ۲۵، ص ۵۳، ص ۲۰۹، باتی ص ۸۶۳، ص ۸۶۳ تا ۸۶۳۔

تشریح نصر الباری جلد اول ص: ۵۳۹، اور جلد پنجم ص: ۲۰۵ کا مطالعہ کیجئے۔

۵۳۰۷ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أتى النبي صلى الله عليه وسلم عبد الله بن أبي بعد ما أدخل قبره فأمر به فأخرج ووضع على ركبتيه ونفت عليه من ريقه وأبسه قميصه فالله أعلم﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی (منافق) کے پاس اس وقت تشریف لائے جب وہ قبر میں داخل کیا جا چکا تھا پھر آپ ﷺ کے حکم سے اس کی میت قبر سے نکالی گئی اور آپ ﷺ کے گھٹنوں پر رکھی گئی اور آپ ﷺ نے اس پر اپنے لعاب کے ساتھ دم کیا اور اس کو اپنی قمیص پہنائی۔ واللہ اعلم۔

یعنی قمیص پہنانے کی وجہ یہ تھی کہ اس منافق نے حضرت عباس کو اپنی قمیص پہنائی تھی آنحضور ﷺ نے اس کا بدلہ لیا یا آنحضور ﷺ نے حضرت عبد اللہ جو اسی منافق کے بیٹے تھے اور مخلص صحابی تھے ان کی دلجوئی کیلئے کیا۔ واللہ اعلم

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "والبسد قميصه"

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۸۶۲ مر الحدیث ص: ۱۶۹، ص: ۱۸۰، ص: ۲۲۲۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ۴، ص: ۲۵۸ نیز جلد ۵، ص: ۱۸۔

۵۳۰۸ ﴿حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا تَوَلَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَاءَ ابْنَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أَكْفُنُهُ فِيهِ وَصَلَّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ إِذَا فَرَعْتَ مِنْهُ فَأَذِنَّا فَلَمَّا فَرَعَ أَذَنَهُ بِهِ فَجَاءَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَجَذَبَهُ عُمَرُ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ فَانزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ جب عبد اللہ بن ابی کی وفات ہوئی تو اس کے بیٹے (عبد اللہ جو مخلص مسلمان تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنی قمیص مجھے عنایت فرمائیے تاکہ میں اپنے والد (عبد اللہ) کو اس کا کفن دوں اور آپ اس کی نماز جنازہ پڑھادیں اور ان کے لیے دعائے مغفرت کریں چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی قمیص انہیں عطا فرمائی اور فرمایا جب تم اس (کے غسل اور کفن) سے فارغ ہو جاؤ تو ہمیں اطلاع دینا چنانچہ جب فارغ ہوئے تو آنحضور ﷺ کو اطلاع دی تو حضور اکرم ﷺ اس پر نماز پڑھنے کے ارادے سے تشریف لائے، لیکن حضرت عمر نے آپ ﷺ کو کھیچا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کی

نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "استغفرلہم اولاً تستغفرلہم الایۃ" آپ ان منافقین کیلئے مغفرت کی دعا کریں یا دعائے ستر مرتبہ بھی ان کیلئے مغفرت کی دعا کریں گے تب بھی اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کی بات نہ سنی اور نماز جنازہ پڑھائی) پھر یہ آیت نازل ہوئی "ولا تصل علی احد الایۃ" ان میں سے کسی پر بھی جو مر جائے ہرگز کبھی نماز نہ پڑھے اور نہ ان کی قبر پر کھڑے ہوئے چنانچہ حضور اقدس ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھنی چھوڑ دی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قولہ اعطنی قمیصک فی قولہ فاعطاه قمیصہ.

تعدو موضوعہ | الحدیث هنا ص: ۸۶۲، مر الحدیث ص: ۱۶۹، ص: ۶۷۳، ص: ۶۷۴۔

﴿بَابُ جِيبِ الْقَمِيصِ مِنْ عِنْدِ الصَّدْرِ وَغَيْرِهِ﴾^{۳۰۹۳}

قمیص کا گریبان سینہ پر یا اور کہیں لگانا

﴿۵۳۰۹﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَ الْبَخِيلِ وَالْمُتَّصِدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدْ اضْطَرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى تَدْيِهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَّصِدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تَفْشَى أَنَامِلُهُ وَتَغْفِرَ أَثَرَهُ وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَأَخَذَتْ كُلَّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ هَكَذَا فِي جَيْبِهِ فَلَوْ رَأَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ تَابَعَهُ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ لِي الْجُبَّتَيْنِ وَقَالَ حَنْظَلَةُ سَمِعْتُ طَاوُسًا سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ جُبَّتَانِ وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ حَيَّانٍ عَنِ الْأَعْرَجِ جُبَّتَانِ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور خیرات کرنے والے (سخی) کی مثال بیان کی کہ ایسے دو شخصوں کی طرح ہے جو لوہے کے دو چپے (زر ہیں) پہنے ہوں کہ ان کے دونوں ہاتھ ان کے سینے اور ہنسی سے اٹکے ہوں (تنگ ہونے کی وجہ سے دونوں بندھے ہوں) تو جب سخی صدقہ کرتا ہے (خیرات کرنے کا ارادہ کرتا ہے) تو دو چپے (کرتے) کشادہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی انگلیوں تک پہنچ جاتا ہے اور قدم کے نشانات کو بھی مٹا دیتا ہے (یعنی وہ چپے اتانچا ہو جاتا ہے کہ اس کے نشان قدم کو بھی مٹا دیتا ہے) اور بخیل جب خیرات کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو کرت اور چمٹ

جاتا ہے (سمٹ کر تنگ ہو جاتا ہے) اور ہر حلقہ اپنی جگہ جم جاتا ہے۔ ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنی انگلیوں سے اپنے گریبان کی طرف اشارہ کر کے بتا رہے تھے کہ تم دیکھو گے کہ وہ اس میں وسعت پیدا کرنا چاہے گا لیکن وسعت پیدا نہیں ہوگی۔

”تابعہ الخ“ اس روایت کی متابعت ابن طاووس نے اپنے والد طاووسؒ سے کی، اور ابوالترناد نے اعرج سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے اس میں بھی جنتان کا لفظ ہے۔ اور حنظلہ نے کہا میں نے طاووس سے سنا انھوں نے کہا میں نے ابو ہریرہؓ سے بھی جنتان سنا۔ اور جعفر بن حیان نے کہا جنتان بالنون یعنی دوزر ہیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله ”يقول من اصبه هكذا في جيبه“
تعد وموضعه | والحديث هنا ص: ۸۶۲ من الحديث ص: ۱۹۳، ص: ۳۰۹، ص: ۷۹۸۔
تشرح | نصر الباری جلد ۷، ص: ۱۱۱ کی حدیث پڑھئے۔

﴿بَابٌ مِّنْ لَّبْسِ جُبَّةٍ صَيِّقَةِ الْكُمَيْنِ فِي السَّفَرِ﴾^{۳۰۹۳}

جس نے سفر میں تنگ آستینوں کا جبہ پہنا

۵۲۱۰ ﴿حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الضَّحَى قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَتَلَقَيْتُهُ بِمَاءٍ فَرَوْضًا وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَةٌ فَمَضَمَضَ وَاسْتَبَشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَيْهِ فَكَانَا صَيِّقَيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَلَى خُفَيْهِ﴾

ترجمہ | حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (غزوہ جہوک میں) قضاء حاجت کیلئے تشریف لے گئے پھر تشریف لائے تو میں پانی لے کر حاضر ہوا آپ ﷺ نے وضو کیا آپ ﷺ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنا چہرہ دھویا پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو آستینوں سے نکالنا چاہا لیکن وہ تنگ تھیں (اوپر چڑھ نہ سکیں) اس لئے آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو جبہ کے نیچے سے نکالا اور انہیں دھویا اور سر پر اور موزوں پر مسح کیا۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد وموضعه | والحديث هنا ص: ۸۶۲ تا ص: ۸۶۳، و من الحديث ص: ۳۰، باقی مواضع کیلئے ملاحظہ فرمائیے
نصر الباری جلد دوم، ص: ۱۲۵۔

یہ حدیث بار بار گزر چکی ہے جیسا کہ صفحات کا حوالہ مذکور ہے۔

﴿بَابُ لُبْسِ جُبَّةِ الصُّوفِ فِي الْغَزْوِ﴾^{۳۰۹۵}

غزوه میں اون کا جبہ پہننا

واراد بلفظ الغزو السفر (عمدہ) قال ابن بطال كره مالك لبس الصوف لمن يجد غيره لما فيه من الشهر بالزهد لان اخفاء العمل اولى قال ولم ينحصر التواضع في لبسه بل في القطن وغيره ما هو بدون ثمنه (فتح)

۵۳۱۱ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَلْفَرَعْتُ عَلَيْهِ الْإِدَارَةَ فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرَجَ ذِرَاعِيهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَعَسَلَ ذِرَاعِيهِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعُهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا﴾

ترجمہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے بیان کیا کہ میں ایک رات سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کیا تیرے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں ہے آنحضرتؐ اپنی سواری سے اترے اور چلتے رہے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں میری نظروں سے چھپ گئے پھر واپس تشریف لائے تو میں نے برتن سے آپؐ پر پانی ڈالا تو آپؐ نے اپنا چہرہ اور ہاتھوں کو دھویا آنحضرتؐ اون کا جبہ پہنے ہوئے تھے (اس کی آستینیں تنگ تھیں) اس لئے اپنے ہاتھوں کو نکال نہ سکے آخر دونوں ہاتھوں کو جبہ کے نیچے سے نکالا پھر بازوؤں کو (کہنوں تک) دھویا اس کے بعد اپنے سر کا مسح کیا پھر میں آپؐ کے موزے اتارنے کیلئے جھکا تو آپؐ نے فرمایا انہیں رہنے دو کیونکہ میں نے ان دونوں کو طہارت کی حالت میں پہنا تھا چنانچہ آپؐ نے ان پر مسح کر لیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وعليه جبة من صوف"

تعدیل و موضع والحديث هنا ص: ۸۶۳، مر الحديث ص: ۳۰، ص: ۳۳، ص: ۳۳، ص: ۵۶، ص: ۴۱۹، ص: ۶۳۷، ص: ۸۶۳۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری دوم، ص: ۹۳۔

﴿بَابُ الْقُبَاءِ وَفُرُوجِ حَرِيرٍ وَهُوَ الْقُبَاءُ وَيُقَالُ هُوَ الَّذِي لَهُ شَقٌّ مِنْ خَلْفِهِ﴾

1112

قباوریشمی فروج کا بیان

بَابُ الْقُبَاءِ، اى هذا بابٌ فيه ذكر القباء بفتح القاف وتخفيف الباء الموحدة وبالمد اچکن، شيروانى جمع اَقْبِيَّةٍ فارسى معرب. "فُرُوجٌ" بفتح الفاء وتشديد الراء المضمومة وبالجميم. "حرير" بالجر فروج كى صفت۔

"وهو القباء" اور فروج بھی قباہی ہے ويقال الخ بعضون نے کہا ہے کہ فروج وہ قبا ہے جس کے پیچھے چاک ہو۔

۵۴۱۲ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَاذْعُهُ لِي قَالَ لَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قُبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةَ﴾

ترجمہ | حضرت مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبا میں تقسیم کیں اور مخرمہ کو کچھ نہیں دیا (یعنی مسور کے والد مخرمہ کو کوئی قبا نہیں دی) تو مخرمہ نے (مجھ سے) فرمایا بیٹے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو چنانچہ میں ان کے ساتھ گیا تو فرمایا تو اندر جا اور آنحضرت ﷺ سے میرا ذکر کر دے (یعنی آنحضرت ﷺ کو میری طرف سے بلاؤ) مسور نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے مخرمہ کا ذکر کیا تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ کے اوپر انہیں قباؤں میں سے ایک قبا تھی آپ ﷺ نے فرمایا یہ قبا میں نے تیرے لئے چھپا رکھی تھی، مسور نے بیان کیا کہ مخرمہ نے حضور اکرم ﷺ کی طرف دیکھا اور عرض کیا مخرمہ خوش ہو گیا۔ بعض نے ترجمہ کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مخرمہ اب خوش ہو گیا؟

مطابقت للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد و موضعہ | والحديث هنا من ۸۶۳: من الحديث من ۳۵۳: من ۳۶۳: من ۳۳۰: من ۸۷۱۔

۵۴۱۳ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُرُوجُ

حَرِيرٍ قَلْبَسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَتَزَعَهُ تَزَعًا شَدِيدًا كَالكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي
هَذَا لِلْمُتَّقِينَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنِ اللَّيْثِ وَقَالَ غَيْرُهُ فَرُوجٌ حَرِيرٌ ﴿

ترجمہ حضرت عقبہ بن عامرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوریشم کی ایک فروج (اچکن) ہدیہ میں دی گئی
آنحضور ﷺ نے اسے پہن لیا پھر اسی کو پہنے ہوئے نماز پڑھی پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اسے زور
سے کھینچ کر اتار ڈالا کہ گویا آپ ﷺ اس سے نفرت فرما رہے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ متقیوں کے لائق نہیں ہے۔
”تابعہ الخ“ قتیبہ بن سعید کی متابعت اس روایت میں عبد اللہ بن یوسف شیخ بخاری نے لیٹ سے کی؛ اور عبد اللہ
بن یوسف کے علاوہ دوسرے راویوں نے مثلاً حجاج بن محمد وغیرہ نے فُرُوجٌ حَرِيرٌ کہا ای بالتونین فیہما یعنی حَرِيرٌ
مرفوع ہے اور فُرُوجٌ کی صفت ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”فُرُوجٌ حَرِيرٌ“

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۸۶۳ ومر الحديث ص: ۵۴ باقی کیلئے نصر الباری جلد دوم ص: ۳۹۳ دیکھئے۔

﴿بَابُ الْبُرَائْسِ﴾^{۳۰۹۷}

وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَنَسٍ بُرُنْسًا أَمْضَرَ مِنْ خَزْ

بُرُئْس (ایک قسم کی لمبی ٹوپی) کا بیان

بَابُ الْبُرَائْسِ الخ بفتح الموحدة و كسر النون جمع بُرُنْسٍ بضم الموحدة والنون (قس)
برئس ایک قسم کی لمبی ٹوپی تھی قال فی القاموس قلنسوة طويلة كان النساء فی صدر الاسلام يلبسها
(قس) چونکہ اسی قسم کی ٹوپی نصاریٰ بھی پہنتے تھے اس لئے بعض حضرات سے کراہت منقول ہے و سنل مالک عن
لبسها اتكرها فانه يشبه لباس النصارى قال لا باس بها (عمدہ) امام بخاریؒ کا رجحان و میلان بھی جواز ہی کی
طرف ہے جیسا کہ باب کے تحت جو تعلق اور حدیث لائے ہیں اس سے مستفاد ہے کہ جائز ہے۔ بہر حال بلا کراہت جائز
ہے اور اکابر کا عمل ہے۔

”وقال لي مسدد“ اور مسدد (شیخ بخاری) نے مجھ سے کہا۔ یعنی امام بخاری کہتے ہیں کہ مجھ سے مسدد نے مذاکرہ
بیان کیا کہ ہم سے معتمر نے بیان کیا کہا میں نے اپنے والد (سلیمان تہمی) سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت
انسؓ کو خز کا ایک زرد برئس پہنے ہوئے دیکھا۔

”خز“ بفتح الخاء المعجمة وتشديد الزاي وہ کپڑا جواون اور ریشم ملا کر بنا جاتا ہے، مسئلہ یہ ہے کہ اگر ریشم

پراون یا سوت غالب ہو تو اس کا پہننا جائز ہے۔

۵۳۱۴ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرَمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبِرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدًا لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرَسُ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! احرام والا کون کون سا کپڑا پہنے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قمیص نہ پہنوں نہ عمامے نہ پاجامے نہ برنس اور نہ موزے مگر جس کو چپل نہ ملے تو وہ موزے کو ٹخنہ سے نیچے تک کاٹ کر پہن سکتا ہے اور نہ کوئی ایسے کپڑے پہنوں جس میں زعفران یا ورس لگی ہو (یعنی جو کپڑا زعفران یا ورس سے رنگا گیا ہو، ورس ایک خوشبودار پیلے رنگ کی گھاس ہے جو یمن میں ہوتی ہے)۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولا البرانس"

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص: ۸۶۳ ومر الحديث ص: ۲۵، ص: ۵۳، ص: ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، باقی کیلئے نصر الباری جلد اول کا آخری صفحہ یعنی ۵۳۹ دیکھئے۔

باب السَّرَاوِيلِ ۳۰۹۸

پانجامہ (پہننے) کا بیان

۵۳۱۵ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (محرم کے بارے میں) فرمایا جسے تہبند (لنگی) نہ ملے وہ پانجامہ پہن لے اور جو شخص جو تیاں نہ پائے تو خفین (موزے) پہن لے۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فليلبس سراويل"

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص: ۸۶۳ مر الحديث ص: ۲۳۹، ياتی ص: ۸۷۰، والیضاً ص: ۸۷۰۔

تشریح | وقال القرطبي اخذ بظاهر هذا الحديث احمد فاجاز لبس الخف والسراويل للمحرم انذی

لا یجد النعلین والازار علی حالهما واشترط الجمهور قطع الخف وفتح السراویل ولو لبس شیئا منهما علی حاله لزمته الفدية لحديث ابن عمر ولیقطعهما حتی یكونا أسفل من الکعبین، وقد قلنا ان المطلق ههنا محمول علی المقید لاستوائهما فی الحکم الخ (عمدة القاری، ج: ۱۰، ص: ۲۰۳، فی باب لبس الخفین للمحرم اذا لم یجد) بہر حال عند الحنفیہ محرم کیلئے سلمے ہوئے کپڑے کا استعمال جائز نہیں خواہ کرتہ ہو یا پانجامہ۔

۵۳۱۶ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَالسَّرَاوِيلَ وَالْعَمَائِمَ وَالْبُرَائِسَ وَالْخِيفَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! الحرام میں آپ ہم کو کون سے کپڑے پہننے کی اجازت دیتے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تمہیں نہ پہنو اور نہ پانجامے اور نہ عمامے اور نہ برائس اور نہ موزے پہنو البتہ اگر کسی کے پاس جو تیاں نہ ہوں تو وہ خفین کو ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر پہن لے اور ایسا کوئی کپڑا نہ پہنو جو زعفران یا ورس میں رنگا ہو۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والسراويل"

تعداد و موضع | والحديث هنا ص: ۸۶۳، مر الحديث ص: ۲۵، ص: ۵۳، ص: ۲۰۹، ص: ۲۲۸، ص: ۸۶۲، ياتي ص: ۸۶۳، ص: ۸۶۹، ص: ۸۷۰۔

باب فِي الْعَمَائِمِ ۳۰۹۹

عمامہ کا بیان

۵۳۱۷ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرَائِسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُمَا فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محرم تمہیں نہ پہننے اور نہ عمامہ پہننے اور نہ پانجامہ اور نہ برائس اور نہ ایسا کپڑا پہننے جس میں زعفران یا ورس لگا ہو اور نہ خفین پہننے مگر جس کو چہل نہ ملے تو خفین کو

مخنوں سے نیچے تک کاٹ لے پھر بنے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولا العمامة"

تعدر موضعه | والحديث هنا ص: ۸۶۳ تا ۸۶۴، باقی مواضع کیلئے ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد اول کا آخری صفحہ یعنی ۵۳۹ دیکھیے۔

﴿باب التَّقْنَعُ﴾

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ وَقَالَ أَنَسٌ
عَصَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةً بُرْدٍ.

"باب التَّقْنَعُ" بفتح الفوقية والقاف وضم النون مشددة بعدها عين مهملة هو هو تغطية الرأس.

سر پر کپڑا ڈال کر سر چھپانا، سر ڈھانکنا

اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ کے سر مبارک پر سیاہ پٹی بندھی ہوئی تھی، اور حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے سر پر ایک چادر کا کنارہ باندھا تھا۔

۵۴۱۸ ﴿حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هَاجَرَ نَاسٌ إِلَى الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مَهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ رَسَلِكِ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَوْ تَرْجُوهُ يَا بَنِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصُحْبَتِهِ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السُّمُرُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظُّهَيْرَةِ فَقَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا لِيَهَيَّا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَمَا لَكَ أَبِي وَأُمِّي وَاللَّهِ إِنْ جَلَدَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لَأْمُرٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَبَدَخَلَ فَقَالَ حِينَ دَخَلَ لَأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ يَا بَنِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ فَالْصُّحْبَةُ يَا بَنِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ يَا بَنِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَى رَاحِلَتِي هَاتَيْنِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْثَمَنِ قَالَتْ فَجَهَّزْنَاهُمَا

أَحْتِ الْجَهَّازِ وَضَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةَ فِي جِرَابٍ فَقَطَعْتَ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ
نِطَاقِهَا فَأَرْكَأَتْ بِهِ الْجِرَابَ وَلِلذَلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتَ النَّطَاقِ ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بَغَارٍ فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ نُورٌ فَمَكَتَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ بَيْنَتْ
عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غَلَامٌ شَابٌّ لَقِنَ ثِقْفَ فَيْرَحْلٍ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحْرًا
فِيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِبَ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا
بِخَبْرٍ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرَعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً
مِنْ غَنَمٍ فَيْرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبْتَئَانِ فِي رِسْلِهِمَا حَتَّى
يَنْعَقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بَغْلَسَ يَفْعَلُ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ ﴿

ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بہت سے مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کر لی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کی تیاریاں کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ابھی ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے بھی امید ہے کہ مجھے (ہجرت کی) اجازت دی جائے گی اس پر ابوبکرؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا آپ کو اس کی امید ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں تو ابوبکرؓ نے رفاقت سفر کے شرف حاصل کرنے کی غرض سے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا اور اپنی دو اونٹنیوں کو چار مہینے بول کے پتے کھلاتے رہے (تاکہ خوب تیار ہو جائیں) "قال عروة" عروہ نے بیان کیا کہ عائشہؓ نے فرمایا کہ ہم ایک دن دو پہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر چھپائے ہوئے تشریف لا رہے ہیں ایسے وقت میں آنحضرتؐ عموماً ہمارے یہاں تشریف نہیں لاتے تھے ابوبکرؓ نے کہا میرے ماں باپ آنحضرتؐ پر قربان ہوں خدا کی قسم آنحضرتؐ ایسے وقت میں (معمول کے خلاف) جو تشریف لائے تو ضرور اہم مقصد کی وجہ سے تشریف لائے ہیں چنانچہ آنحضرتؐ نے مکان پر پہنچ کر اجازت چاہی اور ابوبکرؓ نے آنحضرتؐ کو اجازت دی آنحضرتؐ اندر تشریف لائے آنحضرتؐ نے اندر تشریف لاتے ہی ابوبکرؓ سے فرمایا جو لوگ اس وقت تمہارے پاس ہیں انہیں اپنے پاس سے اٹھا دو (مجھے تم سے تنہائی میں کچھ کہنا ہے) ابوبکرؓ نے فرمایا میرے باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ یہاں سب آپ کے گھر ہی کے افراد ہیں (یعنی یہاں کوئی غیر نہیں ہے صرف آپ کی بیوی عائشہؓ ہیں اور ان کی ماں ام رومان) آنحضرتؐ نے فرمایا ابوبکرؓ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا رفاقت سفر؟ (یعنی مجھے ساتھ لے چلئے) حضور اکرمؐ نے فرمایا ہاں تم ساتھ چلو ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ آپ پر فدا ان دو اونٹنیوں میں سے ایک آپ لے لیں نبی اکرمؐ نے فرمایا لیکن قیمت سے لوں گا عائشہؓ نے بیان کیا پھر ہم نے دونوں کے سفر کا سامان جلدی جلدی تیار کیا اور دونوں کا زاد سفر ایک تھیلے میں رکھ دیا (اس کے باندھنے کا کپڑا نہ تھا) تو اسماء بنت ابی بکرؓ نے اپنے بچے (کمر بند)

کے ایک ٹکڑے تھیلہ کا منہ باندھ دیا اسی وجہ سے ان کا نام ذات الطاق (پٹکے والی) پڑ گیا پھر نبی اکرم ﷺ اور ابو بکرؓ دونوں جا کر جبل ثور نامی ایک غار میں چھپ گئے اور تین راتیں اسی میں ٹھہرے رہے اور عبد اللہ بن ابی بکرؓ رات ان ہی دونوں بزرگوں کے پاس گزارتے تھے وہ نوجوان اور ذہین و ہوشیار تھے پھر صبح تڑکے میں ان دونوں کے پاس سے نکل کر قریش مکہ کے پاس صبح کرتے جیسے پوری رات یہیں رہے ہوں (یعنی ہر کوئی ان کو علی الصبح مکہ میں دیکھ کر یہ سمجھتا کہ عبد اللہ رات بھر یہیں رہا ہے) مکہ معظمہ میں جو بات بھی ان حضرات کے خلاف سنتے اسے محفوظ رکھتے اور جوں ہی رات کا اندھیرا چھا جاتا غار ثور میں ان حضرات کے پاس پہنچ کر تمام تفصیلات کی اطلاع دیتے اور ابو بکرؓ کے مولیٰ عامر بن فہیرہؓ دودھ والی بکریاں چراتے تھے اور جب رات کا ایک حصہ گزر جاتا (عشاء کا وقت آجاتا) تو ان بکریوں کو غار ثور کی طرف ہانک لاتے تھے آپ حضرات بکریوں کے دودھ پر رات گزارتے پھر ابھی رات کی تاریکی باقی رہتی (یعنی صبح صادق کے وقت عامروہاں سے روانہ ہو جاتے) عامر ان بکریوں کو لے کر آواز کرتے (جیسے اسی وقت مکہ سے بکریاں لے کر نکلے ہیں) تین راتوں میں عامر ایسا ہی کرتے رہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم مقبلا متقنعا" بعد موضعه | والحديث هنا من: ۸۶۲۳، من الحديث من: ۲۸۷، من: ۳۰۱، من: ۳۰۷، من: ۵۵۲، من: ۵۵۷، من: ۵۸۷۔

تشریح | مفصل حدیث کا مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم، ص: ۸۳۶ تا ۸۴۰۔

﴿بَابُ الْمَغْفَرِ﴾^{۳۱۰}

"المغفر" بكسر الميم وسكون الغين المعجمة وفتح الفاء وفي آخره راء.

خود (جس کو فوجی لوگ پہنتے ہیں) کا بیان

قال ابن بطال المغفر من حديد وهو من آلات الحرب

۵۳۱۹ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمَغْفَرُ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ میں داخل ہوئے درانحالیکہ آپ ﷺ کے سر پر خودھی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوع | والحديث هنا ص: ۸۶۳ و مر الحديث ص: ۲۳۹، ص: ۳۲۷، ص: ۶۱۳۔

اشکال: اشکال یہ ہے کہ حضرت انسؓ کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دخول مکہ کے وقت آنحضرت ﷺ کے سر مبارک پر خودھی اور حضرت جابرؓ کی حدیث میں ہے انہ دخل یومئذ وعلیہ عمامة سوداء فكيف التطبيق؟
جواب: (۱) اس میں کوئی تعارض نہیں ہے ہو سکتا ہے کہ دونوں (خود اور عمامہ) ایک ساتھ ہوں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ عمامہ کے اوپر مغفر ہو یا مغفر کے اوپر عمامہ ہو فلا اشکال۔

(۲) ممکن ہے کہ حضور اقدس ﷺ پہلے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو سر مبارک پر خودھی پھر خود کو سر سے اتار دیا ولبس العمامة السوداء فی بقية دخوله (عمدہ)

دخول مکہ کیلئے احرام | (۱) امام اعظمؒ کے نزدیک ہر شخص کیلئے احرام لازم ہے بغیر احرام دخول مکہ ممنوع ہے مطلقاً۔
 (۲) امام شافعیؒ کے نزدیک اگر تفریح کی نیت سے جائے تو بغیر احرام کے جائز ہے۔
 (۳) مالکیہ اور حنابلہ کی ایک روایت شوافع کے موافق اور ایک روایت احناف کے موافق ہے۔

﴿بَابُ الْبُرُودِ وَالْحَبْرَةِ وَالشَّمْلَةِ﴾^{۳۱۰۲}

وَقَالَ خَبَابٌ شَكُونَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ.

دھاری دار چادروں اور یمنی چادروں اور اونی چادر (کبیل) کا بیان

تحقیق الفاظ: "برود" بضم الموحدة جمع بُرْدَةٌ بضم الباء الموحدة وسكون الراء وبالذال المهملة. دھاری دار چادر، وقال ابن بطال النمرة والبردة سواء (عمدہ)
 "الْحَبْرَةُ" بكسر الحاء المهملة وتخفيف الباء الموحدة المفتوحة على وزن عِنبَةٍ وهى البرد اليماني.

"الشَّمْلَةُ" بفتح الشين المعجمة وسكون الميم ده چادر جو جسم پر لپیٹا جائے، اونی چادر۔
 "وقال خباب النخ" حضرت خباب بن ارتؓ نے فرمایا کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مشرکین مکہ کی ایذا دہی کی) شکایت کی اور آپ ﷺ اس وقت اپنی ایک چادر سے لگائے ہوئے تھے۔

۵۳۲۰ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أُمْسِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظٌ الْحَاشِيَةَ فَأَذْرَكُهُ أَغْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْدَةً شَدِيدَةً حَتَّى

نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَرْتُ بِهَا حَاشِيَةَ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْدَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَرِّ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَمَتْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِعَطَاءٍ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا آنحضرت ﷺ کے جسم مبارک پر (یعنی کے شہر) نجران کی بنی ہوئی دیز حاشیے کی چادر تھی اتنے میں ایک اعرابی آگیا (جسے آپ ﷺ سے کچھ مانگنا تھا) اس نے آپ ﷺ کی چادر پکڑ کر زور سے کھینچا (حضرت انس کہتے ہیں) کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر دیکھا کہ اس اعرابی (گنوار) کے زور سے کھینچنے کی وجہ سے اس چادر کے حاشیے نے نشان ڈال دیا پھر اس اعرابی (گنوار) نے کہا اے محمد (ﷺ) اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے اس میں سے کچھ مجھے دلایئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائے اور اس کے دیئے جانے کا حکم فرمایا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وعليه برد نجراني"

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص ۸۶۳، مر الحديث ص ۴۳۶، یاتی ص ۸۹۹ تا ۹۰۰۔

۵۳۲۱ ﴿﴾ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرِي مَا الْبُرْدَةُ قَالَ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدِي أَكْسُو كَهَا فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا لِإِزَارَةٌ فَجَسَّهَا رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْسَيْنِهَا قَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللَّهُ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَّأَهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يَبْرُدُ سَائِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُهَا إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد نے بیان کیا کہ ایک خاتون ایک بردہ (جو اس نے خود بنی تھی) لے کر آئی حضرت سہل نے ابو حازم سے پوچھا تم جانتے ہو کہ بردہ کیا ہے؟ (ابو حازم نے کہا ہاں! شملہ کو کہتے ہیں) حضرت سہل نے فرمایا ہاں یہ شملہ (چادر) ہے جس کے حاشیوں پر جھال بنا دی گئی ہو، خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ چادر میں نے خاص کر آپ کو اوزھانے کیلئے اپنے ہاتھ سے بنی ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کو اس طرح لی گویا آپ ﷺ کو اس کی ضرورت ہے پھر آنحضرت ﷺ اسے تہبند کے طور پر باندھ کر ہمارے پاس تشریف لائے پھر جماعت صحابہ میں سے ایک صاحب (حضرت عبدالرحمن بن عوف) نے اس چادر کو ہاتھ لگا کر چھوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ چادر مجھے عنایت

فرما دیجئے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں پھر جتنی دیر اللہ نے چاہا مجلس میں تشریف فرما رہے پھر اپنے گھر واپس لوٹ گئے اور اس چادر کو لپیٹ کر عبدالرحمنؓ کے پاس بھیج دیا اس پر صحابہ نے حضرت عبدالرحمنؓ سے کہا کہ آپ نے اچھا نہیں کیا کہ اس چادر کو حضور ﷺ سے مانگ لی آپ کو خوب معلوم ہے کہ حضور اکرم ﷺ کسی سائل کو رو نہیں کرتے ہیں تو اس شخص (عبدالرحمنؓ) نے فرمایا واللہ میں نے تو صرف آنحضور ﷺ سے چادر اس لئے مانگی ہے کہ جب میں مردوں تو یہ میرا کفن ہو حضرت بہل نے فرمایا کہ یہ چادر ان کے کفن ہی میں استعمال ہوئی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۸۲۳، تاس: ۸۶۵، مر الحديث ص: ۱۷۰، ص: ۲۸۱، یاتی ص: ۸۹۲۔

تشریح | اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص مرنے سے پہلے اپنی زندگی میں کفن تیار کر لے تو جائز ہے۔ باقی کیلئے نصر الباری جلد چہارم، ص: ۳۶۵ دیکھئے۔

۵۳۲۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَاهُ زَيْدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هِيَ سَبْعُونَ أَلْفًا تَضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمْرَةً عَلَيْهِ قَالَ ادْعُ اللَّهُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ سَبَقَكَ عَكَاشَةُ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ میری امت میں سے ستر ہزار کی ایک جماعت جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے یہ سنتے ہی حضرت عکاشہ بن محسن اسدیؓ اپنی چادر سنبالتے ہوئے اٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ مجھے بھی اللہ تعالیٰ ان ہی میں سے بنا دے تو آنحضور ﷺ نے دعا کی اے اللہ عکاشہ کو بھی ان ہی میں سے بنا دے اس کے بعد قبیلہ انصار کے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے بنا دے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يرفع نمرَةً" والنمرة بفتح النون وكسر الميم هي الشملة.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۸۶۵، یاتی الحدیث فی الرقاق ص: ۹۶۸، و مر طرف فی الطب ص: ۸۵۶۔

۵۳۲۳ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَبْرَةُ ﴿﴾

ترجمہ | قنادہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا کپڑا (کس طرح کا کپڑا) زیادہ پسند تھا؟ فرمایا یعنی چادر (یعنی یمن کی بنی سوئی چادر) وانما كانت احب اليه صلى الله عليه وسلم لانها فيما قيل لونها اخضر وهو لباس اهل الجنة (فس) مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "الجبرة"

تعداد و موضع | والحديث هنا ص: ۸۶۵ وهذا الحديث اخرجه مسلم و ابو داود في اللباس. ۵۳۲۳ ﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْجِبْرَةَ﴾

ترجمہ | قنادہ سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں میں یعنی چادر پہننا زیادہ پسند تھی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة؟ هذا طريق آخر في الحديث المذكور. **تعداد و موضع** | والحديث هنا ص: ۸۶۵۔

تشریح | قال القرطبي سميت جبرة لانها تحبر اى تزين والتحبير التزين والتحسين. ۵۳۲۵ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ سَجَى بِبُرْدٍ جِبْرَةَ﴾

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی تو آپ کی نعش مبارک کو جبرہ چادر سے ڈھا تک دیا گیا تھا۔ **مطابقتہ للترجمة** | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعداد و موضع | والحديث هنا ص: ۸۶۵، اخرجه مسلم و ابو داود في الجناز، والنسائي في الوفات.

﴿بَابُ الْأَكْسِيَّةِ وَالْخِمَائِصِ﴾^{۳۱۰۴}

کسیوں اور چادروں کا بیان

"الأكسية" جمع ہے کساء کی و اصلہ کسا ولانہ من کسوت الا ان الواو لما جاءت بعد الالف قلبت همزة (عمدہ) مطلب یہ ہے کہ کساء اصل میں کساؤ تھا کیونکہ کسا یکسو کسوا سے ماخوذ ہے جو

داوی ہے مگر قاعدہ ہے کہ جب واو الف کے بعد واقع ہو تو ہمزہ سے بدل جائے گی، کساء کے معنی ہیں کبیل، چادر، لباس۔
 ”خمانص“ جمع خمیصة بالخاء المعجمة والصاد المهملة دھاری دارسیاہ چادر، کالا کبیل۔

۵۳۲۶ ﴿حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
 عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا لَمَّا
 نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرُحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فِإِذَا اغْتَمَّ
 كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ لَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ
 أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَدِّرُ مَا صَنَعُوا﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ اور حضرت عبداللہ بن عباس دونوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب مرض
 الوفا تھاری ہوا تو آپ ﷺ اپنی چادر اپنے چہرہ مبارک پر ڈال لیتے تھے پھر جب جی گھبرا تا (گرمی محسوس ہوتی) تو چہرہ
 کھول لیتے اور اسی حال میں فرماتے اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا آنحضرت
 ﷺ ان کے عمل سے (مسلمانوں کو) ڈراتے تھے۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقتہ الحدیث للترجمہ فی قولہ ”یطرح خمیصة له“

تعمیر و موضع | والحديث هنا ص: ۸۶۵ ومر حدیث عائشہ ص: ۶۲، ومقرونا، ص: ۶۳۹۔
 مرض الوفا کی تفصیل کیلئے جلد ۸، ص: ۵۱۸ دیکھئے۔

۵۳۲۷ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ
 أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتِ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَإِذَا رَأَى غَلِيظًا لَقَالَتْ قَبِضْ رُوحَ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ﴾

ترجمہ | ابو بردہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ نے ایک چادر اور ایک موٹے سوت کا تھپند نکال کر دکھایا اور فرمایا کہ نبی
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک ان ہی دو کپڑوں میں قبض ہوئی تھی۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقتہ الحدیث للترجمہ فی قولہ ”وکساء“

تعمیر و موضع | والحديث هنا ص: ۸۶۵۔

۵۳۲۸ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
 عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيصَةٍ لَهُ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى
 أَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ أَذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آيَاتُ عَنْ
 صَلَاتِي، وَأَتُونِي بِأَنْبِجَانِيَةِ أَبِي جَهْمٍ بْنِ حُدَيْفَةَ بْنِ غَالِمٍ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ بْنِ كَعْبٍ﴾

ترجمہ حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک چادر جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے اوڑھ کر نماز پڑھی اور اس نقش و نگار پر ایک نظر ڈالی پھر سلام پھیر کر فرمایا میری یہ چادر ابو جہم کے پاس (واپس) لے جاؤ کیونکہ اس نے مجھ کو میری نماز سے غافل کر دیا اور ان کی سادی چادر مجھ کو لا دو اور یہ ابو جہم صدیقہ بن قانم کے بیٹے تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلہ کے تھے۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "اذهبوا بخميصتي هذه"

تعدو ووضعه | والحدیث هنا ص: ۸۶۵ من الحدیث ص: ۵۴۲، ص: ۱۰۴۔

باقی کے لئے نصر الباری جلد دوم کا، ص: ۳۹۰ تا ص: ۳۹۱ دیکھئے۔

تشریح | تشریح مع اشکال و جواب ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد دوم، ص: ۳۹۰ تا ۳۹۱۔

﴿بَابُ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ﴾

اشتمال صماء

اشتمال صماء یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے کو اپنے جسم پر اس طرح پیٹ لے کہ کسی طرف سے کھلا نہ رہے ہاتھ اور پیر سب بند ہو جائیں کوئی حصہ کپڑے سے باہر نہ رہے گویا اس کو اس پتھر سے مشابہت دی جس کو صخرۃ صماء کہتے ہیں یعنی وہ پتھر جس میں کوئی سوراخ یا شکاف نہ ہو سب طرف سے سخت اور یکساں ہو۔

۵۴۲۹ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ خُثَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ وَأَنْ يَخْتَبِيَ بِالْقُرْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ وَأَنْ يَشْتَمَلَ الصَّمَاءَ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے (دو بیچ) ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے دو نمازوں سے بھی منع فرمایا ہے ایک تو فجر کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک اور دوسرے نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک اور آنحضرت ﷺ نے اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی شخص ایک کپڑے سے اجھا کر کے بیٹھے کہ اس کی شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو جو اس کے اور آسمان کے درمیان حائل ہو اور آنحضرت ﷺ نے اشتمال صماء سے بھی منع فرمایا۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "وان يشتمل الصماء"

تعدو موضعہ | اور الحدیث هنا ص: ۸۶۵ من الحدیث ص: ۵۳، ص: ۸۲، ص: ۲۸۷، ویاتی ص: ۸۶۶۔

تشریح | اس حدیث میں چھ مسائل ہیں: (۱) بیع ملامسہ، (۲) بیع منابذہ، ان دونوں کی تفصیل کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ۶، ص: ۸۷، نیز نصر المصنوع ص: ۲۱۲۔ (۳) دو وقت کی نماز یعنی بعد الفجر وبعد العصر کی تشریح کیلئے نصر الباری جلد سوم، ص: ۱۹۳ کا مطالعہ کیجئے۔ مسئلہ (۵) احتیاط کی ممانعت کیلئے مطالعہ کیجئے جلد ۲، ص: ۳۸۰، نیز مسئلہ (۶) اشتغال صتما کیلئے بھی اسی ص: ۳۸۰ کا مطالعہ کیجئے۔

۵۳۳۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهَى عَنْ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمَلَامَسَةُ لَمَسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يَقْلِبُهُ إِلَّا بِذَلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبَذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ وَيَنْبَذَ الْآخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُونُ ذَلِكَ بَيْنَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ وَاللِّبْسَتَيْنِ اشْتِمَالُ الصَّمَاءِ وَالصَّمَاءِ أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى أَحَدٍ عَاتِقِيهِ فَيَبْدُو أَحَدٌ شَقِيهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْآخَرَى احْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے اور دو بیعوں سے منع فرمایا یعنی بیع میں ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا، اور بیع ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص (یعنی خریدار) کا دوسرے (یعنی بائع) کے کپڑے کو چھو دینا (ہاتھ لگا دینا) رات میں ہو یا دن میں اور خریدار اس کو الٹ پلٹ کر یعنی کھول کر نہ دیکھے بس ہاتھ سے چھو دینا کافی تھا (مثلاً ایک لنگی رات کو خریدنا ہے ہاتھ لگا کر دیکھ لیا مگر کھول کر نہیں دیکھا کہ اندر کٹا ہے یا صحیح ہے یا دن کو دیکھا لنگی تہ لگی ہوئی کھول کر نہیں دیکھا بس بیع ہو گئی یہ بیع باطل ہے چونکہ خیار رویت کی نفی کی شرط پائی گئی)

”والمناذة“ اور بیع منابذہ کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص مثلاً بائع نے اپنا کپڑا پھینکا مشتری کی طرف اور مشتری نے اپنا کپڑا پھینکا بائع کی طرف بس بیع ہو جاتی تھی بغیر رویت اور بغیر رضامندی کے (ان بیوع کی اور بھی صورتیں ہیں جو کتاب البیوع میں گزر چکی ہیں) اور آنحضرت ﷺ نے دو طرح کے لباسوں (پہناوے) سے منع فرمایا: (۱) اشتغال صتما سے اور صتما کی صورت یہ ہے کہ ایک کپڑا (اپنی ایک چادر) اپنے ایک شانہ (کندھے) پر اس طرح ڈالے کہ دوسرے کنارہ سے (شرمگاہ) کھل جائے کہ اس پر کوئی کپڑا نہ ہو۔ اور دوسرا ممنوع لباس ایک کپڑے سے اعتبار کا تھا کہ زمین پر چوڑا رکھ کر بیٹھ جائے اور ایک کپڑے سے کمر اور پنڈلی کو باندھ کر بیٹھ جائے کہ شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو (لیکن اگر کوئی شخص پانچاچھا پہن کر اعتبار کرے تو جائز ہے اس لئے کہ شرمگاہ کے کھلنے کا خطرہ نہیں ہے)۔

﴿بَابُ الْخَمِيصَةِ السُّودَاءِ﴾^{۳۱۰۶}

کالی چادر کا بیان

۵۴۳۳ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ فَلَانَ هُوَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أُمِّ خَالِدِ بِنْتِ خَالِدِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِيَابِ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءٌ صَغِيرَةٌ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ أَنْ نَكْسُوَ هَذِهِ فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ انْتَوَلَى بِأُمِّ خَالِدٍ فَأَتَى بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا وَقَالَ أُبَلَى وَأَخْلَقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرٌ أَوْ أَصْفَرٌ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا سَنَاهُ وَسَنَاهُ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنٌ﴾

ترجمہ | ام خالد بنت خالد سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کپڑے لائے گئے ان میں ایک چھوٹی سیاہ چادر بھی تھی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم لوگوں کا کیا خیال ہے؟ میں یہ چھوٹی چادر کسے اوڑھاؤں؟ صحابہ خاموش رہے آنحضور ﷺ نے فرمایا ام خالد کو میرے پاس لے آؤ چنانچہ ام خالد کو (گود میں) اٹھا کر لایا گیا (کیونکہ ام خالد بچی تھی) پھر حضور اکرم ﷺ نے چادر اپنے ہاتھ میں لی اور انہیں پہنا دیا اور فرمایا (یعنی دعا فرمائی) اہلی و اخلقہی پرانا کر اور بوسیدہ کر اور اس چادر میں بزرگش و نگار تھے یا زرد پھر فرمایا اے ام خالد یہ عمدہ ہے اچھا ہے لفظ سناہ حبشی زبان میں اچھائی و خوبصورتی کے معنی میں آتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ ظاہرہ۔

تعدیل موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۶۶، من الحديث ص: ۴۳۲، ص: ۵۴۷، ياتي ص: ۸۶۹، ص: ۸۸۶۔

تشریح | یہ ام خالد ملک حبش ہی میں پیدا ہوئی تھی اس لئے حضور اقدس ﷺ نے حبشی زبان میں اس سے یہ کلمہ فرمایا۔

۵۴۳۳ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ انظُرْ هَذَا الْغَلَامَ فَإِذَا يُصَيَّبُ شَيْئًا حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَعَدَوْتُ بِهِ فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ وَهُوَ يَسْمُ الظُّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ جب ام سلیم کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے (میری والدہ ام سلیم نے) مجھ سے کہا انس اس بچہ کو دیکھتے رہو اس بچہ کے پیٹ میں کچھ نہ جائے یہاں تک کہ صبح اس کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ تا کہ حضور اقدس ﷺ مجھ پر چبا کر اس کے منہ میں دیں انسؓ کہتے ہیں کہ صبح کو میں اس بچہ کو لے کر حضور

اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ ﷺ ایک باغ میں ہیں اور آپ ﷺ کے جسم مبارک پر بنی حریت کی بنی ہوئی چادر تھی اور آپ ﷺ اونٹوں کو داغ دے رہے تھے (تاکہ دوسروں سے امتیاز ہو) جو فتح مکہ کے زمانہ میں آپ کے پاس آئے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وعليه خميصة"

تعد موضوع | او الحديث هنا من ۸۶۶: مر الحديث من ۲۰۳: من ۸۲۲: من ۸۳۱:۔

تشریح | "عليه خميصة خُرَيْثِيَّةٌ" بالحاء المهملة المضمومة والمثلثة مصغرا آخره هاء تانيث منسوبة الي حويث رجل من قضاة الخ بعض روايت میں خيبرية خيبر کی طرف منسوب ہے اور بعض میں جوئیہ بفتح الجیم ہے تفصیل کیلئے عمدة القاری، قسطلانی دیکھئے۔

﴿بَابُ ثِيَابِ الْخُضْرِ﴾^{۳۱۰۷}

سبز رنگ کے کپڑوں کا بیان

ای ہذا باب فی ذکر ثياب الخضر باضافة الثياب الى الخضر بضم الخاء وسكون الضاد المعجمتين وفي رواية الكشميهني باب الثياب الخضر على الوصف (عمده) ۵۳۳۵ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّهْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْقُرْظِيُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ أَخْضَرُ فَشَكَتْ إِلَيْهَا وَأَرْتَهَا خُضْرَةً بَجَلْدِهَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنِّسَاءُ يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَلْقَى الْمُؤْمِنَاتُ لَجَلْدِهَا أَشَدَّ خُضْرَةً مِنْ ثَوْبِهَا قَالَ وَسَمِعَ أَنَّهَا قَدْ آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنَانِ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي إِلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنْ مَا مَعَهُ لَيْسَ بَأْغْنَى عَنِّي مِنْ هَدِيهِ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهَا فَقَالَتْ كَذَبْتُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَنْفُضُهَا نَفْضَ الْأَدِيمِ وَلَكِنَّهَا نَاشِزٌ تُرِيدُ رِفَاعَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ لَمْ تَحِلِّي لَهُ أَوْ لَمْ تَصْلِحِي لَهُ حَتَّى يَذُوقَ مِنْ عُسَيْلِكَ قَالَ وَأَبْصَرَ مَعَهُ ابْنَيْنِ لَهُ فَقَالَ بَنُوكَ هَؤُلَاءِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَذَا الَّذِي تَزْعُمِينَ مَا تَزْعُمِينَ قَوْلَ اللَّهِ لَهُمْ أَشْبَهُ بِهِ مِنَ الْغُرَابِ بِالْغُرَابِ﴾

ترجمہ | عکرمہ سے روایت ہے کہ رفاع نے اپنی بیوی (تمیمہ بنت وہب) کو طلاق دے دی تو اس (تمیمہ بنت وہب) سے عبدالرحمن بن زبیر قرضی نے شادی کر لی، حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ وہ خاتون سبز اوڑھنی (دو پٹہ) اوڑھے ہوئے آئی اور انھوں نے حضرت عائشہ سے (اپنے شوہر عبدالرحمن بن زبیر کی) شکایت کی اور اس نے اپنے جسم پر (چوٹ کے) سبز نشان حضرت عائشہ کو دکھائے پھر جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے (عکرمہ نے کہا عورتوں کا قاعدہ ہے کہ) عورتیں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں تو حضرت عائشہ نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ کسی مومن عورت کا اس سے برا حال میں نے نہیں دیکھا کہ اس کا جسم اس کی اوڑھنی سے زیادہ سبز ہو رہا ہے (مطلب یہ ہے کہ جیسی تکلیف میں شوہر کی ضرب سے اس تمیمہ کو میں نے دیکھا کسی اور مسلمان عورت کو ایسی تکلیف میں نہیں دیکھا) عکرمہ نے بیان کیا اور اس کے شوہر عبدالرحمن نے سنا کہ ان کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچی ہے تو عبدالرحمن حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ ان کے دو بیٹے تھے جو دوسری بیوی سے تھے رفاع کی بیوی نے کہا واللہ ان کا اور کوئی گناہ نہیں (یعنی مجھے ان سے اور کوئی شکایت نہیں) مگر ان کے ساتھ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے جس سے میرا کچھ نہیں ہوتا اور اس عورت نے اپنے کپڑے کا حاشیہ (پھدنا) پکڑ کر بتایا (یعنی عبدالرحمن کا عضو بہت کمزور ہے) تو عبدالرحمن نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم یہ جھوٹ بولتی ہے میں تو اس کو چمڑے کی طرح رگڑ دیتا ہوں (یعنی بہت زور سے جماع کرتا ہوں مجھ میں ہمبستری کی پوری قوت ہے) لیکن یہ مجھے پسند نہیں کرتی ہے رفاع کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ بات ہے (کہ عبدالرحمن نے تجھ سے دخول نہیں کیا ہے) تو تو رفاع کیلئے حلال نہیں ہو سکتی یا فرمایا (شک راوی) تو رفاع کے پاس جانے کے قابل نہیں یہاں تک کہ عبدالرحمن تیرا مزہ چکھ لے، عکرمہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے عبدالرحمن کے ساتھ عبدالرحمن کے دلڑے کے دیکھے تو دریافت فرمایا کہ یہ سب تیرے بیٹے ہیں؟ انھوں نے کہا جی ہاں تو حضور ﷺ نے عورت سے فرمایا تو کہتی ہے جو کہتی ہے (کہ عبدالرحمن نامرد ہے) خدا کی قسم یہ بچے عبدالرحمن کے اس سے بھی زیادہ مشابہ ہیں جیسے کوا کوے کے مشابہ ہوتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قوله "وعلیہا خمار اخضر"

تعدیہ وضعہ | والحدیث هنا ص: ۸۶۶، مرالحدیث ص: ۳۵۹، ۷۹۱، ۷۹۲، ص: ۸۰۱، ص: ۸۶۱ تا ص: ۸۶۲،

ص: ۸۹۸ تا ۸۹۹۔

مختصر تشریح | اس حدیث سے اور دیگر احادیث سے معلوم ہوا کہ عبدالرحمن نے اس عورت تمیمہ کو اتنا مارا تھا کہ جسم پر داغ پڑ گئے تھے نیز حدیث میں تصریح ہے کہ عبدالرحمن نے اس عورت کے الزام کو قبول نہیں کیا بلکہ رد کر دیا اور اپنی تائید میں کہ میرے اندر ہمبستری کی پوری قوت ہے اپنے دو بیٹوں کو لا کر پیش کر دیا۔ مگر جب عورت تمیمہ نے شوہر ثانی عبدالرحمن سے ہمبستری کا انکار کیا تو حضور ﷺ نے اسی کے مطابق فیصلہ فرمایا اور یہی حنفیہ کا مذہب ہے کہ اگر شوہر ثانی جماع کا اقرار

إِذَا حَدَّثَ بِهِذَا قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا عِنْدَ الْمَوْتِ أَوْ قَبْلَهُ
إِذَا تَابَ وَنَدِمَ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ قَبْلُ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ذر غفاریؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور ﷺ کے جسم مبارک پر سفید کپڑا تھا اور آپ سوز ہے تھے پھر میں (دوبارہ) حاضر خدمت ہوا تو آپ ﷺ بیدار ہو چکے تھے آپ ﷺ نے فرمایا جو بندہ (صدق دل سے) لا الہ الا اللہ کہے (اور دوسرے اصول اسلام کا انکار نہ کرے) پھر اسی اعتقاد پر مر جائے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا (ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا) ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو میں نے (تیسری بار) عرض کیا اگرچہ وہ زنا کرتا ہو اور اگرچہ وہ چوری کرتا ہو آنحضرت ﷺ نے فرمایا وان زنی وان سرق ابو ذر کے علی الرغم (یعنی وہ گنہگار ہونے کے باوجود داخل جنت ہوگا اگرچہ ابو ذر کونا گوارو برا معلوم ہو) اور حضرت ابو ذرؓ بعد میں جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو (آنحضرت ﷺ کے یہ الفاظ) وان رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ ضرور کہتے۔

”قال ابو عبد الله“ الخ امام بخاریؒ نے کہا یہ صورت (صرف کلمہ توحید پڑھنے کی وجہ سے جنت میں داخلگی کی) اس صورت میں ہوگی جب بندہ مرتے وقت یا اس سے پہلے گناہوں سے توبہ کر لے اور ان پر شرمندہ ہوا اور کلمہ توحید کہا (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) تو اس کی مغفرت ہو جائے گی جو کچھ پہلے کر چکا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”آيت النبي ﷺ وعليه ثوب ابيض“

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۸۶۶ تا ص: ۸۶۷ من الحديث ص: ۱۶۵، ص: ۳۲۱، ص: ۴۵۷، ياتی ص: ۹۲۷، ص: ۹۵۳ تا ص: ۹۵۴، ص: ۱۱۱۹، واخرجه مسلم في الايمان.

تشریح | توبہ کی شرط امام بخاریؒ کی رائے ہے اس حدیث میں توبہ کا ذکر نہیں ہے اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے کہ مرتکب کبائر اگر شرک و کفر سے محفوظ مومن بغیر توبہ بھی مر جائے تو مخلد فی النار نہ ہوگا اب اللہ تعالیٰ کچھ سزا دے کر داخل جنت کرے یا اپنے فضل سے معاف کر کے داخل جنت کرے اللہ کے اختیار میں ہے۔

﴿ **باب** ^{۳۱۰۹} **لُبْسِ الْحَرِيرِ وَافْتِرَاسِهِ لِلرِّجَالِ وَقَدْرِ مَا يَجُوزُ مِنْهُ** ﴾

مردوں کیلئے ریشم پہننا اور اسے (اپنے لئے) بچھانا اور اس ریشم میں کتنا جائز ہے؟

﴿ ۵۳۳۸ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ التَّهْدِيَّ أَنَا كِتَابُ

عُمَرُ وَنَحْنُ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ فَرْقَدٍ بِأَذْرِ بَيْجَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنْ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا وَأَشَارَ بِأَصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِنْهَامَ قَالَ فِيمَا عَلِمْنَا أَنَّهُ
يَعْنِي الْأَعْلَامَ ﴿

ترجمہ ابو عثمان نہدی نے بیان کیا کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب کا مکتوب آیا ہم اس وقت متبہ بن فرقدؓ کے
ساتھ آذر بيجان میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مردوں کو) ریشم (ریشمی کپڑا پہننے) سے منع فرمایا ہے مگر اتنا اور آنحضرت ﷺ
نے ان دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا جو انگوٹھے کے قریب ہیں (یعنی آنحضرت ﷺ نے انگوٹھے کے قریب کی اپنی دو انگلیوں
یعنی سہا اور وسطی کے اشارے سے اس کی مقدار بتائی) ابو عثمان نہدی نے بیان کیا کہ ہماری سمجھ میں جہاں تک آیا کہ مراد
نقش و نگار ہے (مطلب یہ ہے کہ دو انگلی کے مقدار حاشیریشم کا بنا سکتے ہیں یا دو انگلی چوڑا تیل بوٹہ بنا سکتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تقدیر و وضع والحديث هنا من: ۸۶۷، ايضا متصل من: ۸۶۷۔ اخرجہ مسلم و ابو داود فی اللباس
واخرجہ النسائي فی الزينة وابن ماجه فی الجهاد واللباس.

تشریح هذا الحديث حجة للجمهور بان الحرير حرام على الرجال (عمده)

مطلب یہ ہے کہ حریرہ ریشمی کپڑا کہلاتا ہے جس کا تانا بانا سب ریشم ہو اس حریر کا پہننا مردوں کے لئے بالاتفاق
حرام ہے مگر نقش و نگار تیل بوٹے کیلئے کچھ مقدار کی اجازت ہے مگر شرط ہے کہ چار انگلی سے زیادہ نہ ہو حدیث الباب میں
صرف دو انگلی کی مقدار کا استثناء ہے لیکن ابو داؤد کتاب اللباس کی حدیث میں ہے ان النبي صلى الله عليه وسلم
نهى عن الحرير الا ما كان هكذا وهكذا اصبعين وثلاثة واربعة.

وروى مسلم عن حديث سويد بن غفلة ان همر رضى الله تعالى عنه خطب فقال نهى رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن لبس الحرير الا موضع اصبعين او ثلاثا او اربعا وكلمة او هذا للتنوع
والتعير النع (عمده)

مطلب یہ ہے کہ چار انگلی کے برابر تک جائز ہے اس سے زیادہ حرام ہے۔ مزید کے لئے امام نووی کی شرح مسلم اور
عمدة القاری کا مطالعہ کیجئے۔

۵۳۳۹ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا
عُمَرُ وَنَحْنُ بِأَذْرِ بَيْجَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا
هَكَذَا وَصَفَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَيْهِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ الْوُسْطَى وَالسَّبَابَةَ ﴿

ترجمہ ابو عثمان نہدی نے بیان کیا کہ ہم آذر بيجان میں تھے وہاں حضرت عمرؓ نے ہمیں لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے مگر اتنا درست ہے آنحضور ﷺ نے اس کی وضاحت دو انگلیوں سے کر دی، زہیر راوی نے بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی اٹھا کر بتایا۔

مطابقتہ للترجمة | هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۶۷، مرص: ۸۶۷ باقی کیلئے حدیث سابق کے مواضع دیکھئے۔

۵۳۳۰ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُلْبَسُ الْحَرِيرُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لَمْ يُلْبَسْ فِي الْآخِرَةِ مِنْهُ وَأَشَارَ أَبُو عُثْمَانَ بِأَصْبَعَيْهِ الْمُسْبَحَةِ وَالْوَسْطَى﴾

ترجمہ | ابو عثمان نے بیان کیا کہ ہم عتبہ کے ساتھ تھے کہ حضرت عمرؓ نے انہیں لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں جو شخص بھی ریشم پہنے گا اسے آخرت میں ریشم نہیں پہنایا جائے گا اور ابو عثمان نے اپنی دو انگلیوں شہادت اور درمیان کی انگلیوں سے اشارہ کیا۔

مطابقتہ للترجمة | هذا طريق آخر.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۶۷

۵۳۳۱ ﴿حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُدَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَاتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالْحَرِيرُ وَاللِّبْيَا ح هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ﴾

ترجمہ | ہم سے حسن بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے معمر نے بیان کیا کہا ہم سے میرے والد سلیمان بھی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عثمان نے بیان کیا۔ (دوسری سند) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انھوں نے حکم بن عتیہ سے انھوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انھوں نے بیان کیا کہ حضرت حذیفہ بن یمان مدائن میں تھے (والمدائن اسم مدينة كانت دار مملكة الا كاسرة یعنی مدائن ایک مشہور شہر ہے کسی زمانے میں شاہان ایران کا پایہ تخت (دار السلطنت) تھا) اتنے میں حذیفہ نے پینے کا پانی مانگا تو ایک دیہاتی چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں نے اسے صرف اس وجہ سے پھینکا ہے کہ میں اس شخص کو منع کر چکا ہوں (کہ چاندی کے برتن میں پانی نہ دیا کرو) لیکن یہ شخص باز نہیں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سونا، چاندی اور ریشم و دیا ان (کافروں) کیلئے دنیا میں اور تمہارے (مسلمانوں کیلئے) آخرت میں ہیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان المفهوم منه علم جواز استعمال هذه الاشياء للرجال. وقد تمسك به من منع استعمال النساء لان حليفة استدل به على تحريم الشرب في الاناء الفضة وهو حرام على النساء والرجال جميعا فيكون في الحرير كذلك. لیکن دوسری احادیث میں تصریح ہے کہ عورتوں کے لئے سونا اور ریشم جائز ہے، کما سیجھی انشاء اللہ.

تعدیل ووضوح | والحديث هنا من ۸۶۷ من الحديث من ۸۱۶: ص ۸۳۱-

تشریح | خالص سونے چاندی کے برتن میں مرد اور عورت سب کیلئے بالاتفاق حرام ہے، مگر عورتوں کیلئے سونے چاندی کے زیورات جائز ہیں۔ واللہ اعلم

۵۳۳۲ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ شُعْبَةُ لَقُلْتُ أَعْنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ شَدِيدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ﴾

ترجمہ | عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے سنا شعبہ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے عبدالعزیز بن صہیب سے پوچھا کیا یہ انس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا؟ تو عبدالعزیز نے (غمے ہو کر) سختی سے کہا ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے گا وہ آخرت میں ہرگز نہیں پہنے گا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدیل ووضوح | والحديث هنا من ۸۶۷-

تشریح | عبدالعزیز بن صہیب کے غمے اور خفا ہونے کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ یہ مسئلہ قیاسی نہیں ہے کہ حضرت انس اپنی طرف سے فرمائیں تو عبدالعزیز نے صاف جواب دیا کہ ہاں آنحضور ﷺ سے سن کر ہی روایت کی ہے۔ پھر امام بخاری نے اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن زبیر سے تین طریقے سے نقل کیا ہے۔

لاحظہ فرمائیے۔

۵۳۳۳ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن زبیر نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدی موضعہ | والحديث هنا من: ۸۶۷، ياتي من: ۸۶۷-

۵۳۳۳ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي ذِيانٍ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الآخِرَةِ وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ قَالَتْ مُعَاذَةُ أَخْبَرْتَنِي أَنَّ عُمَرَ وَبَنْتَ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن زبیر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمرؓ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا اور ہم سے ابو عمر نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا انھوں نے یزید رضی سے کہ معاذہ (بنت عبد اللہ عدویہ) نے بیان کیا کہ مجھے ام عمرو بنت عبد اللہ (ابن زبیر) نے خبر دی کہ میں نے عبد اللہ بن زبیرؓ سے سنا انھوں نے حضرت عمرؓ سے سنا انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا (ای نحو الحديث السابق)۔

مطابقتہ للترجمة | هذا طريق آخر.

تعدی موضعہ | والحديث هنا من: ۸۶۷، اخرجه احمد والنسائي.

۵۳۳۵ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْحَرِيرِ فَقَالَتْ انْتِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَلْتَهُ فَقَالَ سَلْ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَخْبَرْتَنِي أَبُو حَفْصٍ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ فَقُلْتُ صَدَقَ وَمَا كَذَبَ أَبُو حَفْصٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عِمْرَانُ وَقَصَّ الْحَدِيثُ﴾

ترجمہ | عمران بن حطان نے بیان کیا کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے ریشم (استعمال کرنے) کے متعلق پوچھا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ابن عباسؓ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو عمران نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا حضرت ابن عمرؓ سے پوچھو چنانچہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ مجھ کو ابو حفص یعنی عمر بن الخطابؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں ریشم تو وہی پہننے کا جس کا آخرت میں اس سے

کوئی حصہ نہیں اس پر عمران بن حطان نے کہا ابو حفص نے سچ کہا اور ابو حفص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا ہے (یعنی جھوٹی نسبت نہیں ہے)

”وقال عبد الله بن رجاء“ اور عبد اللہ بن رجاء (شیخ البخاری) نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے کہا کہ مجھ سے عمران نے بیان کیا اور پوری حدیث نقل کی۔
 مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يوضحها (ای الترجمة)
 تو موضوعہ | والحديث هنا ص: ۸۶۷۔

عمران بن حطان: بكسر العين المهملة ابن حطان بكسر الحاء المهملة وتشديد الطاء
 المهملة وبالنون السدوسي كان رئيس الخوارج وشاعرهم وهو الذي مدح
 ابن ملجم قاتل علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه بالابيات المشهورة الخ (عمده)
 امام بخاری پر حیرت ہے کہ ایسے بد مذہب اور ظالم کی حدیث بخاری شریف میں کیسے لی امام مسلم نے اس کی حدیث
 نہیں لی ہے۔

بعض علماء نے بخاری کی طرف سے جواب دینے کی کوشش کی ہے کہ امام بخاری ایسے اہل بدعت کی روایت قبول
 کر لیتے ہیں جو صادق اللسان ہو اور معاند بدعتی نہ ہو۔
 عمران نے ابن ملجم کی تعریف میں جھوٹ کا ارتکاب کیا ہے کہ ابن ملجم کی تعریف میں مبالغہ کیا ہے اس کی खाافت کیلئے
 یہی کافی ہے کہ شیر خدا علی مرتضیٰ کے قاتل کی تعریف کی۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ مَسِّ الْحَرِيرِ مِنْ غَيْرِ لُبْسٍ﴾

وَيُرَوَّى فِيهِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بغیر پہنے ریشم کا صرف چھونا

یعنی ریشم کا پکڑا پہننا جائز ہے لیکن اس کا چھونا، اور اسے فروخت کرنا اور اس کی قیمت سے فائدہ حاصل کرنا سب
 جائز ہے۔ (عمدہ)

”ويروى فيه الخ“ اور اس باب میں زبیدی سے روایت ہے انہوں نے زہری سے انہوں نے حضرت انس سے
 انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

وهذا وصله الطبرانی في الكبير (مس)

۵۳۳۶ ﴿حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْهَرَاءِ وَهِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ أَهْدَىٰ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ حَرِيرٍ فَجَعَلْنَا نَلْمُسُهُ وَنَتَعَجَّبُ مِنْهُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي
الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هَذَا ﴿

ترجمہ حضرت براہ بن عازبؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا ایک کپڑا ہدیہ میں بھیجا گیا تو ہم اسے
چھونے لگے اور اس (کی نرمی و ملائمت) پر تعجب کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں اس (کی نرمی اور
عمدگی) پر حیرت ہے ہم نے عرض کیا جی ہاں آنحضرتؐ نے فرمایا جنت میں سعد بن معاذؓ کے رومال اس سے بھی بہتر
(ایچھے) ہیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله فجعلنا نلمسه ونتعجب منه.

تعدو موضعه | والحديث هنا م: ۸۶۸، مر الحديث م: ۴۶۰، م: ۵۳۶، وياتي م: ۹۸۳۔

﴿ **بابُ افْتِرَاشِ الْحَرِيرِ وَقَالَ عَبِيدَةُ هُوَ كَلْبِسِهِ** ﴾

ریشم بچھانا، عبیدہ سلمانی نے کہا بچھانا بھی پہننے کے مانند ہے یعنی ناجائز و حرام ہے

۵۳۶ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ
مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ
وَالذِّيَّاجِ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ ﴿

ترجمہ حضرت حذیفہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتن میں پینے اور کھانے
سے منع فرمایا ہے اور ریشم اور دیا پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله وان جلس عليه.

تعدو موضعه | والحديث هنا م: ۸۶۸، مر الحديث م: ۸۱۶، م: ۸۴۱، م: ۸۶۷۔

﴿ **بابُ لُبْسِ الْقَسِيِّ** ﴾

وَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ مَا الْقَسِيَّةُ قَالَ يَا بْنَ أَتْنَا مِنَ الشَّامِ أَوْ مِنْ
مِصْرَ مُضَلَّعَةً فِيهَا حَرِيرٌ وَفِيهَا أَمْثَالُ الْأَتْرَاجِ وَالْمَيْثَرَةِ كَانَتْ النِّسَاءُ تَصْنَعُهُ لِبُعُولَتِهِنَّ

مِثْلَ الْقَطَائِفِ يُصْفَرُ نَهَا وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ فِي حَدِيثِهِ الْقَسِيَّةُ نِيَابٌ مُضْلَعَةٌ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ فِيهَا الْحَرِيرُ وَالْمَيْثِرَةُ جُلُودُ السَّبَاعِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَاصِمٌ أَكْثَرُ وَأَصْحَحُ فِي الْمَيْثِرَةِ.

”باب نَبَسِ الْقَسِيَّةِ“ بفتح القاف وتشديد السين المهملة المكسورة وتشديد الياء. قسی ایک کپڑا ہے کتان کا جس میں ریشم ملا ہوتا ہے مصر میں ایک شہر کا نام ہے قس چونکہ یہ قس میں تیار ہوتا تھا اسی کی طرف نسبت کر کے قسی کہا جاتا ہے۔

”وقال عاصم الخ“ اور عاصم (ابن کلیب) نے کہا ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت علیؑ سے پوچھا کہ قسیہ کیا ہے (یعنی قسی کیا کپڑا ہے؟) فرمایا یہ وہ کپڑا ہے جو ہمارے یہاں (حجاز میں) شام یا مصر سے آتا ہے جس میں ریشم سے دھاریاں بنی ہوتی ہیں اور اس میں ترنج کی شکلیں (ترنج کی طرح بولے) بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور ”میشرہ“ وہ کپڑا ہے جسے عورتیں اپنے شوہروں کیلئے ریشم سے بن کر چادروں کی طرح تیار کرتی تھیں اور زرد رنگ میں رنگ دیتی تھیں۔

”وقال جرير“ اور جریر بن عبد الحمید نے کہا کہ یزید سے روایت ہے انھوں نے اپنی حدیث میں کہا کہ قسیہ دھاری دار کپڑے ہیں جو مصر سے لائے جاتے ہیں اس میں ریشم ملا ہوا ہوتا تھا اور میشرہ درندوں کی کھال کو کہتے ہیں۔

”قال ابو عبد الله“ امام بخاری نے کہا کہ میشرہ کی تفسیر میں عاصم کا قول اکثر اور زیادہ صحیح ہے۔

۵۳۳۸ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَفِيَانُ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعَثَاءِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُؤَيْدٍ بْنُ مَقْرُونٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَيَابِرِ الْحُمْرِ وَالْقَسِيِّ﴾

ترجمہ حضرت براء بن عازب نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سرخ میشرہ اور قسی (پہننے) سے منع فرمایا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”والقسي“

تعدیه ووضعه | والحديث هنا من: ۸۶۸، من الحديث من: ۱۶۶، من: ۷۷۷، من: ۸۳۲، من: ۸۳۳، ياتني من: ۸۷۰، من: ۸۷۱، من: ۹۱۹، من: ۹۲۱، من: ۹۸۳۔

﴿بَابُ مَا يُرَخَّصُ لِلرِّجَالِ مِنَ الْحَرِيرِ لِلْحِكْمَةِ﴾

خارش کی وجہ سے مردوں کے لئے ریشم پہننے کی اجازت

”حک“ بکسر الحاء المهملة وتشديد الكاف خارش، کھلی۔

۵۲۳۹ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَعَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخِصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكْمَةٍ بِهِمَا﴾
 ترجمہ | حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر اور حضرت عبدالرحمن کو خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دی تھی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ للحديث للترجمة ظاهرة.

تحریر موضعه | والحديث هنا ص: ۸۶۸، مر الحديث ص: ۴۰۹، ص: ۴۰۹، ایضا مسلم شریف۔
 یہ حدیث بخاری صفحہ ۴۰۹ پر متعدد طرق سے مروی ہے۔

﴿بَابُ الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ﴾^{۳۱۱۳}

عورتوں کے لئے ریشم پہننے کے جواز کا بیان

۵۲۵۰ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ جَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَسَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيْرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْعُضْبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي﴾

ترجمہ | حضرت علی بن ابی طالب نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی دھاریوں والا ایک حلہ (جوڑا) مجھ کو عنایت فرمایا پھر میں اس کو پہن کر باہر نکلا تو میں نے آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک پر غصہ کے آثار دیکھے چنانچہ میں نے اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ للحديث للترجمة تؤخذ من قوله فرأيت العصب الي آخره.

تحریر موضعه | والحديث هنا ص: ۸۶۸، مر الحديث ص: ۳۵۶، ص: ۸۰۸۔

تشریح | نهر الباری جلد ۶، ص: ۴۷۶ کا مقصد پڑھئے۔

۵۲۵۱ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةٌ عَنْ تَالِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى حُلَّةً سِيْرَاءَ تَبَاعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ ابْتَعَهَا تَلْبَسُهَا لِلْوَفْدِ إِذَا اتَوْكَ وَالْجُمُعَةِ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَلْدِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةً سِيْرَاءَ حَرِيرٍ كَسَاهَا إِيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْنِيهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَبِيعَهَا أَوْ تَكْسُوهَا﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ریشمی دھاریوں والا ایک حلہ فروخت ہوتے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ اس کو خرید لیں اور پہنا کریں جب آپ کے پاس دو دو آئیں اور جمعہ کے دن، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اسے وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا اور اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے خود ریشمی کی دھاریوں والا ایک حلہ عمرؓ کے پاس ہدیہ کے طور پر بھیجا تو عمرؓ نے عرض کیا آپ نے یہ حلہ مجھے عنایت فرمایا ہے حالانکہ میں خود آنحضور ﷺ سے وہ بات سن چکا ہوں جو آنحضور ﷺ نے فرمائی تھی تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے یہ تیرے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ اسے فروخت کر دو یا کسی عورت کو پہنا دو۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "او تسكوها" لان معناها لتعطياها غيرك من النساء بالهبة ونحوها فهذا يدل على انها حلال للنساء .

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۶۸ من الحديث ص: ۱۲۱ تا ص: ۱۲۲، ص: ۱۳۰، ص: ۱۸۳، ص: ۳۵۶، ص: ۳۵۷، ص: ۳۵۹، ص: ۸۸۵، ص: ۸۹۸۔

۵۴۵۳ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى عَلِيَّ أُمَّ كَلْثُومٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بُرْدَ حَرِيرٍ سِيْرَاءً﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ام کلثومؓ کے جسم پر ریشمی دھاری والی چادر دیکھی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۶۸ واخرجه النسائي في الزينة .

ازالہ شبہات | لا يلزم من رواية انس الثوب على ام كلثوم رؤيتها فيحتمل انه رأى ذيل القميص مثلا او كان ذلك قبل بلوغ انس او قبل الحجاب واستدل به على جواز لبس الحرير للنساء .

فان قلت حديث انس مضطرب قلت لانسلم لان عادة الاخوات ان تلبس زيا واحدا .
خلاصہ یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ حضرت انسؓ نے دونوں بہنوں کے اوپر ریشمی لباس دیکھا ہو فلا اشکال۔

۳۱۵ ﴿بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَجَوَّزُ مِنَ اللَّبَاسِ وَالْبُسْطِ﴾

نبی اکرم ﷺ لباس اور بستروں کے معاملے میں توسع سے کام لیتے تھے

یعنی کسی ایک قسم کے پابند نہ تھے جیسا کہ جاتا اس پر قاعدت کرتے

۵۴۵۳ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ

حُنین عن ابن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَبِثُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرَاتِينِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَهَابُهُ فَنَزَلَ يَوْمًا مَنْزِلًا فَدَخَلَ الْأَرَاكَ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَا نَعُدُّ النِّسَاءَ شَيْئًا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ وَذَكَرَهُنَّ اللَّهُ رَأَيْنَا لَهُنَّ بِذَلِكَ عَلَيْنَا حَقًّا مِنْ غَيْرِ أَنْ نُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِنَا وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ أُمَّرَأَتِي كَلَامٌ فَأَغْلَظْتُ لِي فَقُلْتُ لَهَا وَإِنَّكَ لَهُنَاكَ قَالَتْ تَقُولُ هَذَا لِي وَابْتَعْتُ تُؤْذِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآتَيْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا إِنِّي أُحَدِّثُكَ أَنْ تَعْصِيَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَتَدُمْتُ إِلَيْهَا فِي آذَاهُ فَآتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا فَقَالَتْ أَعْجَبُ مِنْكَ يَا عُمَرُ قَدْ دَخَلْتَ فِي أُمُورِنَا فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ فَرَدَدْتُ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَتْهُ آيَتُهُ بِمَا يَكُونُ وَإِذَا غَبَتْ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ آتَايَ بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مِنْ حَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اسْتَقَامَ لَهُ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا مَلِكُ غَسَّانَ بِالشَّامِ كُنَّا نَخَافُ أَنْ يَأْتِينَا فَمَا شَعَرْتُ إِلَّا بِالْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّهُ قَدْ حَدَّثَ أُمَّرُؤُكَ لَهُ وَمَا هُوَ أَجَاءَ الْغَسَّانِي قَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَجِئْتُ فَإِذَا الْبُكَاءُ مِنْ حُجْرَتِنِ كُلِّهَا وَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَعِدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ وَعَلَى بَابِ الْمَشْرُبَةِ وَصِيفٌ فَآتَيْتُهُ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِي فَأَذِنَ لِي فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ قَدْ أَثَرَ فِي جَنْبِهِ وَتَحْتَ رَأْسِهِ مِرْفَقَةٌ مِنْ آدَمَ حَشَوْهَا لَيْفٌ وَإِذَا أَهْبُ مُعَلَّقَةٌ وَقَرِظٌ فَذَكَرْتُ الْإِدْيَ قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ وَالْإِدْيَ رَدَّتْ عَلَيَّ أُمَّ سَلَمَةَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ ﴿

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ میں ایک برس تک یہ انتظار کرتا رہا کہ (موقع ہوتو) حضرت عمرؓ سے دریافت کروں ان دو عورتوں کے بارے میں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے معاملے میں اتفاق کر لیا تھا (پوچھنے کا ارادہ کرتا رہا کہ وہ دونوں کون ہیں) لیکن میں ان سے ڈرنے لگتا (یعنی حضرت عمرؓ کا رعب سامنے آجاتا) پھر ایک جگہ (حج کے سفر میں لوٹتے وقت مرالظہران میں) اترے اور پیلو کے درختوں میں (قضاء حاجت کیلئے تشریف لے گئے پھر جب قضاء حاجت سے) فارغ ہو کر تشریف لائے (میں ان کو وضو کرانے لگا اس وقت) میں نے ان سے پوچھا آپ نے فرمایا حضرت عائشہ اور

حضرت حصہ رضی اللہ عنہما ہیں پھر فرمایا ہم زمانہ جاہلیت میں عورتوں کو کوئی حیثیت نہیں دیتے تھے جب اسلام آیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر کیا (اور ان کے حقوق مردوں پر بتائے) تب ہم نے جانا کہ ان کا بھی ہم مردوں پر کچھ حق ہے لیکن باب بھی ہم اپنے معاملات میں ان کا دخل ہونا پسند نہیں کرتے تھے اور میرے درمیان اور میری بیوی کے درمیان کچھ گفتگو ہو گئی تو اس نے مجھے سخت جواب دیا تو میں نے اس سے کہا ارے اب تو اس مقام پر پہنچ گئی؟ کہنے لگی تم مجھے یہ کہتے ہو اور تمہاری بیٹی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تکلیف پہنچاتی ہے پھر میں (اپنی بیٹی ام المومنین) حصہ کے پاس آیا اور میں نے اس سے کہا بیٹی میں تجھ کو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں اور میں آنحضرت ﷺ کو تکلیف پہنچانے کے اس معاملہ میں سب سے پہلے حصہ ہی کے پاس گیا پھر میں ام سلمہ کے پاس آیا اور ان سے بھی میں نے وہی کہا جو میں نے حصہ سے کہا تھا لیکن وہ کہنے لگیں اے عمر مجھے تم پر تعجب ہے کہ تم ہمارے تمام معاملات میں دخل اندازی کرنے لگے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج کے معاملات میں دخل دینا باقی تھا (سواں وہ بھی شروع کر دیا) چنانچہ انھوں نے میری بات رد کر دی قبیلہ انصار کے ایک صحابی تھے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں موجود نہ ہوتے اور میں حاضر ہوتا تو تمام خبریں ان سے آکر بیان کرتا اور جب میں آنحضرت ﷺ کی صحبت سے غیر حاضر رہتا اور وہ موجود ہوتے تو وہ آنحضرت ﷺ کی تمام خبریں مجھے آکر سناتے تھے (میں اور وہ باری باری آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوا کرتے تھے) اس وقت حضور اکرم ﷺ کے چاروں طرف جتنے (بادشاہ وغیرہ) تھے ان سب سے آپ کے تعلقات ٹھیک تھے صرف شام کے بادشاہ غسان کا ہمیں خوف رہتا تھا کہ وہ کہیں ہم پر حملہ نہ کر دے پھر وہی انصاری صحابی سے مجھے معلوم ہوا وہ کہنے لگے ایک بڑا حادثہ ہو گیا میں نے ان سے پوچھا وہ حادثہ کیا ہے؟ کیا غسانی آ گیا؟ اس نے کہا اس سے بھی بڑا حادثہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اندراج کو طلاق دیدی یہ سن کر میں جب حاضر ہوا تو دیکھا تمام ازواج کے حجروں سے رونے کی آواز آرہی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالا خانہ پر جا کر بیٹھ گئے ہیں اور بالا خانہ کے دروازہ پر ایک خادم (نوجوان رباح نامی) ہے میں اس خادم کے پاس پہنچا اور میں نے کہا میرے لئے حضور اکرم ﷺ سے اندر حاضر ہونے کی اجازت مانگ، سو مجھے اجازت دی گئی چنانچہ میں اندر گیا دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر تشریف فرما تھے جس کے نشانات آپ کے پہلو میں تھے اور آپ ﷺ کے سر مبارک کے نیچے ایک چمڑے کا ٹکڑا ہے جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور دیکھا کہ چند کچی کھالیں لٹک رہی ہیں اور قرظ کے کچھ پتے (جس سے چمڑے کو دباغت دیتے ہیں) پھر میں نے حضور ﷺ سے ان باتوں کا ذکر کیا جو میں نے حصہ اور ام سلمہ سے کہی تھیں اور ام سلمہ نے جو جواب مجھ کو دیا تھا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور حضور اقدس ﷺ نے بالا خانہ میں انتیس دن قیام فرمایا۔

مطابقہ للترجمۃ | مطابقہ للحديث للترجمة توخذ من قوله فاذا النهي على حصر الی قوله لیف.

تعد موضوعه | والحديث هنا م: ۸۶۸ تا ۸۶۹، مر الحديث م: ۳۳۳، ۲۹ تا ۳۰، م: ۳۱، م: ۷۸۰ تا

ص: ۷۸۱، یاتی ص: ۷۷۷، ص: ۷۷۸۔۱۔

۵۳۵۴ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرْتَنِي هُنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَقِظْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَاذَا أَنْزَلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أَنْزَلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ لِي الدُّنْيَا عَارِيَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَتْ هُنْدٌ لَهَا أَرْزَارٌ لِي كُتْمِيهَا بَيْنَ أَصَابِعِهَا﴾

ترجمہ | ام المومنین ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات بیدار ہوئے اور آپ فرما رہے تھے لا الہ الا اللہ آج کی رات کس قدر فتنے نازل کئے گئے اور کس قدر خزانے نازل کئے گئے کوئی ہے جو ان حجرہ والیوں کو (عبادت کیلئے) بیدار کر دے کیونکہ بہت سی دنیا میں پہننے والی قیامت کے دن نگی ہوں گی، امام زہریؒ نے بیان کیا کہ ہند اپنے آستینوں میں اپنی انگلیوں کے درمیان گھنڈیاں لگاتی تھیں (تا کہ جسم کا کوئی حصہ نہ کھلے مطلب یہ ہے کہ ہند کو اپنا جسم چھپانے کا بہت خیال رہتا ہے کہ کہیں عاریۃ یوم القیامۃ کا مصداق نہ بنے)

مطابقہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه حذر من لباس رقيق الثياب الواسعة للجسد یعنی باریک کپڑے کی مذمت ہے۔

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص: ۸۶۹ من الحديث في كتاب العلم ص: ۲۲، و ص: ۱۵۱ تا ص: ۱۵۲، باقی مواضع کیلئے نھر الباری جلد اول، ص: ۵۰۰ دیکھئے۔

تشریح | ”ازرار“ جمع زر یعنی گھنڈیاں۔ باقی تفصیل و تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نھر الباری اول، ص: ۵۰۱۔

﴿بَابُ مَا يُدْعَى لِمَنْ لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا﴾^{۳۱۱۶}

جو شخص نیا کپڑا پہنے اس کو کیا دعا دی جائے؟

۵۳۵۵ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ خَالِدِ بِنْتُ خَالِدٍ قَالَتْ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ مَنْ تَرَوْنِ نَكُسُوهَا هَذِهِ الْخَمِيصَةُ فَأَسْكَبَتِ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُونِي يَا خَالِدُ فَأَتَى بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْبَسَنِيهَا بِيَدِهِ وَقَالَ أَيْلَى وَأَخْلِقِي مَرَّتَيْنِ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عِلْمِ الْخَمِيصَةِ وَيُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَيَّ وَيَقُولُ يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا سَنَا وَيَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا سَنَا وَالسَّانَا بِلِسَانِ الْحَبَشِيَّةِ الْحَسَنُ قَالَ إِسْحَاقُ

حَدَّثَنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِهَا أَنَّهَا رَأَتْهُ عَلَى أُمِّ خَالِدٍ

ترجمہ | ام خالد بنت خالد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے آئے ان میں ایک کالی اونٹنی چادر بھی تھی آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ یہ چادر کس پہناؤں؟ صحابہ خاموش رہے پھر خود حضور اقدس ﷺ ہی نے فرمایا میرے پاس ام خالد کو بلا لاؤ چنانچہ مجھ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا (میں کم سن تھی) پھر آنحضرت ﷺ نے اپنے ہاتھ سے وہ چادر عنایت فرمائی اور فرمایا پرانی کر اور پھاڑ دو مرتبہ فرمایا (یعنی آپ نے دوبار دعا دی زندہ باد) آپ ﷺ اس چادر کے نقش و نگار کو دیکھنے لگے اور اپنے ہاتھ سے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا اے ام خالد یہ سنا ہے ”سنا“ حبشی زبان میں اچھا عمدہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اسحاق نے کہا میرے گھر والوں میں سے ایک عورت نے کہا کہ وہ چادر ام خالد کے جسم پر دیکھی ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ابلى واخلقى"

تعد وموضع | او الحديث هنا ص: ۸۶۹ من الحديث ص: ۳۳۲، ص: ۵۴۷، ص: ۸۶۶، ياتي ص: ۸۸۶۔

﴿ بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزَعُّفِ لِلرِّجَالِ ﴾

مردوں کیلئے زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے کی ممانعت کا بیان

۵۳۵۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعَّفَ الرَّجُلُ ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مرد (کپڑے یا بدن میں) زعفران کا رنگ استعمال کرے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد وموضع | او الحديث هنا ص: ۸۶۹۔

﴿ بَابُ الثَّوْبِ الْمُزَعَّفِ ﴾

باب الثوب المزعفر: "ای ہذا باب فی بیان حکم الثوب المزعفر ای المصبوغ بالزعفران" یعنی

زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے کا حکم

۵۳۵۷ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَضْبُوعًا بِوَرَسٍ أَوْ بِزَعْفَرَانٍ ﴿٣١١٩﴾
ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی محرم (خواہ حج کا احرام ہو یا عمرے کا) ایسا کپڑا پہنے جو ورس یا زعفران سے رنگا گیا ہو۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ للحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدیل موضوعہ | والحدیث هنا ص: ۸۶۹، مرالحدیث ص: ۲۵، ص: ۵۳، ص: ۲۰۹، ص: ۲۳۸، ص: ۸۶۳، ص: ۸۶۴، ص: ۸۷۰، ص: ۸۷۱۔

تشریح | کتاب الحج کا مطالعہ کیجئے یعنی نصر الباری جلد ۵۔

﴿بَابُ الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ﴾^{۳۱۱۹}

سرخ کپڑے کا حکم

﴿٥٣٥٨﴾ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ وَحَسِبَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حُمْرَاءَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ ﴿٣١١٩﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے (نہ بہت لمبے نہ ٹھکنے) اور میں نے حضور اقدس ﷺ کو سرخ حلیہ میں دیکھا آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ للحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدیل موضوعہ | والحدیث هنا ص: ۸۷۰، مرالحدیث ص: ۵۰۲، ص: ۸۷۶۔

تشریح | سرخ رنگ کا کپڑا مردوں کیلئے درست و جائز ہے یا نہیں؟ فقہاء اسلام کے اقوال مختلف ہیں مختصر یہ ہے کہ اگر صرف سرخ دھاری ہے تو جائز ہے اور اگر مکمل سرخ ہو اور عام طور پر عورتیں پہنتی ہیں تو کعبہ بالنساء سے بچنے کیلئے ممنوع قرار دیا جاسکتا ہے ویسے بھی اس زمانے میں سرخ لباس شرفاء کا خیال نہیں کیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ الْمِثْرَةِ الْحُمْرَاءِ﴾^{۳۱۲۰}

سرخ زین پوش کا حکم؟

﴿٥٣٥٩﴾ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُؤَيْدٍ بْنِ مِقْرَانَ عَنِ الْبَرَاءِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذِّيْبَاجِ وَالْقَسِيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالْمِيَاثِرِ الْحُمْرِ ﴿

ترجمہ حضرت براہ بن عازب نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا بیمار کی عیادت کا، جنازہ کے پیچھے چلنے کا، چھینکنے والے کے جواب (جو حکم اللہ سے) دینے کا اور ہمیں سات چیزوں سے منع فرمایا خالص ریشمی، دیا، اور قسی اور استبرق اور سرخ ریشمی زین پوش سے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والمياثر الحمرة"

تعدیل ووضوح | والحديث هنا من: ۸۷۰، من الحديث من: ۱۶۶، ۳۳۱، ۷۷۷، ۸۷۱، ۸۷۲، ۹۱۹، ۹۲۱، ۹۸۳۔

تشریح | عجمیوں کے سوار یوں کا زین پوش عام طور پر ریشم کا ہوتا تھا اب بھی اگر ریشمی زین پوش ہو تو بلاشبہ ناجائز ہے لیکن ریشمی نہ ہوسوتی ہو تو خالص سرخ مکروہ ہوگا۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ النَّعَالِ السَّبْتِيَّةِ وَغَيْرِهَا﴾

دباغت دیئے ہوئے اور بغیر دباغت دیئے ہوئے چیزے کی جوتیاں

"السبتية" بكسر السين المهملة وسكون الموحدة وكسر الفوقية وتشديد التحتية.

سبت کے معنی ہیں مدبوغ کھال، نعال سبتیہ مدبوغ چیزے کی جوتیاں، بن بال چیزے کی جوتیاں۔

۵۳۶۰ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ

أَنَسًا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ ﴿

ترجمہ | ابوسلمہ سعید بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چپلوں کے ساتھ (چپل پہنے ہوئے) نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا ہاں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة امام بخاری نے مطابقت اس طرح اخذ کی ہے کہ لفظ نعال عام ہے دونوں طرح کے جوتیوں کو شامل ہے مدبوغ ہو جس کے بال دباغت کے ذریعہ نکال دیئے گئے ہوں یا بغیر مدبوغ جس پر بال ہوں، یہاں حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ آنحضور ﷺ جوتے پہنتے تھے بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ سے پہننا ثابت ہے۔

تعدیل ووضوح | والحديث هنا من: ۸۷۰، من الحديث من: ۵۶۔

۵۳۶۱ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ
 قَالَ لِعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَأَيْتَكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرِ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ
 يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتَكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَّ
 وَرَأَيْتَكَ تَلْبَسُ النَّعَالَ السَّبْيِيَّةَ وَرَأَيْتَكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتَكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهْلَ
 النَّاسِ إِذَا رَأَوْا الْهَلَالَ وَلَمْ تَهْلُ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
 أَمَا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَّ وَأَمَا
 النَّعَالَ السَّبْيِيَّةَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النَّعَالَ الَّتِي لَيْسَ
 فِيهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَإِنَّا أَحَبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَا الصُّفْرَةَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَإِنَّا أَحَبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَا الْإِهْلَالَ فَإِنِّي لَمْ أَرِ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْلُ حَتَّى تَبِعْتُ بِهِ رَاحِلَتَهُ﴾

ترجمہ | عبید بن جریج سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا میں نے آپ کو چار کام ایسے کرتے
 دیکھا جنہیں آپ کے ساتھیوں (صحابہؓ) میں سے کسی کو کرتے نہیں دیکھا ابن عمرؓ نے فرمایا اے ابن جریج وہ کیا ہیں؟ ابن
 جریج نے کہا میں نے (طواف کے وقت) آپ کو دیکھا کہ دو یمانی رکنوں (حجر اسود اور رکن یمانی) کے سوا کسی اور رکن کو
 نہیں چھوتے (یعنی خانہ کعبہ کے چار ارکان میں سے صرف دو ارکان کو چھوتے ہیں) اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ
 سستی (بال صاف کئے ہوئے یعنی مدبوغہ چیزے کے) جوتے پہنتے ہیں، اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ زرد رنگ سے
 (اپنا کپڑا یا بال) رنگتے ہیں، اور میں نے دیکھا ہے کہ جب آپ (حج کے ایام میں) مکہ میں ہوتے ہیں تو لوگ تو ذی الحجہ کا
 چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ احرام نہیں باندھتے ہیں یہاں تک کہ ترویہ کے دن (۸ ذی الحجہ کو) احرام
 باندھتے ہیں، تو حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے ان سے فرمایا ارکان کعبہ کا معاملہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 (طواف میں) یمانی رکنوں (حجر اسود اور رکن یمانی) کے علاوہ کسی اور رکن کو ہاتھ لگاتے نہیں دیکھا، اور سستی جوتے (مدبوغہ
 چیزے کے جوتے) اس لئے پہنتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے جوتے پہنتے دیکھا ہے جس پر بال نہیں
 ہوتے تھے اور آپ ﷺ ان ہی جوتوں (چپلوں) کو پہنے پہنے وضو فرمایا کرتے تھے تو میں بھی انہیں پہننا پسند کرتا ہوں، رہا
 زرد رنگ کی بات؟ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ رنگتے دیکھا ہے اس لئے میں بھی اسی رنگ سے رنگنا
 پسند کرتا ہوں، اور رہا احرام باندھنے کا حال؟ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت تک احرام باندھتے (تلبیہ
 پڑھتے) نہیں دیکھا جب تک آپ ﷺ کی اونٹنی آپ ﷺ کو لیکر نہ اٹھتی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوع | والحديث هنا من: ۸۷۰ و مر الحديث من: ۲۸۔

تشریح | مفصل وکمل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم، ص: ۲۹۔

۵۳۶۲ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا ورس سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا جس شخص کو چپل نہ ملیں وہ چمڑے کے موزے ہی پہن لے لیکن اسے ٹخنے سے نیچے کاٹ دے۔ (جیسا کہ بارہا گزر چکا ہے)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "من لم يجد نعلين"

تعد موضوع | والحديث هنا من: ۸۷۰، مر الحديث من: ۲۵، ص: ۵۳، ص: ۲۰۸ تا ۲۰۹، ص: ۲۰۹، ص: ۲۳۸، ص: ۸۶۲، ص: ۸۶۳، ص: ۸۶۹۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول کا آخری صفحہ یعنی، ص: ۵۳۹۔

۵۳۶۳ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس ازار (تہبند) نہ ہو وہ پاجامہ پہن لے اور جس کے پاس چپل نہ ہوں تو وہ خفین (چمڑے کے موزے) پہن لے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ومن لم يكن له نعلان"

تعد موضوع | والحديث هنا من: ۸۷۰، مر الحديث من: ۲۳۸، ص: ۲۳۹، ص: ۸۶۳۔

تشریح | جسکو چپل نہ ملیں وہ خفین پہن لے مگر شرط یہ ہے کہ ٹخنہ سے نیچے کاٹ لے جیسا کہ مختلف روایتوں میں گزر چکا ہے۔

﴿بَابُ يَبْدَأُ بِالنَّعْلِ الْيُمْنِيِّ﴾^{۳۱۲۲}

جوتا پہنتے وقت پہلے داہنے پاؤں میں جوتا پہننے

۵۳۶۳ ﴿حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ أَبِي

يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيْمَنَ فِي طَهْوَرِهِ وَتَرْجُلِهِ وَتَعْلِيهِ ﴿

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طہارت میں اور نکلتا کرنے میں اور جوتا پہننے میں دائیں طرف سے ابتدا کو پسند فرماتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من معنى الحديث.

تعد ووضعه أو الحديث هنا ص: ۸۷۰، من الحديث ص: ۲۹، ص: ۶۱، ص: ۸۱۰، يأتي ص: ۸۷۸۔

﴿بابُ يَنْزِعُ نَعْلَهُ الْيُسْرَى﴾^{۲۱۲۳}

جوتا اتارنے وقت پہلے بائیں پیر کا جوتا اتارے

۵۳۶۵ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَعَلَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشَّمَالِ لِيَكُنَّ الْيُمْنَى أَوْلَهُمَا تَنْعَلُ وَآخِرُهُمَا تَنْزِعُ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص جوتا پہنے تو دائیں جانب سے ابتدا کرے اور جب اتارے تو بائیں جانب سے ابتدا کرے تاکہ دائیں جانب پہننے میں اول ہو اور اتارنے میں آخر۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد ووضعه أو الحديث هنا ص: ۸۷۰، أخرجه أبو داود و الترمذی فی اللباس .

تشریح مسجد میں داخل ہوتے وقت حکم یہ ہے کہ پہلے داہنا پاؤں مسجد میں داخل کرے اور پڑھے "اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" اور جب مسجد سے باہر نکلے تو پہلے بائیں پاؤں باہر نکالے بظاہر مسجد میں داخل ہوتے وقت اس پر عمل دشوار ہے لیکن اس کا حل یہ ہے کہ جب مسجد میں جانا ہو تو پہلے بائیں پاؤں سے جوتے نکال کر جوتے پر رکھ لے پھر داہنے پیر سے جوتا نکال کر مسجد میں داخل ہو، اور جب مسجد سے باہر ہونے لگے تو پہلے بائیں پاؤں جوتے سے نکال کر جوتے پر رکھے پھر داہنا پاؤں جوتے سے نکال کر داہنا جوتا پہن لے پھر بائیں پہن لے۔

اس طرح دونوں سنتوں پر عمل ہو جائے گا صرف شرط یہ ہے کہ ہر وقت اور ہر کام میں اتباع سنت ملحوظ خاطر رہے۔

﴿بَابٌ لَا يَمْشِي فِي نَعْلِ وَاحِدَةٍ﴾^{۳۱۲۴}

صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے

۵۳۶۶ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلِ وَاحِدَةٍ لِيُخَفِّهَمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُنْعِلَهُمَا جَمِيعًا﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے یا تو دونوں پاؤں ننگے رکھے یا دونوں میں جوتا پہنے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدیل ووضوح | او الحدیث هنا ص: ۸۷۰، اخرجہ مسلم فی اللباس و کذا ابو داؤد و الترمذی.

تشریح | اس حدیث میں نعل کی صفت واحدہ لائے جس سے معلوم ہوا کہ لفظ نعل مؤنث ہے ایک جوتے میں چلنا دشوار بھی ہے آدمی لنگڑا تا ہوا چلے گا۔

﴿بَابٌ قِبَالَانِ فِي نَعْلِ وَمَنْ رَأَى قِبَالَاً وَاحِدًا وَاسِعًا﴾^{۳۱۲۵}

ایک چپل میں دو تھے اور جس نے ایک تسمہ کو جائز (کافی) سمجھا

۵۳۶۷ ﴿حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَنَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ﴾

ترجمہ | حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (ہر) چپل میں دو تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدیل ووضوح | او الحدیث هنا ص: ۸۷۱ و هذا الحدیث اخرجہ ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ فی اللباس و النسائی فی الزینة.

۵۳۶۸ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِنَعْلَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَقَالَ تَابِتُ الْبُنَائِي هَذِهِ نَعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | عیسیٰ بن طہمان (بفتح الطاء) نے بیان کیا کہ انس بن مالکؓ دو چپل لے کر ہمارے پاس باہر آئے جس میں دو تھے لگے ہوئے تھے ثابت بنانی نے کہا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل مبارک ہیں۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۸۷۱۔

تشریح | اس باب میں دو حدیثیں ہیں پہلی حدیث سے باب کا پہلا ترجمہ ثابت ہوا، اور دوسری حدیث سے باب کا دوسرا ترجمہ ثابت ہوتا ہے۔

فان قلت كيف دل على الجزء الثاني من الترجمة؟ قلت مقابلة المثنى بالمثنى تفيد التوزيع
فلكل واحدة منها قبال (کرمانی)

﴿بَابُ الْقُبَّةِ الْحَمْرَاءِ مِنْ أَدَمَ﴾^{۳۱۲۶}

چڑے کا سرخ خیمہ

”قبہ“ خیمہ، گنبد جمع قباب۔ ”آدم“ بفتح تین وهو الجلد المدبوغ.

۵۳۶۹ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةِ حَمْرَاءٍ مِنْ أَدَمَ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَنْتَدِرُونَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو جحیفہؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (حجۃ الوداع کے موقع پر) اور آپ ﷺ اس وقت چڑے کے ایک سرخ خیمہ میں تشریف فرما تھے اور میں نے حضرت بلالؓ کو دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی لئے ہوئے ہیں اور صحابہؓ آنحضرت ﷺ کے وضو کے پانی کیلئے لپکتے ہیں (یعنی زمین پر گرنے سے پہلے لے لیتے ہیں) تو جس کو اس میں سے کچھ مل جاتا ہے تو وہ اسے (اپنے جسم پر) لگا لیتا ہے اور جسے کچھ نہیں ملتا تو وہ اپنے سانس کے ہاتھ کی تری سے لگا لیتا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۸۷۱ و مر الحديث ص: ۳۱، ص: ۵۴، باقی مواضع کیلئے دیکھئے نصر الباری جلد دوم،

ص: ۱۰۶۔

تھکتا یہاں تک کہ تم (عمل سے) تھک جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ عمل ہے جسے پابندی سے ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ عمل کم ہی ہو۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فيجلس عليه اى على الحصير".

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۸۷۱۔

﴿بَابُ الْمُرَرِّ بِالذَّهَبِ﴾^{۳۱۲۸}

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ مَخْرَمَةَ قَالَ لَهُ يَا بَنِي إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَلْبِيَّةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا فَأَذْهَبَ بِنَا إِلَيْهِ فَذَهَبْنَا فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي يَا بَنِي أَدْعُ لِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْظَمْتُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَدْعُو لَكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي إِنَّهُ لَيْسَ بِجَبَّارٍ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِينَاجٍ مُرَرٍّ بِالذَّهَبِ فَقَالَ يَا مَخْرَمَةَ هَذَا خَبَأْتَهُ لَكَ فَأَعْطَاهُ أَبَاهُ.

”بابُ الْمُرَرِّ“ اى هذا باب في ذكر لبس الثياب المزررة بالذهب وهى المشدود بالازرار.

ان کپڑوں کا بیان جن میں سونے کا بٹن لگا ہوا ہو یا سونے کی گھنڈی لگی ہو

”وقال الليث حدثني الخ“ اور ليث بن سعد نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا ان سے مسور بن مخرمہ نے کہ ان کے والد مخرمہ نے ان سے کہا اے بیٹے مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (کہیں سے) کچھ قبائیں (اچکنیں) آئی ہیں اور آنحضرت ﷺ انہیں تقسیم فرما رہے ہیں ہمیں بھی حضور اکرم ﷺ کے پاس لے چلو چنانچہ ہم گئے تو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ ﷺ کے گھر میں ہی پایا تو والد (مخرمہ) نے مجھ سے کہا بیٹے میرا نام لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لے تو میں نے اس کو بہت بڑی بات سمجھا (کہ آنحضرت ﷺ کو اپنے والد کیلئے بلاؤں؟) اور میں نے (والد سے) کہا کہ میں آپ کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاؤں؟ (یہ تو گستاخی ہے) تو والد نے کہا بیٹے حضور اکرم ﷺ (دنیا کے بادشاہوں کی طرح) جابر و مغرور نہیں ہیں (کہ آپ ﷺ اس طرح بلانا اپنی کسر شان سمجھیں) چنانچہ میں نے حضور ﷺ کو بلا لیا تو آنحضرت ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ کے اوپر دیا کی ایک قبائیں جس میں سونے کی گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے مخرمہ یہ قبائیں نے تیرے لئے چھپا رکھی تھی چنانچہ آنحضرت ﷺ نے وہ قبائیں عنایت فرمائی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "من دبیاج مزرور بالذهب"

تور ووضوح | والحديث هنا ص: ۸۷۱: من الحديث ص: ۳۵۳: ص: ۳۶۲: ص: ۳۶۳: ص: ۳۳۰: ص: ۳۳۱: و ص: ۸۶۳، یاتی ص: ۹۰۵۔

تشریح | فقلت (ای لابی) ادعولك رسول الله، استفهام انکاری۔ وعلیه قباء من دبیاج؟ یحتمل ان یکون قبل تحریم الحریر فلا اشکال۔

(۲) و یحتمل ان یکون بعده و حینئذ فیکون اعطاء ہ له لیتنفع به بان یبئعه او یکسوه للنساء و یکون معنی قوله فخرج وعلیه قباء ای علی یدہ فیکون من اطلاق الكل علی البعض (فس)

﴿باب خواتیم الذهب﴾^{۳۱۲۹}

سونے کی انگوٹھیوں (کے حکم) کا بیان

"خواتیم" جمع ہے خاتم بفتح التاء و بکسر ہا کی۔

۵۳۷۲ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُؤَيْدِ بْنِ مَقْرِنٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعِ نَهَانَا عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ خَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنْ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالذَّبْيَاجِ وَالْمِثْرَةَ الْحُمْرَاءِ وَالْقَسِيَّ وَالْأَيَّةَ الْفِضَّةِ وَأَمْرًا بِسَبْعِ بَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَإِتْبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَابْتِرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں سے منع فرمایا آپ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا سونے کی انگوٹھی سے یا فرمایا (بالشک من الراوی) سونے کے حملہ پہننے سے، اور شیم سے، استبرق سے اور دیبا سے اور سرخ میوہ سے اور قسی سے اور چاندی کے برتن سے منع فرمایا تھا۔ اور آنحضور ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا مریض کی عیادت، جنازہ کے پیچھے چلنے اور جھینگنے والے کا جواب دینے اور سلام کے جواب دینے، اور دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنے، کسی قسم کھالینے والے کی قسم کو پوری کرانے اور مظلوم کی مدد کرنے کا۔

طابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "عن خاتم الذهب"

تور ووضوح | والحديث هنا ص: ۸۷۱: من الحديث ص: ۱۶۶، باقی مواضع کیلئے دیکھئے نصر الباری جلد: ۴: ص: ۳۳۳۔

تشریح | یہ حدیث بار بار گزر چکی ہے اور مذکور ہو چکا ہے سونا اور ریشم کے بارے میں ”ہذان حوامان علی رجال امتی حل لاناہما“۔

۵۴۷۳ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَقَالَ عُمَرُو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ النَّضْرَ سَمِعَ بَشِيرًا مِثْلَهُ﴾
ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا ”وقال عمرو الخ“ اور عمرو بن مرزوق باہلی نے بیان کیا کہ ہم کو شعبہ نے خبر دی انھوں نے قتادہ سے انھوں نے نضر سے سنا انھوں نے بشیر سے پھر یہی حدیث نقل کی۔

اس سند کو لانے سے قتادہ کا سماع نضر سے ثابت کرنا مقصود ہے چونکہ قتادہ پر تہ لیس کا الزام ہے اس لئے امام بخاری نے ساری کتاب میں جہاں قتادہ کی روایت عن عن کے ساتھ ہے اکثر مقاموں میں وہاں ان کا سماع ظاہر کر دیا ہے۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدیل موضعہ | او الحدیث هنا ص: ۸۷۱، اخرجہ مسلم فی اللباس والنسائی فی الزینة.
 ۵۴۷۴ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ قِصَّةً مِمَّا يَلِي كَفَّهُ فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ قَوْمِي بِهِ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ أَوْ قِصَّةٍ﴾
ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا گنبد اپنی ہتھیلی کی جانب رکھا پھر صحابہ نے بھی (آپ ﷺ کی انگوٹھی دیکھ کر) سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر آنحضرت ﷺ نے اسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله ”اتخذ خاتما من ذهب“
تعدیل موضعہ | او الحدیث هنا ص: ۸۷۱، اخرجہ مسلم فی اللباس .

﴿بَابُ خَاتِمِ الْفِضَّةِ﴾^{۳۱۳۰}

چاندی کی انگوٹھی کا بیان

۵۴۷۵ ﴿حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ أَوْ لُفْيَةٍ
وَجَعَلَ فِيهِ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ مِثْلَهُ فَلَمَّا رَأَوْهُمْ
قَدْ اتَّخَذُواهَا رَمَى بِهِ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ لُفْيَةٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ
خَوَاتِيمَ الْلُفْيَةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَلَيْسَ الْخَاتَمُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ
ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ حَتَّى وَقَعَ مِنْ عُثْمَانَ فِي بَنِي أُرَيْسٍ ﴿

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی یا چاندی کی (بالشک من الراوی) ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا ٹکینہ اندرونی ہتھیلی کی طرف رکھا اور اس پر کندہ کروایا (محمد رسول اللہ) پھر لوگوں نے بھی اسی طرح کی (سونے کی) انگوٹھیاں بنوائیں جب آنحضرت ﷺ نے دیکھا کہ لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوائی ہیں تو آپ ﷺ نے انگوٹھی (سونے والی) پھینک دی اور فرمایا کہ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا اس کے بعد آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوائیں ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس انگوٹھی کو ابو بکرؓ نے پہنا پھر حضرت عمرؓ نے پھر حضرت عثمانؓ نے یہاں تک کہ (حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں) وہ انگوٹھی بیزاریس میں گر گئی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قوله "ثم اتخذ خاتما من لفضة"

تعدہ موضعہ | والحدیث هنا ص: ۸۷۲، یاتی ص: ۸۷۲، ص: ۸۷۳۔

بیزاریس | یہ کنواں مسجد قبا کے قریب ایک باغ میں تھا اور جب سے یہ انگوٹھی گری اس روز سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں تزلزل پیدا ہوا حضرت عثمانؓ نے اس انگوٹھی کیلئے انتہائی کوشش فرمائی حتیٰ کہ کنواں کا سارا پانی نکلوا یا لیکن انگوٹھی نہیں ملی اس انگوٹھی میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کی طرح تسخیر کی قوت تھی جب تک یہ انگوٹھی موجود رہی خلافت کا معاملہ درست رہا جب سے یہ انگوٹھی غائب ہوئی خلافت کے معاملے میں خلل پیدا ہوا۔ واللہ اعلم

﴿ ۲۱۳۱ ﴾ باب

هذا باب بالتونين من غير ترجمة فهو كالفصل لسابقه

۵۳۷۶ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ
فَلَبَسَهُ فَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَتَبَدَّ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ ﴿

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (پہلے) سونے کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے پھر آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا میں اب اسے کبھی نہیں پہنوں گا پھر لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔
مطابقتہ للترجمة | اس باب میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے اور آنحضور ﷺ نے سونے کی انگوٹھی اتار کر پھینک دی اس کے بعد چاندی کی انگوٹھی بنوائی بہر حال انگوٹھی کا ذکر موجود ہے۔

۵۴۷۷ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اضْطَنَعُوا الْخَوَاتِيمَ مِنْ وَرَقٍ وَلَبِسُوهَا فَسَلَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ تَابِعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَزِيَادٌ وَشُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ مُسَافِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أُرِي خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی پھر لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوائیں اور اسے پہننے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پھینک دی پھر لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

اس حدیث کی متابعت ابراہیم بن سعد، اور زیاد بن سعد اور شعب بن زہری سے کی اور ابن مسافر (یعنی امام لیث بن سعد کے مولیٰ عبد الرحمن بن خالد بن مسافر) نے امام زہری سے یوں روایت کی میں سمجھتا ہوں (میرا خیال ہے) کہ زہری نے خاتما من ورق بیان کیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة باب خاتم الفضة ظاهرة.

تعد موضوع | او الحدیث هنا ص: ۸۷۲، اخرجه مسلم في اللباس .

تشریح | حضرت انس کی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور ﷺ نے پہلے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی اور اس کو اتار کر آپ ﷺ نے پھینک دیا۔ ظاہر ہے یہ حدیث خود حضرت انس کی مروی حدیث اور حضرت عبد اللہ بن عمر کی حدیث کے معارض ہے۔ صحیح یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے پہلے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی پھر سونا جب مردوں کے لئے حرام ہو گیا تو حضور اقدس ﷺ نے سونے کی انگوٹھی اتار کر پھینک دی اور فرمایا کہ میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا اور آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی پھر اس کو استعمال فرماتے رہے۔ چنانچہ حضرات محدثین نے فرمایا ہے کہ المعروف ان الخاتم الذی طرحا انما كان خاتم الذهب فقال عياض وتابعه النووي ان جميع اهل الحديث قالوا ان قوله من ورق وهم من ابن شهاب (قس) وقال الكرماني لا يجوز توهم الراوي اذا امكن الجمع وليس في الحديث ان الخاتم المطروح كان من ورق بل هو مطلق فيحمل على خاتم الذهب او على ما نقش عليه نقش

جلد بارہ

﴿بَابُ خَاتَمِ الْحَدِيدِ﴾^{۲۱۳۳}

لوہے کی انگوٹھی کا بیان

ای ہذا باب يذكر فيه الخاتم من حديد ولا يفهم من هذه الترجمة ولا من حديث الباب كيف الحكم في الخاتم من الحديد (عمده)

مطلب یہ ہے کہ لوہے کی انگوٹھی کا حکم نہ تو امام بخاری کے ترجمہ الباب سے معلوم ہوا اور نہ ہی حدیث الباب سے۔ امام بخاری نے اس باب کے تحت جو حدیث ذکر کی ہے وہ ایک خاتون کے قسم سے متعلق ہے جو حدیث شریف سے معلوم ہوگا۔

۵۴۸۰ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ جِئْتُ أَهَبُ نَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا فَنَظَرَ وَصَوَّبَ فَلَمَّا طَالَ مَقَامُهَا فَقَالَ رَجُلٌ زَوْجِنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُصَدِّقُهَا قَالَ لَا قَالَ انْظُرْ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنْ وَجَدْتُ شَيْئًا نَالَ أَذْهَبَ فَالْتَمَسَ وَلَوْ خَنَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ قَالَ لَا وَاللَّهِ وَلَا خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ مَا عَلَيْهِ رِذَاءٌ فَقَالَ أُصَدِّقُهَا إِزَارِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِزَارُكَ إِنْ لَبَسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبَسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَبَلَغَ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فُدْعِيَ فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ سُورَةٌ كَذَا وَكَذَا لِسُورَةٍ عَدَدَهَا قَالَ قَدْ مَلَكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ ایک خاتون بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی (یا رسول اللہ) میں اپنے آپ کو ہبہ کرنے آئی ہوں پھر دیر تک وہ خاتون کھڑی رہی آنحضرت ﷺ نے انہیں دیکھا پھر سر جھکا لیا پھر جب بہت دیر تک وہ وہیں کھڑی رہیں تو ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہے تو اس کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو مہر میں انہیں دے سکو انہوں نے عرض کیا کہ نہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دیکھ لو، چنانچہ وہ صحابی گئے پھر واپس آ کر عرض کیا خدا کی قسم مجھے کچھ نہیں ملا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور تلاش کرو اگر چہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی، وہ صحابی گئے اور واپس آ کر عرض کیا

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے کچھ لوگوں (حکمرانوں) کے پاس خط لکھنا چاہا تو آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ وہ لوگ کوئی خط اس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک اس پر مہر نہ لگی ہو چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگٹھی بنوائی جس پر یہ نقش تھا (محمد رسول اللہ) حضرت انسؓ کہتے ہیں گویا کہ میں اب بھی حضور ﷺ کی انگلی یا آپ کی ہتھیلی میں (شک راوی) انگٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله نقشه محمد رسول الله.

تعد موضوعاً | او الحديث هنا ص: ۸۷۲ تا ص: ۸۷۳۔

۵۲۸۲ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى وَقَعَ بَعْدُ فِي بَيْتِ أُرَيْسٍ نَقَشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگٹھی بنوائی وہ انگٹھی آپ ﷺ کے دست مبارک میں رہتی تھی پر آپ ﷺ کے بعد حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ میں رہتی تھی پھر اس کے بعد حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں رہتی تھی پھر اس کے بعد حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں رہتی تھی یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں پیر اریس میں گر گئی اس کا نقش تھا ﷺ۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعد موضوعاً | او الحديث هنا ص: ۸۷۳، ومر الحديث ص: ۸۷۱ طرفاً من حديث طويل.

﴿بَابُ الْخَاتَمِ فِي الْخِنَصْرِ﴾^{۳۱۳۵}

چھنگلیا میں انگٹھی پہننے کا بیان

”خِنَصْرٌ“ بکسر المعجمه وفتح الصاد المهمله چھنگلیا، چھنگلی، چھوٹی انگلی جمع خناصر.

۵۲۸۳ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ إِنَّا اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشَنَّ عَلَيْهِ أَحَدٌ قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى بَرِيْقَهُ فِي خِنَصْرِهِ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگٹھی (چاندی کی) بنوائی اور فرمایا ہم نے ایک

انگوٹھی بنوائی ہے اور اس پر نقش کندہ کروایا ہے اس لئے انگوٹھی پر کوئی شخص یہ نقش کندہ نہ کرے، حضرت انس فرماتے ہیں کہ جیسے اس انگوٹھی کی چمک آنحضور ﷺ کی چمکتلیا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث

تعد ووضعه | والحديث هنا من: ۸۷۳ وياتي في باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لا ينقشن على نقش خاتمه من: ۸۷۳۔

﴿ ^{۲۱۲۶}بَابُ اتِّخَاذِ الْخَاتَمِ لِيُخْتَمَ بِهِ الشَّيْءُ أَوْ لِيُكْتَبَ بِهِ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ وَغَيْرِهِمْ ﴾

کسی چیز پر مہر لگانے کیلئے انگوٹھی بنانا یا اہل کتاب وغیرہ کے پاس خطوط بھیجنے کیلئے اس کی مہر لگانا

۵۲۸۲ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَنْ يَقْرَءُوا كِتَابَكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَكَانَتْ أُنْظَرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی اکرم ﷺ نے بادشاہ روم کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اگر آپ کے خط پر مہر نہ ہوئی تو وہ آپ کا خط نہیں پڑھیں گے چنانچہ آپ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اس پر نقش تھا ﷺ جیسے آنحضور ﷺ کے ہاتھ میں انگوٹھی کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث.

تعد ووضعه | والحديث هنا من: ۸۷۳ من الحديث من: ۱۵، و: ۴۱۱، ياتي من: ۱۰۶۱۔

﴿ ^{۲۱۳۷}بَابُ مَنْ جَعَلَ فَصَّ الْخَاتَمِ فِي بَطْنِ كَفِّهِ ﴾

جس نے انگوٹھی کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی طرف رکھا

۵۲۸۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَالِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْطَنَّعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ إِذَا لَبَسَهُ
فَاضْطَنَّعَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ لَفَرَقَى الْمَنْبَرُ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ
اضْطَنَّعْتُهُ وَإِنِّي لَا أَلْبَسُهُ فَنَبَذَهُ فَنَبَذَ النَّاسُ قَالَ جُورِيَةٌ وَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ فِي يَدِهِ الْيَمْنَى ﴿

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور جب آپ ﷺ انگوٹھی پہنتے اس کا ٹکینہ تھیلی کی طرف رکھتے تو لوگوں نے بھی (حضور اقدس ﷺ کی دیکھا دیکھی) سونے کی انگوٹھیاں بنا لیں۔ آنحضرت ﷺ منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا میں نے یہ انگوٹھی (سونے کی) بنوائی تھی لیکن اب اس کو (کبھی) نہیں پہنوں گا چنانچہ آپ ﷺ نے وہ انگوٹھی اتار کر ڈال دی تو لوگوں نے بھی (اپنی سونے کی انگوٹھیاں) اتار ڈالیں، جو یہ نے بیان کیا کہ مجھے یہی یاد ہے کہ نافع نے داہنے ہاتھ میں بیان کیا (یعنی آنحضرت ﷺ نے انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنی)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وجعل فصه في بطن كفه"

تعداد و موضع | او الحديث هنا ص: ۸۷۳۔

تشریح | اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے، مگر ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی۔ لیکن حافظ عسقلانی فرماتے ہیں کہ داہنے ہاتھ میں پہننے کی روایتیں زیادہ معتبر ہیں۔ ویرجح جعله في اليمين مطلقا بان اليسار آلة الاستنجاء فيصان الخاتم اذا كان في اليمين عن ان تصيبه النجاسة ونقل النووي الاجماع على الجواز ولا كراهة فيه عند الشافعية و انما الخلاف عندهم في الافضلية (قس) واللہ اعلم

باب قول النبي ﷺ لا ينقش على نقش خاتمه ﴿

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کہ کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر یہ نقش محمد رسول اللہ نہ کھدوائے

۵۳۸۶ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَلَا
يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَيَّ نَقْشِهِ ﴿

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی

بنوائی اور اس پر یہ نقش کندہ کروایا ”محمد رسول اللہ“ اور فرمایا لوگو! میں نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر یہ نقش کرایا ہے ”محمد رسول اللہ“ اس لئے کوئی شخص یہ نقش نہ کھدوائے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی آخر الحدیث.

تعد ووضوح | والحدیث هنا ص: ۸۷۳۔

تشریح | مطلب یہ ہے کہ صرف یہ نقش نہ کھدوائے لیکن اور کوئی نقش کھدوا سکتا ہے۔

﴿بَابٌ هَلْ يُجْعَلُ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ اسْطُرٍ﴾^{۳۱۳۹}

کیا انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں رکھا جاسکتا ہے؟

تشریح | یہی تین سطروں میں افضل و بہتر ہے اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا۔ نیز ایک سطر میں مہارت لمبی ہو جائے گی اور حسن جاتا رہے گا۔

۵۲۸۷ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِيفَ كَتَبَ لَهُ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ اسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولٌ سَطْرٌ وَاللَّهُ سَطْرٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَزَادَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ وَفِي يَدِ عُمَرَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ جَلَسَ عَلَيَّ بَنُو أَرِيْسَ قَالَ فَأَخْرَجَ الْخَاتَمَ فَجَعَلَ يَغْبِثُ بِهِ فَسَقَطَ قَالَ فَاخْتَلَفْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مَعَ عُثْمَانَ فَنَزَحَ الْبَنُو فَنَزَحَ الْبَنُو فَلَمْ يَجِدْهُ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو انہیں (حضرت انسؓ کو) زکوٰۃ کی تفصیلات لکھیں اور انگوٹھی کا نقش (مہر) تین سطروں میں تھا ایک سطر میں محمد، دوسری سطر میں رسول، اور تیسری سطر میں اللہ۔ ”وقال ابو عبد الله الخ“ اور امام بخاری نے کہا اور امام احمد بن حنبل نے مجھ سے اتنا اضافہ کے ساتھ بیان کیا کہ ہم سے انصاری (محمد بن عبد اللہ انصاری) نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا ان سے ثمامہ نے ان سے انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کی انگوٹھی آپ ﷺ کے ہاتھ میں رہی اور آپ ﷺ کے بعد حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ میں رہی اور ابو بکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں رہی پھر جب حضرت عثمانؓ کا زمانہ آیا تو ایک مرتبہ اپنے دور خلافت میں پیر اریس پر بیٹھے تھے انگوٹھی کو نکال کر اس سے کھیل رہے تھے (کبھی نکالتے اور کبھی انگلی میں ڈالتے) اتنے میں وہ انگوٹھی کنویں میں گر پڑی۔ انسؓ

نے بیان کیا کہ ہم لوگ تین دن تک عثمانؓ کے ساتھ ڈھونڈتے رہے اور کنویں کا پانی بھی کھینچ ڈالا لیکن انگوٹھی نہیں ملی۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه بين الحكم الذي لم يبين فيها.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۸۷۳ مر الحديث ص: ۱۹۳ تا ص: ۱۹۵، ص: ۱۹۵، ص: ۱۹۵، ص: ۱۹۶، ص: ۲۳۸، ص: ۲۳۸، ص: ۱۰۲۹۔

﴿ باب الخاتم للنساء وكان على عائشة خواتيم ذهب ﴾^{۳۱۴۰}

عورتوں کیلئے انگوٹھی کا بیان اور حضرت عائشہؓ کے پاس سونے کی متعدد انگوٹھیاں تھیں

۵۳۸۸ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَزَادَ بَنُ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ فَآتَى النَّسَاءَ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَحَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں عید کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا آپ ﷺ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی۔

”قال ابو عبد الله الخ“ امام بخاری نے بیان کیا کہ اور ابن وہب نے ابن جریج کے واسطے سے یہ اضافہ کیا کہ پھر آنحضور ﷺ عورتوں کے مجمع کے پاس تشریف لائے (انہیں خیرات کرنے کی ترغیب دی) تو عورتیں چھلے اور انگوٹھیاں بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”والخواتيم“

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۸۷۳ مر الحديث ص: ۱۱۹، ص: ۱۳۱، ص: ۱۳۳، ص: ۱۳۵، ص: ۱۹۳، ص: ۱۹۵، ص: ۸۹۰، ص: ۸۷۳، ص: ۱۰۸۹۔

تشریح | اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عورتوں کیلئے سونے کی انگوٹھیاں جائز ہیں نیز ایک سے زائد انگوٹھیاں پہن سکتی ہیں۔

﴿ باب القلائد والسخاب للنساء يعنى قلادة من طيب وسلك ﴾^{۳۱۴۱}

عورتوں کیلئے ہار اور سخاب کا بیان یعنی خوشبو اور مشک کے ہار

تحقیق | قلائد جمع قلادة بمعنى غلّة کا ہار، مالا۔ ”سخاب“ بکسر السين المهملة وبعد الخاء المعجمه

الف فموحده خوشبو اور مشک کا ہار، ایک قول یہ ہے کہ سخاب وہ ہار ہے جو لوہنگ اور خوشبو سے تیار کیا جاتا ہے اس میں موتی اور جواہر کچھ نہیں ہوتے۔

”یعنی قلادة من طيب و سوك“ اراد بهذا تفسير السخاب يعنى السخاب قلادة من طيب و سوك. ۵۳۸۹ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرُورَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِخُرْصِيهَا وَسَخَابِهَا﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن (آبادی سے) باہر نکلے اور دو رکعت نماز پڑھی آنحضور ﷺ نے اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی اس کے بعد آپ ﷺ عورتوں کے مجمع میں پہنچے اور انہیں صدقہ کا حکم دیا چنانچہ عورتیں اپنی بالیاں اور خوشبو اور مشک کے ہار صدقہ میں دیئے گئیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”وسخابها“

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۷۳ تا ص: ۸۷۴، ومز الحديث ص: ۲۰، ص: ۱۱۹، ص: ۱۳۱۔

﴿بَابُ اسْتِعَارَةِ الْقَلَائِدِ﴾^{۳۱۳۲}

ہار عاریت میں لینا

یعنی ایک عورت دوسری عورت سے بوقت ضرورت بطور عاریت مانگ سکتی ہے، جائز ہے

۵۳۹۰ ﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هَلَكْتَ قِلَادَةٌ لِأَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلِبِهَا رَجُلًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةَ وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلُّوا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَلَذَكْرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيْمَمِ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ﴾

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت اسماءؓ کا ایک ہار (جو میں نے اسماءؓ سے عاریت پر مانگ کر لیا تھا وہ ہار میرے پاس سے) گم ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلاش میں چند صحابہ کو بھیجا اسی دوران نماز کا وقت آ گیا اور لوگ با وضو نہیں تھے اور نہ ہی وضو کیلئے پانی ملا اس لئے سب نے بلا وضو نماز پڑھی پھر صحابہ نے نبی اکرم ﷺ سے

اس کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔

ابن نمیر نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے اس حدیث میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ یہ ہار حضرت عائشہؓ نے اپنی بہن حضرت اسماءؓ سے عاریہ لیا تھا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله استعارت من اسماء اي قلادة من اسماء.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۷۴ مر الحديث ص: ۴۸، وغيره۔

تشریح | آیت تیمم کیلئے مفصل بحث ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ۸، ص: ۱۹۷۔

﴿بَابُ الْقُرْطِ لِلنِّسَاءِ﴾^{۳۱۳۳}

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ.

عورتوں کے لئے بالی کا بیان

”قرط“ بضم القاف و سکون الراء بعدها طاء مهملة، بالی، ایرنگ کان کا زیور خواہ سونے کا ہو یا چاندی کا جمع اقراط، قروط وغیرہ۔

”وقال ابن عباس الخ“ اور حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو صدقہ کا حکم دیا تو میں نے عورتوں کو دیکھا کہ وہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف مائل ہو رہی تھیں (زیور نکال کر دینے کیلئے)

۵۳۹۱ ﴿حَدَّثَنَا حَبَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ وَرَكَعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَلْقَى قُرْطَهَا﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن دو رکعتیں نماز پڑھیں نہ اس کے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد پھر آنحضور ﷺ عورتوں کے مجمع میں پہنچے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلالؓ تھے آنحضور ﷺ نے عورتوں کو صدقہ کا حکم دیا تو عورتیں اپنی بالیاں (بلالؓ کے کپڑے میں) ڈالنے لگیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”تلقي قرطها“

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۷۴ مر الحديث ص: ۲۰، ص: ۱۱۹، ص: ۱۳۱، ص: ۱۳۳، وغيره۔

﴿باب السُّخَابِ لِلصَّبِيَانِ﴾^{۲۱۳۴}

بچوں کے لئے ہار کا بیان

وقد مر تفسیر السخاب عن قریب

۵۴۹۲ ﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ فَانصَرَفْتُ فَانصَرَفْتُ فَقَالَ أَيْنَ لَكُوعُ فَلَاحًا أَدْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَمْشِي وَفِي عُنُقِهِ السُّخَابُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ هَكَذَا فَقَالَ الْحَسَنُ بِيَدِهِ هَكَذَا فَانصَرَفْتُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَجِبْهُ وَأَحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ میں مدینہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا پھر آنحضرت ﷺ واپس ہوئے تو میں بھی (آپ ﷺ کے ساتھ) واپس لوٹا (آنحضرت ﷺ حضرت علیؑ کے گھر پہنچے) اور آپ ﷺ نے فرمایا بچہ کہاں ہے؟ آپ نے تین ہار فرمایا حسن ابن علی کو بلاؤ چنانچہ حضرت حسن بن علی چل کر آئے اور ان کی گردن میں ہار تھانی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس طرح پھیلا یا (حضرت حسنؑ کو گلے لگانے کیلئے) اور حضرت حسنؑ نے بھی اپنا ہاتھ پھیلا یا پھر آنحضرت ﷺ نے حسن کو چمکایا اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت رکھیں ان سے بھی محبت کر اور حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بعد کوئی شخص بھی حضرت حسن بن علیؑ سے زیادہ مجھے عزیز و محبوب نہیں تھا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وفي عنقه السُّخَابُ"

تعد موضوعاً والحديث هنا م: ۸۷۴ من الحديث م: ۲۸۵، أخرجه مسلم في الفضائل والنسائي في

المناقب وابن ماجه في السنة .

﴿باب المُتَشَبِّهُونَ بِالنِّسَاءِ وَالمُتَشَبِّهَاتُ بِالرِّجَالِ﴾^{۲۱۳۵}

عورتوں کی مشابہت کرنے والے مرد اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتیں

یعنی ان مردوں کی مذمت کا بیان جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرے لباس اور زینت میں مثلاً عورتوں کی طرح

زیورات پہننے لگے، اور ان عورتوں کی مذمت کا بیان جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں کہ مردوں جیسا لباس شردانی اور پگڑی باندھ کر مجلسوں میں جانے لگیں۔

﴿۵۴۹۳﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ تَابَعَهُ عُمَرُو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت بھیجی ہے جو عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر لعنت بھیجی جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔

اس روایت کی متابعت عمرو نے کی۔ انہوں نے کہا ہمیں شعبہ نے خبر دی ای بالسند المذكور۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۸۷۴، أخرجه أبو داود في اللباس والترمذي في الاستئذان وابن ماجه في النكاح.

﴿باب إخراج المتشبهين بالنساء من البيوت﴾^{۳۱۴۶}

عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں (ہیجڑوں) کو گھروں سے نکال دینا

﴿۵۴۹۳﴾ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخْتَبِئِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ قَالَ فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَانَا وَأَخْرَجَ عُمَرُ فَلَانَا ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختب مردوں (ہیجڑوں) پر اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے اور فرمایا کہ انہیں (ان مردوں یعنی ہیجڑوں کو) گھروں سے نکال دو، ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے فلاں کو نکالا تھا اور حضرت عمرؓ نے فلاں کو نکالا تھا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۸۷۴ وياتي ص: ۱۰۱۰۔

تشریح | اس حدیث میں اور اس باب کی دوسری حدیث میں ہیجڑے کا تذکرہ ہے اس کی پوری تفصیل گذر چکی ہے نصر الباری جلد ۸، ص: ۳۹۳ کا مطالعہ کیجئے۔

۵۳۹۵ ﴿حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ هِنْدَةً وَفِي الْبَيْتِ مَخْنَثٌ لَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ أَحْيَى أُمَّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ لَكُمْ غَدَا الطَّائِفَ فَإِنِّي أَذُوكَ عَلَى بِنْتِ غِيلَانَ فَإِنَّهَا تَقْبَلُ بِأَرْبَعٍ وَتُذَبِّرُ بِشِمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُنَّ هَوْلَاءِ عَلَيْكُنَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ تَقْبَلُ بِأَرْبَعٍ وَتُذَبِّرُ يَعْنِي أَرْبَعَ عَكِنٍ بَطِيهَا فَبِهَا تَقْبَلُ بِهِنَّ وَقَوْلُهُ وَتُذَبِّرُ بِشِمَانٍ يَعْنِي أَطْرَافَ هَذِهِ الْعُكَنِ الْأَرْبَعِ لِأَنَّهَا مُحِيطَةٌ بِالْجَنِينِ حَتَّى لِحَقَّتْ وَإِنَّمَا قَالَ بِشِمَانٍ وَلَمْ يَقُلْ ثَمَانِيَةَ وَأَوَّاحِدَ الْأَطْرَافِ رَهُو ذَكَرَ لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ ثَمَانِيَةَ أَطْرَافٍ﴾

ترجمہ ام المومنین ام سلمہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف فرما تھے اور (اس وقت) گھر میں ایک مخنث بھی تھا اس نے حضرت ام سلمہ کے بھائی حضرت عبداللہ سے کہا اے عبداللہ اگر کل اللہ نے تمہیں طائف کی فتح عنایت فرمائی تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی (بادیہ) کو دکھلاؤں گا وہ جب سامنے آتی ہے تو جارہی (پیٹ پر) اور جب پیٹھ پھیر جاتی ہے تو آٹھ بل دکھائی دیتے ہیں یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب یہ شخص تم لوگوں کے پاس ہرگز نہ آیا کرے (یعنی تم عورتوں کے پاس یہ مخنث نہ آنے پائے)

”قال ابو عبد الله“ امام بخاری نے بیان کیا کہ تقبل باریع کا مطلب یہ ہے کہ بنت غیلان کے موٹی تازی ہونے کی وجہ سے چار بلیں (سلوٹیں) پڑی ہوتی ہیں تو جب وہ سامنے ہوتی ہیں تو اس کے پیٹ کی چار بلیں نظر آتی ہیں اور تدبیر بشمان کا مفہوم یہ ہے کہ جب وہ پیٹھ پھیر کر جاتی ہے تو وہی چار بلیں (سلوٹیں) آٹھ ہو جاتی ہیں یعنی سامنے کے چار بلیوں کے کنارے دونوں طرف سے نظر آتے ہیں تو یہ بلیں آٹھ دکھائی دیتے ہیں، چونکہ دو طرف کی بلیں مل جاتی ہیں اس لئے آٹھ دکھائی دیتی ہیں۔ (واضح رہے کہ عرب کے لوگ موٹی عورت کو پسند کرتے ہیں)

”وانما قال بشمان الخ“ یہاں سے ایک شبہ کا ازالہ مقصود ہے کہ بشمان کہا حالانکہ مخوی قاعدہ کے لحاظ سے بشمانیہ ہونا چاہئے کیونکہ مراد آٹھ اطراف ہیں اور اطراف کا واحد طرف ہے جو مذکر ہے مگر چونکہ میتر یعنی اطراف کا لفظ مذکور نہیں تھا اور قاعدہ ہے کہ جب میتر مذکور نہ ہو تو عدد میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہے اس لئے بشمان بھی درست ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الحدیث للترجمۃ توخذ من قوله ”لا یدخلن ہولاء علیکن“ لان معناه اخر واجه من البیت.

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص: ۸۷۴ من الحديث في المغازی ص: ۶۱۹، وفي النکاح ص: ۷۸۷ تا ۷۸۸۔

﴿بَابُ قِصِّ الشَّارِبِ﴾^{۳۱۳۷}

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُحْفِي شَارِبَهُ حَتَّى يُنْظَرَ إِلَى بَيَاضِ الْجِلْدِ وَيَأْخُذُ هَذَيْنِ يَعْنِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَاللَّحْيَةِ.

مونچھ کے کترنے کا بیان

یعنی مونچھ کا اتنا کاٹنا کہ کترنا کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جائے لیکن حلق یعنی موٹنا بہتر نہیں

”وكان ابن عمر الخ“ اور حضرت ابن عمرؓ اپنی مونچھ کو اتنی باریک کراتے (کترنے میں مبالغہ کرتے) کہ جلد کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی اور ان دونوں کے درمیان یعنی مونچھ اور ڈاڑھی کے درمیان (عققدہ) کا بال بھی کاٹتے تھے (عققدہ نیچے کے ہونٹ اور ٹھڈی کے درمیان کا بال)

۵۳۹۶ ﴿حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ نَالِعِ بْنِ ح قَالَ أَصْحَابُنَا عَنْ الْمَكِّيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْفِطْرَةِ قِصُّ الشَّارِبِ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مونچھ کا کترنا (کم کرنا) فطرت میں سے ہے۔

تشریح | مونچھ بڑھانے سے آدمی کا فطری حسن جاتا رہتا ہے اور آدمی بد صورت و ریچھ کی طرح مہیب ہو جاتا ہے۔ نیز کھانا کھاتے وقت مونچھ کے بال کھانے میں جاتے ہیں جو باعث کراہت ہے۔ واللہ اعلم

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدیل موضوعہ | والحديث هنا ص: ۸۷۴

۵۳۹۷ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّادٍ عَنْ سَفِيَانَ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَايَةَ الْفِطْرَةِ خُمْسٌ أَوْ خُمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِثَانِ وَالْإِسْتِحْدَادِ وَتَعْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَقِصِّ الشَّارِبِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ”روایۃ“ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ چیزیں فطرت ہیں یا فرمایا (شك من الراوی وهو سفیان) پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں (پانچ نخصلتیں فطرت میں سے ہیں) ختنہ کرنا، زیر ناف کا بال موٹنا بغل کے بال اکھاڑنا یعنی موٹنا۔ اور ناخنوں کو قلم کرنا، اور مونچھ کا کترنا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله ”وقص الشارب“

تعد ووضعه | والحديث هنا من: ۸۷۵۲۸۷۳-

تشریح | ”عن ابی ہریرۃ روایۃ“ ای عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فهو كقول الراوی يبلغ به النبی صلی اللہ علیہ وسلم فهو كناية عن الرفع .

”او خمس من الفطرة“ اراد بالفطرة السنة القديمة الخ یعنی فطرۃ سے مراد وہ پرانی سنت ہے جسے انبیاء کرام علیہم السلام نے اختیار کیا اور جس پر تمام شریعتیں متفق ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی اس حدیث میں پانچ کا ذکر ہے و ذکر الخمس لا ینافی الزائد مسلم شریف میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرة . معلوم ہوا کہ حدیث مذکور میں پانچ حصر کیلئے نہیں۔

﴿باب ۳۱۳۸ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ﴾

ناخنوں کے قلم کرنے، ترشوانے کا بیان

﴿۵۳۹۸﴾ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْفِطْرَةِ حَلْقُ الْعَانِيَةِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فطرت میں سے ہے مونے زیر ناف موٹنا، ناخنوں کا ترشوانا، اور مونچھ کاٹنا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله و تقليم الاظفار.

تعد ووضعه | والحديث هنا من: ۸۷۵۵-

﴿۵۳۹۹﴾ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْخِصَانُ وَالْإِسْبِغَاءُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَتَفُّ الْآبَاطِ ﴿

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا پانچ چیزیں فطرت ہیں خنثہ کرانا، مونے زیر ناف موٹنا، اور مونچھ کاٹنا، اور ناخنوں کا ترشوانا، اور بغل کے بال موٹنا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله و تقليم الاظفار.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۸۷۵-

۵۵۰۰ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَفَرُّوا اللَّحْيَ وَأَحْفُوا الشُّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوْ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ لِمَا فَضَّلَ أَخَذَهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین کی مخالفت کرو کہ ڈاڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کتر واؤ اور حضرت ابن عمرؓ جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی ڈاڑھی کو مٹھی میں لیتے اور جو بال مٹھی سے زیادہ ہوتے اسے کاٹ دیتے۔

مطابقتہ للترجمة | علامہ عینی فرماتے ہیں محل هذا الحديث في الباب الذي قبله ولا يناسب ذكره هنا. (عمده)

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں ”وهذا الحديث لا تعلق له بما ترجم له كما لا يخفى ويمكن توجيهه بتعسف (قس)

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۸۷۵-

۳۱۳۹ ﴿بَابُ إِعْفَاءِ اللَّحْيِ﴾

عَفَّوْا كَثُرُوا وَكَثُرَتْ أَمْوَالُهُمْ.

داڑھی (کو بڑھنے کیلئے) چھوڑ دینا

”عَفَّوْا“ معنی کثروا ہے یعنی بہت بڑھ گئے و کثرت اموالہم ان کے مال بہت بڑھ گئے بہت مالدار ہو گئے۔

۵۵۰۱ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُكُوا الشُّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللَّحْيَ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مونچھیں خوب کتر والیا کرو اور داڑھی چھوڑ دو، بڑھاؤ۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”وَأَعْفُوا اللَّحْيَ“

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۸۷۵ اخرجه مسلم ايضاً.

تشریح حدیث پاک میں اعفوا بصیغہ امر ہے معلوم ہوا کہ داڑھی بڑھانا واجب ہے داڑھی موٹنا حرام ہے داڑھی موٹانے والا داڑھی چور بلاشبہ فاسق ہے اس مسئلہ کے لئے شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ کا رسالہ ”داڑھی کا فلسفہ“ اور حضرت شیخ الحدیث کا رسالہ ”وجوب داڑھی“ کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

﴿بَابُ مَا يُذَكَّرُ فِي الشَّيْبِ﴾^{۳۱۵۰}

بڑھاپے کے متعلق روایات

۵۵۰۲ ﴿حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أُنْسًا أَخْضَبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغِ الشَّيْبَ إِلَّا قَلِيلًا﴾

ترجمہ محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں نے انسؓ سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب استعمال کیا تھا؟ فرمایا آنحضور ﷺ کے بال بہت کم سفید ہوئے تھے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من معنى الحديث.

تعدیه ووضعه | والحديث هنا ص: ۸۷۵۔

۵۵۰۳ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خُضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغِ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أُعَدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ﴾

ترجمہ ثابت بنانی نے بیان کیا کہ حضرت انسؓ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق پوچھا گیا تو انسؓ نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خضاب کی نوبت ہی نہیں آئی تھی اگر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کے سفید بالوں کو گنا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدیه ووضعه | والحديث هنا ص: ۸۷۵ والحديث اخرجہ مسلم فی فضائلہ.

تشریح شَمَطَاتِهِ بفتححات ای الشعرات البيض.

۵۵۰۴ ﴿حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدْحٍ مِنْ مَاءٍ وَقَبْضِ إِسْرَائِيلَ ثَلَاثَ أَصَابِعٍ مِنْ لُصَّةٍ فِيهَا شَعْرٌ مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَةً فَأَطْلَعَتْ فِي الْجُلُجْلِ
فَرَأَيْتُ شَعْرَاتٍ حُمْرًا ﴿﴾

ترجمہ | عثمان بن عبد اللہ بن موہب نے بیان کیا کہ میرے گھر والوں نے مجھ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت ام سلمہؓ کے پاس ایک پیالہ پانی دے کر بھیجا، اسرائیل راوی نے تین انگلیاں بند کر لیں (اس سے اشارہ تھا کہ پیالی اتنی چھوٹی تھی) یہ پیالی چاندی کی تھی اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال ڈال دیا گیا عثمان بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ جب کسی انسان کو نظر لگ جاتی یا کچھ ہو جاتا تو اپنا پیالہ پانی کا ام المومنین ام سلمہؓ کے پاس بھیج دیتا عثمان نے بیان کیا کہ میں نے پیالے میں جھانکا تو دیکھا کہ کچھ سرخ بال تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فوجد من قوله "شعرات حمرا" لانه يدل على الشيب.

تعریض | والحديث هنا ص: ۸۷۵ وهذا الحديث اخرجه ابن ماجه في اللباس ايضا.

سوال و جواب: سوال یہ ہے کہ مسئلہ گذر چکا ہے کہ چاندی کے برتن میں کھانا پینا ناجائز و حرام ہے پھر ام المومنین حضرت ام سلمہؓ چاندی کا برتن کیسے استعمال کرتی تھیں؟

جواب: وہ پیالہ نفس چاندی کا نہ تھا بلکہ کسی اور دھات کا تھا اس پر صرف چاندی کی قلعی کی گئی تھی تو ظاہر کے اعتبار سے اس کو چاندی کا پیالہ کہہ دیا گیا۔ واللہ اعلم

۵۵۰۵ ﴿﴾ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَىٰ أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعْرًا مِنَ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَرَتْهُ شَعْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرَ ﴿﴾

ترجمہ | عثمان بن عبد اللہ بن موہب نے بیان کیا کہ حضرت ام سلمہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند بال نکال کر دکھائے جن پر خضاب لگا ہوا تھا (یونس کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ان پر مہندی اور سرمہ کا خضاب تھا)

"وقال ابو نعیم الخ" اور ابو نعیم (الفضل بن دکین) نے ہم سے بیان کیا کہ ہم سے نصیر بن ابی الاشعث نے بیان کیا انھوں نے عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہ حضرت ام سلمہؓ نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک دکھلائے جو سرخ تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا وجه آخر في حديث عثمان بن عبد الله المذكور.

تعریض | والحديث هنا ص: ۸۷۵۔

﴿بابُ الخِصَابِ﴾^{۳۱۵۱}

خِصَابُ كَابِيَانٍ

یعنی سر اور داڑھی کے سفید بالوں کو مہندی وغیرہ سے متغیر کرنا جائز ہے لیکن بالکل سیاہ خِصَابُ جَمْهُورِ عُلَمَاءِ مَكْرُوہٌ فرماتے ہیں امام نوویؒ نے مکرہ تحریمی قرار دیا ہے مگر بعض علماء نے جہاد کی مصلحت کے پیش نظر مجاہد کیلئے جائز قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم

۵۵۰۶ ﴿حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَيُخَالِفُوهُمْ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہود اور نصاریٰ بالوں کو نہیں رنگتے ہیں اس لئے تم لوگ ان کی مخالفت کرو۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة توخذ من قوله "فَيُخَالِفُوهُمْ" لان مخالفتهم بالخِصَابِ

تعدو موضوعاً والحديث هنا ص: ۸۷۵ ومرو الحديث ص: ۳۹۲ واخرجه مسلم وابن ماجه في اللباس واخرجه ابو داؤد واخرجه النسائي في الزينة (عمده)

تشریح خِصَابُ کا مسئلہ تفصیل طلب ہے چونکہ روایات مختلف ہیں خود آنحضور ﷺ کے متعلق سابق باب باب مَا يَلْبَسُ فِي الشَّيْبِ کی روایت سے معلوم ہو چکا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے بال اتنے سفید ہی نہ تھے کہ آپ انہیں رنگتے اور خِصَابُ لگاتے، اور بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے خِصَابُ استعمال کیا ہے جیسا کہ حضرت ام سلمہؓ کی روایت اور پرگنہ چلی ہے کہ ایک پیالی میں حضور ﷺ کے سرخ بال کی زیارت کرائی۔ بہر حال اس مفصل بحث کیلئے عمدۃ القاری کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بابُ الجَعْدِ﴾^{۳۱۵۲}

گھنگمے یا لے بال کا بیان

"الجعد" بفتح الجیم وسكون العين المهملة وبعدها دال مهملة ايضاً

۵۵۰۷ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

أَنَسَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْأَدَمِ وَلَيْسَ
بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ
وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ
عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ ﴿﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ربیعہ نے سنا حضرت انسؓ سے کہ حضرت انسؓ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ لمبے (تڑنگے) قد کے نہیں تھے اور نہ آپ ﷺ پستہ قد کے تھے اور نہ بالکل سفید (چونے کی طرح) اور نہ بالکل ہی گندم گوں تھے (بلکہ آپ ﷺ سرخ و سفید تھے یعنی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی) اور نہ ہی آپ کے بال بہت زیادہ گھنگر یا لے تھے اور نہ بالکل ہی سیدھے (بلکہ ان میں تھوڑی حڑائی تھی) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا پھر (نبوت کے بعد) دس سال آپ ﷺ مکہ میں مقیم رہے پھر دس سال مدینہ منورہ میں رہے اور ساٹھ سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دنیا سے اٹھالیا درانحالیکہ آپ ﷺ کے سر اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وليس بالجعد"

تعد ووضعه | او الحديث هنا ص: ۸۷۵ ومر الحديث ص: ۵۰۲، شامل ترمذی۔

تحقیق و تشریح | "انه سمعه" ای ان ربیعة سمع انسا یعنی سمع کا فاعل ربیعة الرائی ہیں والفرع فی ربیعة اخذ هنا الحديث بطريق التحديث لا بالاخبار۔

"الطویل البائن" ای المفرط فی الطول نمایاں طوالت لئے ہوئے "بائن" ہمزہ کے ساتھ اسم فاعل ہے بان بینا بمعنی ظاہر ہونا یا مشتق ہے بینونة سے بمعنی جدا ہونا یعنی دوسروں سے الگ تھلگ دکھائی دینے والے نہ تھے مطلب یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ ایسے لمبے نہیں تھے کہ سب سے نمایاں دکھائی دیں یا سب سے جداگانہ نظر آئیں۔ اشارۃ الی انه علیہ السلام كان ربعة لكنہ الی الطول اقرب. ولا بالقصیر: اور نہ آپ پستہ قد تھے جسے ٹھکانا کہا جاتا ہے بلکہ آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا۔

"ولیس بالابيض الامهق" امهق از سمع مہققا بہت سفید ہونا ایسی سفیدی جس میں سرخی وغیرہ نہ ہو بالکل چونکہ کی طرح سفید ہو "ولیس بالآدم" از سمع آدم یا دم آدمًا گندم گوں ہونا۔

"آدم" اصلہ آء دم بھمزتین علی وزن افعال دوسرے ہمزہ کوالف سے بدل دیا گیا یعنی بہت زیادہ سانولا۔ "لیس بالآدم" مطلب یہ ہے کہ آنحضور ﷺ کا رنگ بہت زیادہ سانولا نہیں تھا کہ جس پر سیاہی کی جھلک محسوس ہو

بلکہ آنحضرت ﷺ چودھویں رات کے چاند سے زیادہ روشن پر نور اور کچھ ملاحظت لئے ہوئے تھے۔
 "الْقَطَطُ" قاف اور طاء دونوں پر فتح، ایضا بفتح القاف وکسر الطاء والاول هو الاشهر شدید
 الجعودة.

"ولا بالسبب" بفتح السين المهملة وکسر الموحدة سیدھا بال۔ یعنی آنحضرت ﷺ کے بال نہ بہت
 زیادہ مہنگم یا لے (پچیدار) تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ ہلکی سی پچیدگی اور گھونگھریا لہ پن تھا۔
 باقی ترجمہ دیکھئے۔

۵۵۰۸ ﴿حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ مَا
 رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّةِ حَمْرَاءَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُ
 أَصْحَابِي عَنْ مَالِكِ إِنَّ جُمْتَهُ لَتَضْرِبُ قَرِيبًا مِنْ مَنْكِبِيهِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُهُ
 يُحَدِّثُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ مَا حَدَّثَ بِهِ قَطُّ إِلَّا ضَحِكَ قَالَ شُعْبَةُ شَعْرُهُ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ﴾
 ترجمہ | حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ میں نے سرخ حلا (جوڑا) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ
 خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔

(امام بخاریؒ نے کہا کہ) میرے بعض اصحاب نے مالک بن اسماعیل سے نقل کیا کہ آنحضرت ﷺ کے سر کے بال
 شانہ مبارک کے قریب تک تھے، ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے حضرت براءؓ سے اس حدیث کو کئی مرتبہ سنا اور جب اس
 حدیث کو بیان کرتے تو مسکراتے، شعبہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے بال کانوں کی لوتک تھے۔
 مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة يمكن ان تؤخذ من قوله "ان جمته لتضرب قريبا من
 منكبيه" لان الجمه شعر فيتناول الجعد والسبب.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۷۶ من الحديث ص: ۵۰۲، ص: ۸۷۰۔

تشریح | آنحضرت ﷺ کے بال مبارک وفرہ، لہ، جتہ کی تفصیل دیکھئے جلد ۸ ص: ۲۵۳۔

۵۵۰۹ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتَ اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتَ
 رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنَ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ مِنْ أَدَمِ الرَّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنَ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ مِنَ اللَّمَمِ
 قَدْ رَجَلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَكِنًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ
 فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعِدَ فَطِطَ أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيَمْنَى
 كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَائِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ الدَّجَالُ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات (خواب میں) مجھے کعبہ کے پاس دکھایا گیا تو میں نے ایک گندمی رنگ صاحب کو دیکھا گندمی رنگ کے لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت ان کے زلف حسین تر (شانوں تک لے) کہ ایسے زلف والوں میں سب سے خوبصورت انھوں نے بالوں میں کنگھا کر رکھا ہے کہ پانی (سر سے) ٹپک رہا ہے (ایسے تر و تازہ ہال ہیں گویا کہ پانی ٹپک رہا ہے) دو آدمیوں پر سہارا لیکر یا فرمایا دو آدمیوں کے شانوں پر سہارا لے کر بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں میں نے (فرشتہ سے) پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں پھر اچانک میں نے ایک بہت سخت گھونگر یا لے بال والے شخص کو دیکھا داہنی آنکھ کا کانا ہے گویا پھولا ہوا انگور ہے میں نے پوچھا یہ (بد شکل) کون ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے (جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة "برجل جعد"

تعدو موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۷۶ من الحديث ص: ۲۸۹، ياتي ص: ۱۰۳۶، ص: ۱۰۴۰، ص: ۱۰۵۵۔

۵۵۱۰ ﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جِبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرَهُ مِنْ كَبِيئِهِ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک کندھے تک لگے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الشعر يوصف بالجعد.

تعدو موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۷۶ وياتي متصلاً ص: ۸۷۶۔

۵۵۱۱ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَبِيئِهِ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک (زلف) شانے تک رہتے تھے۔

تعدو موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۷۶ ومن الحديث ص: ۸۷۶۔

۵۵۱۲ ﴿حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ شِعْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا لَيْسَ بِالسَّيْطِ وَلَا الْجَعْدِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقَيْهِ﴾

ترجمہ | قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک درمیانہ تھے نہ بالکل سیدھے تھے نہ

بالکل گھنگھر یا لے دونوں کانوں اور مونڈھوں کے درمیان رہتے تھے۔
مطابقتہ للترجمۃ | هذا طریق آخر فی حدیث انس .

تعد و موضوع | والحديث هنا ص: ۸۷۶۔

تشریح | اس سے قبل کی روایت حضرت انسؓ ہی کی گذری کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک کندھوں تک تھے اور اس روایت میں ہے کہ کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تھے اور بعض روایت میں ہے کہ کانوں کی لوت تک تھے، ان روایات میں کوئی تعارض و تناقض نہیں ہے اصل میں مختلف اوقات میں مختلف حالت تھی اس لئے آپ ﷺ کے موئے مبارک کی تین قسمیں ذکر کی جاتی ہیں و فرہ، لہتمہ اور جمہ۔ سب کی تفصیل دیکھنے کے بعد کوئی اشکال نہ رہے گا۔

ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص: ۲۵۴۔

۵۵۱۳ ﴿حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ لَمْ أَرْ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِيلاً لَا جَعْدَ وَلَا سِبْطَ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ پُر گوشت تھے میں نے حضور اقدس ﷺ جیسا (خوبصورت) حضور ﷺ کے بعد کسی کو نہیں دیکھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال درمیانہ تھے نہ گھنگھر یا لے نہ بالکل سیدھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طریق آخر .

تعد و موضوع | والحديث هنا ص: ۸۷۶۔

۵۵۱۴ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَارِثٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ أَرْ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ بَسِطَ الْكَفَّيْنِ﴾

ترجمہ | حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں پُر گوشت (فرہ) تھے چہرہ انور نہایت خوبصورت میں نے آپ ﷺ جیسا حسین نہ آپ ﷺ سے پہلے کسی کو دیکھا نہ آپ ﷺ کے بعد اور آپ ﷺ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طریق آخر فيه .

تعد و موضوع | والحديث هنا ص: ۸۷۶۔

تشریح | حدیث مذکور کے الفاظ فتح الباری، عمدۃ القاری، اور قسطلانی اور کرمانی کے مطابق ہیں، ہمارے ہندوستانی بخاری

کے متن کے الفاظ ہیں ”کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضخم الواس والقدمین الخ“ اس صورت میں ترجمہ ہوگا حضور اقدس ﷺ کا سر مبارک بڑا تھا اور پاؤں مبارک پر گوشت۔

۵۵۱۵ ﴿حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِيٍّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَوْ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ أَرْ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَيْنِ وَقَالَ أَبُو هَلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ أَوْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْكَفَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرْ بَعْدَهُ شَيْهًا لَهُ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پر گوشت تھے چہرہ مبارک حسین و جمیل میں نے آنحضور ﷺ جیسا (خوبصورت) حضور ﷺ کے بعد کسی کو نہیں دیکھا۔

”وقال هشام“ اور ہشام نے بیان کیا ان سے عمر نے ان سے قتادہ نے ان سے انس نے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر گوشت ہاتھ پاؤں والے تھے۔ اور ابو ہلال محمد بن سلیم نے کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا انھوں نے انس یا جابر بن عبد اللہ سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیاں اور پاؤں مبارک پر گوشت (بھرے ہوئے) تھے میں نے آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ جیسا کسی کو نہیں دیکھا۔

مطابقتہ للترجمہ | هذا طريق آخر فيه بالتردد بين انس و ابي هريرة.

تعدیه ووضوح | والحديث هنا م: ۸۷۶۔

سوال و جواب: فان قلت هذه الروايات الواردة في صفة الكفين والقدمين لا تعلق لها

بالترجمہ؟

اجيب بانها كلها حديث واحد واختلفت رواه بالزيادة والنقص والفرض منه بلاصالة صفة

الشعر وما عدا ذلك فبالتابع (قس)

۵۵۱۶ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَذَكَرُوا الدُّجَالَ فَقَالَ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَا ابْرَاهِيمُ فَاَنْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَا مُوسَى فَرَجُلٌ آدَمُ جَعَدَ عَلَيَّ جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُطْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذْ أَنْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلْتَبَى﴾

ترجمہ: عباد بن یوسف بیان کیا کہ ہم حضرت عبدالبنی عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھے اتنے میں لوگوں نے دجال کا ذکر کیا تو ایک شخص نے کہا اس کی تو دونوں آنکھوں کے درمیان ”کافر“ لکھا ہوگا ابن عباس نے فرمایا میں نے تو آنحضور ﷺ سے یہ نہیں سنا ہے لیکن آنحضور ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ اگر تم حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو دیکھنا چاہتے ہو تو تم اپنے صاحب (اپنے پیغمبر) کو دیکھو (یعنی ابراہیم علیہ السلام میرے ہم شکل تھے) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک گندی رنگ کے گھونگر بال والے شخص تھے سرخ اونٹ پر سوار جس کی لگام کھجور کی نہایت عمدہ بنی ہوئی رسی کی ہے جیسے میں انہیں اس وقت دیکھ رہا ہوں کہ وادی (ازرق) میں تلبیہ کہتے ہوئے اتر رہے ہیں۔

مطابقتہ للتترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للتترجمۃ فی قولہ ”جمد“

تعد موضوعہ | والحديث هنا ص: ۸۷۶ من الحديث ص: ۲۱۰، و ص: ۳۷۳۔

﴿بَابُ التَّلْبِيَةِ﴾^{۳۱۵۳}

بالوں کو گوند وغیرہ سے سر پر جمالینا

۵۵۱۷ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَنْ ضَمَّرَ فَلْيَحْلِقْ وَلَا تَشْبَهُوا بِالتَّلْبِيَةِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلْبِدًا﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ جو شخص سر کے بالوں کو گوند وغیرہ سے جمائے اسے چاہئے کہ (حج و عمرہ کے بعد) سر منڈالے (قصر کافی نہیں) احرام کی تلبیہ کے مشابہ نہ رکھے (یعنی جیسے احرام میں بالوں کو انتشار سے بچانے کیلئے بالوں کو جمالیتے ہیں اس طرح غیر احرام میں نہ بناؤ) اور ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے حالت احرام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوند سے بال جمائے ہوئے دیکھا۔

مطابقتہ للتترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للتترجمۃ فی قولہ ”بالتلبیة وفي ملبدا“

تعد موضوعہ | والحديث هنا ص: ۸۷۶ من الحديث ص: ۲۰۸، ص: ۲۱۰۔

تشریح: احرام کی حالت میں سر پر نہ ٹوپی رہتی ہے نہ عمامہ اس لئے بالوں کو انتشار سے بچانے کیلئے کسی لیس دار تیل یا گوند وغیرہ سے جمالینا جائز بلا کراہت ہے البتہ احرام کے علاوہ عام حالات میں مکروہ ہے۔

بہر حال سیدنا عمر بن الخطابؓ کا مقصد یہ تھا کہ غیر احرام میں احرام والوں کی مشابہت کر کے تلبیہ نہ کرو۔

۵۵۱۸ ﴿حَدَّثَنِي جَبَّارُ بْنُ مُوسَى وَأَسْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ

الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْلُ مُلْبِدًا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلَيَّ هَوْلًا إِلَّا الْكَلِمَاتِ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بالوں کو جاکر احرام کے وقت یوں تلبیہ کہہ رہے تھے ”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ“ ان کلمات سے زیادہ اور کچھ آپ نہیں بڑھاتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”ملبدا“

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۷۶ من الحديث ص: ۲۰۸، ص: ۲۱۰۔

تشرح | كلمات تلبية كما ترجمه ملاحظه فرمائیے نصر الباری جلد ۵، ص: ۲۰۸۔

۵۵۱۹ ﴿﴾ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَذِيهِ فَلَا أَجِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ ﴿﴾

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا بات ہے کہ لوگ عمرہ کر کے احرام کھول چکے ہیں اور آپ ﷺ نے عمرہ کر کے احرام نہیں کھولا ہے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اس لئے کہ میں نے اپنے سر کے بال جمائے ہیں اور اپنی ہڈی (قربانی کے جانور) کے گلے میں تلامہ ڈال دیا ہے اس لئے میں جب تک قربانی نہ کر لوں گا احرام نہیں کھولوں گا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”لبدت رأسي“

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۷۷ تا ۸۷۶ من الحديث ص: ۲۱۲، ص: ۲۱۳، ص: ۲۳۰، ص: ۲۳۳، ص: ۲۳۱۔

بابُ الْفَرْقِ ۳۱۵۲ ﴿﴾

بفتح الفاء وسكون الراء مانگ نکالنا

ای قسمہ شعر الراس فی المفرق وهو وسط الراس یعنی بچ سر سے مانگ نکالنا۔

۵۵۲۰ ﴿﴾ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْتَدِلُّونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ زُجُوسَهُمْ فَسَدَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَّقَ بَعْدُ ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ پر اگر کسی مسئلہ میں (وحی کے ذریعہ) کوئی حکم نازل نہیں ہوتا تو آپ اس میں اہل کتاب (یہود) کے مطابق عمل کو پسند کرتے تھے اور اہل کتاب اپنے سر کے بالوں کو (بغیر مانگ نکالنے) نکالتے رکھتے تھے اور مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالا کرتے تھے چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ابتداء میں اہل کتاب کی موافقت میں) سر کے بال پیشانی کی طرف نکالتے تھے اس کے بعد پھر حج سے مانگ نکالنے لگے۔

تشریح | وفی روایة معمر ثم امر بالفرق ففرق فكان آخر الامرین وروی ان الصحابة رضی اللہ عنہم کان منهم من یفرق ومنہم من کان یسدل ولم یعب بعضهم علی بعض وصح انه صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ لمة فان انفرت فرقها والا ترکها قال النووی الصحیح جواز الفرق والسدل (قس) ۵۵۲۱ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطَّيِّبِ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرَمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جیسے میں اب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں درنحالی کہ آپ ﷺ محرم تھے۔

عبداللہ بن رجاہ نے (اپنی روایت میں) فی مفرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا یعنی بجائے مفارق یعنی مفرد کہا جیسا کہ بخاری، ص: ۴۱ میں مفرد ہی کا صیغہ ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تحریر و وضع | والحديث هنا ص: ۸۷۷ من الحديث ص: ۴۱۔

﴿بَابُ الدَّوَابِّ﴾^{۳۱۵۵}

گیسوؤں (زلفوں) کا بیان

تحقیق و تشریح | ذواہب جمع ہے ذواہبہ بالدال المعجمہ کی معنی گیسو، زلف۔

۵۵۲۲ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عُبَيْدَةَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ ح

وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَثُّ لَيْلَةٍ عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَتِي وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا قَالَ لَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ لَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ فَأَخَذَ بِلِذْوَابَتِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ بِهِذَا وَقَالَ بِلِذْوَابَتِي أَوْ بِرَأْسِي ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المومنین میمونہ بنت حارث کے گھر گزاری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات انہیں کے پاس تھے ابن عباس نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا، ابن عباس نے بیان کیا کہ اس پر آنحضرت ﷺ نے میرا گیسو پکڑا اور مجھے اپنی داہنی طرف کر دیا۔

دوسری روایت | ہم سے عمرو بن محمد نے (جو امام مسلم کے بھی شیخ ہیں) بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا کہا ہم کو ابو بشر نے خبر دی پھر یہی حدیث نقل کی البتہ اس میں شک کے ساتھ بلذوابتی او براسی کہا۔ یعنی حضور اکرم ﷺ نے میرا گیسو یا میرا سر پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فأخذ بلذوابتي" |

تقریر موضوعہ | والحديث هنا من: ۸۷۷ من الحديث ص: ۲۲، ص: ۲۵، باقي مواضع كيلي مطالعة كيجي نصر الباري جلد اول، ص: ۵۰۳۔

﴿ بَابُ الْقَرْعِ ۳۱۵۶ ﴾

کچھ سرمنڈانا اور کچھ چھوڑ دینا

بفتح القاف والزای بعدها عين مهملة والمراد به هنا ترك بعض الشعر وحلق بعضه

قزع کے معنی ہیں کچھ سرمنڈانا اور کچھ بال چھوڑ دینا

﴿۵۵۲۳﴾ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ الْقَرْعِ قَالَ عُيَيْدُ اللَّهِ قُلْتُ وَمَا الْقَرْعُ فَأَشَارَ لَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ قَالَ إِذَا حَلَقَ الصَّبِيُّ وَتَرَكَ هَاهُنَا شَعْرَةً وَهَاهُنَا وَهَاهُنَا فَأَشَارَ لَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَجَانِبِي رَأْسِهِ قِيلَ لِعُبَيْدِ اللَّهِ فَالْجَارِيَةُ وَالْغُلَامُ قَالَ لَا أُدْرِي هَكَذَا

قَالَ الصَّبِيُّ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَعَاوِدَةُ فَقَالَ أُمَّا الْقِصَّةُ وَالْقَفَا لِلْغُلَامِ فَلَا بَأْسَ بِهِمَا وَلَكِنَّ الْقَزْعَ أَنْ يُتْرَكَ بِنَاصِيَتِهِ شَعْرًا وَلَيْسَ لِي رَأْسُهُ غَيْرُهُ وَكَذَلِكَ شَقُّ رَأْسِهِ هَذَا وَهَذَا ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ قزح سے منع فرماتے تھے۔ عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے (عمر بن نافع سے) پوچھا قزح کیا ہے؟ پھر عبید اللہ نے ہمیں اشارہ سے بتایا کہ نافع نے بیان کیا کہ بچہ کا سر موٹے وقت کچھ بال یہاں یہاں چھوڑ دے اور عبید اللہ نے اپنی پیشانی اور سر کے دونوں کناروں کی طرف اشارہ کر کے ہمیں اس کی صورت بتائی عبید اللہ سے پوچھا گیا کیا اس میں لڑکا اور لڑکی دونوں کا ایک ہی حکم ہے؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں انھوں نے صرف لفظ صبی کا ذکر کیا تھا عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن نافع سے دوبارہ پوچھا تو انھوں نے کہا لڑکے کے کپٹلی اور گدی پر چھوڑ دینے میں کچھ حرج نہیں لیکن قزح یہ ہے کہ پیشانی پر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں اور اسکے سر میں اور کہیں بال نہ ہو (یعنی پورا سر موٹا دیا جائے) اور اس طرح سر کے اس جانب اور اس جانب چھوڑ دیئے جائیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدیل ووضوح | والحديث هنا م: ۸۷۷ وياتي ايضا متصلاً م: ۸۷۷ وهذا الحديث اخرجہ مسلم في

اللباس و ابو داود في الرجل والنساء في الزينة و ابن ماجه في اللباس (قس)

۵۵۲۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْقَزْعِ ﴿

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزح سے منع فرمایا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدیل ووضوح | والحديث هنا م: ۸۷۷ و مر الحديث م: ۸۷۷۔

تشریح | قزح کی یہ ممانعت بلا ضرورت پر محمول ہے لیکن اگر علاج وغیرہ کی ضرورت کیلئے ہو تو جائز بلا کراہت ہے نیز

پورے سر کے موٹے (حلق) میں کوئی مضانقہ نہیں لیکن حضور ﷺ کی سنت سر پر زلف رکھنا ہے۔ واللہ اعلم

۲۱۵۷ باب تطيب المرأة زوجها بيديها ﴿

عورت کا اپنے ہاتھوں سے اپنے شوہر کو خوشبو لگانا

۵۵۲۵ ﴿ حَدَّثَنَا ابْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَانِئَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَيْدَى لِحْرَمِهِ وَطَيَّبْتُهُ بِمِنَى قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ ﴿

ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے کیلئے (احرام کے وقت) اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی اور میں نے آنحضرت ﷺ کو (دسویں ذی الحجہ) منیٰ میں طواف زیارت کرنے سے پہلے خوشبو لگائی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص: ۸۷۷ واخرجه النسائي في اللباس.

تشریح | حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ احرام باندھنے کیلئے احرام سے پہلے خوشبو لگانا اور اسی طرح احرام کھولنے کے بعد خوشبو لگانا ثابت ہے۔

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو رمی، قربانی اور حلق کے بعد احرام کھولنے کی اجازت ہے۔ اب وہ تمام چیزیں جو احرام میں ممنوع تھیں حلال ہو جاتی ہیں سوائے جماع کے اس لئے خوشبو لگا سکتے ہیں۔

﴿بَابُ الطَّيْبِ فِي الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ﴾^{۳۱۵۸}

سر اور داڑھی میں خوشبو لگانا

﴿۵۵۲۶﴾ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَبِیضِ الطَّيْبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ ﴿

ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے عمدہ خوشبو لگاتی جو ہمارے پاس موجود ہوتی یہاں تک کہ خوشبو کی چمک میں آپ ﷺ کے سر اور داڑھی میں دیکھتی تھی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص: ۸۷۷، مر الحديث ص: ۴۱، ص: ۲۰۸۔

﴿بَابُ الْإِمْتِشَاطِ﴾^{۳۱۵۹}

کنگھی کرنے کا بیان

﴿۵۵۲۷﴾ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُنْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ

رَجُلًا أَطَّلَعَ مِنْ جُحْفَرٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَحُلُّهُ وَأَسَهُ بِالْمَذْرُوعِ فَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا
جَعَلَ الإِذْنَ مِنْ قِبَلِ الأَبْصَارِ ﴿

ترجمہ حضرت اہل بن سعد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ایک سوراخ سے
جھانک کر دیکھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنا سر کنگھی سے کھجار رہے تھے (پھر جب یہ شخص آنحضرت ﷺ سے ملا
تو حضور اکرم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا کہ اگر میں جانتا کہ تو جھانک رہا ہے تو میں اس کو تیری آنکھ میں بھونک دیتا
(آنکھ پھوڑ دیتا) دیکھو اجازت لینے کا حکم نظروں سے بچنے ہی کیلئے دیا گیا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة من حيث ان المذروعي هو المشط عند البعض.

تعد ووضوح او الحديث هنا ص: ۸۷۸ تا ۸۷۷ یاتی ص: ۹۲۲، ص: ۱۰۲۰۔

تشریح "ان رجلاً" یعنی جھانکنے والا شخص قیل هو الحكم بن ابی العاص بن امیہ والد مروان (قس)
اس حدیث سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں سوراخ سے یا کھڑکی سے جھانکے اور گھر والا کچھ
پھینک کر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو گھر والے پر کچھ تاوان لازم نہ ہوگا۔ (قس)

﴿بابُ تَرْجِيلِ الحَائِضِ زَوْجَهَا﴾^{۳۱۶}

حائضہ عورت کا اپنے شوہر کو کنگھی کرنا
یعنی حیض کی حالت میں کنگھی کر سکتی ہے

﴿۵۵۲۸﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَرْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا
حَائِضٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ ﴿
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں حیض کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کرتی تھی۔
دوسری حدیث حضرت عائشہ سے اسی طرح مروی ہے۔

﴿بابُ التَّرْجِيلِ وَالتَّيْمَنِ فِيهِ﴾^{۳۱۶}

کنگھی کرنا اور کنگھی کرنے میں داہنی طرف سے شروع کرنا (مستحب ہے)

﴿۵۵۲۹﴾ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعَجِّبُهُ التَّيْمُنُ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرَجُّلِهِ وَوَضْوِئِهِ ﴿
ترجمہ﴾ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں جہاں تک ممکن ہو تاواہنی طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے کنگھی کرنے اور وضو کرنے میں بھی۔
مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.
تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۷۸ مر الحدیث ص: ۲۹۔

﴿بابُ مَا يُذَكَّرُ فِي الْمِسْكِ﴾^{۳۱۶۲}

بکسر الميم وسكون المهملة

مشک کے بارے میں روایات

۵۵۳۰ ﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أُجْزَى بِهِ وَلَخُلُوفٌ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ﴾

ترجمہ﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کا ہر عمل اس کیلئے ہے (اس میں ریا کی نیت بھی ہو سکتی ہے) سوائے روزہ کے کہ روزہ خاص میرے لئے ہوتا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فى قوله "ريح المسك"

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۷۸ مر الحدیث فى الصوم ص: ۲۵۴، ص: ۲۵۵، یاتی ص: ۱۱۱۶، ص: ۱۱۲۵۔
تشریح﴾ ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد پنجم، ص: ۳۶۹۔

﴿بابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطَّيْبِ﴾^{۳۱۶۳}

جس خوشبو کا استعمال مستحب ہے

ای لا يستعمل الاذل مع وجود الأعلی الا عند الضرورة

۵۵۳۱ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُفْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطِيبٍ مَا أَجِدُ ﴿﴾
ترجمہ | ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ ﷺ کے اِحرام کے وقت عمدہ تر خوشبو جو مل سکتی تھی لگاتی تھی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "باطيب ما اجد"
تعدو موضعه | والحديث هنا ص: ۸۷۸ من الحديث ص: ۲۰۸، ص: ۲۳۶، ص: ۸۷۷۔

﴿باب من لم يرُدَّ الطيب﴾^{۳۱۶۴}

جس نے خوشبو سے انکار نہیں کیا

﴿۵۵۳۲﴾ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بِنُ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ثَمَامَةُ بِنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت انس رضی اللہ عنہ (کو جب خوشبو ہدیہ کی جاتی) خوشبو واپس نہیں کرتے تھے اور فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو واپس نہیں فرماتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدو موضعه | والحديث هنا ص: ۸۷۸ من الحديث ص: ۳۵۱۔

﴿باب الدِّريرة﴾^{۳۱۶۵}

ذریرہ کا بیان (جو ایک قسم کی مرکب خوشبو ہے)

﴿۵۵۳۳﴾ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ تَأَلَّتْ طَيِّبُتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْ بَذِيرَةَ فِي حَبَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحَلِّ وَالْإِحْرَامِ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر اِحرام کھولنے اور اِحرام باندھنے کے وقت اپنے ہاتھ سے ذریرہ (کی خوشبو) لگائی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۷۸ من الحديث ص: ۲۰۸، ص: ۲۳۶، ص: ۸۷۷۔ والحديث اخرجه مسلم.

تحقيق وشرح | "ذريه" بفتح الدال المعجمة وكسر الراء الاول بروزن عظيمة.

ذريه ایک جوف دار لکڑی کاریزہ ہے جو ہندوستان سے عرب جاتا ہے، مجمع البحرین میں ہے کہ قصب الذریرہ نہاوند

سے آتا ہے۔

بعض حضرات کا قول ہے کہ ذریرہ ایک خوشبو ہے جو کئی چیزوں سے ملا کر بنائی جاتی ہے۔

﴿بَابُ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ﴾^{۳۱۶۲}

حسن کیلئے جو عورتیں دانت کشادہ کرائیں (یعنی ان کی مذمت کا بیان)

۵۵۳۳ ﴿حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَعَنَ

اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوِشِمَاتِ وَالْمُتَمَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيَّرَاتِ

خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى مَالِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ

وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ اللہ نے لعنت فرمائی ہے گودنا گودنے والیوں اور چہرے کے بال

اکھاڑنے والیوں اور حسن کیلئے دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والیوں پر جو اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تبدیلی کرتی ہیں،

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ مجھے کیا ہوا ہے کہ میں ان لوگوں پر لعنت نہ کروں جن پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے لعنت کی اور یہ حکم تو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے "وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ الْإِيَّاهُ" اور جو رسول تمہیں دیں اسے لے لو

اور جس سے منع کریں سو چھوڑ دو (یعنی رسول کے تمام احکام ادا کرو اور نواہی کی پابندی رکھو)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۷۸ من الحديث ص: ۲۵، یاتی ص: ۸۷۹، ص: ۸۸۰۔

﴿بَابُ الْوَصْلِ فِي الشَّعْرِ﴾^{۳۱۶۷}

بالوں میں الگ سے دوسرے بال ملانا (جوڑنا)

۵۵۳۵ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

عَوْفٌ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجِّ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ وَتَنَاولَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ بِيَدِ حَرَسِيِّ بْنِ عَلَمَاءُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكْتَ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاءَهُمْ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ نَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَأْسِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ﴿﴾

ترجمہ | حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے انھوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے حج کے سال (۱۵ھ) میں سنا اور معاویہؓ (مدینہ منورہ میں) منبر پر فرما رہے تھے اور بالوں کا ایک گچھا لیا جو ان کے محافظ کے ہاتھ میں تھا کہنے لگے اے مدینہ والو کہاں ہیں تمہارے علماء؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ﷺ اس طرح کرنے سے (یعنی دوسرے بال جوڑنے سے) منع فرماتے تھے اور فرما رہے تھے کہ بنی اسرائیل اسی وقت تباہ ہوئے جب ان کی عورتوں نے اس طرح بنا لیا۔ (بال جوڑنے لگیں)

”وقال ابن ابی شیبہ“ (ابو بکر عبد اللہ بن محمد) بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے یونس بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے فلح نے بیان کیا انھوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے عطاء بن یسار سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ نے لعنت بھیجی ہے سر کے قدرتی بالوں میں مصنوعی بال لگانے والیوں اور لگوانے والیوں پر اور گودنے والیوں اور گودوانے والیوں پر۔

مطابقتہ للترجمتہ | مطابقتہ للحديث للترجمة توخذ من قوله ”حين اتخذ هذه نساؤهم اراد به وصل الشعر“.

تقدیر و وضع | والحديث هنا ص: ۸۷۸ من الحديث ص: ۳۹۳، ص: ۳۹۶، ياتی ص: ۸۷۹۔

تشریح | ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ۷، ص: ۵۶۰۔

۵۵۳۶ ﴿﴾ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَنَاقٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ جَارِيَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرَضَتْ فَتَمَعَطَ شَعْرُهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوهَا فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انصار کی ایک لڑکی نے شادی کی پھر وہ بیمار ہو گئی اور اس مرض کی

وجہ سے اس کے بال جھڑ گئے (نگر گئے) تو اس کے گھر والوں نے چاہا کہ اس کے بالوں میں مصنوعی بال جوڑ دیں تو ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی (دونوں پر) لعنت بھیجی ہے۔ شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے بھی ابان بن صالح سے انھوں نے حسن بن مسلم بن یثاق سے انھوں نے صفیہ سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدو موضوعاً | والحديث هنا ص: ۸۷۸ مر الحديث في النكاح ص: ۷۸۴۔

۵۵۳۷ ﴿حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أَنْكَحْتُ ابْنَتِي ثُمَّ أَصَابَهَا شَكْوَى فَتَمَرَّقَ رَأْسُهَا وَزَوَّجَهَا يَسْتَحِثُّنِي بِهَا أَفَأَصِلُ رَأْسَهَا فَسَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ﴾

ترجمہ | حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں کہ میں نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا پھر وہ بیمار ہو گئیں اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے اور اس کا شوہر مجھے ابھار رہا ہے (مجھ پر زور دے رہا ہے) کیا میں اس کے سر میں دوسرے بال ملا دوں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی کو برا کہا (اس پر لعنت کی)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدو موضوعاً | والحديث هنا ص: ۸۷۸ تا ۸۷۹ ویاتی متصلأ ص: ۸۷۹۔

۵۵۳۸ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ﴾

ترجمہ | حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔

مطابقتہ للترجمة | هذا طريق آخر في حديث اسماء.

تعدو موضوعاً | والحديث هنا ص: ۸۷۹ و مر الحديث ص: ۸۷۹۔

۵۵۳۹ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَصِلَةَ

وَالْمُسْتَوِصِلَةَ وَالْوَأْشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِبَةَ وَقَالَ نَافِعُ الْوَشْمُ فِي اللَّفَةِ ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے بال جوڑنے والی اور جزوانے والی اور گودنے والی اور گودوانے والی پر لعنت فرمائی ہے، اور نافع نے کہا گودنا سوڑھے پر ہوتا ہے۔ (کبھی سوڑھے پر بھی گودا جاتا ہے)

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعمیر موضوعہ | والحديث هنا من: ۸۷۹، یاتی من: ۸۷۹۔

۵۵۳۰ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ قَالَ قَدِمَ مَعَاوِيَةَ الْمَدِينَةَ آخِرَ قَدَمِهِ قَدِمَهَا فَحَسَبْنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمَاهُ الزُّورَ يَعْنِي الْوَأْصِلَةَ فِي الشَّعْرِ ﴿

ترجمہ | سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ جب آخری مرتبہ (۶۵ھ میں) مدینہ منورہ تشریف لائے اور ہمیں خطبہ سنایا تو آپ نے بالوں کا ایک گچھا نکال کر فرمایا میں تو سمجھتا تھا کہ یہ فعل یہودیوں کے سوا کوئی اور نہیں کرتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زور (فریبی) فرمایا ہے یعنی جو بالوں میں جوڑ لگائے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعمیر موضوعہ | والحديث هنا من: ۸۷۹، من الحدیث من: ۴۹۳، من: ۴۹۶، من: ۸۷۸۔

۳۱۶۸ ﴿ باب الْمُتَمِّصَاتِ ﴾

ای ہذا باب فی بیان ذم النساء المتتمصات

متتمصات جمع ہے متتمصة کی بمعنی چہرے پر سے روئیں (بال) اکھاڑنے والی

چہرے سے بال اکھاڑنے والیوں (کی مذمت) کا بیان

۵۵۳۱ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَعَنَ عَبْدُ اللَّهِ الْوَأْشِمَاتِ وَالْمُتَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغْيِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ فَقَالَتْ أُمُّ يَعْقُوبَ مَا هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولَ اللَّهِ وَفِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ لَمَّا وَجَدْتُهُ قَالَ وَاللَّهِ لَئِنْ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولَ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ﴿

ترجمہ | علقمہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے خوبصورتی کیلئے گودنے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور سامنے کے دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والیوں پر، جو کہ اللہ کی خلقت (پیدائش) میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت بھیجی، اس وقت ام یعقوب (جو بنی اسد بن خزیمہ کے قبیلہ کی تھیں) کہنے لگی یہ کیا ہے (جو آپ ان عورتوں پر لعنت کرتے ہیں یعنی اس کی دلیل کیا ہے؟) حضرت عبداللہ نے فرمایا میں کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے اور اللہ کی کتاب میں بھی (ان پر) لعنت موجود ہے ام یعقوب نے کہا خدا کی قسم میں نے پورا قرآن مجید پڑھ ڈالا ہے اور کہیں بھی ایسی کوئی بات مجھے نہیں ملی، حضرت ابن مسعود نے فرمایا بخدا اگر تو قرآن پڑھتی تو تمہیں مل جاتا۔
وما آتاکم الرسول الاية : اور جو کچھ رسول تمہیں حکم دیں اسے لے لو (یعنی عمل کرو) اور جس سے تمہیں منع کریں اس سے رک جاؤ (باز آ جاؤ)

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والمتمصات"

تعدو موضعه | والحديث هنا ص: ۸۷۹ مر الحديث ص: ۷۲۵، ص: ۸۷۸، ياتي ص: ۸۸۰۔

﴿بَابُ الْمَوْصُولَةِ﴾^{۳۱۶۹}

ای ہذا باب فی بیان ذم المرأة الموصولة

جس عورت کے بالوں میں دوسرے کے بال جوڑ دیئے جائیں

﴿۵۵۳۲﴾ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْوَأَصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَأْسِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی اور گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت بھیجی۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله المستوصلة وهي الموصولة.

تعدو موضعه | والحديث هنا ص: ۸۷۹ مر الحديث ص: ۸۷۹، ياتي ص: ۸۸۰۔

﴿۵۵۳۳﴾ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تَقُولُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ قَالَتْ سَأَلْتُ امْرَأَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَأَمَرَقَ شَعْرُهَا وَإِنِّي زَوَّجْتُهَا فَأَصِلُ فِيهِ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَأَصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ

ترجمہ | حضرت اسماءؓ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری لڑکی کو کھسرا ہو گیا (چپک نکلی ہے) تو اس کے بال جھڑ گئے اور میں اس کی شادی بھی کر چکی ہوں تو کیا اس کے بالوں میں جوڑ لگا دوں (مصنوعی بال لگا دوں؟) آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ نے لعنت بھیجی ہے جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی دونوں پر۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والموصولة"

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۷۹ من الحديث ص: ۸۷۹۔

تحقیق | "فأمرق" بهمزة وصل وميم مشددة وراء مفتوحة ففأف اصله انمرق فقلبت الون ميمًا

وادغمت في لاحقها من المروق ای خرج شعرها من موضعه یعنی بالوں کا اپنی جگہ سے جھڑ جانا۔

۵۵۳۳ ﴿حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَشِمَّةَ وَالْمُوتَشِمَةَ وَالْوَأَصِلَةَ وَالْمُسْتَوَصِلَةَ يَعْنِي لَعْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یا کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بالشك من الراوی) گودنے والی اور گودانے والی مصنوعی بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر لعنت بھیجی ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والمستوصلة" لانها الموصولة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۷۹ من الحديث ص: ۸۷۹، ياتی ص: ۸۸۰۔

۵۵۳۵ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعْنُ اللَّهِ الْوَأَشِمَاتِ وَالْمُسْتَوَصِمَاتِ وَالْمُتَمَصِّمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغْيِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں اور گودوانے والیوں اور چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور خوبصورتی پیدا کرنے کیلئے سامنے کے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر جو اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت فرمائی ہے پھر میں کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں جن پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بھی موجود ہے۔

(ای) فی قوله تعالیٰ ”ما اتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا“ اذ معناه العنوا من لعنه
النبي صلى الله عليه وسلم)
مطابقتہ للترجمة ولم يقع فی هذه الرواية ذکر ما ترجم له فيحتمل انه اشار الى ماورد فی بعض طرقه
من ذکر ذلك . والله اعلم.
تعدو موضعه | والحديث هنا ص: ۸۷۹، مر الحديث ص: ۲۵، ص: ۸۷۸، ياتي ص: ۸۷۹، ص: ۸۸۰۔

﴿بابُ الْوَأَشْمَةِ﴾^{۳۱۶۹}

ای باب ذم المرأة الواشمة

گودنے والی عورت (کی مذمت) کا بیان

۵۵۳۶ ﴿حَدَّثَنِي يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ الْوَأَشْمِ حَدَّثَنِي
ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ
حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ أُمِّ يَعْقُوبَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر لگ جانا حق ہے (سچ) ہے
لہا تاثیر) اور آنحضرت ﷺ نے گودنے سے منع فرمایا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله ”عن الوشم“ لان الوشم لا يحصل الا
بالواشمة.

تعدو موضعه | والحديث هنا ص: ۸۷۹، ومر الحديث ص: ۸۵۴۔

دوسری حدیث | حدثنی ابن بشار الخ مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے بیان
کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا کہا میں نے عبد الرحمن بن عابس سے منصور کی حدیث ذکر کی
جو وہ ابراہیم نخعی کے واسطے سے ذکر کرتے تھے انھوں نے علقمہ سے انھوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے تو عبد الرحمن نے
فرمایا کہ میں نے بھی منصور کی حدیث کی طرح ام یعقوب سے سنا ہے وہ عبد اللہ بن مسعود کے واسطے سے بیان کرتی تھیں۔
تشریح | یہ حدیث اسی صفحہ پر باب ”المتنصات“ میں گذر چکی ہے۔

۵۵۳۷ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحِيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِّ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَآكِلِ الرَّبَا وَمُوكِلِهِ وَالْوَأْشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ﴾

ترجمہ | عون بن ابی جحیفہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد ابو جحیفہ (وہب بن عبد اللہ) کو دیکھا تو انھوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون نکالنے کی قیمت (پچھنی لگانے کی اجرت) اور کتے کی قیمت سے منع فرمایا اور سود کھانے والے اور سود کھلانے والے (یعنی سود لینے والے اور دینے والے) اور گودنے والی اور گدوانی والی پر لعنت بھیجی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والواشمة"

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص: ۸۷۹ من الحديث ص: ۲۸۰، ص: ۲۹۸، ياتي ص: ۸۸۱۔

تشریح | ثمن الكلب کی تفصیل مع اختلاف اقوال الملاحظ فرمائیے نصر الباری جلد ۶، ص: ۳۶ تا ۳۷۔

۳۱۷۰ ﴿بَابُ الْمُسْتَوْشِمَةِ﴾

گدوانے والی عورت کا بیان

۵۵۳۸ ﴿حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى عُمَرُ بِامْرَأَةٍ تَشِيْمُ فَقَالَ أَنْشِدْكُمْ بِاللَّهِ مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّوْشِمِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا سَمِعْتُ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَشِيْمَنَّ وَلَا تَسْتَوْشِمَنَّ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی جو گودنے کا کام کرتی تھی تو حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور (اس وقت موجود صحابہ سے) فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کسی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گودنے کے متعلق کچھ سنا ہے؟ تو ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا امیر المؤمنین میں نے سنا ہے حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا سنا ہے؟ ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ﷺ فرما رہے تھے عورتوں کو گودنے کا کام نہ کرو اور نہ گدواؤ۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ولا تستوشمن"

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص: ۸۸۰ تا ۸۷۹، والحديث أخرجه النسائي في الزينة.

۵۵۳۹ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَأْشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ﴿﴾
ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی اور
 گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی آخر الحدیث .

تعدو موضوع | أو الحدیث هنا ص: ۸۸۰، مر الحدیث ص: ۸۷۹۔

۵۵۵۰ ﴿﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
 عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَعَنَ اللَّهُ الْوَائِشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ
 وَالْمُتَمَمَّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغْيِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں اور گدوانے والیوں، چہرے کے بال
 اکھاڑنے والیوں، اور خوبصورتی کیلئے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر جو اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرتی ہیں
 لعنت بھیجی ہے پھر میں کیوں نہ لعنت کروں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور اس کی دلیل کتاب اللہ
 (قرآن مجید) میں موجود ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "المستوشمات"

تعدو موضوع | أو الحدیث هنا ص: ۸۸۰، مر الحدیث ص: ۲۵، ص: ۸۷۸، ص: ۸۷۹۔

﴿﴾ بَابُ التَّصَاوِيرِ ﴿﴾

تصویروں کا بیان

۵۵۵۱ ﴿﴾ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ
 ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
 تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَتَبٌ وَلَا تَصَاوِيرٌ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ
 شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت ابو طلحہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے ہیں

جس میں کتا ہو اور نہ اس گھر میں داخل ہوتے ہیں جس میں (ذی روح کی) تصویریں ہوں۔

”وقال الملیث“ اور لیث بن سعد نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس بن یزید نے بیان کیا انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ نے خبر دی انھوں نے ابن عباسؓ سے سنا انھوں نے حضرت ابو طلحہؓ سے سنا انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”ولا تصاوير“

تقدیر و وضع | والحديث هنا من: ۸۸۰ من الحديث من: ۴۵۸، من: ۳۶۸، مغازی، ص: ۵۷۰۔

تشریح | تصویر سے مراد ذی روح (جاندار) کا چہرہ ہے اگر چہرہ نہ ہو تو متشبیٰ ہے اسی طرح غیر جاندار مثلاً مسجد، مکان، درخت کی تصویریں داخل ممانعت نہیں ہیں اور تصویر خواہ فوٹو ہو یا مجسمہ ہو سب ناجائز ہیں جیسے ٹی وی، ویڈیو کیسٹ سب ناجائز و حرام ہیں۔

نیچری کا اعتراض و جواب | ایک نیچری نے یہ حدیث سن کر اعتراض کیا کہ جب کتا رکھنے سے فرشتے پاس نہیں آتے تو میں ہمیشہ ایک کتا اپنے پاس رکھوں گا تاکہ موت کا فرشتہ ہمارے پاس نہ آسکے عالم صاحب نے جواب دیا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری جان نکالنے کیلئے وہ فرشتہ آئے گا جو کتوں کی جان نکالتا ہے اس پر نیچری لا جواب ہو گیا۔

بہر حال کتا اور تصویر والے گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے ہیں لیکن جو فرشتے ہر آدمی پر متعین ہیں یا جو فرشتے مامور بکار حکم الہی سے بھیجے جاتے ہیں وہ بہر حال اپنے اپنے کام پر آتے رہتے ہیں۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ عَذَابِ الْمُصَوِّرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

قیامت کے روز تصویر بنانے والوں کے عذاب کا بیان

﴿۵۵۵۲﴾ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ مَسْرُوقٍ فِي دَارِ يَسَارِ بْنِ لُمَيْرٍ فَرَأَى لِي صُفْتَهُ تَمَائِيلَ لَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ ﴿﴾

ترجمہ | مسلم (ابوالفضلی بن صبیح یا مسلم بطین) سے روایت ہے کہ ہم مسروقؓ (تابعی) کے ساتھ یسار بن نمیر کے گھر میں تھے تو مسروقؓ نے ان کے چہرے پر کچھ تصویریں دیکھیں تو کہا میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے سنا انھوں نے فرمایا

کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضرت ﷺ فرما رہے تھے اللہ کے یہاں قیامت کے دن تصویر بنانے والوں پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۸۰، اخرجہ النسائی فی الزینة.

تشریح | تصاویر سے مراد اگر وہ تصاویر و صورتیاں ہوں جو پوجنے کیلئے بنائی جائیں تو ایسی صورتیاں بنانے والے تو مشرک و کافر ہیں اور ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے، لیکن اگر پوجنے کیلئے نہ بنائی جائیں بلکہ صرف گھر کی زینت و یادگار مقصود ہو تو بھی کبیرہ گناہ ہے اس پر عذاب ہونا ممکن ہے۔ واللہ اعلم.

۵۵۵۳ ﴿حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّورَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو (زندہ کر کے دکھاؤ) مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۸۰ ویاتی الحدیث فی التوحید ص: ۱۱۲۸، و اخرجہ مسلم.

﴿بَابُ نَقْضِ الصُّورِ﴾^{۲۱۷۳}

تصویروں کو توڑنے کا بیان

۵۵۵۳ ﴿حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَصَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِبٌ إِلَّا نَقَضَهُ﴾

ترجمہ | عمران بن حطان سے روایت ہے کہ ان سے حضرت عائشہؓ نے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر میں جب بھی کوئی چیز ایسی ملتی جس میں تصویریں ہوتیں تو آپ ﷺ اسے توڑ دیتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۸۰ وهذا الحديث اخرجہ ابو داود فی اللباس و النسائی فی الزینة.

تحقیق و تشریح | ”صور“ بضم الصاد المهملة وفتح الواو جمع صورة.

”معاذ بن فضالة“ بفتح الفاء والضاد المعجمة ”تصالیب“ جمع تصليب۔ علامہ عینی فرماتے ہیں تصالیب تصليب کی جمع ہے۔ معنی تصاویر۔ حافظ عسقلانی فرماتے ہیں تصالیب صلیب کی جمع ہے۔ واللہ اعلم

۵۵۵۵ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ فَرَأَى أَعْلَاهَا مُصَوَّرًا يُصَوِّرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً ثُمَّ دَعَا بَعُورٌ مِنْ مَاءٍ لَفَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشَىءَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُنْتَهَى الْحَلِيَّةِ﴾

ترجمہ | ابو زرعة نے بیان کیا کہ میں حضرت ابو ہریرہ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک گھر میں گیا (وہ گھر مروان بن حکم کا گھر تھا) تو انہوں نے اس کے اوپر (یعنی چھت پر) ایک مصور کو دیکھا جو تصویر بنا رہا تھا فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا (کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا) اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو میری تخلیق کی طرح پیدا کرنا (بنانا) چاہے تو ایک دانہ پیدا کر لیں یا ایک چوٹی پیدا کر لیں اس کے بعد ابو ہریرہ نے پانی کا ایک ٹشت منگایا (وضو کیلئے) اور اپنے ہاتھوں کو دھویا یہاں تک کہ بغل تک دھو ڈالا تو میں (ابو زرعة) نے عرض کیا ابو ہریرہ کیا (وضو میں بغل تک دھونے کے متعلق) آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ ابو ہریرہ نے فرمایا کہ (جنت میں) زیور پہننے کی یہ آخری حد ہے۔ (یعنی میں آخری حد تک دھوتا ہوں) (حضرت ابو ہریرہ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ میں نے یہ حضور اقدس ﷺ سے نہیں سنا ہے بلکہ یہ میرا اجتہاد ہے حضرت ابو ہریرہ نے اس حدیث سے استنباط کیا ہے جس میں ہے کہ قیامت کے دن میری امت کے لوگ سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں وضو کی وجہ سے انھیں گے تو جہاں تک وضو میں اعضا زیادہ دھوئے جائیں گے وہیں تک سفیدی پہنچے گی یا اس آیت سے استنباط کیا یُخْلَوْنَ فِيهَا أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ۔

مطابقتہ للترجمہ | علامہ عینی فرماتے ہیں ”لیس فیہ تعرض الی النقص ولم تبقی المطابقة الا فی لفظ الصور

فقط (عمدہ)

﴿بَابُ مَا وَطِئَ مِنَ التَّصَاوِيرِ﴾^{۳۱۷۴}

ان تصویروں کا بیان جو قدموں سے روندی جائیں (کیا حکم ہے؟ کیا اس میں رخصت ہے؟)

۵۵۵۶ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ وَمَا

بِالْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلُ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِي عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهَا تَمَاثِيلٌ فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ وَقَالَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهَوْنَ بِخَلْقِ اللَّهِ قَالَتْ فَجَعَلْنَاهُ وَسَادَةً أَوْ وَسَادَتَيْنِ ﴿

ترجمہ سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ میں نے عبد الرحمن بن قاسم سے سنا اور اس زمانہ میں مدینہ منورہ میں ان سے افضل (علم و فضل میں) کوئی نہ تھا انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد (قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیقؓ) سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (غزوہ تبوک کے) سفر سے تشریف لائے اور میں نے اپنے گھر کے سامن پر ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پردہ کو دیکھا تو اسے کھینچ کر اتار دیا اور فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ شدید عذاب میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جو لوگ اللہ کی مخلوق کی طرح خود بھی بناتے ہیں حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر ہم نے اس پردہ کے ایک یا دو گدے بنا دیئے (جس پر آنحضرت ﷺ بیٹھتے تھے)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "وسادة" لانه يرتفق بها ويمتنهن.
یعنی آنحضرت ﷺ اس پر ٹیک لگاتے تھے (اور بیٹھتے تھے)

تعدیل موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۸۰ من الحديث ص: ۳۳۷، ياتی ص: ۹۰۲۔

تشریح | حافظ عسقلانی فرماتے ہیں واستدل بهذا الحديث على جواز اتخاذ الصور اذا كانت لا ظل لها وهي مع ذلك مما يوطأ ويداس او يمتهن بالاستعمال كالمخاد والوسائد قال النووي وهو قول جمهور العلماء من الصحابة والتابعين وهو قول الثوري ومالك وابي حنيفة والشافعي الخ (فتح) ۵۵۵۷ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَعَلَّقْتُ دُرُنُوكًا فِيهِ تَمَاثِيلٌ فَأَمَرَنِي أَنْ أُنزِعَهُ فَنَزَعْتُهُ وَكُنْتُ أَعْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ ﴿

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے اور میں نے پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں آنحضرت ﷺ نے مجھے اس کے اتار لینے کا حکم دیا تو میں نے اسے اتار لیا، اور میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | هذا طريق آخر في حديث عائشة.

تعدیل موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۸۰ من الحديث ص: ۳۳۷، ياتی ص: ۹۰۲۔

تشریح قولہ: و كنت اغتسل التي آخره. اورد هذا عقيب حديث التصوير وهو حديث مستقل قد الرده في كتاب الطهارة ووجه ذكره عقيب حديث التصوير هو كانه سمعه على هذا الوجه فاورده مثل ما سمعه.

وقال الكرماني لعل الدرنيوك كان معلقا باب المغتسل او بحسب سؤال او غير ذلك (عمده)

﴿باب من كره القعود على الصورة﴾^{۳۱۷۵}

جس نے تصویر پر بیٹھنے کو ناپسندیدہ فعل سمجھا

۵۵۵۸ ﴿حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةَ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَقُلْتُ أَتَوُبُّ إِلَى اللَّهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ قَالَ مَا هَذِهِ النُّمْرُقَةُ قُلْتُ لَتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا قَالَ إِنْ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ﴾

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک گدا خریدی جس پر تصویریں تھیں تو اسے دیکھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دروازے ہی پر کھڑے ہو گئے اور اندر تشریف نہیں لائے تو میں نے عرض کیا کہ میں نے جو غلطی کی ہے اس سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ گدا کس لئے ہے؟ میں نے عرض کیا آپ کے بیٹھنے اور اس پر ٹیک لگانے کیلئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جو پیدا کیا ہے اسے زندہ کرو (اس میں جان ڈالو) اور فرشتے (رحمت کے) اس گھر میں نہیں داخل ہوتے ہیں جس میں تصویر ہو۔

مطابقتہ لترجمتہ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه صلى الله عليه وسلم انكر على عائشة حين قالت لتجلس عليها وتوسدها فدل ذلك على كراهة القعود على الصور.

تقریر وضعہ او الحدیث هنا ص: ۸۸۰ تا ص: ۸۸۱ من الحدیث ص: ۲۸۳ ص: ۲۵۸ ص: ۷۷۸، یاتی ص: ۱۲۸۔

سوال و جواب: بہ ظاہر یہ حدیث حضرت عائشہ کی حدیث مذکور کے معارض و مخالف ہے جس میں تصریح ہے فجعلناه وسادة او وسادتين.

جواب: ممکن ہے کہ حضرت عائشہ نے جب پھاڑ کر گدا بنایا ہو تو تصویریں بھی پھٹ گئی ہوں سالم نہ رہی ہوں اس

لئے آنحضور ﷺ اس پر بیٹھتے ہوں۔ واللہ اعلم

۵۵۵۹ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعَدَنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّورِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعُهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا سَمُرُوهُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ بُكَيْرٌ حَدَّثَهُ بُسْرٌ حَدَّثَهُ زَيْدٌ حَدَّثَهُ أَبُو طَلْحَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿

ترجمہ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو طلحہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے ہیں جس میں تصویر ہو، بسر بن سعید نے بیان کیا کہ پھر حضرت زید بن خالد بیمار پڑے تو ہم ان کی عیادت کیلئے گئے تو ہم نے دیکھا کہ ان کے دروازہ پر ایک پردہ ہے جس میں تصویر ہے تو میں نے ام المومنین میمونہ کے پروردہ مولیٰ عبید اللہ سے کہا کیا زید نے ہمیں اول دن تصویروں کے متعلق حدیث نہیں سنائی تھی؟ تو عبید اللہ نے کہا کیا تم نے سنا نہیں تھا حدیث بیان کرتے ہوئے انھوں نے یہ بھی کہا تھا کہ کپڑے کے نقش و نگار اس سے مستثنیٰ ہیں (یعنی جائز ہے) اور عبد اللہ بن وہب نے کہا ہم کو عمر و بن حارث نے خبر دی ان سے کبیر نے بیان کیا ان سے بسر نے ان سے زید نے ان سے ابو طلحہ نے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مطابقتہ للترجمة | هذا الحديث ليس فيه تعرض الى ما في الترجمة (عمده)

تعداد و موضع | او الحديث هنا ص: ۸۸۱ مر الحديث ص: ۴۵۸، ص: ۳۶۷ تا ص: ۳۶۸، في المغازی، ص: ۵۷۰۔
تشریح | گذر چکا ہے کہ غیر ذی روح کی تصویر جیسے درخت وغیرہ کی تصویر مطلقاً جائز ہے نیز لڑکیاں جو گڑیا بنا کر کھیلتی ہیں وہ جائز ہے۔ واللہ اعلم

﴿باب ۳۱۷۶ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي التَّصَاوِيرِ﴾

جس مکان میں تصویریں ہوں وہاں نماز پڑھنے کی کراہت کا بیان

۵۵۶۰ ﴿حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ

أَنَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَعَّرَتْ بِهِ جَائِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيطِي عَنِّي فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِرُهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي ﴿

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک پھول دار چادر تھی آپ نے پردہ کے طور پر گھر کے ایک کنارہ لٹکادیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا اے میرے سامنے سے ہٹاؤ اس لئے کہ اس کی تصویریں برابر میری نماز میں سامنے آتی رہتی ہیں (یعنی ٹل ہوتی ہیں)

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة توخذ من قوله "اميطي عنى الخ" کیونکہ پردہ ہٹانے کا حکم دلیل کراہیت ہے واللہ اعلم۔

نیز ترجمتہ الباب کے فی کو بمعنی الی لیا جائے تو مطابقت واضح ہے۔

تعدو ووضعه | الحدیث هنا ص: ۸۸۱ من الحدیث ص: ۵۴۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص: ۳۹۲۔

﴿بَابٌ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ﴾^{۳۱۷۷}

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو

۵۵۶۱ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَعَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيْلُ قِرَاتٍ عَلَيْهِ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا وَجَدَ فَقَالَ لَهُ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ ﴿

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (ایک وقت پر) آنے کا وعدہ کیا لیکن حضرت جبریل علیہ السلام نے آنے میں تاخیر کی (وقت پر نہیں آئے) یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ تاخیر گراں گذری پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو ان سے ملاقات ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے ان سے شکایت کی تاخیر کی وجہ سے پریشانی کی اس پر جبریلؑ نے فرمایا ہم (فرشتے) کسی ایسے گھر میں نہیں داخل ہوتے ہیں جس میں تصویر ہو یا کتا ہو۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدو ووضعه | الحدیث هنا ص: ۸۸۱ من الحدیث ص: ۳۵۸۔

﴿بَابُ مَنْ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ﴾^{۳۱۷۸}

جو ایسے گھر میں نہیں گیا جس میں تصویر تھی

۵۵۶۳ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةَ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكِرَاهِيَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتُّوبَ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهِ وَاللَّهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ قَالَ مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ فَقَالَتْ اشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ﴾

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ سے روایت ہے آپ نے بیان کیا کہ آپ نے ایک گدا خریدنا جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ ﷺ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہیں ہوئے۔ حضرت عائشہ نے آپ کے چہرہ انور میں پسندیدگی دیکھی تو حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ اور اس کے رسول کے حضور توبہ کرتی ہوں میں نے کیا غلطی کی ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ گدا کیسا ہے؟ عائشہ نے عرض کیا میں نے ہی اسے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس پر ٹیک لگائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے ان میں بدن ڈاؤ اور آنحضور ﷺ نے فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں اس میں (رحمت کے) فرشتے نہیں داخل ہوتے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابفة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعد ووضعه | والحدیث ہما ص: ۸۸۱، من الحدیث ص: ۲۸۳، ص: ۲۵۸، ص: ۷۷۸، ص: ۸۸۰ تا ۸۸۱، یاتی

ص: ۱۱۲۸۔

﴿بَابُ مَنْ لَعَنَ الْمُصَوِّرَ﴾^{۳۱۷۹}

جس نے تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی

۵۵۶۴ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ

عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لَمَنِ الدَّمِ وَلَمَنِ الكَلْبِ وَكَسْبِ
الْبَغْيِ وَلَمَنِ أَكَلَ الرِّبَا وَمَوَكَّلَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوَشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ ﴿﴾
ترجمہ حضرت ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت (یعنی خون نکالنے کی اجرت)
اور کتے کی قیمت اور زنا کی کمائی سے منع فرمایا ہے اور آپ نے سود لینے والے اور سود دینے والے اور گودنے والی اور
گدوانے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

مطابقتہ للترجمت | مطابقتہ الحدیث للترجمت فی آخر الحدیث.

تعدیل و توضیح | والحديث هنا من ۸۸۱: من الحديث من ۲۸۰: من ۲۹۸: من ۸۰۵: من ۸۷۹: -
تشریح | ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ششم، ص: ۳۶۔

۳۱۸۰ باب ﴿﴾

بالتنوين بغير ترجمة هكذا في النسخة الهندية وفي نسخ الشروح الثلاثة (عمدة
القارى، فتح البارى، اوهام السالوى) باب من صور صورة كلف يوم القيامة ان
ينفخ فيها الروح وليس بنافخ
جس نے (دنیا میں جاندار کی) تصویر بنائی قیامت کے دن اس میں جان ڈالنے کا حکم ہو گا وہ جان ڈال نہ سکے گا۔
۵۵۶۳ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ
النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْتَلُونَهُ وَلَا
يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سُئِلَ فَقَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كَلَّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفَخَ فِيهَا الرُّوحَ
وَلَيْسَ بِنَافِخٍ ﴿﴾

ترجمہ | سعید بن ابی عروبة نے بیان کیا کہ میں نے نصر بن انس بن مالک سے سنا وہ قتادہ سے حدیث بیان کر رہے تھے
نصر نے بیان کیا کہ میں حضرت ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا لوگ آپ سے مسائل پوچھ رہے تھے (آپ جواب دے
رہے تھے) اور آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کرتے (یعنی حوالہ نہیں دیتے صرف سوال کا جواب دیتے) یہاں
تک کہ آپ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص دنیا میں کوئی تصویر
بنائے گا قیامت کے دن اس کو تکلیف دی جائے گی (اس کو حکم دیا جائے گا) کہ اس میں روح پھونکے (اس میں جان
ڈالے) اور وہ جان ڈال نہ سکے گا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في قوله من صور صورة في الدنيا كلف الي آخره.

والحديث هنا ص: ۸۸۱ من الحديث ص: ۲۹۶ تا ۲۹۷، ياتي ص: ۱۰۳۲۔

تشریح | "يحدث فتادة الخ" نصب على المفعولية والفاعل النضر.

علامہ قسطلانی نے مسلم شریف سے پوری تفصیل نقل کی ہے فرماتے ہیں "فی مسلم عن النضر بن انس بن مالك قال كنت جالسا عند ابن عباس فجعل يفتي الخ يعني نضر بن انس بن مالك في بيان ما كان في بيتي من حضرت ابن عباس کے پاس بیٹھا ہوا تھا وہ فتویٰ دیتے تھے اور یہ نہیں کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہاں تک کہ ابن عباس سے ایک شخص نے کہا میں یہ تصویریں بناتا ہوں حضرت ابن عباس نے کہا قریب آ جاؤ وہ شخص قریب ہوا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے من صور صورة ذات روح في الدنيا كلف يوم القيامة الخ.

عذاب کی وعید ذی روح تصویروں کو کیلتے ہے۔ کما مر۔

﴿بَابُ الْإِرْتِدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ﴾

سواری پر کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا

۵۵۶۵ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى
جَمَارٍ عَلَى عَظْمٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَذَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ أَسَامَةَ وَرَأَاهُ﴾

ترجمہ | حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر ذک کی بنی ہوئی چادر کی زین تھی اور آپ ﷺ نے اسامہ کو اسی گدھے پر اپنے پیچھے بیٹھایا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۸۱ تا ۸۸۲، من الحديث ص: ۳۱۹ ص: ۶۵۵ تا ۶۵۶، ص: ۸۳۵، ياتي ص: ۹۱۶۔

اشکال و جواب: اشکال یہ ہے کہ کتاب الملباس سے اس حدیث کی مناسبت نہیں معلوم ہوتی ہے نیز آنے والی

حدیثوں پر بھی یہ اشکال ہوگا۔

جواب: بعض حضرات نے یہ جواب دیا ہے کہ جب سواری پر آدمی سوار ہوا تو گویا سواری کا لباس ہو جاتا ہے۔

واللہ اعلم

﴿بابُ الثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ﴾^{۲۱۸۲}

ایک سواری پر تین اشخاص (اگر جانور مضبوط طاقتور ہے تو جائز ہے)

۵۵۶۷ ﴿حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لِحَمَلٍ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بنی عبدالمطلب کے چند لڑکے آپ ﷺ کے سامنے آئے (استقبال کیا) تو آپ ﷺ نے ان میں سے ایک کو سواری پر اپنے سامنے اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ للحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد ووضعه | والحديث هنا من ۸۸۲ من الحديث من ۲۳۲۔

تشریح | ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ۵، ص: ۳۹۷۔

﴿بابُ حَمْلِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ غَيْرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ﴾^{۲۱۸۳}

وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِ الدَّابَّةِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ

سواری کے مالک کا دوسرے کو سواری پر اپنے آگے بٹھانا

اور بعض نے کہا ہے کہ سواری کے مالک کو سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حق ہے، البتہ اگر مالک دوسرے کو (آگے

بیٹھنے کی) اجازت دے (تو بیٹھ سکتا ہے)

۵۵۶۷ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّهْمَنِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ذَكِرَ شَرُّ الثَّلَاثَةِ عِنْدَ عِكْرَمَةَ فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَمَلَ قُتَيْبُ بْنُ يَدِيهِ وَالْفَضْلُ خَلْفَهُ أَوْ قُتَيْبُ خَلْفَهُ وَالْفَضْلُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَيُّهُمْ شَرُّ أَوْ أَيُّهُمْ خَيْرٌ﴾

ترجمہ ایوب سختیانی نے بیان کیا کہ عکرمہ (بولی ابن عباس) کے سامنے یہ ذکر کیا گیا کہ تین آدمی جو ایک جانور پر چڑھیں ان میں کون بہت برا ہے تو انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے

دیر چلے پھر فرمایا اے معاذ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ و رسولہ اعلم فرمایا اللہ کا حق اس کے بندوں پر یہ ہے کہ بندے اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں پھر آپ ﷺ تھوڑی دیر چلے اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ بن جبل میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے جب بندے اس کے حکم کے مطابق کر لیں تو بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ و رسولہ اعلم حضور اقدس ﷺ نے فرمایا بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ انہیں عذاب نہ دے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انا رديف النبي صلى الله عليه وسلم.

تعدو موضعه | والحديث هنا م: ۸۸۲ مر الحديث م: ۴۰۰، ياتي م: ۹۲۷، م: ۹۲۲، م: ۱۰۹۷۔

"حق العباد على الله الخ" اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نخل و کرم سے جو وعدہ فرمایا ہے وہ پورا کرے گا اللہ کا وعدہ سچا ہے یعنی شرعی حق ہے ورنہ عقلاً اللہ پر کوئی چیز واجب نہیں وہ مالک ہے مالک پر مملوک کا کوئی حق نہیں۔

یہ بطور مشاکلت ہے پہلے فرمایا گیا تھا ما حق اللہ علی العباد اسی کے مشاکلت میں فرمایا ما حق العباد علی اللہ۔

﴿بَابُ اِرْدَافِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ الرَّجُلِ﴾^{۳۱۸۵}

عورت کا ایک سواری پر (محرم) مرد کے پیچھے بیٹھنا

۵۵۶۹ ﴿حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَإِنِّي لَرَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ يَسِيرُ وَبَعْضُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَقُلْتُ الْمَرْأَةُ فَنَزَلَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أُمَّكُمْ فَشَدَدْتُ الرَّحْلَ وَرَكِبْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَنَا أَوْ رَأَى الْمَدِينَةَ قَالَ آيُونَ تَأْبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر سے واپس آ رہے تھے اور میں ابو طلحہ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور ابو طلحہ چل رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج

(صفیہ رضی اللہ عنہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر حضور ﷺ کے پیچھے تھیں کہ اچانک اونٹنی پھسل گئی میں نے کہا عورت کی خبر لو پھر میں اتر پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہاری ماں ہیں پھر میں نے کجاوہ باندھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے پھر جب مدینہ منورہ کے قریب ہوئے یا (راوی نے کہا) مدینہ کو دیکھا تو فرمایا آنبون تانبون الخ ہم (اللہ کے پاس) لوٹنے والے ہیں تو بے کرنے والے، عبادت کرنے والے اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

مطابقہ للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد ووضعه | والحديث هنا من ۸۸۴ ومر الحديث من ۴۳۴، يأتي من ۹۱۳۔

تشریح | یہ واقعہ ۷ھ غزوہ خیبر سے واپسی میں پیش آیا۔

آنحضور ﷺ کا ارشاد انہا امکم سے یہ بتانا مقصود تھا کہ صفیہ واجب التعمیم ہے۔

﴿بَابُ الْإِسْتِلقاءِ وَوَضْعِ الرَّجْلِ عَلَى الْأُخْرَى﴾^{۳۱۸۶}

چت لیٹنا اور ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھنا

۵۵۷۰ ﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عِبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْطَجِعُ فِي الْمَسْجِدِ رَأْفَعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى﴾

ترجمہ | عباد بن تیمیم سے روایت ہے انہوں نے اپنے چچا (حضرت عبداللہ بن زید انصاری) سے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ ایک پاؤں کو اٹھا کر دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے تھے۔

مطابقہ للترجمة: مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد ووضعه | والحديث هنا من ۸۸۴ مر الحديث من ۶۸، يأتي من ۹۳۰، مسلم ثاني من ۱۹۸۔ واخرجه ابو داود و الترمذی والنسائی.

تشریح | مفصل تشریح مع اشکال وجواب ملاحظہ فرمائیے نھر الباری جلد سوم ص: ۶۶ تا ص: ۶۷۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الادب

(ای ہذا کتاب فی بیان الادب)

ادب کے ایک معنی ہیں پسندیدہ قول و فعل مثلاً بڑوں کی عزت و عظمت (تعظیم) کرنا اور اپنے چھوٹوں پر شفقت و مہربانی، اردو میں ادب کا ترجمہ تمیز ہے۔

﴿بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا﴾ سورہ عنکبوت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا

۵۵۷۱ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عِزَارٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَوْمًا بِيَدِهِ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَيَّ وَقِيَّتَهَا قَالَ ثُمَّ أَيُّ قَالَ يَوْمَ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ أَيُّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوْ اسْتَعَزَذْتَهُ لَزَادَنِي﴾

ترجمہ | ابو عمرو شیبانی نے کہا ہمیں اس گروا لے نے خبر دی اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے حضرت عبداللہ بن مسعود کے گھر کی طرف اشارہ کیا انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا وقت پر نماز پڑھنا، پوچھا پھر کون؟ فرمایا ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، پوچھا پھر کون عمل؟ فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ کو ان اعمال کے متعلق فرمایا اور اگر میں اور سوال کرتا رہتا تو آپ ﷺ مزید جواب دیتے رہتے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان قوله باب البر هو بر الوالدين والآية ايضا في

بر الوالدين .

تعدو موضوعه | والحديث هنا من ۸۸۲ من الحديث ص: ۵۷۶۷، ص: ۳۹۰، ياتي من ۱۰۲۳-
تشریح | ملاحظہ فرمائیے اور ضرور دیکھئے جلد اول ص: ۲۱۹-

﴿بَابٌ مِنْ أَحَقِّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ﴾^{۳۱۸۸}

اچھے سلوک (معاملہ) کا سب لوگوں سے زیادہ مستحق کون ہے؟

(مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں سب سے بڑھ کر کس کا حق ہے؟)

۵۵۷۲ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرَمَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي قَالَ أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ ابْنُ شُبْرَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ مِثْلَهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے اچھے معاملے کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا تیری ماں پوچھا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں پوچھا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں انھوں نے پوچھا پھر کون آنحضور ﷺ نے فرمایا تیرا باپ۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدو موضوعه | والحديث هنا من ۸۸۳، اخرجه مسلم في الادب وابن ماجه في الوصايا.

تشریح | ہندوستانی بخاری میں یہ اضافہ ہے "وقال ابن شبرمة ويحيى بن ايوب حدثنا ابو زرعة مثله"

اور ابن شبرمہ اور یحییٰ بن ایوب نے کہا ہم سے ابو زرعة نے اسی کے مطابق حدیث بیان کی "عمارہ بن القعقاع بن شبرمہ" بضم الشين المعجمة وسكون الموحدة وضم الراء وفتح الميم ابن اخي عبد الله بن شبرمة الضبي الكوفي. (قس)

مقصود یہ ہے کہ اس حدیث کو عبد اللہ بن شبرمہ اور یحییٰ بن ایوب دونوں نے ابو زرعة سے روایت کی ہے۔

﴿بَابٌ لَا يُجَاهِدُ إِلَّا بِإِذْنِ الْآبَوَيْنِ﴾^{۳۱۸۹}

والدین کی اجازت کے بغیر جہاد کیلئے نہ جائے

مراد وہ جہاد ہے جو فرض کفایہ ہے کیونکہ فرض کفایہ دوسرے لوگوں کے ادا کرنے سے ادا ہو جائے گا لیکن ماں باپ کی

خدمت اس کے سوا کون کریگا جو فرض میں ہے۔

یہ حکم عام حالات میں ہے لیکن اگر دشمن ہجوم کر آئیں اور مسلمان حاکم جہاد کا عام اعلان کر دے تو اس صورت میں جہاد میں شرکت فرض میں ہے اب والدین اجازت دہیں یا نہ دیں جہاد میں شرکت لازم ہے۔

۵۵۷۳ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالََا حَدَّثَنَا حَبِيبٌ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَاهِدْ قَالَ لَكَ أَبَوَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَفِيهِمَا لَجَاهِدُ﴾

ترجمہ | عبداللہ بن عمرو نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں بھی جہاد میں شریک ہو جاؤں؟ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا تیرے والدین موجود ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر ان ہی دونوں میں جہاد کرو (یعنی انہیں کی خدمت کرو)

مطابق للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه صلى الله عليه وسلم ما امره بالجهاد الا في ابويه لفيهم منه الا لا يجاهد الا اذا اذنا له بالجهاد فيجاهد فيكون جهاده مولوفا على اذنهما.

تعد موضوعه | او الحديث هنا من ۸۸۳ من الحديث ص ۴۲۱۔

تشریح | باب کے ذیل میں مذکور ہے۔

﴿بَابٌ لَا يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ﴾^{۳۱۹۰}

کوئی شخص اپنے والدین کو گالی نہ دے (یعنی سبب نہ بنے فالاستناد مجازی)

۵۵۷۴ ﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرو نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ پر لعنت بھیجے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کوئی شخص اپنے ہی والدین پر کیسے لعنت کریگا؟ (اپنے والدین کو کون گالی دے گا؟) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دے تو وہ اس

کے باپ کو گالی دیکھا اور کوئی کسی کی ماں کو گالی دے تو وہ اس کی ماں کو گالی دے گا (تو گویا اس نے خود اپنے والدین کو گالی دی کیونکہ سب یہی بنا)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تفہم من معنی الحديث.

تعد موضوع | والحديث هنا من: ۸۸۳، ابوداؤد جلد ثانی فی "باب فی بر الوالدین، ص: ۷۰۰، ترمذی ثانی۔

﴿بَابُ اجَابَةِ دُعَاءِ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ﴾^{۳۱۹۱}

اس شخص کے دعا کی قبولیت جس نے اپنے والدین کے ساتھ نیک معاملہ کیا

۵۵۷۵ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ نَقَرُ يَتَمَاشُونَ أُخِذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلَيَّ فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأُطْبِقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلَّهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ يَفْرُجُهَا فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صَبِيَّةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أُرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رَحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيْهِمَا أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّ نَاءَ بِي الشَّجَرِ فَمَا تَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجَنْتُ بِالْحِلَابِ فَمُتُّ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أَوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصَّبِيَّةِ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيَّةُ يَتَضَاعُونَ عِنْدَ قَدَمِي فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَائِبِي وَدَائِبُهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَالْفَرْجُ لَنَا فُرْجَةٌ تَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْغَابِي اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَمَّ أَحِبُّهَا كَأَشَدَّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتَيْهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَمِعْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيَتْهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْخِ الْعِخَاتِمَ فَمُتُّ عَنْهَا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَالْفَرْجُ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أُجِيرًا بِفَرْقِ أَرْرُ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَرْرُعُهُ حَتَّى

جَمَعْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ
اذهب إلى ذلك البقر وراعيتها فقال اتق الله ولا تهزأ بي فقلت إني لا أهزأ بك فبخذ
ذلك البقر وراعيتها فأخذه فانطلق بها فإني كنت تعلم أني فعلت ذلك ابتغاء وجهك
فلفرج ما بقي ففرج الله عنهم ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مرجہ (بنی اسرائیل کے) تین آدمی چل رہے تھے کہ ان لوگوں کو بارش نے کھڑ لیا (یعنی پانی برسنے لگا) تو یہ لوگ پہاڑ کی ایک غاد (کھوہ) میں گھس گئے پھر ان کے غار کے منہ پر پہاڑ کی ایک چٹان گری اور غار کا منہ بند ہو گیا اب بعض نے بعض سے کہا اپنے اپنے نیک اعمال پر غور کرو جو تم نے خالص اللہ کیلئے کئے ہوں پھر ان اعمال کو وسیلہ بنا کر اللہ سے دعا کرو شاید وہ غار کو کھول دے (اس آفت سے تم کو نجات دے) چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ میرے والدین تھے جو دونوں بہت بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے میں ان (کی پرورش) کیلئے بکریاں چراتا تھا اور جب میں شام کو ان کے پاس (گھر) آتا تو دودھ نکال کر سب سے پہلے والدین کو پلاتا اپنے بچوں سے بھی پہلے، ایک دن چارے کی تلاش نے مجھے بہت دور لے جا ڈالا (یعنی چارہ بہت دور میں ملا واپس آنے میں دیر ہو گئی) چنانچہ میں شام تک نہیں آسکا بلکہ رات کو واپس آیا تو دیکھا کہ دونوں ماں باپ سو چکے ہیں پھر میں نے معمول کے مطابق دودھ نکالا اور دوہنی (دودھ والا برتن) لے کر آیا اور والدین کے سر ہانے کھڑا ہو گیا اور مجھے یہ اچھا نہیں معلوم ہوا کہ انہیں نیند سے بیدار کروں اور نہ میں نے اس کو پسند کیا کہ ان دونوں (ماں باپ) سے پہلے بچے کو پلاؤں اور بچے میرے پاؤں کے پاس (بھوک کے مارے) شور مچاتے تھے پھر صبح طلوع ہونے تک میرا حال اور ان دونوں کا حال یہی رہا (یعنی والدین کے انتظار میں رات بھر دودھ لئے کھڑا رہا) پس اے اللہ اگر حیرے علم میں بھی میں نے یہ کام صرف تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کیلئے کیا تھا تو ہمارے لئے کشادگی پیدا کر دے (یعنی اس چٹان سے ایک روشندان کھول دے) کہ جس سے ہم آسمان دیکھیں (اللہ نے دعا قبول کی) اور ان کے لئے اتنی کشادگی پیدا کر دی یہاں تک کہ وہ آسمان دیکھنے لگے۔ "وقال الثاني الخ" اور دوسرے شخص نے کہا اے اللہ میری ایک بچھاڑ لہہ بن گئی اور میں اس سے محبت کرتا تھا اتنی شدید محبت جو ایک مرد عورتوں سے کر سکتا ہے میں نے اس سے برا کام کرنا چاہا تو اس نے انکار کیا صرف اس شرط پر رضی ہوئی کہ میں اسے سوا شرفیاں دوں چنانچہ میں نے کوشش کی (دوڑ دھوپ کی) اور سود بنا کر جمع کر لئے اور ان اشرفیوں کو لے کر اس کے پاس گیا پھر جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھا تو کہنے لگی اے اللہ کے بندے اللہ سے ڈر اور مہرمت توڑ (یعنی بغیر کاج کے بکارت مت زائل کر) یہ سن کر میں کھڑا ہو گیا (اور اس کو چھوڑ دیا) اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا مندی کیلئے کیا ہے تو ہمارے لئے اور کشادگی (چٹان کو ہٹا کر) پیدا کر دے چنانچہ ان کیلئے تھوڑی سی اور کشادگی ہو گئی۔ "وقال الآخر الخ" اور تیسرے

فخص نے کہا اے اللہ میں نے ایک شخص کو ایک فرق چاول کے عوض مزدور رکھا تھا اس نے اپنا کام پورا کر کے کہا میری مزدوری دو میں نے اس کی مزدوری دی تو اس نے چھوڑ دی اور اس سے بے توجہی کی تو میں برابر اس فرق (غلہ) سے کھیتی کرتا رہا (اتنی برکت ہوئی کہ) میں نے اس سے گائے اور چرواہا جمع کر لیا (یعنی خریدا) پھر وہ مزدور میرے پاس آیا اور کہنے لگا اللہ سے ڈرو اور مجھ پر ظلم نہ کرو اور میرا حق مجھے دے دو تو میں نے کہا وہ گائیں اور اس کے چرواہے سب لے جاؤ (یہ سب تیرے ہیں) تو اس نے کہا خدا سے ڈرو اور مجھ سے ٹھٹھا نہ کرو تو میں نے کہا میں تجھ سے ٹھٹھا نہیں کرتا تم یہ گائے اور چرواہے سب لے جاؤ چنانچہ اس نے لیا اور سب لے کر چلا گیا، اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضامندی کیلئے کیا تو باقی پتھر ہٹا دے۔ اللہ نے ہٹا دیا (یعنی پوری کشادگی کر دی اور لوگ اس معصیت سے نجات پا گئے)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في الرجل الاوّل من الثلاثة.

تعمیر ووضوح | والحديث هنا ص: ۸۸۳ تا ۸۸۴، مر الحديث ص: ۲۹۵ تا ۲۹۴، ص: ۳۰۳، ص: ۳۱۳، ص: ۳۹۳۔

مختصر تشریح | اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعمال صالحہ سے توسل جائز ہے نیز آیت قرآنی وابتغوا الیہ الوسیلہ سے بھی ثابت ہے۔

﴿بَابُ عُقُوقِ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ﴾^{۳۱۹۲}

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والدين کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں سے ہے

اس کو حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ نے نبی اکرم ﷺ سے نقل فرمایا ہے (بخاری ص: ۹۸۷)

﴿۵۵۷۶﴾ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيْبِ عَنْ وَرَادٍ عَنِ الْمُغْبِرَةِ

بِنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ

وَمَنْعًا وَهَاتٍ وَوَادَ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قَيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت مغبرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تم پر ماں کی نافرمانی (ماں کو

تکلیف پہنچانا) حرام قرار دیا ہے اور مستحقین کو مال دینے سے رکنا (یعنی جن چیزوں کا دینا تم پر لازم ہے ان سے رکنا) اور

ناحق مال لینا (تم پر حرام کیا ہے) اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا (تم پر حرام کیا ہے) اور تمہارے لئے ناپسند فرمایا ہے (یعنی اللہ

کو تمہاری تین باتیں ناپسند ہیں) قیل وقال (غیر مفید فضول باتیں کرنا) اور بکثرت سوال کرنا (یعنی بلا ضرورت سوال کرنا

جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا کیا نام تھا؟ حضرت آدم علیہ السلام جب دنیا میں آئے تو سب سے پہلے کیا کھایا

وغیرہ) اور مال ضائع کرنا (یعنی ناجائز کاموں میں مال خرچ کرنا اور فضول خرچی اخاعت مال ہے جو ناجائز و ممنوع ہے)۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في عقود الامهات.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۸۸۳، مر الحديث ص: ۲۰۰ تا ۱۹۹، ۳۲۳، ياتي ص: ۹۵۸، ص: ۱۰۸۳۔

۵۵۷۷ ﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَايِرِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَكِنًا فَجَلَسَ فَقَالَ أَنَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ لِمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ﴾

ترجمہ | حضرت ابو بکرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتا دوں؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں ضرور بتائیے یا رسول اللہ آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، اور والدین کی نافرمانی کرنا، اور آنحضور ﷺ اس وقت تک لگائے ہوئے تھے اب آپ (ٹیک چھوڑ کر) سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا سن لو اور جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا (سب سے بڑے گناہ ہیں) آنحضور ﷺ اسے بار بار فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے (دل میں) کہا کہ آنحضور ﷺ خاموش نہیں ہوں گے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وعقوق الوالدين"

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۸۸۳، ومر الحديث ص: ۳۶۲، ياتي ص: ۹۲۸، ص: ۱۰۲۲۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ۶ کا مقصد ص: ۵۱۳۔

۵۵۷۸ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِبَايِرَ أَوْ سُئِلَ عَنِ الْكِبَايِرِ فَقَالَ الشُّرْكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَايِرِ قَالَ قَوْلُ الزُّورِ أَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهُ قَالَ شَهَادَةَ الزُّورِ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبار کا ذکر کیا یا آنحضور ﷺ سے کبار کے متعلق پوچھا گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، کسی کا (ناحق) خون کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جھوٹ بولنا یا فرمایا جھوٹی گواہی دینا (عظیم ترین گناہ ہے) شعبہ نے بیان کیا کہ میرا قالب گمان یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے

جھوٹی گواہی فرمایا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوع | والحديث هنا من: ۸۸۳، من الحديث من: ۳۶۲، يأتي من: ۱۰۱۵۔ مسلم في الايمان، ترمذی فی البيوع وفي التفسير۔

﴿بَابُ صَلَاةِ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ﴾^{۳۱۹۳}

مشرک والد کے ساتھ صلہ رحمی کا بیان (یعنی اچھا سلوک کرنا)

۵۵۷۹ ﴿حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَخْبَرَنِي
أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آصِلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهَا لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ﴾

ترجمہ | حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میری ماں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرے پاس آئیں (وہ مشرک تھیں اس کا نام قبیلہ بفتح القاف وسكون الباء تھا) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اس کے ساتھ صلہ رحمی (نیک سلوک) کروں؟ آنحضرت نے فرمایا ہاں (اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کر) سفیان بن عیینہ نے کہا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "لا ينهاكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين" اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے سے منع نہیں کرتا جو دین کے بارے میں تم سے نہیں لڑے (سورہ محمّد آیت: ۸)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه صلى الله عليه وسلم امر فيه بصلة الوالدة
المشركة فيدخل فيه الوالد بالطريق الاولى.

تعد موضوع | والحديث هنا من: ۸۸۳، من الحديث من: ۳۵۷، من: ۳۵۲۔

تشریح | نطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ۶، ص: ۲۸۰۔

﴿بَابُ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ أُمِّهَا وَلَهَا زَوْجٌ﴾^{۳۱۹۴}

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَ قَدِمَتْ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ
فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ وَمُدَّتْهُمْ إِذْ عَاهَدُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنِهَا

فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمَّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا قَالَ
نَعَمْ صِلِي أُمَّكَ.

خاندانی مسلمان عورت کا اپنی مشرک ماں کے ساتھ صلہ رحمی (نیک سلوک) کرنا

”وقال اللبث الخ“ اور لیث بن سعد نے بیان کیا کہ مجھ سے ہشام نے بیان کیا انھوں نے عروہ سے ان سے حضرت اسماءؓ نے بیان کیا کہ میری ماں جو مشرک تھیں ان دنوں میں (مدینہ منورہ میں) آئیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے صلح کا زمانہ تھا اس کا باپ (یعنی میرا نانا) بھی اس کے ساتھ تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور میں نے عرض کیا کہ میری ماں آئی ہیں اور وہ محبت آمیز سلوک کی خواہشمند ہیں کیا میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ کر سکتی ہوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہاں اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ کرو۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة اذا قلنا ان الضمير في ولها راجع الى المرأة اذا
اسماء كانت زوجة للزبير وقت قدومها الخ (قس)

تعد ووضعه | او الحديث هنا ص: ۸۸۳ ومر الحديث ص: ۳۵۷، ص: ۳۵۳۔

۵۵۸۰ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرْقَلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ
يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُرْنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَقَابِ وَالصَّلَاةِ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ ابوسفیانؓ نے انہیں خبر دی کہ ہرقل (بادشاہ روم) نے انہیں بلا بھیجا (پھر پورا قصہ بیان کیا جو کتاب الوحی کی آخری حدیث میں گذرا اس میں یہ ہے کہ ہرقل نے پوچھا فَمَا يَا مُرْكَمْ يَعْنِي وَه
نبی تمہیں کیا حکم دیتے ہیں؟) ”فقال“ تو ابوسفیان نے جواب دیا ”یا مورنا بالصلاة الخ“ وہ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم ہمیں نماز، صدقہ، پاک دامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة بعموم لفظ الصلاة واطلاقه:

یعنی اس حدیث میں صلہ رحمی کا ذکر ہے مطلب یہ ہے کہ اس میں رشتہ داروں سے نیک سلوک کرنے کا ذکر ہے اس
میں ماں بھی داخل ہے۔

تعد ووضعه | او الحديث هنا مختصرا ص: ۸۸۳، باقی مواضع کیلئے دیکھئے نصر الباری جلد اول، ص: ۱۵۵۔

تشریح | مفصل تشریح کے لئے ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد اول، ص: ۱۵۶۔

﴿بَابُ صَلَاةِ الْإِخِ الْمَشْرِكِ﴾^{۳۱۹۵}

مشرک بھائی کے ساتھ صلہ رحمی (نیک سلوک کرنا)

۵۵۸۱ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ رَأَى عُمَرُ حَلَّةَ سَيِّرَاءِ تَبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتِغِ هَذِهِ وَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوُفُودُ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحَلَلٍ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحَلَّةٍ فَقَالَ كَيْفَ أَلْبَسْتُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكُهَا لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنْ تَبِيعَهَا أَوْ تَكْسُوهَا فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى إِخِ لَه مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ﴾

ترجمہ | عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا انھوں نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے ایک ریشمی حلہ فروخت ہوتے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ حلہ خرید لیجئے اور جمعہ کے دن اور جب آپ کے پاس وفود آئیں تو اسے پہنا کیجئے آنحضرتؐ نے فرمایا یہ ریشمی حلہ وہی پہنے گا جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ویسے ہی کپڑے کے (یعنی ریشمی حلے کے) متعدد حلے آئے تو آنحضرتؐ نے ان میں سے ایک حلہ حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دیا تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا میں اسے کیسے پہن سکتا ہوں حالانکہ آپ اس حلہ کے متعلق ایسا ایسا فرما چکے ہیں حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے یہ حلہ تجھے اس لئے نہیں دیا ہے کہ تو خود پہنے بلکہ اس لئے دیا ہے کہ تم اسے بیچ دو یا کسی کو پہنا دو چنانچہ حضرت عمرؓ نے اپنے ایک بھائی کو بھیج دیا جو مکہ میں تھا اور ابھی اسلام نہیں لایا تھا۔ (حضرت عمرؓ کے اخیانی بھائی تھے یارضاؓ وغیرہ)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعداد موضوعہ | والحديث هنا ص: ۱۲۱، ص: ۱۲۲، ص: ۱۳۰، ص: ۲۸۳، ص: ۳۵۶، ص: ۳۵۷ وغیرہ۔

﴿بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الرَّحِمِ﴾^{۳۱۹۶}

صلہ رحمی کی فضیلت

”صلة الرحم“ بفتح الراء و كسر الحاء المهملة اى الاقارب من بينه وبين الاخر. یعنی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے کی فضیلت کا بیان۔

۵۵۸۲ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ الْقَوْمُ مَا لَهُ مَا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبٌ مَا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرَّهَا قَالَ كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَأْسِهِ﴾

ترجمہ حضرت ابوایوب انصاریؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے۔

(دوسری سند امام بخاریؒ نے کہا) اور مجھ سے عبدالرحمن بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے بہز بن اسد بصری نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عثمان بن عبد اللہ بن موهب اور ان کے والد عثمان بن عبد اللہ ان دونوں نے سنا موسیٰ بن طلحہ سے اور انھوں نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے اس پر لوگوں نے کہا اس کو کیا ہو گیا ہے؟ اسے کیا ہوا ہے؟ (یعنی اسے پوچھنے کی کیا ضرورت) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے سوال کی حاجت ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور نماز قائم رکھو، زکوٰۃ دیتے رہنا اور صلہ رحمی کرتے رہنا اب سواری کو چھوڑ دو، راوی نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ اس وقت سواری پر تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله وتصل الرحم.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۸۵، مر الحديث ص: ۱۸۷۔

تحقیق و تشریح | "أَرَبٌ مَا لَهُ" بفتح الهمزة والراء بعدها موحدہ منونة بالرفع ای له حاجة (قس)

﴿بَابُ اِثْمِ الْقَاطِعِ﴾^{۳۱۹۷}

قطع رحم کرنے والے کا گناہ (رشتہ کاٹنے والے کا گناہ)

۵۵۸۳ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْنِبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ

بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ إِنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت جبیر بن مطعم نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ قطع رحم کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ للحديث للترجمة ظاهرة.

تعدیه ووضعه | والحديث هنا ص: ۸۸۵ واخرجه مسلم في الادب وابدوداود في الزكاة والترمذی فی البر. (قس)

﴿ بَابٌ مِنْ بُسْطٍ لَهُ فِي الرِّزْقِ بِصِلَةِ الرَّحِمِ ﴾^{۳۱۹۸}

جس کے رزق میں صلہ رحمی کی وجہ سے فراخی (وسعت) دی گئی ہو

(یعنی رشتہ داروں سے نیک سلوک کرنا وسعت رزق کا باعث ہوتا ہے)

۵۵۸۴ ﴿ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ جسے پسند ہے کہ اس کی روزی میں کشادگی پیدا کی جائے اور اس کی عمر دراز کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ للحديث للترجمة ظاهرة.

تعدیه ووضعه | والحديث هنا ص: ۸۸۵۔

۵۵۸۵ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاہتا ہو کہ اس کے رزق کو کشادہ کیا جائے اور اس کی عمر دراز ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ للحديث للترجمة ظاهرة.

تعدو موضوع | والحديث هنا ص: ۸۸۵۔

﴿باب من وصل وصله الله﴾^{۳۱۹۹}

جس نے صلہ رحمی کی اس پر اللہ کے افضال ہوں گے

۵۵۸۶ ﴿حَدَّثَنِي بَشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ قَالَتْ الرَّحْمُ هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مِنْ وَصَلِكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَهُوَ لَكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی جب اس سے فراغت ہوئی تو رحم (ناطہ) نے عرض کیا یہ اس شخص کی جگہ ہے جو قطع رحم سے تیری پناہ مانگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ جو شخص تجھ کو جوڑے میں بھی اس سے جوڑوں (ملاپ رکھوں) اور اس سے توڑوں جو تم سے اپنے آپ کو توڑے، رحم نے کہا کیوں نہیں ضرور میں راضی ہوں اے رب، اللہ تعالیٰ نے فرمایا بس یہ تیرے لئے ہے (یعنی تجھ کو دیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو اس کی تصدیق میں (سورہ محمد کی) یہ آیت پڑھ لو فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ (محمد: ۲۲)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدو موضوع | والحديث هنا ص: ۸۸۵، مر الحديث ص: ۷۶ في التفسير.

۵۵۸۷ ﴿حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّحِمَ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ اللَّهُ مَنْ وَصَلِكِ وَصَلَّتْهُ وَمَنْ قَطَعَكَ قَطَعَتْهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم مشتق ہے رحمان سے (یعنی رحمان سے تعلق ہے) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (رحم سے) فرمایا جو تجھے ملائے گا میں بھی اسے ملاؤں گا اور جو تجھے کاٹے گا میں اسے کاٹوں گا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدر موضعه | والحديث هنا ص: ۸۸۵۔

۵۵۸۸ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي نُورٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِمُ شِجْنَةٌ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَتْهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَتْهُ﴾

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رشتہ داری (رحمن کی) شاخ ہے جو شخص اس سے ملے میں اس سے ملتا ہوں اور جو اس سے قطع تعلق کرے میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدر موضعه | والحديث هنا ص: ۸۸۵ تا ۸۸۶۔

﴿بَابُ يَبْلُ الرَّحِمِ بِبِلَالِهَا﴾^{۳۲۰۰}

رشتہ کو اس کی تری سے تر رکھے

تحقیق و تشریح | ”باب“ بالتونین. ”یبل“ فعل معروف کی صورت میں اس کا فاعل محذوف ہوگا ای شخص المکلف اور ”الرحم“ مفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہوگا۔

”بِبِلَالِهَا“ بکسر الموحدة الاولى وفتح الثانية وکسرھا والبلاال بمعنی البلبل یعنی تری۔ اور یہ بھی جار ہے کہ ”یبل“ بضم اوله بالمشاة یعنی مجہول کا صیغہ پڑھا جائے اس صورت میں الرحم مرفوع ہوگا۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا ”رشتہ داری کو اس کی تری سے تر رکھا جائے۔“

۵۵۸۹ ﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُولُ إِنَّ آلَ أَبِي قَالَ عَمْرُو فِي كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِيَاضٍ لَيْسُوا بِأَوْلِيَائِي إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللَّهُ وَصَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ زَادَ عَنبَسَةَ بْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ بِيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَلَكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبْلَاهَا بِبِلَاهَا يَعْنِي أَصْلَهَا بِصِلَتِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بِلَاهَا كَذَا وَقَعَ
وَبِلَايَهَا أَجُودٌ وَأَصْحٌ وَبِلَاهَا لَا أَعْرِفُ لَهُ وَجْهًا

ترجمہ حضرت عمرو بن عاصؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اعلانیہ فرماتے تھے خفیہ طور پر نہیں آپ ﷺ فرماتے تھے اِنْ آل ابی۔

”قَالَ عمرو“ (ہو ابن عباس شیخ البخاری) عمرو بن عباس نے بیان کیا کہ محمد بن جعفر (یعنی غندر عمرو بن عباس کے شیخ) کی کتاب میں یہاں بیاض ہے (یعنی اس لفظ آل کے بعد کوئی لفظ چھوٹا ہوا ہے) میرے اولیاء نہیں ہیں (یعنی جن لوگوں نے اسلام قبول نہیں کیا وہ میرے اولیاء نہیں ہیں گورشتہ داری ہو) میرا ولی صرف اللہ ہے اور صالح مسلمان۔ (گو ان سے نسبی رشتہ نہ ہو) عنبہ بن عبد الاحد نے بیان بن بشر سے انھوں نے قیس سے انھوں نے عمرو بن العاصؓ سے اتنا اضافہ کیا ہے۔ عمرو بن العاصؓ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا البتہ ان سے رشتہ داری ہے اس کی تری سے ترکوں کا یعنی اگر وہ صلہ رحمی کریں گے تو میں بھی صلہ رحمی کروں گا۔ ”قال ابو عبد اللہ“ ببلاھا یعنی بعض روایتوں میں ببلالھا کے بجائے ببلاھا ہے لیکن ببلالھا زیادہ صحیح ہے اور ببلاھا کا کوئی مطلب میری سمجھ میں نہیں آتا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قوله ”ابلھا ببلالھا“

تعدیل موضوعہ او الحدیث هنا ص: ۸۸۶۔

﴿بَابُ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي﴾^{۳۲۰۱}

بدلہ دینے والا (در حقیقت) صلہ رحمی کرنے والا نہیں

یعنی بدلہ دینا درحقیقت صلہ رحمی نہیں ہے بلکہ یہ تو صرف معاوضہ ہے۔

۵۵۹۰ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو وَفَطْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ لَمْ يَرْفَعَهُ الْأَعْمَشُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ حَسَنٌ وَفَطْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَّتْهَا﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدلہ دینے والا درحقیقت صلہ رحمی کرنے والا نہیں (یعنی جو شخص بدلہ کے طور پر اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا ہے وہ صلہ رحمی کا حق ادا کرنے والا نہیں ہے) البتہ صالح۔

رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ نہ کیا جا رہا ہو تب بھی وہ صلہ رحمی کرے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدر ووضعم | او الحديث هنا ص: ۸۸۶ اخرجه ابو داود في الزكوة والترمذی فی البر.

تشریح | امام بخاری نے اس حدیث کو بواسطہ محمد بن کثیر تین راویوں اعمش، اور حسن بن عمر اور فطر (بکسر الفاء و سکون الطاء) کے ذریعہ امام مجاہد سے روایت کیا ہے اور تینوں سے سفیان ثوری روایت کرتے ہیں۔ سفیان ثوری نے کہا کہ اعمش نے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا بلکہ حضرت عبداللہ بن عمر کا قول نقل کیا ہے البتہ حسن اور فطر ان دونوں نے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

﴿بَابٌ مِّنْ وَصَلَ رَحِمَهُ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ اسْلَمَ﴾^{۳۲۰۲}

جس نے شرک کی حالت میں صلہ رحمی کی پھر مسلمان ہو گیا

۵۵۹۱ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنُّتُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَلَاةٍ وَعَقَاقِفَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِي فِيهَا مِنْ أَجْرٍ قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ وَيُقَالُ أَيضًا عَنْ أَبِي الْيَمَانِ أَتَحَنُّتُ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَصَالِحٌ وَابْنُ الْمُسَافِرِ أَتَحَنُّتُ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ التَّحَنُّتُ التَّبَرُّرُ وَتَابَعَهُمْ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ﴾

ترجمہ | حضرت حکیم بن حزام نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ تھلائیے کہ کچھ کام ہیں جو میں عبادت کی نیت سے کفر کے زمانے میں کرتا تھا یعنی صلہ رحمی اور آزاد کرنا اور خیرات کرنا تو کیا میرے لئے ان میں ثواب ہے؟ (کیا مسلمان ہونے کے بعد ان کا ثواب مجھ کو ملے گا؟) حکیم نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو مسلمان ہوا ہے ان نیکیوں کے ساتھ جو تو پہلے کر چکا ہے۔

”وَيُقَالُ أَيضًا الْخُ“ بعضوں نے ابوالیمان سے بجائے اتحنث کے اتحنث بالمشاة الفوقية بدل المثلثه نقل کیا ہے (یہ امام بخاری کا قول ہے، ولضعف هذا ذكره بصيغة التعمير)

”وقال معمر وصالح الخ“ اور معمر بن راشد اور صالح اور ابن مسافر نے بھی اتحنث (بالمشاة الفوقية) روایت کیا ہے۔ اور ابن اسحاق نے کہا التحنث (بالمثلثة) کے معنی نیکی و عبادت کرنا۔ اور ان لوگوں یعنی زہری وغیرہ کی متابعت ہشام نے اپنے والد عمرو سے کی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة توخذ معنی الحدیث .

تعد ووضعه | والحدیث هنا ص: ۸۸۶ ورو الحدیث ص: ۱۹۳، ص: ۲۹۶، ص: ۳۳۳، ۳۳۵۔

تشریح | مفصل وکمل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد پنجم، ص: ۱۰۲ تا ۱۰۳۔

﴿بَابٌ مِّنْ تَرْكِ صَبِيَّةٍ غَيْرِهِ حَتَّى تَلْعَبَ بِهِ أَوْ قَبْلَهَا أَوْ مَازَحَهَا﴾

جس نے دوسرے کے بچے کو اپنے ساتھ کھیلنے دیا

یا اسے بوسہ دیا یا اس کے ساتھ ہنسی مذاق کی

۵۵۹۲ ﴿حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدِ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَى فَمِصُّ أَصْفَرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَةٌ سَنَةٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَلَذَهَبْتُ الْعَبُّ بِخَاتَمِ التَّبَوُّةِ فَرَبَّرَنِي أَبِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِلِي وَأَخْلَقِي ثُمَّ أَبِلِي وَأَخْلَقِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَبِقِيَّتِ حَتَّى ذَكَرَ يَعْنِي مِنْ بَقَائِهَا﴾

ترجمہ | ام خالد بنت خالد بن سعید نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی اور میں ایک زرد قمیض پہنے ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سَنَةٌ سَنَةٌ، عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا کہ یہ لفظ حبشی زبان میں اچھا کے معنی میں ہے ام خالد نے بیان کیا کہ پھر میں آنحضرت ﷺ کی خاتم نبوت سے کھینے لگی (میں اس وقت کم سن بچی تھی) تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دے (کھینے دے) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یعنی درازی عمر کیلئے دعا دی) أَبِلِي (بفتح الهمزة و كسر اللام) وَاخْلَقِي (بفتح الهمزة و سكون المعجمة و كسر اللام) پرانا اور بوسیدہ کر پھر پرانا کر اور بوسیدہ کر پھر پرانا کر اور بوسیدہ کر (یعنی اللہ تعالیٰ تیری عمر دراز کرے) عبد اللہ بن مبارک نے بیان کیا کہ انھوں نے طویل عمر پائی اور اتنی طویل عمر کہ چرچے ہونے لگے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "فذبت العب"۔

تعد ووضعه | والحدیث هنا ص: ۸۸۶، ص: ۳۳۲، ص: ۵۳۷، ص: ۸۶۶، ص: ۸۶۹۔

﴿بَابُ رَحْمَةِ الْوَالِدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ﴾^{۳۲۰۳}

وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ

بچہ پر شفقت کرنا اور اسے بوسہ دینا اور گلے سے لگانا

اور ثابت بنانی نے حضرت انسؓ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے صاحبزادے) ابراہیم رضی اللہ عنہ کو لیا اور انہیں بوسہ دیا اور سونگھا۔ اس کو بخاری نے کتاب الجنائز، ص: ۴۱ میں وصل کیا ہے۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ۴، ص: ۲۸۶۔

۵۵۹۳ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ قَالَ كُنْتُ شَاهِدًا لِابْنِ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبُعُوضِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ فَقَالَ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ انظُرُوا إِلَيَّ هَذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبُعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُمَا رِيحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا﴾

ترجمہ | عبدالرحمن بن ابی نعم نے بیان کیا کہ میں حضرت ابن عمرؓ کی خدمت میں موجود تھا اور آپؓ سے ایک شخص نے (حالات احرام میں) پچھرنے کے متعلق پوچھا (کہ اس کا کیا کفارہ ہوگا؟) ابن عمرؓ نے درمیان میں فرمایا کہ تم کہاں کے ہو؟ اس نے بتایا کہ عراق کا، ابن عمرؓ نے (لوگوں سے) فرمایا اس شخص کو دیکھو پچھری جان لینے کے تاوان کا مسئلہ مجھ سے پوچھتا ہے حالانکہ ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے نواسہ کو قتل کر ڈالا ہے اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ یہ دونوں (حضرت حسن و حضرت حسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دونوں پھول ہیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "هما ريحانتي من الدنيا" والريحان مما

يشم والولد مما يشم ويقبل.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۸۸۶ من الحديث ص: ۵۳۰۔

تشریح | مزید کے لئے مطالعہ کیجئے جلد ہفتم، ص: ۷۳۳۔

۵۵۹۳ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا فَلَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ

فَقَالَ مَنْ يَلِي مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ ﴿

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ایک عورت میرے پاس مانگنے کیلئے آئی اس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں اس نے میرے پاس سے ایک کجور کے علاوہ کچھ نہ پایا میں نے وہ کجور اسے دے دی تو اس نے وہ کجور اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دی پھر اٹھی اور چلی گئی اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آنحضرتؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس طرح کی لڑکیوں کا کچھ بھی منتظم ہو (ذمہ دار بنے، محبت کرے) اور ان کے ساتھ اچھا معاملہ کرے تو یہ اس کیلئے جہنم سے حجاب بن جائیں گی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان المرأة التي معها ابنتان لم تتناول شيئا من تلك التمرة التي اعطتها ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها رحمة وشفقة على بنتيها.

تعدو وضعاً | والحديث هنا من: ۸۸۷ من الحديث من: ۱۹۰، اخرجه مسلم جلد ثانی ص: ۳۳۰ والترمذی

فی البر.

تشریح | یہی حدیث عائشہؓ بخاری، ص: ۱۹۰ میں ہے جس کے الفاظ ہیں من ابتلی من هذه البنات بشيء یعنی جو شخص ان بیٹیوں کی وجہ سے کسی آزمائش میں پھنس جائے الخ۔ تقریباً یہی الفاظ ترمذی جلد ثانی کتاب البر کے ہیں من ابتلی بشيء من هذه البنات الخ، نیز مسلم جلد ثانی، ص: ۳۳۰۔ مفہوم میں کوئی خاص فرق نہیں ہے کیونکہ منتظم ہونا، پھنسا اور ذمہ دار بننا قریب المفہوم ہے۔

اشکال و جواب: مسلم شریف جلد ثانی، ص: ۳۳۰ میں ایک حدیث ہے:

عن عائشة انها قالت جاء نبي مسكينة تحمل ابنتين لها فاطعمتها ثلاث تمرات فاعطت كل واحدة منهما تمره ورفعت الي فيها تمره لناكلها الخ

مسلم کی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اس مانگنے والی عورت کو تین کجوریں دیں بظاہر تعارض ہے۔
جواب: اصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اس عورت کو تین کجوریں دیں جیسا کہ مسلم کی روایت میں ہے اس عورت نے پہلے ایک ایک کجور دونوں لڑکیوں کو دیدی اور تیسری کجور خود کھانے کا ارادہ کیا مگر اولاد کی غایت شفقت و رحمت کی بنا پر تیسری کجور کے دو ٹکڑے کر کے وہ بھی لڑکیوں ہی کو دیدی، تو بعض راویوں نے صرف اس تیسری اور آخری کجور کا ذکر کیا اس لئے اس میں ایسا رقاب ہے۔

(۲) بعض حضرات نے تعدد واقعہ پر محمول کیا۔ واللہ اعلم

۵۵۹۵ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَامَهُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلِي

عَاتِقِهِ فَصَلَّى فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا ﴿﴾

ترجمہ | حضرت ابو قتادہ انصاریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور امامہ بنت ابی العاص (جو آپ ﷺ کی نواسی تھی اور بیچی تھی) آپ ﷺ کے شانہ مبارک پر تھیں پھر آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھی جب حضور اکرم ﷺ رکوع کرتے تو اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے (یعنی اپنی گردن پر اٹھا لیتے)

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة توخذ من فعله صلى الله عليه وسلم وذلك مرحمته وشفقته

على ولد الولد و ولد الولد ولد لان امامة بنت ابى العاص بن الربيع من زينب بنت النبى ﷺ.

تعد موضوع | والحديث هنا ص: ۸۸۷ ومر الحديث ص: ۷۴، باقى مواضع كيلئے ديكهئے نه البارى ص: ۱۱۰-

تشرح | مطالعہ كيجئے نصر البارى جلد ثالث، ص: ۱۱۰-

۵۵۹۶ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ

أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ

وَعِنْدَهُ الْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا فَقَالَ الْأَفْرَعُ إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَالِدِ مَا قَبَلْتُ

مِنْهُمْ أَحَدًا فَنظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يُرْحَمَ لَا يُرْحَمُ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا

اور آنحضرت ﷺ کے پاس اقرع بن حابسؓ بیٹھے ہوئے تھے اس پر اقرع نے کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں میں نے انہیں

سے کسی کو بوسہ نہیں دیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا پھر فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوع | والحديث هنا ص: ۸۸۷-

۵۵۹۷ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَقَبَّلُونَ الصَّبِيَّانَ فَمَا

نُقِبَلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَلِكُ لَكَ أَنْ تَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے

اور کہا آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں ہم لوگ تو انہیں بوسہ نہیں دیتے (یعنی ان سے پیار و محبت نہیں کرتے ہیں) تو نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیا کر سکتا ہوں (میں تیرے دل میں رحم توڑے ڈال سکتا ہوں) جب اللہ نے تیرے

دل سے رحم نکال دیا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدو موضعہ | والحديث هنا م: ۸۸۷۔

تشریح | قوله "جاء اعرابي الخ" قيل يحتمل ان يكون الاقرع بن حابس، ويحتمل ان يكون قيس بن

عاصم التميمي قلت ويحتمل ان يكون عيينه بن حصن لزارى (عمده)

۵۵۹۸ ﴿حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَى فَاِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْيُهَا بِسَفْيٍ إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَالصَّقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَوْنَ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ اللَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بَوْلِدِهَا﴾

ترجمہ | حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ قیدی آئے قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کے پستان سے دودھ اتر کر بہ رہا تھا جب اس نے قیدیوں میں ایک بچہ کو پایا تو اسے لے لیا (غالبا یہ بچہ اسی عورت کا تھا جو گم ہو گیا تھا) اس عورت نے اس بچہ کو لیا اور اپنے پیٹ سے لگا لیا اور اسے دودھ پلانے لگی تو ہم سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ نہیں جب تک اس کو قدرت ہوگی وہ اپنے بچہ کو آگ میں نہیں ڈالے گی اب آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ عورت اپنے بچہ پر جتنی مہربان ہے اس سے بہت زیادہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحیم ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من معنى الحديث.

تعدو موضعہ | والحديث هنا م: ۸۸۷، اخرجہ مسلم فی التوبہ.

﴿بَابُ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ﴾^{۳۲۰۵}

اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سوحے بنائے (ولابی ذر فی مائة جزء) (قس)

ہمارے ہندوستانی نسخہ میں ہے باب بغیر ترجمہ

۵۵۹۹ ﴿حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ الْبَهْرَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ فِي مِائَةِ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاخَمُ الْخَلْقُ حَتَّى تَرْفَعَ الْقُرْسُ حَالِهَا عَنْ وَلَدِهَا

خَشِيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ ﴿

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ نے رحمت کے سوحے کئے ہیں ان میں سے نانوے حصے اپنے پاس رکھ چھوڑے ہیں اور صرف ایک حصہ زمین پر اتارا ہے اسی ایک جز (حصہ) کی مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ گھوڑی اپنے بچے کے اوپر سے اپنا پاؤں اٹھا لیتی ہے اس خوف سے کہ اسے تکلیف ہوگی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدی موضع | والحديث هنا ص: ۸۸۷، أخرجه مسلم في التوبة.

﴿ بَابُ قَتْلِ الْوَالِدِ خَشِيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَهُ ﴾

اولاد کو اس خوف سے مار ڈالنا کہ انہیں اپنے ساتھ کھلانا پڑے گا

(یعنی روزی کے خوف سے اولاد کو قتل کرنا)

۵۶۰۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحَبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ بَدَأًا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشِيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ لَا يَذْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ الْآيَةَ ﴿

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم اللہ کا کسی کو شریک بناؤ حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا گناہ؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمہاری روزی میں شریک ہوگی، انھوں نے پوچھا اس کے بعد کون سا گناہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو اور اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد کی تصدیق میں آیت نازل فرمائی: "والذين لا يدعون مع الله الها آخرا الآية"

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدی موضع | والحديث هنا ص: ۸۸۷ من الحديث في التفسير ص: ۶۴۳، ياتی ص: ۱۰۰۶، ص: ۱۱۲۲۔

باقی مواضع کیلئے جلد ۹، ص: ۲۵ دیکھئے۔

تھے اور حضرت حسنؓ کو اپنی دوسری ران پر بٹھاتے تھے پھر دونوں کو ملاتے اور فرماتے اے اللہ ان دونوں پر رحم کر کیوں کہ میں بھی ان دونوں پر رحم کرتا ہوں۔

”و عن علی الخ“ اور علی بن مدینی سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید لقظان نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان تمیمی نے بیان کیا انھوں نے ابو عثمان نہدی سے حدیث نقل کی سلیمان تمیمی نے بیان کیا کہ اس سے میرے دل میں کچھ شک پیدا ہو گیا (جب ابو تمیمہ نے یہ حدیث ابو عثمان نہدی سے بیان کی تو میرے دل میں شک پیدا ہوا) کہ میں نے ابو عثمان سے بہت سی حدیثیں سنیں پھر یہ حدیث کیوں نہیں سنی پھر میں نے اپنی حدیثوں کی کتاب دیکھی تو میں نے اس حدیث کو بھی ان احادیث میں لکھا ہوا پایا جنہیں میں نے ابو عثمان سے سنا تھا (اس وقت میرا شک دور ہوا)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تقدیر و موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۸۸ من الحديث ص: ۵۲۹، ص: ۵۳۰۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم، ص: ۷۳۰۔

﴿بَابُ حُسْنِ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيمَانِ﴾^{۳۲۰۹}

مراسم و تعلقات کو نبھانا کمال ایمان میں سے ہے

(یعنی باپ کے دوست و احباب سے تعلق رکھنا، عزت و احترام کرنا اسی طرح شاگرد کو اپنے استاذ سے محبت و تعلق رکھنا غرضیکہ ہر نیک کام کمال ایمان میں سے ہے۔

۵۶۰۳ ﴿حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غَرَّتْ عَلِيَّ امْرَأَةٌ مَا غَرَّتْ عَلِيَّ خَدِيجَةَ وَلَقَدْ هَلَكْتُ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بَعْلَاتِ سِنِينَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يَسْرِهَا بَيْتِ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَسَبٍ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْبَحُ الشَّاةُ ثُمَّ يُهْدَى فِي خَلْتِهَا مِنْهَا﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھے کسی عورت پر اتنی غیرت نہیں آئی (رشک نہیں آئی) جتنی حضرت خدیجہؓ پر حالانکہ وہ میرے نکاح سے تین سال قبل وفات پا چکی تھیں (میری غیرت و رشک کی وجہ یہ تھی) کہ میں آنحضرت ﷺ کو بکثرت خدیجہؓ کا ذکر کرتے سنتی تھی اور آنحضرت ﷺ کو ان کے رب نے حکم دیا کہ خدیجہؓ کو جنت میں ایک موتی کے محل کی خوشخبری سنا دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری ذبح کرتے تو ان کی سہیلیوں کو اس کا گوشت تحفہ بھیج دیتے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في حسن العهد وهو اهداء النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

اللحم لاختوان خديجة ومعارفها الخ (عمله)

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں: فان قلت ما وجه المطابقة بين الحديث والترجمة؟ اجيب بان لفظ الترجمة ورد في حديث عائشة عند الحاكم والبيهقي في الشعب من طريق صالح بن رستم عن ابن ابي مليكة عن عائشة قالت جاءت عجوز الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال كيف انتم كيف حالكم كيف كنتم بعدنا؟ قالت بخير بابي انت وامى يا رسول الله: فلما خرجت قلت يا رسول الله تقبل على هذه العجوز هذا الاقبال فقال يا عائشة انها كانت تاتينا زمان خديجة وان حسن العهد من الايمان فاكتفى البخارى بالاشارة على عائشة تشجيها للاذهان فعمده الله تعالى بالرحمة والرضوان. (قسطلانی)

تعد موضوع | والحديث هنا ص: ۸۸۸، من الحديث ص: ۵۳۸، ص: ۵۳۹، ص: ۷۸۷۔

﴿باب ۲۲۱۰ فضل من يعول يتيمًا﴾

یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت

۵۶۰۳ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَقَالَ بِإِضْبَاعِهِ السَّبَابِيَّةَ وَالْوَسْطَى﴾

ترجمہ | حضرت اہل بن سعد ساعدی نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ ﷺ نے شہادت اور درمیانی انگلیوں کے اشارہ سے قرب کو بتلایا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تو خلد من معنى الحديث.

تعد موضوع | والحديث هنا ص: ۸۸۸ و من الحديث ص: ۷۹۹۔

تشریح | یتیموں اور بے کس بیواؤں کی خبر گیری اور پرورش عظیم ترین عبادت ہے جہاد کے برابر ثواب ہے۔

﴿باب ۲۲۱۱ ارملة الساعي على الارملة﴾

ارملة بفتح الميم التي لازوج لها

بیواؤں کیلئے کوشش کرنے والا (پرورش کرنے والے کا ثواب)

۵۶۰۵ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدِّيَلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ﴿

ترجمہ | مفوان بن مسلم سے روایت ہے (جو تابعی ہیں) وہ اس حدیث کو (مرسلاً) روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ اور مسکین کیلئے کوشش کرنے والا (اجر و ثواب میں) مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے یا اس شخص کی طرح ہے جو دن میں روزے رکھتا ہے اور رات کو عبادت کرتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | أو الحديث هنا ص: ۸۸۸۔

تشرح | اسماعيل بن عبد الله هو اسماعيل بن ابي اويس بن اخذ مالك بن انس.

”حدیثنا اسماعیل الخ“ حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مذکورے کی مثل روایت کی۔

(یہ حدیث موصول ہے اور پہلی حدیث مرسل ہے)

مطابقتہ للترجمة | هذ طریق آخر فی الحديث المذكور.

تعد موضوعه | أو الحديث هنا ص: ۸۸۸ و مر الحديث ص: ۸۰۵۔

﴿ بَابُ السَّاعِي عَلَى الْمِسْكِينِ ﴾^{۳۲۱۲}

مسکین (محتاج) کیلئے کوشش کرنے والا

﴿۵۶۰۶﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ يَشْكُ الْقَعْنَبِيُّ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتَرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يَفْطِرُ ﴿

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ اور محتاج کیلئے کوشش کرنے والا (خبر گیری کرنے والا) مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے (اجر و ثواب میں) ”و احسبه“ عبد اللہ بن مسلمہ تعنی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ امام مالکؒ نے کہا (اس میں تعنی کوشش ہے) اس شخص کی طرح ہے (ثواب میں) جو رات بھر عبادت کرتا

ہے اور تھکتا نہیں اور دن میں روزے رکھتا ہے بے روزے نہیں رہتا۔

مطابقتہ للترجمة | هذا الحديث هو الذي ذكره قبل هذا الباب عن ابي هريره الخ (عمده)

تعد موضوعه | والحديث هنا من: ۸۸۸ ومر الحديث من: ۸۰۵۔

﴿باب رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ﴾^{۳۲۱۳}

انسانوں اور جانوروں (سب) پر رحم کرنا

۵۶۰۷ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي سَلِيمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبِيَّةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً فَظَنَّ أَنَا اشْتَقْنَا أَهْلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرَنَا وَكَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَىٰ أَهْلِيكُمْ فَعَلِمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أَصَلِّي وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَدِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَوْمُكُمْ أَكْبَرُكُمْ﴾

ترجمہ | ابوسلیمان مالک بن حویرث نے بیان کیا کہ ہم لوگ (اپنے ملک سے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم سب جو ان تقریباً ہم عمر تھے اور ہم لوگوں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بیس روز قیام کیا پھر حضور اکرم ﷺ کو خیال ہوا کہ ہمیں گھر جانے کا شوق ہے (ہمیں گھر کے لوگ یاد آرہے ہوں گے) اور آنحضرت ﷺ نے ہم سے ان کے متعلق پوچھا جنہیں ہم اپنے گھروں میں چھوڑ کر آئے تھے تو ہم نے آپ ﷺ سے بیان کر دیا اور آنحضرت ﷺ نرم دل بڑے رحم کرنے والے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ اپنے گھر والوں کے پاس واپس جاؤ اور گھر والوں کو تعلیم دو اور اچھی باتوں کا حکم دو اور تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص تمہارے لئے اذان دے پھر جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کزنے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وكان رفيقاً رحيمًا"

تعد موضوعه | والحديث هنا من: ۸۸۸ مر الحديث من: ۸۷۷، ۸۸، ۸۸، ۹۰، ۹۵، ۱۱۳، ۳۹۹،

ص: ۱۰۷۶۔

۵۶۰۸ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَىٰ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقِ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بَيْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ التُّرَىٰ

مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ بَلَغَ بِي
فَنَزَلَ الْبِنْرُ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِيَدِهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَفَقَرَّ لَهُ قَالُوا يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا فَقَالَ نَعَمْ لِي كُلُّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٌ أَجْرٌ ﴿۱﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ایک شخص راستہ چل رہا تھا کہ اسے بہت زور کی پیاس لگی پھر اس نے ایک کنواں دیکھا تو وہ اس میں اتر اور پانی پیا پھر باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کچھڑ چاٹ رہا ہے اس شخص نے اپنے دل میں کہا بلاشبہ اس کتے کو پیاس کے مارے اسی طرح کی تکلیف پہنچی ہے جیسی مجھ کو پہنچی تھی چنانچہ وہ کنویں میں اتر اور اپنے موزے میں پانی بھر کر منہ سے دبا لیا (اور چڑھ کر باہر آیا) پھر کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ نے اس کام کی قدر کی اور اس کو بخش دیا یہ سن کر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جانوروں کے ساتھ بھلائی کرنے میں بھی ہم کو ثواب ملے گا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہاں ہر تر جگر والے (یعنی جاندار) میں ثواب ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الجزء الثانی للترجمة ظاهرة.

تعدو موضوعہ او الحدیث هنا ص: ۸۸۸ تا ص: ۸۸۹ و مر الحدیث ص: ۲۹، ص: ۳۱۸، ص: ۳۳۳ وغیرہ۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم، ص: ۸۲۔

۵۶۰۹ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّ أَبَاهُ رِيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ وَقَمْنَا مَعَهُ فَقَالَ
أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمَحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْنَا أَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَقَدْ حَجَّجْتِ وَإِسْعَاءُ يُرِيدُ رَحْمَةَ اللَّهِ ﴿۱﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نماز کیلئے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوئے اتنے میں ایک اعرابی (ذوالخویصرہ یا اقرع بن حابس) نماز ہی میں کہنے لگا اے اللہ مجھ پر رحم کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کر پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اعرابی سے فرمایا کہ تو نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا آپ ﷺ کی مراد اللہ کی رحمت تھی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الحدیث للترجمة توخذ من قوله لقد حججت واسعا یعنی ضيقت ما هو اوسع

من ذلك ورحمته وسعت كل شيء.

تعدو موضوعہ او الحدیث هنا ص: ۸۸۹۔

تشریح یہ اعرابی ذوالخویصرہ یمانی تھے جس نے مسجد میں پیشاب کیا تھا جیسا کہ ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی

ہے ایک اعرابی مسجد میں آئے اور کہا اللّٰهُم اغفر لی وللمحمد (ﷺ) ولا تغفر لاحد معنا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا لقد احتظرت واسعائکم تنجی الاعرابی فبال فی ناحية المسجد، الحدیث (عمدہ)
 ۵۶۱۰ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحِمِهِمْ وَتَوَادُّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمَى﴾

ترجمہ | حضرت نعمان بن بشیرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت کا اور محبت و شفقت کا معاملہ کرنے میں ایک جسم کے مثل دیکھو گے کہ جب کسی ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم بے خوابی اور بخار کو دعوت دیتا ہے (یعنی سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے کہ نیند اڑ جاتی ہے اور پورا جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تقدیر ووضوح | والحديث هنا ص: ۸۸۹، وهذا الحديث اخرجہ مسلم في الادب.

۵۶۱۱ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان جو بھی درخت لگاتا ہے پھر اس درخت سے کوئی انسان یا جانور کھاتا ہے تو یہ اس (لگانے والے) کیلئے صدقہ (کارثواب) ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان في غرس المسلم الذي ياكل منه الانسان والحيوان فيه معنى الترجمة والعطف عليهم لان حال المسلم يدل على انه يقصد ذلك وقت غرسه.

تقدیر ووضوح | والحديث هنا ص: ۸۸۹، ومر الحديث ص: ۳۱۲، مسلم جلد ثانی، ص: ۱۶۔

تشریح | امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ ان احادیث سے درخت لگانے اور کھیتی کرنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس کا ثواب ہمیشہ جاری رہے گا جب تک وہ درخت اور کھیتی قائم رہیں۔

اقوال : قد اختلف العلماء في اطيب المكاسب وافضلها فقبل التجارة وقيل الصنعة باليد وقيل الزراعة وهو الصحيح (شرح مسلم، ص: ۱۵)

۵۶۱۲ ﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ

سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ ﴿﴾
ترجمہ | حضرت جریر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رحم نہیں کرے گا رحم نہیں کیا جائے گا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "من لا يرحم لا يرحم" ﴿﴾

تعد وموضعه | والحديث هنا ص: ۸۸۹ وياتي في التوحيد ص: ۱۰۹۷۔

تشرح | كتاب التوحيد میں ہے قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرحم الله من لا يرحم الناس (بخاری، ص: ۱۰۹۷) ﴿﴾

﴿﴾ ^{۳۲۱۳} **بَابُ الْوَصَاةِ بِالْجَارِ** ﴿﴾

وقول الله تعالى "وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدِينَ إِحْسَانًا" الی قوله مُخْتَلًا فَخُورًا.

پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت

"اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا بیان اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرو اور شاہد الہی مُخْتَلًا فَخُورًا" تک (سورہ نساء آیت: ۳۶)

﴿﴾ ۵۶۱۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ يُوصِينِي جِبْرِيلُ بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَّثُهُ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام پڑوسی کے بارے میں مجھے مسلسل حکم دیتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ پڑوسی کو وراثت میں شریک کر دیں گے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد وموضعه | والحديث هنا ص: ۸۸۹ اخرجہ مسلم و ابو داود وابن ماجہ فی الادب و الترمذی فی البر

﴿﴾ ۵۶۱۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَّثُهُ ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام مجھے اس طرح مسلسل پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گذرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک کر دیں گے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۸۸۹۔

۲۲۱۵
﴿ **بَابُ إِثْمٍ مِّنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقِهِ** ﴾
يُوبِقُهُنَّ يُهْلِكُهُنَّ مَوْبِقًا مَّهْلِكًا.

اس شخص کے گناہ کا بیان جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو

”یوبقهن“ بمعنی یھلکھن ان کو ہلاک کر دے از افعال ایباق سے مضارع کا صیغہ ہے آیت ہے سورہ شوری

میں ”أَوْ يُوبِقُهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيرٍ“

”موبقا“ بمعنی مھلکا یعنی ہلاکت کی جگہ طرف مکان۔

۵۶۱۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي شَرِيحٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ وَمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ تَابَعَهُ شِهَابَةُ وَأَسَدُ بْنُ مُوسَى وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﴾

ترجمہ حضرت ابو شریح سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم وہ مسلمان نہیں بخدا وہ مسلمان نہیں واللہ وہ مسلمان نہیں عرض کیا گیا کون یا رسول اللہ؟ فرمایا وہ جس کا پڑوسی اس کے ضرر سے محفوظ نہ رہے۔

”تابعہ شہابۃ الخ“ عاصم بن علی کی متابعت کی ہے شہابہ اور اسد بن موسیٰ نے بھی۔

”وقال حميد بن الاسود الخ“ اور حمید بن اسود اور عثمان بن عمر اور ابو بکر بن عیاش اور شعیب بن اسحاق نے اس

حدیث کو ابن ابی ذنب سے یوں روایت کی انھوں نے سعید مقبری سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے۔

یعنی بجائے ابو شریح کے ابو ہریرہ کا نام لیا۔ وصنیع البخاری یقتضی تصحیح الوجهین۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۸۸۹۔

﴿بَابٌ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِّجَارَتِهَا﴾^{۳۲۱۷}

کوئی عورت اپنی پڑوسن کو ذلیل نہ سمجھے

یعنی کوئی بات نہ کہے جس سے اس کی حقارت لگے

﴿۵۷۱۷﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ الْمُقْبِرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِّجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسَنَ شَاةٍ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے مسلمان عورتو تم میں کوئی عورت اپنی کسی پڑوسن کیلئے کسی بھی چیز کو ہدییہ دینے کیلئے معمولی نہ سمجھے خواہ بکری کا پایا (کھر) ہی کیوں نہ ہو۔ یعنی اگر کسی کو یہی میسر ہے تو اسے بھی پڑوسن کو ہدییہ بھیجنے میں شرم محسوس نہ کرنی چاہئے (نیز اگر کوئی پڑوسن معمولی چیز مثلاً بکری کا پایا ہدییہ کرے تو حقیر نہ سمجھے بلکہ قبول کرے) کیونکہ ہدایا و تحائف کے تبادلے سے تعلقات بڑھتے ہیں باہمی الفت و محبت بڑھتی ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعاً | او الحديث هنا ص: ۸۸۹ وهذا الحديث اخرجہ مسلم في الزكوة.

﴿بَابٌ مِّنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ﴾^{۳۲۱۷}

جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے

﴿۵۷۱۷﴾ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ پر اور

یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔
 مطابقتہ للترجمة | الترجمة هی جزء الحدیث.

تعد موضوعه | والحدیث هنا م: ۸۸۹ من الحدیث م: ۷۹، یاتی م: ۹۰۶، م: ۹۵۹۔

۵۷۱۸ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شَرِيحِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَدْنَاهِي وَأَبْصَرْتُ عَيْنَاهِي حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَيفَهُ جَائِزَتُهُ قَالَ وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالصَّيْفَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ لِمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ﴾

ترجمہ | حضرت ابو شریح عدویؓ نے بیان کیا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرما رہے تھے چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرنے، اور جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عطایا (اور ضیافت میں اہتمام) کے ذریعہ عزت کرے صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ جائزہ کب تک ہے؟ فرمایا ایک دن اور ایک رات اور مہمان داری تین دن ہیں اور جو اس کے ماسوا ہو وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحدیث هنا م: ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، یاتی م: ۹۰۶، م: ۹۵۹۔

﴿بَابُ حَقِّ الْجَوَارِ فِي قُرْبِ الْأَبْوَابِ﴾^{۳۲۱۸}

دروازوں کے قرب کے اعتبار سے پڑوسیوں کا حق

۵۷۱۹ ﴿حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارِينَ فِإِلَى أَيِّهِمَا أَهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِيهِمَا مِنْكَ بَنَاتًا﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو مسائے ہیں (اب اگر ہدیہ ایک ہو) تو

میں ان دونوں میں سے کس کے پاس ہدیہ بھیجوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا جو تمہارے دروازہ سے قریب تر ہو۔
 مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه ان الاقرب للجار وهو متعين للحق یعنی
 حق الجوار.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۸۹۰، من الحديث ص: ۳۰۰، ص: ۳۵۳۔

﴿بَابُ كُلِّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ﴾^{۲۲۱۹}

ہر نیکی صدقہ ہے

(یعنی جو مسلمان اچھی حق بات کہے یا نیک کام کرے مثلاً خدمت خلق وغیرہ تو اس کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے)
 علامہ عینیؒ فرماتے ہیں "المعروف اسم جامع لكل ما عرف من طاعة الله والتقرب اليه والاحسان
 الى الناس الخ (عمدہ)

۵۶۲۰ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ
 بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ﴾
 ترجمہ | حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر معروف (نیکی)
 صدقہ ہے۔

مطابقتہ للترجمة | الترجمة عين الحديث.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۸۹۰۔

۵۶۲۱ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ
 عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا فَإِنْ لَمْ
 يَجِدْ قَالَ فَيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ
 فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوفِ
 قَالَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ﴾

ترجمہ | حضرت ابو موسیٰ اشعریؒ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ کرنا لازم ہے صحابہ
 نے عرض کیا اگر (صدقہ کرنے کیلئے) کوئی چیز میسر نہ ہو؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر اپنے ہاتھ سے محنت کرے خود بھی فائدہ
 اٹھائے اور صدقہ بھی کرے، صحابہ نے عرض کیا اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو یا کہا یہ بھی نہ کر سکے؟ تو حضور اکرم ﷺ نے

فرمایا کسی محتاج مظلوم کی مدد کرے صحابہ نے عرض کیا اگر یہ نہ کر سکے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا نیک بات کا حکم کرے یا فرمایا نیک کام کرے (یعنی خود بھی نیک کام کرے اور دوسروں کو نیک عمل کی ترغیب دے) صحابہ نے عرض کیا اگر کوئی یہ بھی نہ کر سکے؟ تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پھر برائی سے باز رہے (رکاوٹ ہے) یہی اس کے لئے صدقہ ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تو خدا من قوله "وقال بالمعروف"

تعریضاً | والحديث هنا ص: ۸۹۰ من الحديث ص: ۱۹۳۔

مقصد واضح ہے کہ اگر کسی کے پاس کچھ نہ ہو تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے خود نیک عمل کرے اور لوگوں کو نیک عمل کی ترغیب و تعلیم دے۔

﴿بَابُ طَيْبِ الْكَلَامِ﴾^{۳۲۲۰}

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ.

ای ہذا باب فی بیان ما يحصل من الخیر بالكلام الطیب واصل الطیب ما تستلذ الحواس ویتخلف باختلاف متعلقه وقيل ابن بطال طیب الكلام من جلیل عمل الخیر لقوله تعالى "ادفع بالتی هی احسن" والدفع قد يكون بالقول كما يكون بالفعل (عمده)

طیب الكلام، کلام کی شیرینی (یعنی خوش کلامی کے ثواب کا بیان)

"وقال ابو هريرة" اور حضرت ابو هريرة نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی بات بھی صدقہ ہے (یعنی نیک بات کرنے میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے)

۵۶۲۲ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ قَالَ شُعْبَةُ أَمَا مَرَّتَيْنِ فَلَا أَشْكُ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنَّ لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ﴾

ترجمہ | حضرت عدی بن حاتم نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا ذکر کیا اور اس سے پناہ مانگی اور منہ پھیر لیا (چہرہ سے اعراض و ناگواری کا اظہار فرمایا) پھر دوزخ کا ذکر کیا اور اس سے پناہ مانگی اور چہرہ پھیر لیا، شعبہ نے بیان کیا کہ دو بار میں مجھے شک نہیں (یعنی مجھے بالیقین یاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا لیکن تیسری بار میں شک

(ہے) اس کے بعد فرمایا تم جہنم سے بچو خواہ آدمی کھجور ہی (کسی کو صدقہ کر کے) ہو سکے اگر کسی کو یہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ذریعہ (جہنم سے بچو کہ شیریں کلام بھی صدقہ کا ثواب رکھتا ہے) مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۸۹۰، من الحديث ص: ۱۹۰، ياتی ص: ۹۶۸، ص: ۹۷۱، ص: ۱۱۰۹، ص: ۱۱۱۹۔

﴿بَابُ الرَّفْقِ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ﴾^{۲۲۱}

ہر کام میں (قول ہو یا فعل) نرمی کی فضیلت کا بیان

۵۶۲۳ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَفَهَمْتُهَا فَقُلْتُ وَعَلَيْكُمْ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرَّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ﴾

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا "السام علیکم" (یعنی تمہیں موت آئے) حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ میں ان کی بات سمجھ گئی اور میں نے ان کا جواب دیا وعلیکم السام واللعنة (تمہیں ہی موت آئے اور تم پر لعنت ہو)

عائشہ نے بیان کیا کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہرو اے عائشہ اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی و ملائمت کو پسند کرتا ہے پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے سنا نہیں ان لوگوں نے کیا کہا تھا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے اس کا جواب دے دیا وعلیکم یعنی جو تم نے کہا تھا وہ تم ہی پر ہو"

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ان الله يحب الرفق في الامر كله"

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۸۹۰، من الحديث ص: ۳۱۱، ياتی ص: ۸۹۱، ص: ۹۲۵، ص: ۹۳۶، ص: ۹۳۷، ص: ۱۰۲۳۔

۵۶۲۳ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزْرِمُوهُ ثُمَّ دَعَا بَدَلُو مِنْ مَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا صحابہ اس کی طرف دوڑے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو مت روکو پھر (جب وہ پیشاب کر چکا تو) آپ ﷺ نے پانی کا ڈول منگایا اور اس پیشاب پر بہا دیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قول الرسول صلى الله عليه وسلم فإنه رفق به ونهاهم عن قطع بوله.

تعد ووضعه | والحديث هنا من: ۸۹۰، من الحديث في الطهارة، ص: ۳۵۔

تشریح | مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے جلد دوم، ص: ۱۵۰، ۱۵۱۔

﴿ بَابُ تَعَاوُنِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ ﴾

مسلمانوں کا باہمی تعاون

۵۶۲۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ بْنِ أَبِي بُرَيْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَبُو بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ أَوْ طَالِبٌ حَاجَةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتَوْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ ﴾

ترجمہ | حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مومن دوسرے مومن کیلئے مثل عمارت کے ہے کہ اس کا بعض بعض کو توت پہنچاتا ہے پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کی تھپیک کی (ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو آپس میں شکر و شکر ہو کر مل جل کر رہنا چاہئے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک صاحب آئے وہ سوال کر رہے تھے یا (شک راوی) کوئی حاجت پوری کرنی چاہتے تھے آنحضرت ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اس کی سفارش کرو (یعنی خاموش کیوں بیٹھے ہو تم سفارش کرو) تاکہ تمہیں بھی سفارش کا ثواب ملے اور اللہ جو چاہتا ہے اپنے نبی کی زبان پر جاری کرے گا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من معناه.

تعد ووضعه | والحديث هنا من: ۸۹۰، وروا الشطر الاول منه من: ۶۹، ص: ۳۳۱۔

الحمد لله جو بیسواں پارہ ختم ہوا

(پچیسواں پارہ)

﴿بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى "مَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةَ حَسَنَةَ يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةَ سَيِّئَةٍ يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا"﴾

كِفْلٌ نَصِيبٌ قَالَ أَبُو مُوسَى كِفْلَيْنِ أَجْرَيْنِ بِالْحَبَشَةِ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (سورہ نسا: ۸۵) جو کوئی سفارش کرے گا نیک بات میں اس کو بھی اس میں سے ایک حصہ ملے گا اور جو کوئی سفارش کرے گا بری بات میں اس پر بھی اس میں سے ایک بوجھ ہوگا اور اللہ ہر چیز پر نگہبان (قادر) ہے

”کفل“ بمعنی نصیب یعنی حصہ یہاں مراد بوجھ، گناہ کا حصہ ہے۔

”قال ابو موسى الخ“ ابو موسیٰ اشعریٰ نے فرمایا کہ حبشی زبان میں کفلین بمعنی اجرین (دو اجر) ہے۔

۵۶۲۶ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوا فَلْتَوْجَرُوا وَلَيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ﴾

ترجمہ | حضرت ابو موسیٰ اشعریٰ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی مانگنے والا یا ضرورت مند آتا تو آپ ﷺ (صحابہ سے) فرماتے تم سفارش کرو تا کہ تمہیں بھی اجر ملے اور اللہ تعالیٰ کو تو جو منظور ہے وہ اپنے رسول کی زبان سے حکم دے گا۔

(مطلب یہ ہے کہ ہوگا تو وہی جو منظور الہی ہے مگر اگر تم کسی محتاج یا ضرورت مند کی سفارش کرو گے تو تمہیں اس کا

ثواب مل جائے گا جو حاجت والے کی حاجت پوری ہو یا نہ ہو)

مطابقتہ للترجمہ | اعاد الحديث الذي ذكره في الباب السابق عن ابي موسى عقيب الاية المذكورة

تنبهوا على ان الشفاعة على نوعين في الاية المذكورة كما صرح فيها بذلك. (عمده)

تعد موضعه | والحديث هنا ص: ۸۹۱، مر الحديث ص: ۱۹۲، ص: ۸۹۰، ياتي ص: ۱۱۱۳۔

﴿بَابٌ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا﴾

نبی اکرمؐ نہ بخش کلامی فرماتے نہ بتکلف بخش گوئی کرتے

(یعنی آنحضورؐ نہ طبعاً بخش گوئے نہ تکلفاً بخش گوئی اختیار فرماتے کہ لوگ نہیں)

۵۲۱۷ ﴿حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ بَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مَعَ مَعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ آخِرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا﴾

ترجمہ مسروق نے بیان کیا کہ جب معاویہؓ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو بن ماس کوفہ تشریف لائے تو ہم حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا کہ آنحضورؐ بخش گوئی نہ کرتے اور آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدیل موضوع او الحدیث هنا ص: ۸۹۱، مر الحدیث ص: ۵۰۳، یاتی ص: ۸۹۲۔

تحقیق الفاظ لم یکن فاحشاً ای بالطبع. "متفحشاً" ای بالتکلف ای لا ذاتیاً ولا عرضاً ای لم یکن معکلماً بالقبیح اصلاً (کرمانی)

۵۲۱۸ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودَ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمْ اللَّهُ وَعَظِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ قَالَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكَ بِالرَّفْقِ وَإِيَّاكَ وَالْعَنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ أَوْلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ أَوْلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتِ وَرَدَدْتِ عَلَيْهِمْ فَيَسْتَعْجَبُ لِي فِيهِمْ وَلَا يَسْتَعْجَبُ لَهُمْ لِي﴾

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں آئے اور کہنے لگے السام علیکم (تمہیں موت آئے) اس پر حضرت عائشہ نے فرمایا تم پر ہی (موت آئے) اور اللہ تم پر لعنت کرے اور اللہ

کا غضب تم پر نازل ہو، حضور اکرمؐ نے فرمایا اے عائشہؓ ٹھہرو نرمی و ملامت اختیار کرو اور سختی اور بدگوئی سے پرہیز کرو عائشہؓ نے عرض کیا کیا آپ نے ان یہودیوں کی بات نہیں سنی؟ آنحضورؐ نے فرمایا کیا تو نے میرا جواب نہیں سنا میں نے ان کی بات ان ہی پر لوٹا دی (یعنی حضورؐ نے ”وعلیکم“ فرمایا تھا) اور میری بددعا ان کے حق میں قبول ہو جائے گی لیکن میرے حق میں ان کی بددعا قبول نہیں ہوگی۔

مطابقتہ للترجمتہ | هذا الحديث ذكره في باب الرفق في الامر كله واعاده هنا ومن فائدة اعادته انه صلى الله عليه وسلم لما لم يكن فاحشا ولا متفحشا امر بالرفق ونهى عن الفحش والعنف وهذا هو وجه ذكره هنا (عمدہ)

تعدو موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۹۱، مر الحديث ص: ۸۹۰، ياتی ص: ۹۲۵، ص: ۹۲۶، ص: ۹۲۷، ص: ۱۰۲۳۔
 ۵۶۲۹ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى هُوَ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هَلَالِ بْنِ أَسَمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابًا وَلَا فَحَاشًا وَلَا لَعَانًا كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهُ تَرَبُّبٌ جَبِينُهُ ﴿
ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ گالی دینے والے تھے اور نہ بدگو تھے اور نہ ہی لعنت کرنے والے تھے اگر کبھی حضور اکرمؐ ہم میں سے کسی پر ناراض ہوتے تو فرماتے اسے کیا ہو گیا ہے اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

مطابقتہ للترجمتہ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدو موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۹۱، ياتی ص: ۸۹۳۔

تشریح | سبَابًا، فَحَاشًا اور لَعَانًا یہ تینوں مبالغہ کے صیغے ہیں اور مبالغہ کی نفی سے اصل وصف کی نفی نہیں ہوتی تو اس سے بظاہر یہ لازم آتا ہے کہ ان اوصاف میں سے کچھ کے ساتھ متصف تھے؟ حالانکہ حضور اقدسؐ ان اوصاف میں سے کسی وصف کے ساتھ متصف نہ تھے ”وَالنَّبِيُّ لَمْ يَتَّصِفْ بِهَذِهِ الْأَشْيَاءِ أَصْلًا لَا بِقَلِيلٍ وَلَا بِكَثِيرٍ“۔

جواب: اہل عرب کبھی کبھی نفی کے موقع پر مبالغہ کا صیغہ استعمال کرتے ہیں لیکن ان کی مراد اصل وصف کی نفی ہوتی ہے جیسے قرآن مجید میں ہے ”وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ“ (آل عمران) اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

۵۶۳۰ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَائٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهُ قَالَ بِنْسِ أَخُو الْعَشِيرَةِ وَبِنْسِ ابْنِ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ

اللَّهُ حَيِّنَ وَأَمَّتِ الرُّجُلَ فَلْتٌ لَهُ كَذَاً وَكَذَاً ثُمَّ تَطَلَّقَتْ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَتْ إِلَيْهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَنَى عَهْدِي لِمَنْ لَمَّا شَرُّ النَّاسِ عِنْدَ
اللَّهِ مَنْزِلَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتَّقَاءَ شَرِّهِ ﴿﴾

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی آنحضرت ﷺ نے جب اس کو دیکھا تو فرمایا برا ہے فلاں قبیلہ کا بھائی اور قبیلہ کا برا بیٹا اور جب وہ آکر بیٹھا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بٹاشت اور خندہ پیشانی کا مظاہرہ کیا پھر جب وہ شخص چلا گیا تو حضرت عائشہ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ جب آپ نے اسے دیکھا تھا تو اس کے بارے میں یہ یہ کلمات فرمائے تھے پھر حضور اس سے کشادہ روئی اور بٹاشت سے ملے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ تم نے ہم کو کونسا کو (بدگو) کب پایا ہے؟ دیکھو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین درجہ میں وہ لوگ ہوں گے جن کو لوگ اس کے شر سے بچنے کے لئے چھوڑ دیں۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقتہ للحديث للترجمة في قوله "متى عهدني فحاشا"

تعد ووضوح والحديث هنا ص: ۸۹۱، ياتي ص: ۸۹۳، ص: ۹۰۵، مسلم، ابو داود في الادب والترذيل في البر-

تشریح "ان رجلا الخ" قال ابن بطال هو عيينه بن حصن بن حذيفة بن بلتر الفزاري وكان يقال له الاحمق المطاع (عمده)

آنحضرت ﷺ کا شخص مذکور کے بارے میں یہ ارشاد: بنس اخو العشيرة، وبنس ابن العشيرة من اعلام النبوة کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتد ہو گیا تھا پھر گرفتار کر کے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ یہ شخص مخرمہ بن نوفل تھا۔ واللہ اعلم

سوال و جواب: حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد: بنس اخو العشيرة وبنس ابن العشيرة الخ بظاہر غیرت معلوم ہوتا ہے جبکہ غیرت حرام ہے۔

جواب: ہر غیرت حرام نہیں بعض غیرت تو واجب و ضروری ہے تفصیل کیلئے مقدمہ مسلم پڑھئے خلاصہ یہ کہ فاسق معین شخص کی غیرت حرام نہیں اس کے علاوہ اصل مقصد آنحضرت ﷺ کا حضرت عائشہ کو متنبہ کرنا تھا کہ میں اپنی عادت کے مطابق نرمی برتوں گا اس سے تم کو یہ دھمکانہ ہو کہ یہ اچھا شخص ہے۔ واللہ اعلم

باب ۳۲۲۵ حَسَنِ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبُخْلِ ﴿﴾

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي

رَمَضَانَ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ لَمَّا بَلَغَهُ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خِيَةَ أَرْكَبُ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَاَسْمَعُ مِنْ قَوْلِهِ فَرَجَعَ فَقَالَ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ.

حسن خلق اور سخاوت کا بیان اور نخل کا ناپسند ہونا

تحقیق و تشریح "خلق" بالضم و سکون اللام بمعنی عادت و خصلت۔

"والسخاء" وهو اعطاء ما ينبغي لمن ينبغي یعنی جس کیلئے جو چیز مناسب ہو اسے عطا کرنا مثلاً بھوکے کو کھانا دینا، ننگے کو کپڑے دینا، تشنگان علوم کو افاضہ علم کرنا وغیرہ۔ مزید تفصیل و تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری، جلد اول، ص: ۱۳۶۔

وقال ابن عباس كان النبي صلى الله عليه وسلم أجود الناس الخ.

اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں سب سے زیادہ بخشنے والے تھے اور رمضان کے مہینے میں تو آپ کی سخاوت (اور دنوں کے مقابلے میں) نقطہ عروج پر پہنچ جاتی تھی۔ (بہت زیادہ سخاوت کرتے)

"وقال ابو ذر لما بلغه الخ" اور حضرت ابو ذر غفاریؓ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت (نبوت) کی خبر پہنچی تو حضرت ابو ذرؓ نے اپنے بھائی (انیس) سے کہا تم سوار ہو کر وادی مکہ کی طرف جاؤ اور اس شخص کی (جو نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں) باتیں سنو، جب وہ واپس آئے تو ابو ذرؓ سے کہا کہ میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ اچھے اخلاق کا حکم (تعلیم) دیتے ہیں۔ (اس کی تفصیل کیلئے دیکھئے نصر الباری جلد ہفتم، ص: ۸۰۱)

۵۶۳۱ ﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَرِغَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاَنْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُولُ لَنْ تُرَاعُوا لَنْ تُرَاعُوا وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَأَبِي طَلْحَةَ عُرِي مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ لِي عَنْقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ بخشنے والے اور سب سے زیادہ بہادر تھے، ایک رات اہل مدینہ (کچھ آواز سن کر) گھبرا گئے اور لوگ آواز کی طرف چلے (لیکن ان لوگوں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے واپس آ رہے ہیں آنحضرتؐ ان لوگوں سے پہلے ہی آواز کی طرف روانہ ہو چکے تھے اور آنحضرتؐ (واپس آ کر) فرما رہے تھے ڈرنے کی کوئی بات نہیں تم لوگ مت گھبراؤ اور آنحضرتؐ اس وقت ابو طلحہ کے گھوڑے پر ننگی پیٹھ پر سوار تھے (اس پر کوئی زین نہیں تھی) اور اس کی گردن میں تلوار تھی آپؐ نے

تعدرو موضع | والحديث هنا ص: ۸۹۲، مر الحديث ص: ۵۰۳، ص: ۵۳۱، ص: ۸۹۱۔

۵۲۳۳ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ اتَّذِرُونِ مَا الْبُرْدَةُ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ الشَّمْلَةُ فَقَالَ سَهْلٌ هِيَ شِمْلَةٌ مَنْسُوجَةٌ فِيهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْسُوكَ هَذِهِ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَلَبِسَهَا فَرَأَاهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحْسَنَ هَذِهِ فَأَكْسَيْنِيهَا فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَهْ أَصْحَابُهُ قَالُوا مَا أَحْسَنْتَ حِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلَتْهُ إِنِّي أَيْهَا وَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعُهُ فَقَالَ رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِينَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّي أَكْفَنُ فِيهَا﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چادر لیکر آئیں پھر سہلؓ نے لوگوں سے کہا کیا تم جانتے ہو بردہ کیا چیز ہے؟ تو لوگوں نے کہا بردہ شملہ (یعنی چادر) کو کہتے ہیں حضرت سہلؓ نے فرمایا ہاں وہ شملہ جس کا حاشیہ بنا ہوا ہو اس خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ میں یہ چادر آپ ﷺ کے پہننے کے لئے لائی ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر ان سے قبول کر لی جیسے آپ ﷺ کو اس کی ضرورت رہی ہو پھر آپ ﷺ نے اسے پہن لیا صحابہ میں سے ایک صحابی (حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ) نے حضور اکرم ﷺ کے بدن پر وہ پادر دیکھی اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ چادر (نگی) کیا ہی عمدہ ہے یہ چادر مجھے عنایت فرما دیجئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہاں لے لو پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجلس سے اٹھے تو صحابہ کرام نے ان صحابی کو کلامت کی اور کہنے لگے آپ نے اچھا نہیں کیا جب آپ نے دیکھ لیا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس طرح قبول فرمایا تھا جیسے آپ ﷺ کو اس کی ضرورت تھی اس کے باوجود آپ نے آنحضرت ﷺ سے مانگ لی حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ آنحضرت ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی جاتی ہے تو آپ ﷺ انکار نہیں کرتے ان صحابی (عبدالرحمنؓ) نے کہا میں تو صرف اس کی برکت کا امیدوار ہوں کہ آنحضرت ﷺ نے اس کو زیب تن فرمایا مجھے امید ہے کہ میں اسی میں کفن دیا جاؤں گا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدرو موضع | والحديث هنا ص: ۸۹۲، مر الحديث ص: ۱۷۰، ص: ۲۸۱، ص: ۸۶۳۔

تشریح | اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص مرنے سے پہلے کفن تیار کرے تو جائز ہے۔ یہی جمہور فقہاء کا قول ہے۔

۵۲۳۵ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيَلْقَى الشُّحَّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ قریب ہو جائے گا (یعنی قیامت کے قریب ہو جائے گا) اور عمل کم ہو جائے گا اور لوگوں میں بخل ڈال دیا جائے گا اور ہرج بڑھ جائے گا صحابہ نے عرض کیا ہرج کیا ہے؟ (ہرج سے کیا مراد ہے؟) فرمایا قتل (خون ریزی)

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ للحدیث للترجمة توخذ من قوله "يلقى الشح"

تعد موضوعه هو الحديث هنا من ۸۹۲: من الحديث من ۸: من ۱۳۱: من ۱۹۰: ياتي من ۱۰۳۶: من ۱۰۵۳: او غيره۔

۵۶۳۶ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعَ سَلَامَ بْنَ مِسْكِينٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا يَقُولُ حَدَّثَنَا أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أَفَ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا أَلَا صَنَعْتَ ﴿

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی لیکن حضور اکرم ﷺ نے نہ کبھی مجھے آف کہا اور نہ یہ فرمایا یہ کام کیوں کیا اور نہ یہ فرمایا فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ للحدیث للترجمة من حيث انه يدل على حسن خلق النبي صلى الله عليه وسلم وهو مطابق للجزء الاول للترجمة.

تعد موضوعه | والحديث هنا من ۸۹۲: والحديث اخرجه مسلم في فضائل النبي صلى الله عليه وسلم.

اشكالي: مسلم شريف يملح عن انس والله لقد خدمته تسع سنين بظاهر تعارض ہے۔

جواب: انما خدام انس رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد قدوم المدينة با شهر فيكون تسع

سنين واشهر (عمده)

یعنی حضرت انس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت نو سال کچھ مہینے تک کی ہے تو مسلم کی روایت میں کسر چھوڑ کر بیان فرمایا تو نو سال فرمایا اور جب کسر کو پورا کر دیا تو دس سال فرمایا کما فی البخاری واللہ اعلم

﴿بَابٌ كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ﴾

آدمی اپنے گھر میں کس طرح رہے؟

۵۶۳۷ ﴿حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ

سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ قَالَتْ كَانَ فِي مَهْنَةِ
أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ ﴿

ترجمہ | اسود بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ عائشہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ اپنے گھر کے کام کاج میں مصروف رہتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة من حیث انه اوضح ما كان من الابهام فی الترجمة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۹۲، ومر الحديث ص: ۹۳، ص: ۸۰۸۔ واخرجه الترمذی فی الزهد.

تشریح | بعض روایتوں میں ہے کہ آنحضرت ﷺ سودا بازار سے خود لے آتے، اور اپنا جوتا خود ٹانگ لیتے، کپڑے رفو کر لیتے جب اذان ہو جاتی تو سارا کام چھوڑ کر نماز کیلئے مسجد تشریف لے جاتے۔

﴿ بَابُ الْمِقَّةِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى ﴾^{۲۲۲۷}

اس محبت کا بیان جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ثابت ہے

تحقیق | ”مِقة“ بکسر الميم وفتح القاف المنخفضة ای المحبة الثابتة من الله تعالى. (قس)

مِقة مصدر ہے بروزن عدة، زنة و مِقْ يَمِقُ وَمَقًا وَمِقة محبت کرنا۔

﴿ ۵۱۳۸ ﴾ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى
جِبْرِيْلُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانَا فَاجِبُهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ فَيُنَادِي جِبْرِيْلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ
اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانَا فَاجِبُوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ ﴿

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو تو جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر جبریل علیہ السلام آسمان والوں کو ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندہ سے محبت کرتا ہے تم لوگ بھی اس سے محبت کرو چنانچہ تمام اہل آسمان اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں اس کے بعد زمین میں اس کو مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۹۲، مر الحديث ص: ۳۵۶، ص: ۳۵۶، یاتی ص: ۱۱۵۔

﴿باب الحب فی اللہ﴾^{۲۲۲۸}

اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھنے کا بیان

(یعنی خالص ذات باری تعالیٰ کیلئے محبت جس میں ریا وغیرہ نہ ہو اس کی فضیلت)

۵۶۳۹ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِدُ أَحَدٌ خَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَحَتَّى أَنْ يَقْدَفَ فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ وَحَتَّى يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایمان کی حلاوت (مزرہ) اس وقت تک نہیں پاسکتا جب تک وہ اگر کسی سے محبت کرے (دوستی رکھے) تو صرف اللہ کیلئے محبت کرے اور کفر کی طرف لوٹنے سے آگ میں ڈالا جانا زیادہ پسند ہو اس کے بعد کہ اللہ نے اس کو کفر سے چھڑا دیا، اور جب تک اللہ اور اس کے رسول سے محبت تمام چیزوں کے مقابلہ زیادہ نہ ہو۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "لا يحبه الا لله"

تعد ووضعه | والحديث هنا م: ۸۹۲، مر الحديث م: ۷، و: ۸۔

تشرح | مطالعہ کیجئے لعلہ الباری جلد اول، م: ۲۳۳، باب حلاوة الایمان۔

﴿باب قول اللہ تعالیٰ: یا ایہا الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم﴾^{۲۲۲۹}

عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿﴾

اے ایمان والو کوئی جماعت کسی دوسری جماعت کا مذاق نہ بنائے ممکن ہے کہ وہ اس سے

(عند اللہ) بہتر ہوں، فاولئک ہم الظالمون تک

۵۶۴۰ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَضْحَكَ الرَّجُلُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنَ الْأَنْفِ وَقَالَ بِمَ يَضْرِبُ أَحَدَكُمْ أَمْرًا ضَرَبَ الْفَعْلُ ثُمَّ لَعَلَّهَا يُعَاقِبُهَا وَقَالَ الثَّوْرِيُّ وَوُهَيْبٌ

وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ جَلَدِ الْعَبْدِ ﴿

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن زمعہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی کی رتخ خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا اور آنحضور ﷺ نے فرمایا کس طرح ایک شخص اپنی بیوی کو جانور کی طرح مارتا ہے اس کے بعد (شام کو) پھر گلے لگالیتا ہے۔
"وقال الثوری الخ" اور ثوری اور وہیب اور ابو معاویہ نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کی ان کی روایتوں میں ہے جیسے غلام کو مارتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | المناسبة بين الحديث والآية الكريمة هي ان ضحك الرجل مما يخرج من الانفس فيه معنى الاستهزاء والسخرية.

تعد وموضع | والحديث هنا ص: ۸۹۲، من الحديث ص: ۷۳۷، ص: ۸۴۰۔

تشریح | ملاحظہ فرمائیے نصر الباری، ج: ۹، ص: ۷۹۔

۵۶۴ ﴿ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَتَدْرُونَ أَيْ يَوْمَ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ أَتَدْرُونَ أَيْ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَتَدْرُونَ أَيْ شَهْرٌ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَائِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) منیٰ میں فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے یہ کون دن ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ ورسولہ اعلم آنحضور ﷺ نے فرمایا بلاشبہ یہ حرمت والادن ہے آنحضور ﷺ نے پوچھا تم جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ ورسولہ اعلم آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ حرمت والا شہر (مکہ) ہے۔ آنحضور ﷺ نے پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ ورسولہ اعلم آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ حرمت کا مہینہ ہے پھر آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ نے تم پر تمہارا (ایک دوسرے کا) خون اور تمہارا مال اور تمہاری عزت حرام کیا ہے جیسے اس دن کی حرمت اس مہینے میں اس شہر میں۔

مطابقتہ للترجمة | وجه المناسبة بينه وبين الآية المذكورة من حيث ان فيه حرمة العرض التي تتضمنها الآية الكريمة ايضا على ما لا يخفى على الفطن.

تعد وموضع | والحديث هنا ص: ۸۹۲ تا ۸۹۳، من الحديث ص: ۲۳۵، في المغازي ص: ۶۳۲، باقي ص: ۱۰۰۳، ص: ۱۰۱۳، ص: ۱۰۲۸۔

﴿بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ السَّبَابِ وَاللَّعْنِ﴾^{۳۲۳۰}

گالی دینے اور لعنت کرنے کی ممانعت

۵۶۳۲ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ قَابَعُهُ فُهِنْدُو عَنْ شُعْبَةَ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور مسلمان سے (ناحق) قتال (لڑنا) کفر ہے۔

فہد نے شعبہ سے روایت کرنے میں سلیمان بن حرب کی متابعت کی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدی و وضع او الحدیث هنا ص: ۸۹۳، مر الحدیث ص: ۱۲، یاتی ص: ۱۰۳۸۔

تشریح مفصل تشریح مع سوال و جواب کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری اول، ص: ۳۳۰۔

۵۶۳۳ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّبَلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزِمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَزِمِيهِ بِالْكَفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَهُ كَذَلِكَ﴾

ترجمہ حضرت ابوذر غفاری سے روایت ہے کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی شخص کو فسق کے ساتھ متہم کرتا ہے (مثلاً یا فاسق کہتا ہے) یا کسی کو کفر کے ساتھ متہم کرتا ہے (مثلاً یا کافر کہتا ہے) اور جسے متہم کیا گیا ہے وہ ایسا نہیں ہے تو یہ اتہام (فسق و کفر) متہم کرنے والے پر لوٹ آتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدی و وضع او الحدیث هنا ص: ۸۹۳۔

۵۶۳۴ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَانًا وَلَا سَبَابًا كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمُعْتَبَةِ مَا لَهُ تَرِبٌ جَبِينُهُ﴾

ترجمہ حضرت انس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدگو نہیں تھے اور نہ لعنت کرنے والے تھے نہ گالی دینے

والے تھے ناگواری کے موقع پر صرف اتنا فرمادیتے اسے کیا ہو گیا ہے اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۸۹۳ من الحديث ص: ۸۹۱۔

۵۶۳۵ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الصُّخَّالِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَيَّ غَيْرَ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَيَّ ابْنُ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عَذَبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ﴾

ترجمہ | حضرت ثابت بن ضحاک جو اصحاب شجرہ (شرکار بیعت رضوان) میں سے تھے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دین اسلام کے سوا کسی اور مذہب پر قسم کھائی (مثلاً کہے میں یہ کام کروں تو میں یہودی یا نصرانی ہوں پھر وہ کام کرے) تو وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ اس نے کہا اور کسی انسان پر ان چیزوں کی نذر نہیں ہوتی جن کا وہ مالک نہیں (یعنی اسی نذر کا پورا کرنا لازم ہوتا ہے جو اس کے اختیار میں ہو) اور جس نے دنیا میں کسی چیز سے خودکشی کر لی ہوگی اسے اسی چیز سے آخرت میں عذاب ہوگا اور جس نے کسی مومن پر لعنت بھیجی تو وہ اس کے قتل کے مانند ہے اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی تو وہ اس کے قتل کے برابر ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "من لعن مؤمنا"

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۸۹۳ من الحديث ص: ۱۸۲، ياتی ص: ۹۰۱، ص: ۹۸۴۔

۵۶۳۶ ﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلِيمَانَ بْنَ صُرَدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا فَاسْتَدَّ غَضْبَهُ حَتَّى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا عَلِمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الْإِدْيُ يَجِدُ فَيَنْطَلِقُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَأَخْبِرُهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ أَتْرَى بِي بَأْسٌ أَمْ جُنُونٌ أَنَا إِذْ هَبْتُ﴾

ترجمہ | حضرت سلیمان بن مرثد جو نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی تھے انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو افراد نے باہم گالی گلوں کی پھر ایک صاحب کو غصہ آ گیا اور بہت زیادہ آیا یہاں تک کہ ان کا چہرہ پھول گیا اور رنگ بدل گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو ایک کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص (غصہ کرنے والا) کہہ لے تو اس کا غصہ دور

ہو جائے چنانچہ ایک (دوسرے) صاحب اس (عصرہ والے شخص) کے پاس گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کی خبر اس کو کر دی اور کہا شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ (یعنی یہ پڑھ لو اللھم انی اعوذ بك من الشیطان الرجیم) لیکن اس نے کہا کیا تمہیں میرے اندر کوئی خرابی (دیوانگی) نظر آتی ہے؟ کیا میں دیوانہ ہوں؟ دفع ہو جا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "استب رجلان"

تعدی ووضوح | او الحدیث هنا ص: ۸۹۳ مر الحدیث ص: ۴۶۳، یاتی ص: ۹۰۳۔

۵۶۳۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدِ قَالَ قَالَ أَنَسُ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنْعِبِرُ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَّاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ خَرَجْتُ لِأَخْبِرْكُمْ فَتَلَّاحَى فَلَانٌ وَفَلَانٌ وَإِنَهَا رُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَاتِمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ ﴿

ترجمہ | حضرت عبادہ بن صامتؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو لیلۃ القدر کی اطلاع دینے کیلئے باہر تشریف لائے اتنے میں دو مسلمان (حضرت کعب بن مالک اور حضرت عبداللہ بن ابی حدرد) جھگڑنے لگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں (لیلۃ القدر کی تعیین کے متعلق) بتانے لگا تھا لیکن فلاں اور فلاں نے لڑائی کر لی تو وہ (میرے قلب سے) اٹھالی گئی (یعنی میں بھول گیا) اور شاید یہی تم لوگوں کیلئے بہتر ہو اب تم اسے رمضان المبارک کے ۲۹ اور ۱۲۷ اور ۲۵ کی رات کو تلاش کرو۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة توخذ من قوله "فتلاحي رجلان" لان التلاحي التجادل

والتخاصم وهو يفضى في الغالب الى السباب.

تعدی ووضوح | او الحدیث هنا ص: ۸۹۳ مر الحدیث ص: ۱۲، ص: ۲۷۱۔

تشریح | ضرور مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول، ص: ۳۳۳، اور جلد پنجم، ص: ۵۶۸۔

۵۶۳۸ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ هُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي فَرٍّ قَالَ رَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدًا وَعَلَى هَلَامِهِ بُرْدًا فَقُلْتُ لَوْ أَخَذْتَ هَذَا فَلَبِئْسَتْ كَانَتْ حُلَّةً وَأَعْطَيْتَهُ ثَوْبًا آخَرَ فَقَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَبَلَّتْ مِنْهَا فَذَكَرَ لِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي أَسَابَيْتَ فَلَانًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَفَبَلَّتْ مِنْ أُمِّهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ أَمَرُوا فَبَلَّتْ عَلَيْكَ جَاهِلِيَّةٌ قُلْتُ عَلَى حِينِ سَاعَتِي هَلِهِ مِنْ كِبَرِ السِّنِّ قَالَ نَعَمْ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللَّهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَلْبَسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يَكْلَفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَبْسُغْهُ عَلَيْهِ ﴿

ترجمہ | معروف بن سوید سے روایت ہے انھوں نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے سنا، معروف نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوذرؓ کے جسم پر ایک چادر دیکھی اور آپ کے غلام کے جسم پر بھی ایک چادر دیکھی تو میں نے عرض کیا اگر آپ اپنے غلام کی یہ چادر لے لیں اور اسے بھی پہن لیں تو حلہ (جوڑا) ہو جائے گا اور غلام کو دوسرا کپڑا دے دیں، اس پر ابوذرؓ نے فرمایا (اصل واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں) میرے درمیان اور ایک صاحب (حضرت بلالؓ) کے درمیان سخت بات ہو گئی اور ان کی ماں (بلالؓ کی والدہ خنسالہ عجمی تھیں) میں نے ان کو ماں کی گالی دی (یعنی میں نے بلالؓ کو کہا یا ابن السوداء) پھر بلالؓ نے جا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا ذکر کر دیا (یعنی میری شکایت کر دی) تو آنحضرت ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تو نے فلاں شخص کو گالی دی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تو نے اس کی ماں کو برا کہا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آنحضرت ﷺ نے فرمایا تیرے اندر ابھی جاہلیت موجود ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اب بھی اس بڑی عمر میں بھی؟ ارشاد فرمایا ہاں (اب بھی موجود ہے) یہ (غلام بھی) تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ماتحتی میں دیا ہے پس اللہ تعالیٰ جس کے ماتحت میں اس کے بھائی کو رکھے اسے چاہئے کہ جو کھائے اس میں سے اسے بھی کھلائے اور جو پینے سے بھی پہنائے اور کسی ایسے کام کی تکلیف نہ دے جو اس کے بس میں نہ ہو اگر اسے کوئی ایسا کام کرنے کے لئے کہنا ہی پڑے تو اس کام میں اس کی مدد کرے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "اسابیت فلانا"

تعد ووضوہ | والحديث هنا ص: ۸۹۳ تا ص: ۸۹۴ مر الحدیث ص: ۹، ص: ۳۲۶۔

تشریح | اس حدیث سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ غلام اور لونڈی سے کام لینے میں تکلیف والا اطلاق سے پرہیز کرنا ضروری ہے وہ بھی اولاد آدم ہونے کی وجہ سے بھائی ہیں۔

مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول، ص: ۲۸۱ تا ص: ۲۸۲۔

﴿بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ نَحْوَ قَوْلِهِمُ الطَّوِيلُ وَالْقَصِيرُ﴾ ^{۳۲۳۱}

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ وَمَا لَا يُرَادُ بِهِ شَيْنُ الرَّجُلِ

لوگوں کے ان اوصاف کا ذکر جو جائز ہے مثلاً لوگوں کا کسی کو کہنا کہ وہ لمبا ہے وہ ٹھگنا (پستہ قد)

ہے (یہ کہنا جائز ہے بشرطیکہ تحقیر کی نیت نہ ہو)

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ذوالیدین یعنی لمبے ہاتھوں والا کیا کہتا ہے اسی طرح ہر وہ وصف (بیان کرنا

جائز ہے) جس سے کسی شخص کا عیب بیان کرنا مقصود نہ ہو (بلکہ صرف تعارف کی نیت ہو)

۵۶۳۹ ﴿حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلَى خَشْبَةِ فِي مَقْدَمِ الْمَسْجِدِ وَرَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا اَنْ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرْعَانِ النَّاسُ لَقَالُوا قَصُرَتْ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهُ اَنْسَيْتَ اَمْ قَصُرَتْ لِقَالَ لَمْ اَنْسَ تَقْصُرْ قَالُوا بَلْ نَسَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ لِقَامَ لِفَصَلِي رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ اَوْ اطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ اطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَكَبَّرَ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز دو رکعت پڑھائی پھر سلام پھیر دیا اس کے بعد مسجد کے آگے ایک کڑی کے پاس تشریف لے گئے اور اسپر اپنا ہاتھ رکھا، اور حاضرین میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی تھے مگر ان دونوں حضرات پر آپ ﷺ سے بات کرنے میں ہیبت مانع ہوئی (کیونکہ نزدیکانِ رابیش بود حیرانی) اور جلد باز قسم کے لوگ باہر نکل گئے اور آپس میں کہنے لگے نماز میں کمی کر دی گئی ہے (قصرت بصورت معروف ترجمہ ہوگا نماز کی رکعتیں کم ہو گئی ہیں) اور حاضرین میں ایک صحابی تھے (خرباق بکسر الخاء) جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذوالیدین فرمایا کرتے تھے (چونکہ ان کے دونوں ہاتھ کچھ لمبے تھے) انھوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم ہو گئی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا (میرے خیال میں) میں بھولا نہیں ہوں اور نہ نماز کی رکعتیں کم ہوئی ہیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھول گئے ہیں چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذوالیدین نے صحیح کہا پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور (باقی) دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر (اللہ اکبر) کہہ کر (سہو کا) سجدہ کیا عام سجدہ کی طرح یا اس سے کچھ طویل سجدہ کیا پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا اور دوسرا سجدہ کیا عام سجدہ کی طرح یا کچھ طویل پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

مطابقت للترجمہ مطابقت الحدیث للترجمة فی قوله "یدعوہ ذالیدین" فانه انما کان یعرف بہ فلذلک

قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہ.

تعدی موضعاً والحدیث هنا ص: ۸۹۳، من الحدیث ص: ۶۹، ص: ۹۹، ص: ۱۶۳، و ص: ۱۶۳، یاتی ص: ۱۰۷۷۔

تشریح کلام فی الصلوٰۃ کیلئے مطالعہ کیجئے نعر الباری جلد ۳، ص: ۷۵۔



﴿بَابُ الْغَيْبَةِ﴾^{۳۲۳۲}

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا يَغْتَبَ بَعْضُكُم بَعْضًا أَيُّبُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا
فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ.

غیبت (کی حرمت) کا بیان

ای ہذا باب فی بیان تحریم الغیبة.

وقول الله تعالى ولا يغتب بعضكم الايه (سورہ حجرات میں)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد تم میں بعض بعض کی غیبت نہ کرے کیا تم میں کوئی یہ پسند کرنا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ تم اسے ناپسند کرو گے اور اللہ سے ڈرو بلاشبہ اللہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

غیبت کیا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ غیبت کیا ہے؟ تو آنحضرت نے فرمایا تمیر اپنے (مسلمان) بھائی کا اس طرح تذکرہ کرنا جو اس کو ناگوار ہو (تکلیف ہو) سائل نے عرض کیا حضور یہ فرمائیے کہ اگر اس میں وہ بات پائی جاتی ہو جو میں کہہ رہا ہوں (تو کیا یہ بھی غیبت ہے؟) آنحضرت نے فرمایا اگر اس میں وہ عیب ہے جو تو کہتا ہے تو یقیناً تو نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ عیب اس میں نہ ہو جو تو کہتا ہے تو تو نے بلاشبہ اس پر جھوٹی تہمت لگائی (بہتان باندھا) اور یہ غیبت سے بھی سنگین ہے کیونکہ اس غیبت کے ساتھ جھوٹ کا گناہ بھی ہے۔ (ترمذی شریف جلد ثانی، ص: ۱۵، ابوداؤد ثانی، ص: ۶۶۸)

تشریح آیت کریمہ نے غیبت کرنے والے کو مردار بھائی کا گوشت کھانے کے ساتھ تشبیہ دے کر اس کی حرمت اور خست کو واضح فرمایا ہے کہ جس طرح مردہ بھائی کا گوشت کھانا حرام ہے اسی طرح غیبت کرنا بھی حرام ہے۔ حدیث پاک میں ہے الغیبة اشد من الزنا.

غیبت کی تعریف کسی کے پیٹھ پیچھے کسی کا عیب بیان کرنا خواہ قولاً ہو یا فعلاً، اشارۃً ہو یا کنایۃً کہ اس کو ناگواری و تکلیف ہو نیز غیبت سننا بھی حرام ہے اسلئے مسلمانوں پر لازم ہے کہ اگر کسی کی غیبت سنے تو بشرط قدرت مدافعت کرے ورنہ سننے سے پرہیز کرے، وہاں سے اٹھ جائے۔ حضرت انس بن مالک سے مروی روایت ہے آپ نے فرمایا جب مجھے (معراج کی رات) آسمانوں پر لے جایا جا رہا تھا تو میرا ایسے لوگوں پر گذر ہوا جن کے ناخن تانے کے تھے جن کے ذریعہ وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے حضور اقدس فرماتے ہیں کہ میں نے جبریل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں تو انھوں نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے یعنی ان کی غیبت کرتے تھے اور ان کی آبروریزی کرتے تھے (ابوداؤد کتاب الادب، ص: ۶۶۹)

غیبت پر اکابر علماء نے کتابیں لکھی ہیں اور اردو میں بھی بہت رسائل ہیں مطالعہ کیا جائے البتہ ان بدعتوں کی غیبت جائز بلکہ واجب ہے جو بدعات کا داعی ہو ضلالت و گمراہی پھیلاتا ہو تو قوم کو اس کی ضلالت و گمراہی سے بچانا ضروری ہے۔

۵۶۵۰ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيَعْلَبَانِ وَمَا يَعْلَبَانِ لِي كَبِيرٌ أَمَا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَبْرُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَا هَذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطَبَ فَشَقَّهُ بِأَثْنَيْنِ فَفَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يَخْفَفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يُبَيِّسَا ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گزرے اور فرمایا ان قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑے عمل کی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے ایک تو اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور یہ دوسرا چٹل خوری کیا کرتا تھا پھر آنحضرت ﷺ نے ایک تر شاخ منگائی اور اسے دو گلاڑوں میں پھاڑ کر دونوں قبروں پر ایک ایک گلاڑا ڈیا پھر فرمایا جب تک یہ شاخیں سوکھ نہ جائیں اس وقت تک دونوں کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ للحديث للترجمة مع انها في الغيبة والحديث في النميمه من حيث ان الجامع بينهما ذكر ما يكرهه المقول فيه بظهور الغيب قاله ابن التين. (عمده)

علامہ کرمالی فرماتے ہیں: ان النميمه لوغ من الغيبة لانه لو سمع المنقول عنه انه نقل عنه لغمه (کرمالی) و قيل يحتمل ان يكون اشار الى ما ورد في بعض طرقه بلفظ الغيبة صريحا وهو ما اخرج في الادب المفرد من حديث جابر قال: "كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فاتي علي قبرين" فذكر نحو حديث الباب وقال فيه "أما أحدهما فكان يغتاب الناس" (عمده)

تعدیه ووضعه | والحديث هنا من ۸۹۴، ایضاً من ۸۹۴، ومر الحديث من ۳۳، ۳۵، ایضاً من ۳۵، و من ۱۱۸۲ الخ **تشریح** | مفصل بحث مع سوال و جواب کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم، ص: ۱۲۲، ۱۲۳۔

۳۲۳۳ ﴿ بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: قبائل انصار کے سب سے بہتر خانوادے (گھرانہ)

(بہتر خانوادے کا گھرانہ ہے جیسا کہ حدیث سے معلوم ہوگا ترجمہ میں خبر مخدوف ہے)

۵۶۵۱ ﴿ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَارِ ﴿﴾
 ترجمہ | حضرت ابواسید ساعدی (مالک بن ربیعہ الانصاری) نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ انصار میں سب سے بہتر گھرانہ بنو نجار کا گھرانہ ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة من حیث انها جزء الحدیث.

تعدیه ووضعه | والحدیث هنا ص: ۸۹۳ والحدیث طرف من حدیث مورفی ص: ۵۳۳، ص: ۵۳۵، ص: ۵۳۷۔

تشریح | اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کی یا کسی قبیلہ کی فضیلت بیان کرنا، اس کو دوسرے اشخاص یا قبیلہ پر ترجیح دینا جائز ہے غیبت نہیں ہے۔ وهذا نحو قولك ابوبکر الفضل من عمر (رضی اللہ عنہما) وليس ذلك غيبة لعمر.

﴿ بَابُ مَا يُجُوزُ مِنْ اغْتِيَابِ أَهْلِ الْفَسَادِ وَالرِّيبِ ﴾

فساد کرنے والوں اور تہمت لگانے والوں کی غیبت کے جواز کا بیان

(تاکہ دوسرے مسلمان ان مفسدوں کے شر اور فساد سے بچ سکیں۔)

تحقیق | "ریب" بکسر الراء وفتح الیاء آخر الحروف وبالباء الموحدة جمع ريبة وهو الشك والتهمة.

۵۶۵۲ ﴿ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذِنُوا لَهُ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ أَوْ ابْنُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ أَلَيْسَ الَّذِي قُلْتُ لَمْ أَلْتِ لَهُ الْكَلَامَ قَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتَّقَاءَ فَحْشِهِ ﴿﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ (اسمہ عیینہ بن حصن الفزاری او ہو مخرمہ بن نوفل) تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسے اجازت دید و فلاں قبیلہ کا برابر بھائی ہے یا فرمایا برابر بیٹا ہے پھر جب وہ شخص اندر آیا تو آنحضرت ﷺ نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی (جب وہ چلا گیا) عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا یہ قبیلہ کا برابر آدمی ہے پھر آپ نے اس کے ساتھ نرم گفتگو کی؟ ارشاد فرمایا اے عائشہ وہ شخص بدترین انسان ہے جسے لوگ اس کے بدکلامی سے چھوڑ دیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله صلى الله عليه وسلم بنس اخو العشيرہ او ابن العشيرة“ فانه ذكر الرجل المذكور بهذا الدم وهو غالب عنه فدل على اباحة اغتياہ اهل الفساد والشر.

تعد موضوعاً | والحديث هنا من ۸۹۳، ومر الحديث من ۸۹۱، ياتي من ۹۰۵-

﴿باب النَّمِيمَةُ مِنَ الْكَبَائِرِ﴾^{۲۲۲۵}

چغل خوری کبیرہ گناہوں میں سے ہے

تحقیق: نَمِ از نصر، ضرب نَمًا چغل خوری کرنا۔ النَّمَامُ چغل خور۔ کبائر جمع کبیرة۔
 ۵۶۵۳ ﴿حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَسَمِعَ صَوْتِ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَرُ مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا بِكُسْرَتَيْنِ أَوْ لَتَيْنِ فَجَعَلَ كِسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا وَكِسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَسْتَأْذِنَا﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے کسی باغ سے باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دو ایسے انسانوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب کسی دشوار بڑے عمل کی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے البتہ اس کا گناہ بڑا ہے ان میں سے ایک شخص پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا پھر آپ ﷺ نے کجور کی (ایک ہری) شاخ منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا رکھ دیا (گاڑ دیا) اور فرمایا امید ہے کہ جب تک وہ سوکھیں نہیں ان پر عذاب میں تخفیف رہے گی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وانه لكبير"

تعد موضوعاً | والحديث هنا من ۸۹۳ تا ۸۹۵۔ مر الحديث من ۳۳۳ تا ۳۵، من ۳۵، من ۱۸۲۔ باقی کیلئے

دیکھئے نصر الباری جلد دوم، ص: ۱۴۰۔

تشریح | مفصل بحث مع تحقیقات ملاحظہ فرمائیے جلد دوم، ص: ۱۴۰۔

﴿بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّمِيمَةِ﴾^{۲۲۳۶}

وقوله هَمَزٌ مَشَاءٌ بِنَمِيمٍ وَيَلُّ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٌ يَهْمِزُ وَيَلْمِزُ وَيَعِيبُ.

جو چغل خوری اور غیبت ناپسندیدہ و ممنوع ہے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ قلم میں) بہت طعنہ دینے والا بڑا چغل خور ہے (اور سورہ ہمزہ میں ارشاد ربانی ویل لکل ہمزۃ لمزۃ) ہر عیب جوئی کرنے والے کیلئے پس پشت برائی کرنے والے کیلئے خرابی ہے امام بخاری کہتے ہیں یہمِز اور یلمِز اور یعیب سب کے معنی ایک ہیں۔

تحقیق و تشریح "ہماز" ہمز مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت طعنہ دینے والا۔

"مشاء" مشی مصدر از ضرب مبالغہ کا صیغہ بہت زیادہ چلنے والا، ادھر کی ادھر اور ادھر کی ادھر کرنے والا یعنی

بڑا چغل خور۔

۵۶۵۳ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُدَيْفَةَ

فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ حُدَيْفَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ ﴿

ترجمہ ہمام بن حارث نے بیان کیا کہ ہم حضرت حذیفہ بن یمان کے ساتھ تھے اتنے میں آپ سے کہا گیا کہ ایک شخص

ہے جو یہاں کی بات حضرت عثمان تک لگاتا ہے (یعنی لوگوں کی باتیں حاکم تک پہنچاتا ہے) تو حضرت عثمان نے اس سے

کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ للحديث للترجمة في معنى الحديث فان القتات هو النمام.

تعمیر و موضع والحديث هنا م: ۸۹۰۔ اخرجہ مسلم فی الايمان و ابو داود فی الادب و الترمذی فی

البر و النسائی فی التفسیر.

مختصر تشریح فتنہ و فساد پیدا کرنے اور آپس کے تعلقات خراب کرنے کی غرض سے ایک کی بات دوسرے کو پہنچانا ہم اور

چغل خوری ہے اور یہ کبار میں سے ہے۔ مرتب کبار کے متعلق کتاب الايمان کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ﴾^{۲۲۳۷}

اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ حج ۳۰ میں) اور جھوٹ بولنے سے بچتے رہو

جھوٹی بات زبان سے نکالنا، جھوٹی شہادت دینا یہ سب کبار میں سے ہیں۔

۵۶۵۵ ﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ وَالْجَهْلَ
فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ قَالَ أَحْمَدُ الْفَهْمَنِيُّ رَجُلٌ إِسْنَادُهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا
(دعا بازی و فریب) نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ (روزہ دار) اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

”قال احمد“ احمد بن یونس نے کہا ”الفہمنی رجل اسنادہ“ یعنی حدیث مذکور کی سند۔

مطلب یہ ہے کہ احمد کہتے ہیں کہ متن حدیث تو اپنے شیخ ابن ابی ذئب سے سنا لیکن سند ایک دوسرے شخص نے پورے
طور پر سمجھا دیا جو مجلس میں موجود تھے۔ واللہ اعلم

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله ”من لم يدع قول الزور“ لان معناه من لم
يترك ومن لم يجتنب.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۹۵ ومرو الحديث ص: ۲۵۵، واخرجه الترمذی والنسائی وابن ماجه
كلهم في الصوم.

تشریح | روزہ رکھنے کی غرض صرف یہ نہیں ہے کہ آدمی بھوکا پیاسا رہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ نفس امارہ کو توڑ کر نفس مطمئنہ کے
تابع کرے، گناہوں سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی مطلوب و مقصود ہو۔

فليس لله حاجة مراد مجاز ہے عدم قبول اور عدم ثواب سے۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ مَا قِيلَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ﴾^{۲۲۳۸}

دورُخا (مناق) کے بارے میں حدیث

دورُخا (دورویہ مناق) وہ انسان ہے جو ہر فریق (حق و باطل) میں مارے یعنی رکابی مذہب جس فریق میں جائے
اسی کی سی ہے۔

۵۶۵۶ ﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عِنْدَ اللَّهِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَوْلَاءَ بِوَجْهِهِ وَهَوْلَاءَ بِوَجْهِهِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قیامت کے روز اللہ کے

زردیک تمام لوگوں میں بدتر دورخ والے کو پاؤ گے جو یہاں آتا ہے ایک منہ لے کر اور وہاں جاتا ہے دوسرے منہ سے۔
تشریح | روى عن ابى هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذو الوجهين لا يكون عند الله وجيها (عمده) وروى عن انس انه روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال من كان ذا لسانين فى الدنيا جعل الله له لسانين من نار يوم القيامة (عمده)
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۸۹۵ مر الحديث ص: ۴۹۶ فى الناء حديث وياتى ص: ۱۰۶۴۔

﴿ بَابٌ مِّنْ ۲۲۳۹ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ بِمَا يُقَالُ فِيهِ ﴾

اس شخص کا بیان جس نے اپنے صاحب کو ان کے بارے میں لوگوں کے خیالات بتا دیے

یعنی لوگوں نے جو کچھ کہا صحیح صحیح نصیحت کے مقصد سے بیان کر دیا

۵۶۵۷ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللَّهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا وَجْهَ اللَّهِ فَاتَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فْتَمَعَرَّ وَجْهُهُ وَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ مُوسَى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ مال) تقسیم کیا تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا خدا کی قسم اس تقسیم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں تھی (ابن مسعود نے بیان کیا کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس انصاری کی یہ بات آپ ﷺ کو بتائی تو آنحضرت ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے انھیں اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انھوں نے صبر کیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يوضح ما ابهم فيها.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۸۹۵ مر الحديث ص: ۴۳۶، ص: ۴۸۳، فى المغازى ص: ۶۲۱، ص: ۹۰۱،

وص: ۹۳۱، ص: ۹۳۸۔

تشریح | مفصل واقعہ کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم، ص: ۴۰۰ وغیرہ۔

فقال رجل من الانصار الخ اسمه كما قال الواقدي معتب بن قشير المنافق (قس)

﴿بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَادِحِ﴾^{۳۲۳۰}

کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا (حد سے تجاوز کرنا مکروہ ہے، ناپسندیدہ ہے)

۵۶۵۸ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِبُهُ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ﴾

ترجمہ حضرت ابو موسیٰ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص دوسرے شخص کی تعریف کر رہا ہے اور تعریف میں مبالغہ کر رہا ہے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم نے ہلاک کر دیا یا یہ فرمایا تم نے اس شخص کی کمر توڑ دی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة توخذ من معنى الحديث وهو ان يفراط في مدح الرجل بما ليس فيه فيدخله من ذلك الاعجاب ويطن انه في الحقيقة بتلك المنزلة ولذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قطعتم ظهر الرجل حين وصفتوه بما ليس فيه فربما حمله ذلك على العجب والكبر الخ (عمده)

تعداد و موضع | والحديث هنا ص: ۸۹۵، من الحديث ص: ۳۶۶۔

تشریح | مطلب یہ ہے کہ جس کی تعریف میں حد سے زیادہ مبالغہ ہوگا اس شخص کے اندر تکبر اور غرور پیدا ہوگا جو اس کی ہاکت اور تباہی کا سبب ہوگا، واللہ اعلم۔

۵۶۵۹ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنِي عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَحْكُ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ يَقُولُهُ مِرَارًا إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ وَحَسْبِيَهُ اللَّهُ وَلَا يَزُكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا قَالَ وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ وَيْلَكَ﴾

ترجمہ حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک صاحب کا ذکر آیا تو ایک دوسرے صاحب نے اس کی تعریف کی اور اچھی تعریف کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افسوس ہے تم پر تم نے اپنے صاحب کی گردن کاٹ ڈالی (یعنی تو نے اس کو ہلاک کر دیا) آنحضرت ﷺ نے یہ جملہ کئی بار فرمایا اگر تمہارے لئے کسی کی تعریف کرنی ناگزیر ہو جائے تو اس طرح کہنا چاہئے کہ میں اس کے متعلق ایسا ایسا خیال کرتا ہوں اور یہ بھی اس وقت کہے جب

اس کے متعلق واقعی وہ ایسا ہی سمجھتا ہوا اور اس کا حساب لینے والا اللہ ہے (جو حقیقت حال سے خوب واقف ہے) اور کوئی کسی انجام خیر کے متعلق قطعیت کے ساتھ نہ کہے۔

”وقال وهيب الخ“ وهيب نے (اس سند سے) خالد سے روایت کی و بلك بجائے ويحك کے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة مثل ما ذكرنا في الحديث السابق.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۹۵ ومر الحديث في الشهادات ص: ۳۶۶۔

﴿بَابُ مَنْ أَثْنَى عَلَيَّ أَخِيهِ بِمَا يَعْلَمُ﴾^{۳۲۳۱}

وَقَالَ سَعْدٌ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَخِي يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ
إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ

جس نے اپنے بھائی مسلمان کی تعریف کی اپنے علم کے مطابق

(یعنی جتنا حال معلوم ہوا اتنی ہی تعریف بلا مبالغہ کی تو جائز ہے)

اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس شخص کے متعلق جو زمین پر چلتا پھرتا ہو یہ کہتے نہیں سنا کہ یہ جنتی ہے سوا عبد اللہ بن سلامؓ کے۔

تشریح | یہ روایت موصولاً کتاب المناقب، ص: ۵۳۸ میں گزری ہے۔ ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ہفتم، ص: ۶۹۷۔

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں واستشكل الحصر بما ثبت من انه صلى الله عليه وسلم بشر العشرة بذلك كما هو معروف واجيب، بان سعد لم يسمع ذلك منه صلى الله عليه وسلم.

علامہ عینی فرماتے ہیں: قيل عبد الله بن سلام من المبشرين فلا ينحسرون في العشرة. واجيب بان التخصيص بالعدد لا ينفي الزائد، او المراد بالعشرة الذين بشروا دفعة واحدة والا فالحسن

والحسين وامهما وازواج النبي صلى الله عليه وسلم بالانفاق من اهل الجنة الخ (عمده)

۵۶۶۰ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذَكَرَ فِي الْإِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ

اللَّهِ إِنَّ إِزَارِي يَسْقُطُ مِنْ أَحَدٍ شِقِيهِ قَالَ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ازار (تہبند) لگانے کے متعلق جو کچھ فرمایا تھا جب فرمایا (وہو قوله من جزئوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة) تو حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا

تہیز کئی ایک طرف سے لک جاتا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا تو ان میں سے نہیں ہے (جو تکبر کی وجہ سے ایسا کرتا ہے)۔
 مطابقتہ للترجمت | مطابقتہ للحدیث للترجمة توخذ من قوله صلى الله عليه وسلم "انك لست منهم" لان
 فيه مدح ابي بكر رضي الله تعالى عنه بما يعلم منه.

تقریر موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۹۵ من الحديث ص: ۵۱۷ ص: ۸۶۰ ص: ۸۶۱۔

﴿ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ... ﴾

... وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ.
 وَقَوْلِهِ: اِنَّمَا بُغِيْتُكُمْ عَلَىٰ اَنْفُسِكُمْ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيَّ لِيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ وَتَرْكِ اِثَارَةِ الشَّرِّ عَلَيَّ
 مُسْلِمٍ اَوْ كَافِرٍ (سورہ بقرہ آیت: ۹۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے انصاف کرنے کا بھلائی کرنے کا
 اور رشتہ داروں کو دینے کا اور منع کرتا ہے بے حیائی اور منکر (بری باتوں سے) اور سرکشی سے تمہیں نصیحت کرتا ہے
 شاید کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

وقوله: اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اِنَّمَا بُغِيْتُكُمْ عَلَىٰ اَنْفُسِكُمْ (سورہ بقرہ آیت: ۲۳)

اور تمہاری سرکشی (شرارت) کا وبال خود تم پر ہی آئے گا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ثُمَّ بُغِيَ عَلَيَّ لِيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ (سورہ
 حج آیت: ۶۰) پھر اس پر ظلم کیا گیا تو اللہ اس کی یقیناً مدد کرے گا اور مسلمان پر ہویا کافر پر برائی پھیلانے کی ممانعت۔
 ۵۶۶۱ ﴿ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهَا قَالَتْ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا يُخِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ وَلَا
 يَأْتِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِي أَمْرِ اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ
 أَتَانِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رَأْسِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي
 لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ يَعْنِي مَسْحُورًا قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لِيَبْدُ
 بِنُ أَعْصَمَ قَالَ وَفِيمَ قَالَ فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرَ فِي مُشْطٍ وَمُشَافَةٍ تَحْتَ رَعْوَفَةٍ فِي بَنِي
 ذُرَّوَانَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلِدِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرَيْتَهَا كَأَنَّ رُءُوسَ
 نَخْلِيهَا رُءُوسَ الشَّيَاطِينِ وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْجِنِّ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَأُخْرِجَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَهْلَأَ تَعْنِي تَنَشَّرَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا اللَّهُ فَقَدْ شَفَانِي وَأَمَا أَنَا فَانْكُرَهُ أَنْ أُبَيَّرَ عَلَى النَّاسِ شِرًّا قَالَتْ

وَلَيْدُ بْنُ أَعْمَمٍ زَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنے دنوں تک اس حال میں رہے کہ آپ ﷺ کو خیال ہوتا تھا کہ اپنی اہلیہ سے صحبت کر رہے ہیں حالانکہ آپ ﷺ صحبت نہ کرتے ہوتے، عائشہ نے بیان کیا کہ پھر ایک دن آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا عائشہ! میں نے اللہ تعالیٰ سے ایک معاملہ میں سوال کیا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا جواب دے دیا ہے کہ دو مرد (جبرئیل و میکائیل علیہما السلام) میرے پاس آئے ان میں سے ایک تو میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گئے اور دوسرے میرے سر کے پاس، تو پاؤں والے فرشتے نے سر ہانے والے سے کہا ان صاحب (آنحضرت ﷺ) کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے کہا یہ محبوب ہیں یعنی ان پر جادو کیا گیا ہے پھر اس نے پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لیبید بن اعصم (یہودی) نے پوچھا کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا نہ کھجور کے خوشے میں کنگھی اور بالوں پر کیا ہے (پوچھا کہاں رکھا ہے؟) جواب دیا کہ ذروان کے کنویں کے اندر ایک پتھر کے نیچے دبا رکھا ہے، چنانچہ حضور اقدس ﷺ اس کنویں کے پاس پہنچے اور فرمایا یہی وہ کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا اس کے درختوں کے سر شیطین کے سروں کی طرح معلوم ہوتے ہیں اور اس کا پانی مہندی کے نچوڑے ہوئے پانی کی طرح سرخ تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جادو کا سامان نکالا گیا (پھر اس جادو کو کنویں میں رکھ کر کنواں پاٹ دیا گیا) حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں اس واقعہ کو مشہور کیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھے شفا دی ہے اور میں لوگوں میں بری بات کو پھیلانا پسند نہیں کرتا حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ لیبید بن اعصم بنی زریق کا ایک شخص اور یہودیوں کا حلیف تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | وجہ المطابقتہ بین هذا الحدیث وبين الآيات المذكورة "ان الله لما نهى عن البغى" (عمدہ)

تعدو ووضعه | والحديث هنا ص: ۸۹۵ تا ص: ۸۹۶ من الحدیث ص: ۳۵۰، ص: ۳۶۲، ص: ۸۵۷، ص: ۸۵۸، یاتی

ص: ۹۳۵۔

تشریح | مقالہ کیجئے نھر الباری جلد ہفتم، ص: ۳۸۸۔

﴿بَابُ مَا يُنْهَى عَنِ التَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ﴾

وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ

ایک دوسرے سے حسد کرنا اور ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرنا (یعنی ترک ملاقات) منع ہے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، حاسد کے شر سے جب حسد کرے پناہ مانگتا ہوں۔

۵۶۲۳ ﴿حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَامِ بْنِ مُنَبِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسُّسُوا وَلَا تَجَسُّسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے کسی کاٹھو نہ لگاؤ (کسی کے پیچھے نہ پڑو) جاسوسی نہ کرو (کسی کا عیب معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو) اور حسد نہ کرو اور کسی سے پیڑھ مت پھیرو، بغض نہ رکھو اور اے اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولا تحاسدوا ولا تدابروا"

تعدو ووضعه | والحديث هنا م: ۸۹۶، وياتي م: ۸۹۶۔

۵۶۲۳ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَجُلُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپس میں بغض نہ رکھو اور نہ حسد کرو اور نہ ایک دوسرے سے پیڑھ پھیرو اور اللہ کے بندے سب بھائی بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے (یعنی تین دن سے زیادہ ترک ملاقات کرے اگر کسی سے کوئی تکلیف بھی ہو تو تین دن کے اندر صلح کر لے)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لا تحاسدوا ولا تدابروا"

تعدو ووضعه | والحديث هنا م: ۸۹۶، وياتي م: ۸۹۷۔

﴿بَابُ يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ الْآيَةَ (سورة حجرات)﴾

اے ایمان والو بہت سی بدگمانیوں (تہمتیں کرنے) سے بچو بلاشبہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور تجسس (جاسوسی) نہ کرو الایۃ۔

۵۶۲۳ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ

اَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسُّوْا وَلَا تَجَسُّوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا
تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بدگمانی سے بچتے رہو بدگمانی سنت
جھوٹ ہے اور کسی کا ٹوہ نہ لگاؤ (کسی کے پیچھے نہ پڑو) اور جاسوسی نہ کرو (کسی کا عیب معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو) اور نجش
نہ کرو (کتاب البیوع میں نجش کے معنی گزر چکے ہیں کہ ایک چیز کا خریدنا مقصود نہ ہو لیکن دوسرے خریدار کو دھوکا دینے کیلئے
خواستواہ اس کی قیمت بڑھا دے یہ دلالی جائز نہیں) اور حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو اور کسی سے پیٹھ مت پھیرو اور اللہ کے بندے
آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

مطابقتہ للترجمہ | وجه المطابقة بين هذا الحديث والآية المذكورة ان البغض والحسد يشان عن سوء
الظن (عمدہ)

تعد موضوعہ | والحديث هنا ص ۸۹۶ من الحديث: ص ۷۷۲، ياتي ص ۹۹۵۔

﴿ ^{۳۲۳۵} **بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الظَّنِّ** ﴾

جوگمان درست (جائز) ہے

تشریح | باب کے عنوان میں یہاں نسخے مختلف ہیں ہندوستانی مطبوعہ میں یہاں ما یکون ہے ولا ہی ذر عن
الکشمیہنی ما يجوز من الظن (قس)

علامہ عینی فرماتے ہیں وروایۃ ابی ذر انسب لسياق الحديث (عمدہ)

۵۶۶۵ ﴿ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا قَالَ
اللَّيْثُ كَأَنَّا رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین
کے متعلق کچھ جانتے ہیں، لیث بن سعد نے بیان کیا کہ یہ دونوں منافقین میں سے تھے۔

مطابقتہ للترجمہ | قيل لامطابقة بين الحديث والترجمة لان في الترجمة اثبات الظن وفي الحديث نفى
الظن . اجيب بان النفي في الحديث لظن النفي لا لنفي الظن فلا تنافي بينهما.

تعد موضوعہ | والحديث هنا ص ۸۹۶ وياتي بعد ص ۸۹۶۔

﴿۵۶۲۶﴾ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهَذَا وَقَالَتْ ذَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَظْنُ فُلَانًا يَعْرِفَانِ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ﴾

ترجمہ | اور حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے اور فرمایا: عائشہ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کے متعلق کچھ جانتے ہیں جس دین پر ہم قائم ہیں۔

(مطلب یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں میرا گمان ہے کہ فلاں اور فلاں ہمارے دین کو جس پر ہم قائم ہیں کچھ نہیں جانتے

پہچانتے ہیں)

مطابقتہ للترجمہ | هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعد موضوعه | والحديث هنا من: ۸۹۶ ومو الحديث من: ۸۹۶۔

﴿بابُ سِتْرِ الْمُؤْمِنِ عَلَى نَفْسِهِ﴾^{۳۲۳۶}

مومن کا اپنے کسی گناہ کی پردہ پوشی کرنا

(یعنی مومن سے اگر کوئی گناہ ہو جائے تو اس کو چھپائے رکھنا)

﴿۵۶۲۷﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافَى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهِرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ میری امت کے ہر شخص کو معاف کیا جائے گا (بخش دیا جائے گا) مگر ان لوگوں کو جو علانیہ گناہ کرتے ہیں اور گناہوں کو علانیہ کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی (گناہ کا) کام کرے اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا تھا صبح ہوئی تو وہ کہنے لگا اے فلاں میں نے گزشتہ رات فلاں فلاں کام کیا تھا حالانکہ رات گزر گئی تھی اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپائے رکھا تھا لیکن صبح ہوئی تو اس نے خود اللہ کے پردے کو ہٹا دیا۔

مطابقتہ للترجمہ | قيل لا مطابقة بين الترجمة وبين الحديث لان الترجمة عقبت لسر المومن على

نفسه وفي الحديث ستر الله على المومن.

واجب بان ستر اللہ مستلزم لستر المومن على نفسه فمن قصد اظهار المعصية والمجاهرة بها فقد اغضب الله تعالى فلم يستره ومن قصد التستر بها حياء من ربه ومن الناس من الله عليه يستره اياه (عمدہ) مطلب یہ ہے کہ حدیث پاک میں مذمت کی تصریح ہے جو شخص اپنے گناہ کو لوگوں پر ظاہر کرے بلاشبہ مومن کی پردہ دہی ہے۔

تعدی ووضوح | والحديث هنا م: ۸۹۶۔

تشریح | ہمارے ہندوستانی بخاری میں بجائے ”من المجاهرة کے ”مِنَ الْمَجَاهِرَةِ“ ہے۔ اس صورت میں ترجمہ ہوگا یہ بے باکی و ذہیت پنا ہے الخ۔ بلاشبہ گناہ کرنا گناہ ہے، جرم ہے لیکن گناہ کا اعلان و اظہار برا گناہ ہے اور عظیم جرم گناہ کی اشاعت ہے۔

۵۶۲۸ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرَّرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَمْرٍو كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى قَالَ يَذْنُو أَحَدَكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنْفَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ عَمِلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ وَيَقُولُ عَمِلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقْرُرُهُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ﴾

ترجمہ | ایک شخص نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے بارے میں کیا سنا ہے؟ (یعنی قیامت کے دن جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے سرگوشی کرے گا؟) (ابن عمرؓ نے کہا) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم (مسلمانوں) میں سے کوئی (قیامت کے دن) اپنے رب سے قریب ہوگا یہاں تک کہ پروردگار اپنا ایک جانب اس پر رکھے گا (یہ سایہ رحمت سے کنا یہ ہے) اور اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے تو نے (دنیا میں فلاں دن) یہ یہ (براکام) کیا تھا؟ بندہ کہے گا جی ہاں پھر اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے تو نے فلاں فلاں (برے) عمل کئے تھے؟ بندہ کہے گا جی ہاں چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے گناہوں کا اقرار کروالیں گے پھر فرمائیں گے کہ میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالا تھا اور آج میں تیرے گناہوں کو معاف کرتا ہوں۔

مطابقتہ للترجمة | قبل لا مطابقة بين الحديث والترجمة لان الترجمة في ستر المومن والحديث في ستر الله عز وجل . واجب بان ستر الله مستلزم لستره (عمدہ)

تعدی ووضوح | والحديث هنا م: ۸۹۶ و مر الحديث م: ۳۳۰، م: ۶۷۸، م: ۱۱۱۹۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم، م: ۲۹۵، نیز نصر الباری جلد ۶ کا صفحہ ۳۳۹ کا مقصد ضرور دیکھئے۔

﴿بابُ الْكِبْرِ﴾^{۳۲۳۷}

ای ہذا باب فی بیان ذم الکبر بکسر الکاف وسکون الباء الموحده وهو ثمرۃ العجب وقد هلك بها کثیر من العلماء والعباد والزهاد الخ (عمدہ)
 "وقال مجاهد" الخ اور امام مجاہدؒ نے فرمایا کہ سورہ حج کی آیت: ۹ میں جو ہے ثانی عطفہ اس سے مراد تکبر و مغرور ہے جو اپنے دل میں اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے عطفہ بمعنی رقبہ ہے۔

تشریح عطف کے معنی ہیں شانہ، پہلو اور گردن یعنی بدن کا ہر وہ حصہ جسے موڑ سکتے ہیں اس کی جمع اعطاف ہے جیسے جمل کی جمع احمال ہے۔

"ثانی" اسم فاعل از باب ضرب بمعنی موڑنے والا اب معنی ہو گئے گھمنڈ سے اپنی گردن موڑنے والا تکبر و مغرور سے پہلو موڑنے والا۔

۵۶۲۹ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبِ الْخَزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ ضَعِيفٍ مُضَاعِفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَهُ أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلِّ عَتَلٍ جَوَاطِ مُسْتَكْبِرٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنِي حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ إِنْ كَانَتْ الْأُمَّةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقَ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ﴾

ترجمہ حضرت حارثہ بن وہب خزاعیؒ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں جنتی لوگوں کی خبر نہ دوں؟ جنتی وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) کمزور اور متواضع تھے کہ اگر وہ قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم کو پوری کر دے کیا میں تمہیں دوزخ والوں کی خبر نہ دوں؟ ہر تمذخو (سخت مزاج) اکثر کر چلنے والا اور تکبر، اور محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ہشیم نے بیان کیا ہم سے حمید طویل نے بیان کیا کہا ہم سے حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلط کامیہ حال تھا) مدینہ والوں کی لوٹ پوٹیوں میں سے کوئی لوٹ پوٹی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیتی اور جہاں چاہتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جاتی۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقتہ الحدیث للترجمہ فی آخر الحدیث ای "کل عتل جواط مستکبر"

تعد موضوع | والحدیث هنا م: ۸۹۶ تا م: ۸۹۷ مر الحدیث م: ۷۳۱، یاتی م: ۹۸۵۔

﴿بابُ الْهَجْرَةِ﴾^{۳۲۳۸}

وقول رسول الله ﷺ لا يحل لرجل أن يهجر أخاه فوق ثلاث ليالٍ.

مسلمان سے قطع تعلق کرنا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا بیان کہ کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے، قطع تعلق رکھے۔

۵۶۷۰ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ الطَّقِيلِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ أُخِي عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَمَّهَا أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعٍ أَوْ عَطَاءٍ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ وَاللَّهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ أَوْ لَأَخْجُرَنَّ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَمُّو قَالَ هَذَا قَالُوا نَعَمْ قَالَتْ هُوَ لِلَّهِ عَلَى نَذْرٍ أَنْ لَا أَكَلِمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَبَدًا فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا حِينَ طَالَتْ الْهَجْرَةُ فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا أَشْفَعُ فِيهِ أَبَدًا وَلَا أَتَحَنُّكَ إِلَى نَذْرِي فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ وَهَمَّا مِنْ بَنِي زُهْرَةَ وَقَالَ لَهُمَا أَنْشِدُكُمَا بِاللَّهِ لَمَّا أَدْخَلْتُمَانِي عَلَى عَائِشَةَ فَإِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْذِرَ فَطِيعَتِي فَأَقْبَلَ بِهِ الْمِسُورُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ مُشْتَمِلَيْنِ بَارِدِيَّتَيْهِمَا حَتَّى اسْتَأْذَنَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَنْدَخُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ ادْخُلُوا قَالُوا كُنَّا قَالَتْ نَعَمْ ادْخُلُوا كُلُّكُمْ وَلَا تَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ فَلَمَّا دَخَلُوا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ فَاعْتَقَى عَائِشَةَ وَطَفِقَ يَنْشِدُهَا وَيَبْكِي وَطَفِقَ الْمِسُورُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ يَنْشِدُهَا إِلَّا مَا كَلَّمْتَهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ وَيَقُولَانِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَمَّا قَدْ عَلِمْتَ مِنَ الْهَجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِيرَةِ وَالتَّخْرِيجِ طَفِقَتْ تَذَكَّرُهُمَا نَذْرَهَا وَتَبْكِي وَتَقُولُ إِنِّي نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيدٌ فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتَّى كَلَّمْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَأَعْتَقْتُ فِي نَذْرَهَا ذَلِكَ أَرْبَعِينَ رَقَبَةً وَكَانَتْ تَذَكَّرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَتَبْكِي حَتَّى تَبُلَ دُمُوعُهَا حِمَارَهَا﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہ سے بیان کیا گیا کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کسی بیچ یا ہدیہ کے سلسلے میں جو

ام المؤمنین نے دیا تھا (حضرت عائشہؓ کی عادت تھی کہ اللہ کا جو رزق بھی آپہنیں ملتا تھا وہ سب صدقہ کر دیتیں جمع نہیں کرتی تھیں حضرت عائشہؓ عبد اللہ بن زبیرؓ کی خالہ تھیں عبد اللہؓ نے کسی سے کہا) واللہ لتنتهین الخ“ واللہ حضرت عائشہؓ اس طرز عمل کو چھوڑ دیں باز آجائیں ورنہ میں روک لگاؤں گا (اتنی بھیرات نہ کرنے پائیں) ”فقالت اهو قال هذا“ اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیا واقعی عبد اللہ نے یہ کہا ہے؟ لوگوں نے بتایا جی ہاں عبد اللہ نے کہا ہے اس پر عائشہؓ نے فرمایا اللہ کیلئے مجھ پر نذر ہے کہ میں ابن زبیر سے کبھی بات نہیں کروں گی (یعنی اگر بات کروں گی تو مجھ پر نذر واجب ہے) پھر جب ترک تعلق پر عرصہ گزر گیا تو ابن زبیرؓ عائشہؓ کے پاس سفارش کرانے لگے (کچھ لوگوں کو حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجا کہ قصور معاف کرادو) حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہرگز نہیں خدا کی قسم میں اس کے بارے میں کوئی سفارش نہیں مانوں گی اور نہ اپنی نذر توڑوں گی پھر جب قطع تعلق ابن زبیرؓ پر طویل ہو گیا اور ابن زبیرؓ کیلئے تکلیف دہ ہو گیا تو ابن زبیرؓ نے مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن اسود بن عبد یغوثؓ سے اس سلسلے میں بات کی اور یہ دونوں حضرات بنی زہرہ قبیلے کے تھے عبد اللہ بن زبیرؓ نے ان دونوں سے کہا میں آپ دونوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کسی طرح آپ لوگ مجھے حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں داخل کرادو کیونکہ ان کیلئے یہ جائز نہیں کہ قطع تعلق کی (صلہ رحمی توڑنے کی) قسم کھائیں چنانچہ مسور اور عبد الرحمنؓ دونوں ابن زبیرؓ کو اپنی چادروں میں لپیٹے ہوئے لے کر آئے اور حضرت عائشہؓ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور دونوں نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا ہم اندر آسکتے ہیں؟ عائشہؓ نے فرمایا کہ آ جاؤ انھوں نے عرض کیا ہم سب؟ عائشہؓ نے فرمایا ہاں سب آ جاؤ، حضرت عائشہؓ کو اس کا علم نہیں تھا کہ ابن زبیرؓ بھی ان دونوں کے ساتھ ہیں جب یہ حضرات اندر گئے تو ابن زبیرؓ پردہ ہٹا کر اندر چلے گئے (حضرت عائشہؓ ان کی خالہ تھیں) ابن زبیرؓ حضرت عائشہؓ سے لپٹ کر اللہ کا واسطہ دینے لگے اور رونے لگے (کہ معاف کر دیں) اور مسور اور عبد الرحمنؓ بھی ام المؤمنین عائشہؓ کو اللہ کا واسطہ دینے لگے کہ اب آپ عبد اللہ سے بات کیجئے اور اس کا عذر قبول فرمائیے (قصور معاف کر دیجئے) اور ان حضرات نے یہ بھی عرض کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک تعلق سے منع فرمایا ہے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین رات سے زیادہ ترک ملاقات کر لے پھر جب ان حضرات نے صلہ رحمی کی فضیلت اور قطع تعلق کا حرج و نقصان بکثرت ذکر کیا تو ام المؤمنین عائشہؓ بھی ان دونوں سے یہ حدیثیں ذکر کرنے لگیں اور رونے لگیں اور فرمانے لگیں کہ میں نے تو قسم کھالی ہے اور قسم کا معاملہ سخت ہے لیکن یہ دونوں حضرات مسلسل حضرت عائشہؓ سے اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ نے ابن زبیرؓ سے بات کر لی اور اپنی اس نذر کے کفارے میں چالیس غلام آزاد کئے اور اس کے بعد جب بھی آپ اپنی یہ نذر یاد کرتیں تو رونے لگتیں یہاں تک کہ آپ کا دوپٹا آنسوؤں سے تر ہو جاتا۔

مطابقہ للترجمۃ | مطابقہ الحدیث للتوجمة من حیث انه متضمن لہجرة عائشة عبد اللہ بن الزبیر رضی

اللہ تعالیٰ عنہم اکثر من ثلاثة ایام (عمدہ)

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۹۷ ومر الحديث ص: ۳۹۷-

تشریح | ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد: ۷، ص: ۵۷۰-

۵۶۷۱ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَجُلُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور نہ کسی سے پیٹھ پھیرو (یعنی قطع تعلق و ترک ملاقات نہ کرو) بلکہ اللہ کے بندے آپس میں بھائی بن کر رہو، اور کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو چھوڑے رہے (خوار ہے)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۹۷ ومر الحديث ص: ۸۹۶-

۵۶۷۲ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَجُلُ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَبِعَرَضٍ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کیلئے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے (قطع تعلق کرے) اس طرح کہ جب دونوں کا (اتفاق سے) سامنا ہو جائے تو یہ بھی منہ پھیر لے اور وہ بھی منہ پھیر لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۸۹۷، ویاتی ص: ۹۲۱- واخرجه مسلم و ابو داود فی الاستيذان.

﴿بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْهَجْرَانِ لِمَنْ عَصَى﴾

وَقَالَ كَعْبٌ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا وَذَكَرَ خَمْسِينَ لَيْلَةً.

نافرمانی کرنے والے سے (گناہ کے مرتکب سے) قطع تعلق کرنا جائز ہے

تشریح | معلوم ہوا کہ باب سابق میں جو مسئلہ گذرا اس کا تعلق دنیاوی معاملات کی رنجش و ناراضگی ہے کہ تین دن سے زیادہ ترک تعلق (بایکٹ) جائز نہیں۔

”وقال كعب الخ“ اور حضرت کعب بن مالکؓ نے بیان کیا کہ جب وہ (غزوہ تبوک میں) پیچھے رہ گئے تھے (شریک نہیں ہوئے تھے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت کر دی تھی اور آپ نے (ترک سلام و کلام کے بارے میں) پچاس دن کا ذکر کیا۔

تشریح | اس واقعہ کی پوری تفصیل کتاب المغازی میں گزر چکی ہے۔

۵۶۷۴ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْرِفُ غَضَبِكَ وَرِضَاكَ قَالَتْ قُلْتُ وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّكَ إِذَا كُنْتَ رَاضِيَةً قُلْتُ بَلَى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتَ سَاخِطَةً قُلْتُ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلٌ لَسْتُ أَهَاجِرُ إِلَّا اسْمَكَ﴾

ترجمہ | ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ میں تمہاری ناراضگی اور خوشی کو خوب پہچانتا ہوں، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ کس طرح پہچانتے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تم خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی قسم، اور جب تم ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو نہیں ابراہیم (علیہ السلام) کے رب کی قسم، عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا جی ہاں میں (ناراضگی کے وقت میں بھی) آپ کے نام کے سوا کوئی چیز نہیں چھوڑتی ہوں (یعنی آپ ﷺ کی محبت اور تعلق علی وجہ الکمال باقی رہتا ہے)۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لست اهاجر الا اسمك" وهذا من الهجران الجائر.

تعمیر و توضیح | او الحديث هنا ص: ۸۹۷ تا ص: ۸۹۸، واخرجه مسلم في الفضائل..

تشریح | فان قلت الغضب على النبي صلى الله عليه وسلم معصية كبيرة.

اجيب بان الحامل لعائشة على ذلك انما هو الغيرة التي جبلت عليها النساء وهي لا تنشأ إلا عن فرط المحبة فلما كان غضبها ذلك لا يستلزم البغض اغتفر وقد دل قولها رضى الله عنها لا اهجر الا اسمك على ان قلبها مملوء بمحبهه (فس)

﴿بَابُ ۳۲۵۰ هَلْ يَزُورُ صَاحِبَهُ كُلَّ يَوْمٍ أَوْ بُكْرَةً وَعَشِيًّا﴾

کیا اپنے ساتھی (دوست) کی ملاقات کیلئے ہر روز (ایک بار)

یا صبح شام (یعنی دو بار) جا سکتا ہے؟

۵۶۷۴ ﴿حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ مَعْمَرٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ

ابن شہاب فأخبرني عروة بن الزبير أن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لم أعقل أبوي إلا وهما يدينان الدين ولم يمر عليهما يوم إلا يأتينا فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم طرفي النهار بكرة وعشية فبينما نحن جلوس في بيت أبي بكر في نحر الظهيرة قال قائل هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم في ساعة لم يكن يأتينا فيها قال أبو بكر ما جاء به في هذه الساعة إلا أمر قال إني قد أذن لي بالخروج ﴿

ترجمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب میں نے ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو دین اسلام کا تیج پایا اور کوئی دن والدین پر (یا ہم پر) ایسا نہیں گذرتا تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے دونوں طرف صبح و شام ہمارے پاس تشریف نہ لاتے ہوں، ایک دن ہم (اپنے والد) ابو بکرؓ کے گھر میں بھری دوپہر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں یہ ایسا وقت تھا کہ اس وقت ہمارے یہاں آنحضرتؐ کے آنے کا معمول نہیں تھا ابو بکرؓ کہنے لگے اس وقت جو آنحضرتؐ (معمول کے خلاف) تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی نیا واقعہ ہوا ہے پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے مکہ سے نکلنے کی (ہجرت کی) اجازت مل گئی ہے۔

مطابقہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "الا ياتينا فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم طرفي النهار بكرة وعشية"

تعمیر موضعہ والحديث هنا ص: ۸۹۸ ومر الحديث ص: ۶۸، ص: ۲۸۷، ص: ۳۰۱، ص: ۳۰۷، ص: ۵۵۲، ص: ۵۸۷، ص: ۸۶۳۔

﴿ بابُ الزِّيَارَةِ وَمَنْ زَارَ قَوْمًا فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ ﴾^{۳۲۵۱}

وَزَارَ سَلْمَانَ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ عِنْدَهُ.

زیارت کی مشروعیت کا بیان (ملاقات کیلئے جانا) اور جو شخص لوگوں سے ملاقات کیلئے گیا اور انہیں کے یہاں کھانا بھی کھایا (تو یہ محبت کی زیادتی اور تعلق کا ثبوت ہے)

اور حضرت سلمان فارسیؓ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں حضرت ابو الدرداءؓ سے ملاقات کیلئے گئے اور ان کے یہاں کھانا بھی کھایا۔

﴿۵۶۷۵﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّهْمَانِ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ أَهْلَ بَيْتِ
مِنَ الْأَنْصَارِ فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَنُصِحَ لَهُ
عَلَى بَسَاطِ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُمْ ﴿

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے ایک خانوادہ
میں ملاقات کیلئے تشریف لے گئے اور ان کے یہاں کھانا بھی تناول فرمایا پھر جب آپ ﷺ نے نکلنے کا (واپس تشریف
لانے کا) ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے گھر میں ایک جگہ کا حکم دیا چنانچہ آپ کیلئے ایک چٹائی دھوئی گئی پھر آنحضرت ﷺ نے
اس پر نماز پڑھی اور گھروالوں کیلئے دعا کی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدیه ووضعه | والحدیث هنا ص: ۸۹۸ من الحدیث ص: ۹۲، ص: ۱۵۷۔

﴿بَابٌ مِّنْ تَجَمُّلِ لِلْوُفُودِ﴾^{۳۲۵۲}

جس نے وفود سے ملاقات کیلئے زیارت کی

(جب باہر کے وفد ملاقات کیلئے آئیں تو ان کیلئے عمدہ کپڑے پہننا)

۵۶۷۶ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ
أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَا الْإِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا غُلْظٌ مِنَ الدِّيَابِجِ
وَخَشَنٌ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ رَأَى عُمَرَ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ فَأَتَى
بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْتَرِ هَذِهِ فَأَلْبَسُهَا لَوْفِدِ النَّاسِ إِذَا
قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَمَضَى مِنْ ذَلِكَ مَا مَضَى ثُمَّ إِنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيْهِ بِحُلَّةٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ وَقَدْ قُلْتَ لِي مِنْهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا
فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعَلَمَ فِي الْقُرْبِ لِهَذَا الْحَدِيثِ ﴿

ترجمہ یحییٰ بن ابی اسحاق نے بیان کیا کہ مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے پوچھا کہ استبرق کیا چیز ہے؟ (کون سا کپڑا
ہے؟) میں نے کہا دیا کا دبیز (سنگین) بنا ہوا اور موٹا کپڑا (وروی بعضہم حسن یعنی عمدہ کپڑا) سالم نے بیان کیا کہ

میں نے اپنے والد عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص (عطار بن حاجب) کے پاس استبرق کا حلہ دیکھا تو آپ اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ) آپ اسے خرید لیں اور جب آپ کے پاس لوگوں کا وفد آئے تو اسے زیب تن فرمایا کریں اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا ریشم تو وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو اس معاملہ میں جو وقت گذرنا تھا گذر گیا اس کے بعد خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے پاس ایک (ریشمی) حلہ بھیجا تو حضرت عمرؓ اس حلہ کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا آپ ﷺ نے یہ (ریشمی) حلہ میرے پاس بھیجا ہے حالانکہ اس کے بارے میں ارشاد فرما چکے ہیں (کہ اسے وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو) آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں نے تمہارے پاس یہ اس لئے بھیجا ہے کہ تم اس کے ذریعہ (یعنی بیچ کر) مال حاصل کرو، چنانچہ حضرت ابن عمرؓ اسی حدیث کی وجہ سے کپڑے میں ریشم کے نیل بوٹے (نقش و نگار) کو بھی ناپسند فرماتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة بقول عمر "اشترى هذه فالتبسها لو فد الناس اذا قدموا عليك"
 تعریض موضعہ | والحديث هنا ص: ۸۹۸ ومرو الحديث ص: ۱۲۱، ص: ۱۳۰، ص: ۲۸۳، ص: ۳۵۶، ص: ۳۵۷، ص: ۴۲۹، ص: ۸۶۸، ص: ۸۸۵۔

﴿بَابُ الْإِخَاءِ وَالْحِلْفِ﴾^{۲۲۵۳}

وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَقَالَ
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي
 وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ

بھائی چارگی اور معاہدہ کا بیان

الإخاء بكسر الهمزة اي المواخاة

”والحلف“ بكسر الحاء المهملة وسكون اللام بعدها فاء العهد يكون بين القوم.

”وقال ابو جحيفة“ الخ اور حضرت ابو جحيفہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ کے درمیان مواخات (بھائی چارگی) کرائی تھی۔ اور حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور سعد بن ربیعؓ کے درمیان بھائی چارگی کرائی۔

۵۶۷۷ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

﴿بَابُ التَّبَسُّمِ وَالضَّحْكِ﴾^{۳۲۵۲}

وَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَسْرًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكْتُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى.

ای ہذا باب فی بیان اباحۃ التبسم والضحک یعنی مسکرات اور ہنسنا

”التبسم“ ظہور الاسنان عند التعجب بلاصوت وان كان مع الصوت فهو اما بحيث يسمع جيرانه ام لا فان كان فهو القهقهة (عمده)

حضرت فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے ایک بات مجھ سے فرمائی تو میں ہنس دی، اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اللہ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔

۵۶۷۹ ﴿حَدَّثَنَا جِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرْظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ الْهُدْيَةِ الْهُدْيَةِ أَخَذَتْهَا مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْعَاصِ جَالِسٌ بِيَابِ الْحُجْرَةِ لِيُؤَذِّنَ لَهُ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَزُجِرُ هَذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ أَنْ تُرْجِعِي إِلَيَّ رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَدُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَدُوقَ عُسَيْلَتَكَ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظیؓ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور طلاق قطع یعنی تین طلاق دی اس کے بعد عبدالرحمن بن زبیر نے ان سے نکاح کر لیا پھر وہ (تمیمہ بنت وہب) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ میں حضرت رفاعہؓ کے نکاح میں تھی لیکن انھوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں پھر مجھ سے عبدالرحمن بن زبیر نے نکاح کر لیا مگر خدا کی قسم یا رسول اللہ اس کے پاس تو کپڑے کے حاشیہ (کنارہ) کے سوا کچھ بھی نہیں اور انھوں نے اپنی چادر کا کنارہ پکڑ کر بتایا (مقصد یہ کہنا تھا کہ وہ نامرد ہیں) بیان کیا کہ

حضرت ابو بکرؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور سعد بن العاص کے صاحبزادے (خالد قرشی) حجرہ کے دروازہ پر تھے خالد اندر آنے کی اجازت مانگ رہے تھے پھر خالد بن سعیدؓ ابو بکرؓ کو آواز دے کر کہنے لگے اے ابو بکر آپ اس عورت کو ڈانٹتے نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کس طرح کی بات کہتی ہے؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم کے سوا کچھ نہیں فرمایا پھر فرمایا شاید تم رفاہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو لیکن یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک تم ار (عبدالرحمن) کا مزہ نہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزہ نہ چکھ لے۔

مطابقتہ للترجمتہ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله وما يزيد رسول الله صلى الله عليه وسلم على التبسم.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۸۹۸ تا ص: ۸۹۹، من الحديث ص: ۳۵۹، ص: ۷۹۱، ص: ۷۹۲، ص: ۸۰۱، ص: ۸۲۲، ص: ۸۲۶

۵۶۸۰ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَكْبِرْنَ عَلَيْهِ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ اضْحَكِ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ هَوْلَاءِ اللَّائِي كُنَّ عِنْدِي لَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَيَّنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ يَا عَدُوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَيَّنَنِي وَلَمْ تَهَيَّنَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ إِنَّكَ أَلْفٌ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيهَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَيْفِكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَبَجَا إِلَّا سَلَكَ فَبَجَا غَيْرَ فَجَحِكَ ﴿

ترجمہ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی اس وقت آنحضرت ﷺ کے پاس (ازواج مطہرات میں سے) قریش کی چند عورتیں تشریف فرما تھیں (حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت ام سلمہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہن) آنحضرت ﷺ سے سوال کر رہی تھیں (یعنی حضور اکرم ﷺ جو خروج نہیں دیتے تھے اس میں اضافہ کا تقاضا کر رہی تھیں) ان کی آواز آنحضرت ﷺ کی آواز پر بلند تھی پھر جب حضرت عمرؓ نے اجازت چاہی تو وہ جلدی سے بھاگ کر پردے کے پیچھے

چلی گئیں پھر آنحضرت ﷺ نے حضرت عمرؓ کو اجازت دی اور حضرت عمرؓ داخل ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت (ازواج مطہرات کی حرکت سے) مسکرا رہے تھے حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو ہمیشہ ہنستا (خوش و خرم) رکھے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ان ازواج پر مجھے حیرت ہوئی جو ابھی میرے پاس تھیں جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو فوراً بھاگ کر پردے میں چلی گئیں اس پر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ یہ سب آپ سے ڈریں پھر حضرت عمرؓ عورتوں پر متوجہ ہوئے اور فرمایا اے اپنی جانوں کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں؟ (جبکہ آنحضرت ﷺ کے سامنے میری کوئی حقیقت نہیں) عورتوں نے عرض کیا بیشک آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو اے ابن خطاب قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر شیطان بھی تمہیں کسی راستہ پر دیکھے گا تو تمہارا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلا جائے گا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والنبي يضحك فقال اضحك الله سنك"

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۸۹۹ مر الحديث ص: ۴۶۵، ص: ۵۲۰۔

تشریح | اس حدیث سے سیدنا عمرؓ کی عظیم فضیلت معلوم ہوئی بعض روایت میں ہے کہ شیطان عمرؓ کے سایہ سے بھاگتا ہے۔ اب یہ اشکال بھی نہ ہوگا کہ عمرؓ کی فضیلت آنحضرت ﷺ پر نکلتی ہے کیونکہ یہ ایک خاص معاملہ ہے چور ڈاکو جتنا کوتوال (داروغہ) سے ڈرتے ہیں اتنا بادشاہ سے نہیں ڈرتے۔

اشکال دفع صوت: ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ہفتم، ص: ۴۰۱۔

۵۶۸۱ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّائِفِ قَالَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْرَحُ أَوْ نَفْتَحَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ قَالَ فَعَدُّوا فَقَاتَلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا وَكَثُرَ فِيهِمُ الْجَرَاحَاتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ فَسَكَّنُوا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِالْخَبَرِ كُلِّهِ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف میں تھے (غزوہ طائف کے موقع پر) آپ ﷺ نے فرمایا اگر اللہ نے چاہا تو کل ہم یہاں سے واپس ہوں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے کہا ہم تو اس وقت تک یہاں سے نہیں جائیں گے جب تک اسے فتح نہ کر لیں (او نفتحها میں او بمعنی حتی یا الی ان

ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہی بات ہے تو صبح لڑائی شروع کر دو بیان کیا کہ صبح کو صحابہؓ نے گھمسان کی سخت جنگ لڑی اور بکثرت صحابہؓ زخمی ہوئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ ہم کل واپس ہوں گے بیان کیا کہ اب سب لوگ خاموش رہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے، حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے پوری سند خبر کے لفظ کے ساتھ بیان کی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فضحك رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وكان ضحكه هنا للتعجب.

تعدو موضعاً | والحديث هنا من ۸۹۹ في المغازي ص: ۶۱۹۔

تشریح غزوہ طائف کیلئے نصر الباری جلد ہشتم غزوہ طائف کا مطالعہ کیجئے، ص: ۳۹۱۔

۵۶۸۲ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ رِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَنِّي رَجُلٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتَقَ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ لِي قَالَ فَصُمَّ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اسْتَطِيعُ قَالَ فَاطْعِمِ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَأَتَيْتُ بَعْرَقَ فِيهِ تَمْرٌ قَالَ إِبْرَاهِيمُ الْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ تَصَدَّقْ بِهَا قَالَ عَلَى أَفْقَرِ مِنِّي وَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ فَأَنْتُمْ إِذَا﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں تو تباہ ہو گیا میں نے رمضان میں (روزہ کی حالت میں) ہم بستری کر لی، آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک غلام آزاد کر دو انھوں نے عرض کیا میرے پاس کوئی غلام نہیں ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر دو مہینے لگا تار روزے رکھو ان صاحب نے کہا اس کی مجھ میں طاقت نہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو انھوں نے عرض کیا اتنا میرے پاس نہیں ہے (یعنی میں اس کی بھی قدرت نہیں رکھتا ہوں) پھر (آنحضرت ﷺ کی خدمت میں) بھجور کا ایک تھیلا لایا گیا ابراہیم بن سعد نے بیان کیا کہ عرق (بفتح العين المهملة والراء) بمعنی مکتل یعنی تھیلا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ پوچھنے والا کہاں ہے؟ اسے (فقیروں میں) صدقہ کر دے اس نے کہا جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو اسے دوں؟ خدا کی قسم مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان ہم سے زیادہ محتاج کوئی گھر والا نہیں ہے اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندان مبارک کھل گئے حضور ﷺ نے فرمایا پھر تم ہی لے لو۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فضحك النبي صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه".

نواجذه".

تعداد و موضع | والحديث هنا ص: ۸۹۹ من الحديث ص: ۲۵۹، ص: ۲۶۰، ص: ۳۵۳، ص: ۸۰۸۔ ياتي من: ۹۱۰، ص: ۹۹۲، ص: ۹۹۳، ص: ۱۰۰۷۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد پنجم، ص: ۵۰۵ کا مقصد۔

۵۲۸۳ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْسِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظٌ الْحَاشِيَّةُ فَأَذْرَكُهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَدَ بِرِدَائِهِ جَبْدَةً شَدِيدَةً قَالَ أَنَسٌ فَنظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَكْرَتْ بِهَا حَاشِيَةَ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْدِيهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرَلِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحَكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ ﷺ کے جسم پر ایک نجرانی چادر تھی جس کا حاشیہ دبیز تھا اتنے میں ایک اعرابی آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے آپ کی چادر بڑے زور سے کھینچی انسؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شانے کو دیکھا کہ زور سے کھینچنے کی وجہ سے اس پر نشان پڑ گئے ہیں پھر اس اعرابی نے کہا اے محمد (ﷺ) اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے اس میں سے مجھے دینے کیلئے حکم فرمائیے پھر آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور آپ ہنس دیئے پھر آپ ﷺ نے اسے دینے کا حکم فرمایا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فضحك"

تعداد و موضع | والحديث هنا ص: ۸۹۹ تا ص: ۹۰۰ من الحديث ص: ۴۳۶، ص: ۸۶۳۔

۵۲۸۳ ﴿حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَوْرِيرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا تَبَسَّمَ لِي وَجَهِي وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا﴾

ترجمہ | حضرت جریر بن عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو (اپنے گھر سے) کبھی نہیں روکا (یعنی پردہ کر کے اندر بلا لیتے تھے) اور جب بھی آپ ﷺ نے مجھ کو دیکھا تو مسکرا دیئے اور میں نے آنحضرت ﷺ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر بیٹھ نہیں پاتا تو آنحضرت ﷺ نے اپنے دست مبارک سے میرے سینے پر مارا اور دعا فرمائی اے اللہ اس کو (گھوڑے پر) جمادے اور اسے ہادی (دوسروں کو سیدھی راہ بتانے والا) بنا دے اور خود اسے بھی ہدایت یاب بنا دے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "الا تبسم في وجهي"

تعدو موضعه | او الحديث هنا من ۹۰۰ مر الحديث من ۴۲۳، ۴۲۶، ۴۳۳، ۵۳۹، ۶۳۳، ۶۳۷، ۹۳۷

۵۲۸۵ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا اِحْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَضَحَكَتْ أُمَّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أَنْحَلِمُ الْمَرْأَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَ شَبَّهَ الْوَلَدُ﴾

ترجمہ | ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے کہ ام سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا کیا عورت کو جب احتلام ہو تو اس پر غسل واجب ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہاں جب عورت پانی دیکھے (یعنی جب کپڑے پر تری دیکھے تو غسل واجب ہے) اس پر ام المؤمنین ام سلمہ ہنس دیں اور عرض کیا کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر بچہ (ماں کی صورت سے) مشابہ کس طرح ہوتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فضحكت ام سلمة"

تعدو موضعه | او الحديث هنا من ۹۰۰ مر الحديث من ۲۳، ۴۲، ۴۶۸۔

تشریح | ملاحظہ فرمائیے لہر الباری جلد دوم، ص: ۲۳۱۔

۵۲۸۶ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجِمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِذَا كَانَ يَتَبَسَّمُ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کھل کر ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کے حلق کا کوا نظر آنے لگتا ہو آپ ﷺ صرف سکراتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انما كان يتبسم"

تعدو موضعه | او الحديث هنا من ۹۰۰ مر الحديث من ۷۱۵۔

۵۲۸۷ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَجْزُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُّ بِأَلْيَتَيْهِ فِي الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخُطُّ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ قَحَطَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقَى رَبِّكَ فَانظُرْ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ فَاسْتَسْقَى فَنَشَأُ السَّحَابَ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ مُطِرُوا حَتَّى سَأَلَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِينَةِ فَمَا زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ﴾

الْمُقْبِلَةَ مَا تَقْلَعُ ثُمَّ قَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ
فَقَالَ غَرَقْنَا فَاذْعُ رَبِّكَ يَخْبِسُهَا عَنَّا فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا مَرَّتَيْنِ
أَوْ ثَلَاثًا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَالًا يُمَطِّرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا
يُمَطِّرُ مِنْهَا شَيْءٌ يُرِيهِمُ اللَّهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ ﴿﴾

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب جمعہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرت ﷺ اس وقت مدینہ میں خطبہ دے رہے تھے انھوں نے عرض کیا بارش رک گئی ہے (پانی کا قطر پڑ گیا ہے) آپ اپنے رب سے سیرابی کی دعا کیجئے آنحضرت ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اس وقت ہمیں کہیں بھی بادل نظر نہیں آ رہا تھا پھر آپ ﷺ نے بارش کی دعا کی اتنے میں بادل اٹھا اور بادل کا ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے کی طرف بڑھا اور بارش ہونے لگی یہاں تک کہ مدینہ کے نالے بہنے لگے پھر آئندہ جمعہ تک بارش ہوتی رہی سلسلہ رکتا ہی نہ تھا پھر (دوسرے جمعہ میں) وہی صاحب یا کوئی دوسرے کھڑے ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے انھوں نے عرض کیا ہم ڈوب گئے آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ اللہ ہم سے بارش کو روک دے آنحضرت ﷺ مسکرائے پھر دعا کی اے اللہ ہمارے اطراف میں بارش ہو ہم پر نہ ہو آپ ﷺ نے دوبار یا تین بار فرمایا چنانچہ بادل مدینہ منورہ سے دائیں بائیں چھٹنے لگا ہمارے اطراف میں بارش ہوتی تھی اور ہمارے یہاں (مدینہ میں) بارش بالکل بند ہو گئی، یہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ اور آپ کی دعا کی قبولیت دکھائی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فضحك"

تعمیر موضعی | والحديث هنا ص: ۹۰۰. ومر الحديث ص: ۱۲۷، ص: ۱۲۷، ص: ۱۳۷، ص: ۱۳۸۔ باقی کیلئے دیکھئے جلد چہارم، ص: ۱۳۶۔

﴿ **باب** ^{۳۲۵۵} **قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ وَمَا يُنْهَى عَنِ الْكَذِبِ** ﴾

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو اور جھوٹ سے ممانعت کا بیان

۵۶۸۸ ﴿ حَدَّثَنَا عُفْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصُّدُقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ

وَأَنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صَدِيقًا وَإِنَّ الْكُذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا ﴿﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت تک لے جاتی ہے اور ایک شخص سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق (بہت سچا) ہو جاتا ہے اور بلاشبہ جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم تک لے جاتی ہے اور ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے یہاں کذاب (بہت جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔

مطابقت: وجه المطابقة بينه وبين الآية المذكورة ظاهر وهو ان الصدق يهدي الى الجنة والاية فيها ايضا الامر بالكون مع الصادقين .

تقدیر موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۰۰ والحديث اخرجه مسلم في الادب .

۵۶۸۹ ﴿ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا أُوْتِمِنَ خَانَ ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی تین علامتیں ہیں جب بولتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو خلاف کرتا ہے اور جب امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة لقوله وما ينهى عن الكذب الذي هو جزء الترجمة.

تقدیر موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۰۰ من الحديث ص: ۱۰ ص: ۳۶۸۔

تشریح | مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول، ص: ۲۸۶ و ص: ۲۸۷۔

۵۶۹۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتْيَانِي قَالَ الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يَكْذِبُ بِالْكَذِبَةِ تُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآلَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴿﴾

ترجمہ حضرت سمیرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات کو (خواب میں) میں نے دو شخص (حضرت جبرئیل و حضرت میکائیل علیہما السلام) کو دیکھا یہ دونوں میرے پاس آئے ان دونوں نے کہا جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کا جڑ اچیرا جا رہا تھا وہ کذاب (بڑا جھوٹا) تھا ایک جھوٹ بات کہہ دیتا پھر سارے ملک میں پھیل

جاتا اس لئے یہ معاملہ اس کے ساتھ قیامت تک کیا جائے گا (قیامت تک یہ سزا ملتی رہے گی)
مطابقتہ للترجمة | مثل الذى ذكرناه فى الحديث السابق .

تعد موضوعه | والحديث هنا من ۹۰۰: من الحديث من ۱۸۵: مطولا - من ۹۰: تا ۲۷۰: ۲۸۰-

﴿ بَابٌ فِي الْهَدْيِ الصَّالِحِ ﴾^{۳۲۵۶}

طريقة صالحه يعنى اچھے طور پر پتے اچھی چال کا بیان

۵۶۹۱ ﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَسَامَةَ أَحَدِكُمْ الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ شَقِيقًا قَالَ سَمِعْتُ حُدَيْفَةَ يَقُولُ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ ذُلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ أُمِّ عَبْدِ مِنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا تَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا﴾

ترجمہ | ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا آپ سے اعمش نے یہ حدیث بیان کی کہ میں نے شقیق سے سنا کہا میں نے حضرت حذیفہؓ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ بلاشبہ تمام لوگوں سے چال ڈھال اور طور طریق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے جس وقت سے اپنے گھر سے باہر نکلتے ہیں اس کے بعد اپنے گھر واپس ہونے تک ان کا یہی حال رہتا ہے لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں کہ جب وہ اپنے گھر میں تنہا ہوتے ہیں تو کیا کرتے ہیں؟ (ابو اسامہ نے کہا ہاں)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "وهديا"

تعد موضوعه | والحديث هنا من ۹۰۰: تا ۹۰۱: من الحديث من ۵۳۱:-

۵۶۹۲ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَارِقٍ سَمِعْتُ طَارِقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا بلاشبہ سب سے اچھا کلام اللہ کی کتاب ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا من ۹۰۱: وياتى من ۱۰۸۰: تا ۱۰۸۱:-

﴿بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْأَذَى﴾^{۳۲۵۷}

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّمَا يُوفَى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

تکلیف پر صبر کرنے کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "إِنَّمَا يُوفَى الصَّابِرُونَ الْأَمَةَ بِمَا شَبَّهَ صَبْرَهُمْ كَرْنَهُ وَالْأَجْرُ يُورَا بِمَا حَسَابٍ پائیں گے (سورہ زمر آیت: ۱۰)

۵۶۹۳ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ أَصْبَرَ عَلَى أَدَى سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا وَإِنَّهُ لَيَعَافِيهِمْ وَيُورِثُهُمْ﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص نہیں ہے یا (بالشک من الراوی) کوئی چیز نہیں ہے تکلیف پر اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا کہ لوگ اللہ کیلئے اولاد کا دعویٰ کرتے ہیں (اس کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں معاذ اللہ) اور وہ انہیں عافیت دیتا ہے اور روزی بھی دیتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ليس شيء اصبر على اذى" واطلاق الصبر على الله بمعنى الحلم يعني حبس العقوبة عن مستحقها الى زمن آخر.

تحریر ووضوح او الحديث هنا ص: ۹۰۱ وياتي الحديث ص: ۱۰۹۷۔

۵۶۹۳ ﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةَ كَبَعُضَ مَا كَانَ يَقْسِمُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللَّهِ إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ قُلْتُ أَمَا أَنَا لِأَقُولَنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَسَارَرْتُهُ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجْهَهُ وَغَضِبَ حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَخْبِرْتُهُ ثُمَّ قَالَ قَدْ أُرِدِي مُوسَى بِأَكْثَرٍ مِنْ ذَلِكَ فَصَبَرَ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حین کے مال غنیمت کو) تقسیم کیا جیسے اور موقعہ پر تقسیم کیا کرتے تھے اس پر قبیلہ انصار میں سے ایک شخص (معتب بن قیس منافق) نے کہا خدا کی قسم اس تقسیم سے

اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود نہیں تھا (اس کی یہ بات سن کر) میں نے کہا میں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور کہہ دوں گا چنانچہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اپنے اصحاب میں تشریف فرما تھے میں نے چپکے سے یہ بات آپ ﷺ سے عرض کر دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ بات بہت شاق گذری آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اور آپ غصہ ہوئے یہاں تک کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں نے آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع نہ دی ہوتی پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۰۱ مر الحديث ص: ۳۳۶ ص: ۳۸۳ ص: ۶۲۱ ص: ۸۵۵۔

﴿بابٌ مِّنْ لَّمْ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِالْعِتَابِ﴾^{۳۲۵۸}

جو لوگوں کے زور زور و عتاب نہ کرے

(یعنی جن پر غصہ ہے اس کو خطاب کر کے خفگی کا اظہار نہ کرے بلکہ یوں کہے کہ بعض لوگوں کا کیا حال ہے؟)

۵۶۹۵ ﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَتْ عَائِشَةُ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَحَّصَ فِيهِ فَتَنَزَّهُ عَنْهُ قَوْمٌ فَلَبَّغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدَّهُمْ لَهُ خَشِيَةً﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا اور اس میں (لوگوں کو) رخصت دی لیکن کچھ لوگوں نے اس کام سے احتراز کیا (تقویٰ کے خلاف سمجھا) یہ خبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ ﷺ نے خطاب دیا اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے؟ جو اس چیز سے بچتے ہیں (پرہیز کرتے ہیں) جو میں کرتا ہوں خدا کی قسم میں ان لوگوں سے زیادہ اللہ کو جاننے والا ہوں اور ان سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔ (یعنی ان لوگوں سے عالمی قوت اور عملی قوت میں فائق ہوں)

مطابقتہ للترجمة | وجه المطابقة بين الحديث والترجمة هي ان الترجمة في عدم مواجهة الناس بالعتاب وكذلك الحديث في عتاب قوم من غير مواجهتهم.

یعنی آنحضرت ﷺ نے خاص کر ان لوگوں کو معین کر کے نہیں فرمایا کہ فلاں کا کیا حال ہے بلکہ آپ ﷺ نے عام خطاب فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے۔

تعد موضوع | والحديث هنا من: ۹۰۱ وياتي في الاعتصام من: ۱۰۸۳، واخرجه مسلم في فضائل النبي صلى الله عليه وسلم والنسائي في اليوم والليلة.

تشریح | قال ابن بطال انما كان لا يواجه الناس بالعتاب اذا كان في خاصة نفسه كالصبر على جهل الجاهل وجفاء الاعراب الخ (عمده)

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی سے ذاتی طور پر تکلیف پہنچتی تو صبر فرماتے جیسا کہ گذرا کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نے حضور اقدس ﷺ کی چادر پکڑ کر اتنے زور سے کھینچی کہ نشان پڑ گیا لیکن حضور ﷺ نے صبر فرمایا لیکن جب کوئی ایسی بات ہوتی جس کا تعلق دین سے ہوتا تو عتاب فرماتے تنبیہ ضرور کرتے۔

۵۶۹۶ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ هُوَ ابْنُ أَبِي عُبَيْةٍ مَوْلَى أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ پر وہ نشیں کنواری لڑکیوں سے زیادہ شرمیلے تھے چنانچہ جب آپ ﷺ کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو ناپسند ہوتی تو ہم ناگواری کا اثر آپ ﷺ کے چہرے سے سمجھ جاتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه لشدة حياله لا يعاقب احدا في وجهه واذا راى شيئا يكرهه يعرف في وجهه واذا عاتب لا يعين احدا ممن فعله بل كان عتابه بالعموم وهو من باب الرفق لامته والستر عليهم.

تعد موضوع | والحديث هنا من: ۹۰۱ و مر الحديث من: ۵۰۳، ياتي من: ۹۰۳۔

﴿ **بَابٌ ۳۲۵۹** مِنْ كَفَرٍ أَخَاهُ بِغَيْرِ تَأْوِيلٍ فَهُوَ كَمَا قَالَ ﴿

جس نے اپنے کسی بھائی (مسلمان) کو بغیر تاویل کے کافر کہا تو

وہ خود ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا

”کفر“ بتشديد الفاء ولا يبي ذو من اكفر الخ

۵۶۹۷ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ سَهُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ يَا كَاذِبٌ فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَخَاهُمَا وَقَالَ

عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے بھائی (مسلمان) کو کہے اے کافر! تو یہ کفران دونوں میں سے ایک پر لوٹا۔ (یعنی جس کو کافر کہا اگر وہ واقع میں کافر ہے تب وہ کافر ہوا لیکن اگر وہ کافر نہیں تو کافر کہنے والے پر یہ کفر عود کرے گا) وقال عكرمة الخ اور عکرمہ بن عمار نے بیان کیا انھوں نے یحییٰ سے روایت کی انھوں نے عبد اللہ بن یزید سے انھوں نے ابوسلمہ سے سنا انھوں نے ابو ہریرہ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة توخذ من معنی الحدیث .

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۰۱۔

تشریح | حدیث شریف کا حاصل یہ ہے کہ جس کو کافر کہا ہے اس سے کوئی کفر سرزد نہیں ہوا ہے تب تو بلاشبہ کافر کہنے والا کافر ہے اب اس سے بریلی کے ان بدعتی مولویوں کو نصیحت حاصل کرنا چاہئے کہ محدثین عظام اور اولیاء کرام کی تکفیر کرتے ہیں جبکہ علماء دیوبند اہل قبلہ کی تکفیر سے بچتے اور احتیاط کرتے ہیں ان بدعتی مولویوں کو مسلمان بنانے کی توفیق تو نہیں ہوتی مگر مسلمانوں کو کافر بنانے میں پوری طاقت صرف کرتے ہیں اللہ انہیں ہدایت دے آمین۔

۵۶۹۸ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا

كَافِرٍ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا ﴿

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے بھی اپنے بھائی (مسلمان) کو کہا اے کافر! (او کافر) تو یہ کفران دونوں میں سے ایک پر لوٹا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة توخذ من معنی الحدیث .

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۰۱۔

تشریح | حدیث سابق کی تشریح کا مطالعہ کیجئے۔

۵۶۹۹ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ نَابِتِ بْنِ

الصُّحَّاحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَذِبًا فَهُوَ

كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُدَّتْ بِهِ لِي نَارٍ جَهَنَّمَ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِينَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ رَمَى

مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ ﴿

ترجمہ حضرت ثابت بن ضحاک انصاری سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا کسی اور دین کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ دوسرا ہی ہے جیسا اس نے کہا اور جس نے کسی چیز سے خودکشی کر لی تو اس کو اسی چیز سے جہنم میں عذاب دیا جائے گا اور مومن پر لعنت بھیجا تو اقل مومن کے مترادف ہے اور جس نے کسی مسلمان پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ اقل مومن کے مترادف ہے۔ (ای فی التحريم)

مطابقتہ للترجمہ | هذا ايضا في المطابقة مثل الحديث السابق .

تورہ موضع | او الحديث هنا من: ۹۰۱ و مر الحديث في الجنائز من: ۱۸۲ من: ۸۹۳۔ ياتي من: ۹۸۳۔

۲۲۶۰
باب مَنْ لَمْ يَرَ إِكْفَارَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ مُتَوَلًّا أَوْ جَاهِلًا

وَقَالَ عُمَرُ لِحَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُذْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدْ أَطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ .

جو شخص ایسے شخص کو کافر کہنا جائز نہیں سمجھتا جس نے یہ (کسی مسلمان کو کافر) کہا

کسی تاویل (معقول وجہ) رکھ کر یا لاعلمی میں

اور حضرت عمر بن خطابؓ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کے متعلق فرمایا کہ وہ منافق ہے اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیا معلوم؟ اللہ تعالیٰ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں کے مستقبل کے بارے میں مطلع تھا اس کے باوجود فرمایا میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

تشریح | اس کی تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم، ص: ۳۳۲ "قصہ حاطب بن ابی بلتعہ"

۵۷۰۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادَةَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سَلِيمٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَلِ مُعَاذَ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلَاةَ فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقْرَةَ قَالَ فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلَاةً خَفِيفَةً فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا وَنَسْقِي بِنَوَاضِحِنَا وَإِنَّا مُعَاذًا صَلَّى بِنَا الْبَارِحَةَ فَقَرَأَ الْبَقْرَةَ فَتَجَوَّزْتُ فَرَعَمَ أُنِّي مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَتَانِ أَنْتَ ثَلَاثًا أَقْرَأَ وَالشَّمْسُ وَضَحَاهَا وَسَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَنَحَوَهَا

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ معاذ بن جبلؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم (بنی سلمہ) میں آتے اور انہیں نماز پڑھاتے انھوں نے (ایک مرتبہ) نماز میں سورہ بقرہ شروع کر دی، حضرت جابر نے بیان کیا کہ اس پر ایک شخص نے (جماعت سے الگ ہو کر) اکیسے مختصر نماز پڑھ لی (اور چل دیا) پھر یہ خبر حضرت معاذؓ کو پہنچی تو معاذؓ نے فرمایا کہ وہ منافق ہے پھر حضرت معاذؓ کی یہ بات ان صاحب کو معلوم ہوئی تو وہ صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ دن بھر محنت کا کام کرتے ہیں اور اپنے اونٹوں سے خود پانی لاتے ہیں اور حضرت معاذؓ نے گذشتہ رات ہمیں نماز پڑھائی تو سورہ بقرہ پڑھنی شروع کر دی تو میں نے (الگ ہو کر) مختصر نماز پڑھ لی تو معاذؓ نے مجھ کو منافق کہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ کیا تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرنا چاہتے ہو آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا جب تم امامت کرو تو سورہ والشمس وضحاہا اور سبح اسم ربك الاعلیٰ جیسی سورتیں پڑھا کرو۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النبي صلى الله عليه وسلم علم معاذا في قوله انه منافق لانه كان متاولا وطانا ان التارك للجماعة منافق.

تعد موضوعا | والحديث هنا ص: ۹۰۲۔

۵۷۰۱ ﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ لِي حَقِّهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى أَقَامِرَكَ فَلْيَتَصَدَّقْ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جس نے قسم کھائی اور قسم لات وعزی کی (یا اور کسی بت کی) کھائی تو اسے لا الہ الا اللہ کہنا چاہئے (تجدید ایمان کرے) اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا آؤ تیرے ساتھ جو اٹھیں تو اسے صدقہ کرنا چاہئے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للجزء الثاني من الترجمة وهو قوله او جاهلا ظاهرة.

تعد موضوعا | والحديث هنا ص: ۹۰۲ من الحديث ص: ۷۲۱، ياتي ص: ۹۳۲، ص: ۹۸۴۔

تشریح | ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد نہم، ص: ۶۳۱۔

۵۷۰۲ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَخْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمُ أَنْ تَخْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَخْلِفْ بِاللَّهِ وَإِلَّا فَلْيَضْمَتْ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عمر بن خطابؓ کو چند سواروں میں دیکھا اس

وقت حضرت عمرؓ اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر کہا سن لو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں منع کرتا ہے تم اپنے باپ دادا کی قسم کھاؤ پس جس کو قسم کھانی ہی ہے تو وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ چپ رہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للجزء الاول للترجمة وهو قوله متاولا ظاهرة وذلك ان النبی صلی

اللہ علیہ وسلم علم عمر رضی اللہ عنہ فی حلفہ بابیہ لعاوبلہ بالحق الذی للآباء.

تعمیر موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۰۲ من الحديث ص: ۳۶۸ ص: ۵۳۱ ص: ۹۸۳ ص: ۱۱۰۰

تشریح | سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قسم کا قصہ اس وقت کا ہے کہ قسم بالآباء کی ممانعت نہیں ہوتی تھی یا اگر ہوتی تھی تو سیدنا عمرؓ کو اس کا علم نہیں ہوا تھا اس لئے وہ معذور تھے بہر حال غیر اللہ کی قسم ممنوع ہے۔

﴿ بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْغَضَبِ وَانْشِدَةِ لِأَمْرِ اللَّهِ ﴾

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ.

اللہ کے معاملہ میں (خلاف شرع کام پر) غصہ اور سختی کا جواز

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کفار اور منافقین سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو (سورہ توبہ)

۵۷۰۳ ﴿ حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيهِ صُورٌ

فَتَلَوْنُ وَجْهَهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السُّتْرَ فَهَتَكَهُ وَقَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ

أَشَدِّ النَّاسِ هَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ هَذِهِ الصُّورَ ﴿

ترجمہ | ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے اس وقت

گھر میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس پر تصویریں تھیں آنحضرت ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا پھر آپ ﷺ نے پردہ لیا

اور اسے پھاڑ دیا، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز ان لوگوں پر سب سے

زیادہ سخت عذاب ہوگا جو یہ تصویریں بناتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة توخذ من قوله "فَتَلَوْنُ وَجْهَهُ" فان ذلك كان من

غضبه لله تعالى.

تعمیر موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۰۲ من الحديث ص: ۳۳۷ ص: ۸۸۰۔

تشریح | ملاحظہ فرمائیے نعر الباری جلد ۶ ص: ۳۶۹ ص: ۳۷۰۔

۵۷۰۳ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فَلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا قَالَ لِمَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ﴾

ترجمہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا (یا رسول اللہ) میں فلاں کی وجہ سے صبح کی نماز سے پیچھے رہ جاتا ہوں (جماعت میں شریک نہیں ہوتا ہوں) کیونکہ وہ لمبی نماز پڑھاتے ہیں ابو مسعود نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی وعظ و نصیحت میں اس دن سے زیادہ غضبناک نہیں دیکھا ابو مسعود نے بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے لوگو! تم میں سے کچھ لوگ (باجماعت نماز پڑھنے سے) نفرت دلانے والے ہیں دیکھو جو کوئی تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھانے تو وہ مختصر پڑھائے کیونکہ نمازیوں میں مریض اور بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "لما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم

قط اشد غضبا في موعظة منه يومئذ"

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۰۲ من الحديث ص: ۱۹، ص: ۹۷، ص: ۹۸، يأتي ص: ۱۰۶۰۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد سوم، ص: ۳۳۳ تا ۳۳۶۔

۵۷۰۵ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَهَا بِيَدِهِ فَتَفِيظُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ اللَّهَ حَيَّالٌ وَجْهَهُ فَلَا يَتَخَمَّنُ حَيَّالٌ وَجْهَهُ فِي الصَّلَاةِ﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی جانب بٹم دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ سے صاف کیا اور غصہ ہوئے پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتے ہیں اس لئے کوئی شخص نماز میں سامنے نہ تھو کے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فتفيظ"

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۰۲ من الحديث ص: ۵۸، ص: ۱۰۳، ص: ۱۶۲۔

۵۷۰۶ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

يَزِيدُ مَوْلَى الْمُنْبِئِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجَهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ عَرَفَهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وَكَأَنَّهَا وَعِفَاصُهَا ثُمَّ اسْتَفْقَ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَذَّهَا إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَةٌ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذَّنْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَةٌ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجَنَّتَاهُ أَوْ احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِدَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا ﴿﴾

ترجمہ حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظ (راستے میں گری ہوئی چیز جسے کسی نے اٹھالیا ہو) کے متعلق پوچھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا یا سال بھر اس (کی شناخت) کا اعلان کرو اور اس کا بندھن اور اس کا طرف پہچان لو پھر (اس کا مالک نہ ملے تو) اسے اپنے اوپر خرچ کر لو (یعنی اس سے فائدہ حاصل کر لو) پھر اگر (ایک سال کے بعد بھی) اس کا مالک آجائے تو اس کو ادا کر دو اس نے پوچھا یا رسول اللہ تم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا اسے پکڑ لو کیونکہ وہ تیری ہے یا تمہارے بھائی کی یا پھر بھیڑیے کی، اس نے پوچھا یا رسول اللہ تم شدہ اونٹ؟ (یعنی تم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟) حضرت زید بن خالد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر اتنا غصہ ہوئے کہ آپ ﷺ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے یا (بالشک من الراوی) آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہو گیا پھر فرمایا اونٹ سے تجھے کیا غرض اس کے ساتھ اس کا جوتا ہے اور اس کا منک ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالیتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم"

تعداد و موضع | والحديث هنا ص: ۹۰۲ تا ص: ۹۰۳ من الحديث ص: ۱۹، ص: ۳۱۹، ص: ۳۲۷، ص: ۳۲۸، ص: ۳۲۹، ص: ۷۹۷۔

تشریح تحقیق و تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول، ص: ۴۳۱۔

۵۷۰۷ وَقَالَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجِيرَةً مُخَصَّفَةً أَوْ حَصِيرًا فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيهَا فَتَبَعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَضَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُغَضِبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ بِكُمْ

صَبِيْعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيَكْتَبُ عَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ اَي يُؤَيِّدُكُمْ لِاَنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ اِلَّا الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ ﴿﴾

ترجمہ | اور کی بن ابراہیم نے بیان کیا (یہ امام بخاری کے شیخ ہیں نیز یہ ان کا نام ہے لا نسبة لمكة) کہا ہم سے عبد اللہ بن سعید نے بیان کیا۔

(دوسری سند امام بخاری نے کہا) اور مجھ سے محمد بن زیاد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن سعید نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو النضر سالم نے بیان کیا جو عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ تھے انھوں نے ہمر بن سعید سے انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسجد میں) کھجور کی شاخ یا (بالشک من الراوی) چٹائی سے چھوٹا سا حجرہ کی طرح بنا لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ کر اس میں نماز پڑھتے پھر بہت سے صحابہ وہاں آ گئے اور حضور اقدس ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھنے لگے پھر دوسری رات صحابہ کرام (وقت پر) آ گئے اور ٹھہرے رہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیر کر دی (گھر ہی میں رہے) اور ان لوگوں کے پاس تشریف نہیں لائے تو یہ لوگ آواز بلند کرنے لگے اور دروازے پر کٹکریاں ماریں (تا کہ حضور اقدس ﷺ کو خبر ہو جائے) چنانچہ حضور اقدس ﷺ غصہ کی حالت میں تشریف لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات سے فرمایا تم لوگوں کا یہ طرز عمل (کہ نفل نماز میری اقتدا میں برابر پڑھتے رہو) دیکھ کر مجھے خیال ہوا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے دیکھو تم اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اس لئے کہ فرض نمازوں کے سوا آدمی کی بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقتہ للحديث للترجمة في قوله "فخرج اليهم مغضبا الخ"

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۹۰۳ ومر الحديث في باب صلوة الليل، ص: ۱۰۱۔

تشرح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ثالث، ص: ۳۷۶، ص: ۳۷۷۔

﴿ بَابُ الْحَذَرِ مِنَ الْغَضَبِ ﴾

لَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِنَّمِ وَالْفَوَاحِشِ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ (الشورى: ۳۷) وَقَوْلِهِ: الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاطِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ (آل عمران: ۱۳۳)

غصہ سے پرہیز کرنا

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے: اور جو لوگ کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب ان کو غصہ آئے تو درگزر کرتے ہیں (بدلہ نہیں لیتے ہیں) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وہ لوگ جو خوش حالی اور تنگ حالی میں خرچ کرتے ہیں

اور غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو محاف کر دیتے ہیں اور اللہ اچھے کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۵۷۰۸ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاقت ور (پہلوان) وہ نہیں ہے جو اپنے مقابل کو پچھاڑ دیا کرے بلکہ طاقت ور وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه الاغراء على الحذر من الغضب.

تعدی ووضوح | والحديث هنا ص: ۹۰۳ اخرجہ مسلم فی الادب والنسائی فی اليوم واللیلة.

۵۷۰۹ ﴿حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَةَ مَغْضَبًا قَدْ أَحْمَرَّ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ﴾

ترجمہ سلیمان بن صردؓ نے بیان کیا کہ دو آدمیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں باہم گالی گلوچ کی اور ہم بھی آنحضور ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک دوسرے کو غصہ کی حالت میں گالی دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اسے کہے لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے، اگر یہ شخص اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے لے تو لوگوں نے اس سے کہا کیا سنتے نہیں ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرما رہے ہیں؟ اس نے کہا میں دیوانہ نہیں ہوں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "انني لاعلم كلمة لو قالها ذهب عنه ما يجد" فان من قال هذه الكلمة لحذر عن الغضب وسكن غضبه.

تعدی ووضوح | والحديث هنا ص: ۹۰۳ مر الحديث ص: ۴۶۴ ص: ۸۹۳۔

۵۷۱۰ ﴿حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمادیجئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غصہ مت کرائیوں نے کئی مرتبہ سوال کیا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا غصہ مت کیا کرو۔

تعد و موضع | والحديث هنا ص: ۹۰۳، اخرجه الترمذی فی البر۔
تشریح | شاید یہ صحابی بڑے غصہ والے تھے اس لئے آنحضور ﷺ نے ان کو یہی نصیحت فرمائی۔

﴿ باب الحياء ﴾^{۳۲۶۳}

حیاہ (شرم کرنے) کا بیان

۵۷۱۱ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي السُّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا وَإِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِينَةٌ فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ أَحَدَثَكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَحَدَّثَنِي عَنْ صَحِيفَتِكَ ﴿

ترجمہ | حضرت عمران بن حصین نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیاہ بھلائی ہی لاتی ہے اس پر بشیر بن کعب نے کہا کہ حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حیاہ سے وقار حاصل ہوتا ہے حیاہ سے سکیت حاصل ہوتی ہے اس پر حضرت عمران نے (خفا ہو کر ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے) کہا میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تم مجھے اپنی کتابوں کی باتیں سناتے ہو۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في قوله "الحياء لا ياتي الا بخير"

تعد و موضع | والحديث هنا ص: ۹۰۳ مسلم شريف اول كتاب الايمان، ص: ۳۸۔

حضرت عمران کے ناراض ہونے کی وجہ | (۱) بشیر تابعی نے جو کہا "مکتوب فی الحکمة ان من الحياء وقار الخ" اس میں من تعین فیہ ہے جو ارشاد نبوی لا یاتی

الا بخیر کا معارض ہے۔

(۲) بشیر کا کلام خلاف ادب ہے کیونکہ چھوٹے کی تائید بڑے سے ہو سکتی ہے لیکن برعکس ادب کے خلاف ہے ایک مسلمان کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کافی ہے اس کے بعد کسی کتاب و کلام کی قطعاً ضرورت نہیں۔

تشریح | حیاہ کے معنی مع اشکال و جواب کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول، ص: ۲۱۱۔

۵۷۱۲ ﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُعَاتِبُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ يَقُولُ إِنَّكَ لَتَسْتَحْيِي حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ قَدْ أَضْرَبَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک شخص پر سے ہوا جو اپنے بھائی پر حیا کی وجہ سے ناراض ہو رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تم بہت شرماتے ہو یہاں تک کہ وہ کہنے لگا کہ شرم نے تجھ کو نقصان پہنچایا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (ناراض ہونے والے نامح سے) فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ حیا ایمان کا ایک جز (شعبہ) ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعمیر و موضع | والحديث هنا من: ۹۰۳ من الحديث في كتاب الايمان، ص: ۸۔

۵۷۱۳ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَوْلَى أَنَسٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُبَيْةٍ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَدْوَاءِ لِي خِذْرَهَا﴾

ترجمہ | قنادہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک کے مولیٰ سے ابو عبد اللہ امام بخاری نے بیان کیا کہ انس کے مولیٰ کا نام عبد اللہ بن ابی عقبہ تھا انھوں نے کہا میں نے حضرت ابو سعید خدری سے سنا وہ فرماتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پردہ میں رہنے والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعمیر و موضع | والحديث هنا من: ۹۰۳ من الحديث ص: ۵۰۳، ص: ۹۰۱۔

﴿بَابُ ۳۲۶۳ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاَصْنَعْ مَا شِئْتَ﴾

جب تجھے حیا نہ ہو تو جو چاہے کر

۵۷۱۴ ﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسَ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاَصْنَعْ مَا شِئْتَ﴾

ترجمہ حضرت ابوسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگلے پیغمبروں کے کلام میں سے جو لوگوں کو ملا اس میں یہ بھی ہے کہ جب حیا نہ ہو تو جو چاہو کرو۔

ع بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان الترجمة لفظ الحديث .

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۹۰۳ و مر الحديث ص: ۳۹۵۔

﴿ بَابٌ مَّا لَا يُسْتَحَىٰ مِنْ الْحَقِّ لِلتَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ ﴾^{۳۲۶۵}

دین کے امور میں سمجھ حاصل کرنے کیلئے حق بات سے شرم نہ کی جائے

علم دین حاصل کرنے میں شرم و حیا نادانی ہے علم ایسا قیمتی سرمایہ ہے کہ ہر عمر میں مہد سے لے کر لحد تک حاصل کرنا چاہئے:

بنی آدم از علم یا بد کمال نزار حشمت و جاہ و مال و منال

۵۷۱۵ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ أُمَّ سَلِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُسْتَحَىٰ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ ﴾

ترجمہ | ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا (اس لئے میں پوچھتی ہوں کہ) کیا احتلام سے عورت پر بھی غسل ضروری ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہاں جب عورت پانی دیکھ لے، (یعنی جاگ کر اگر کپڑے پر مٹی کا اثر دیکھ لے تو عورت پر بھی غسل فرض ہے)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من معنى الحديث وذلك ان ام سليم ما استحيت في

سؤالها المذكور لانه كان لاجل الدين .

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۹۰۳ مر الحديث ص: ۲۳، ص: ۲۲، ص: ۲۶۸، ص: ۹۰۰۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول، ص: ۵۳۳۔

۵۷۱۶ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ خَضِرَاءَ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَا

يَتَعَاثُ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَجَرَةٌ كَذَا هِيَ شَجَرَةٌ كَذَا فَارَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ وَعَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ قُلْتَهَا لَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال اس سرسبز درخت کی سی ہے جس کے پتے نہیں گرتے ہیں اور نہ جھڑتے ہیں تو صحابہ نے کہا یہ فلاں درخت ہے یہ فلاں درخت ہے (یعنی بعض صحابہ نے ایک درخت کا نام لیا تو دوسرے نے کہا نہیں مراد وہ درخت ہے) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرا ارادہ ہوا کہ کہوں یہ کجور کا درخت ہے لیکن میں (حاضرین میں) فوجوان تھا (حاضرین مجلس میں اکابر صحابہ حضرت ابو بکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ تشریف فرما تھے) اسلئے (اکابر صحابہ کے رہتے ہوئے لب کشائی کرنے میں) مجھے شرم آئی پھر خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ کجور کا درخت ہے۔

”و عن شعبه“ اور شعبہ بن حجاج سے (بالاسناد السابق) روایت ہے انھوں نے کہا ہم سے خبیب بن عبد الرحمن نے بیان کیا انھوں نے حفص بن عاصم سے انھوں نے حضرت ابن عمرؓ سے اسی طرح (ای مثل الحدیث السابق) اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر میں نے اس کا ذکر کیا (کہ میرے دل میں کجور کا درخت آیا تھا لیکن شرم کی وجہ سے کہہ نہیں سکا) تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر تو نے کہہ دیا ہوتا تو مجھے اتنا اتنا مال ملنے سے یعنی سرخ اونٹ ملنے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔

مطابقتہ للترجمہ قیل لا مطابقتہ هنا بین الحدیث والترجمہ لان الترجمة فیما لا یتستحیٰ وفی الحدیث استحیٰ یعنی عبد اللہ، قلت تفہم المطابقتہ من کلام عمر لان عبد اللہ کان صغیرا فاستحیٰ ان یتکلم عند الاکابر وقول عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ يدل علی ان سکونه غیر حسن لانه لو کان حسنا لقال له اصبت فبا لنظر الی کلام عمر یدخل فی باب مالا یتستحیٰ فافہم (عمدہ)

تعدیل ووضوح الحدیث هنا ص: ۹۰۴ و مر الحدیث ص: ۱۳، ص: ۱۶، ص: ۱۷، ص: ۲۳، ص: ۲۹۳، ص: ۲۹۴، باقی مواضع کیلئے نصر الباری جلد اول، ص: ۳۷۰ دیکھئے۔

تشریح مفصل تشریح مع اشکال و جواب کیلئے جلد اول ص: ۳۷۰ کا مطالعہ کیجئے۔

۵۷۱۷ ﴿﴾ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ سَمِعْتُ ثَابِتًا أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِي فَقَالَتْ ابْتِنْتُهُ مَا أَقْلُ حَيَاءَهَا فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكَ عَرَضْتَ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهَا ﴿﴾

ترجمہ | حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے آپ کو آنحضور ﷺ کیلئے پیش کیا اور عرض کیا کیا آنحضور ﷺ کو میری ضرورت ہے؟ (کہ آپ مجھ سے نکاح کر لیں؟) اس پر انس کی صاحبزادی (أیمہ) بولیں وہ کتنی بے حیاتی تو حضرت انسؓ نے فرمایا وہ تم سے (کہیں) بہتر تھیں کہ انہوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے پیش کیا۔ (یہ تو ایک عظیم ترین سعادت ہے کہ آنحضور ﷺ کسی عورت کو ازدواج مطہرات میں شامل فرمائیں۔

ایں سعادت بزرگوار و نایب تانہ بخشد خدائے بخشنده

مطابقہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان المرأة المذكورة لم تستح فيما سألته لما ذكر من ارادتها قربها من الرسول صلى الله عليه وسلم على ما لا يخفى .
تقریر موضعہ | والحديث هنا من ۹۰۳ ومر الحديث من ۷۶۷۔

۳۲۶۶
﴿ بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا وَلَا تَعْسُرُوا
وَكَانَ يُحِبُّ التَّخْفِيفَ وَالْيُسْرَ عَلَى النَّاسِ ﴾

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ (لوگوں پر) آسانی کرو حتیٰ نہ کرو اور آنحضور ﷺ
لوگوں پر تخفیف اور آسانی کو پسند فرماتے تھے

(اخرجه مالك في الموطأ عن الزهري عن عروة عن عائشة فذكر حديثا في صلاة الضحى وفيه
وكان يحب ما خفف على الناس)

۵۷۱۸ ﴿ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَاذُ بَنِي جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا يَسِّرَا
وَلَا تَعْسُرَا وَلَا تَنْفَرَا وَتَطَاوَعَا قَالَ أَبُو مُوسَى يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارِضٌ يُصْنَعُ
بَيْنَهَا شَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ يُقَالُ لَهُ الْبِمَزْرُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ﴾

ترجمہ | حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (ابو موسیٰ اشعریؓ) اور معاذ
بن جبلؓ (وجہ الوداع سے قبل یمن) بھیجا تو حضور اکرم ﷺ نے دونوں سے فرمایا تم دونوں (لوگوں پر) آسانی کرتے
رہنا حتیٰ نہ کرنا، خوش رکھنا نفرت نہ دلانا اور تم دونوں آپس میں مل جل کر اتفاق سے رہنا، ابو موسیٰ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم

ایسی سر زمین میں جا رہے ہیں جہاں شہد سے شراب بنائی جاتی ہے اور اسے بتع (بکسر الباء وسكون التاء ولفی آخره عين مهملة) کہا جاتا ہے اور ایک شراب جو سے بنائی جاتی ہے اور اسے میزر (بکسر المیم وسكون الزاء ولفی آخره راء) کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "يسروا ولا تعسروا"

تعد ووضعه | والحديث هنا من ۹۰۳ من الحديث من ۳۲۶: ص ۶۲۲، وغيره۔

تشریح | مفصل تشریح ملاحظہ فرمائیے جلد ہفتم ص ۴۱۳۔

نوٹ: اس باب میں احادیث کی ترتیب فتح الباری کی ترتیب ہے مگر حدیثیں سب ہیں صرف تقدیم و تاخیر ہے۔

۵۷۱۹ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَلَا تُنْقِرُوا﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (لوگوں پر) آسانی کرو

تخی نہ کرو لوگوں کو مطمئن رکھو (تسل دو) اور نفرت نہ دلاؤ (برگشتہ نہ کرو)

مطابقتہ للترجمة | الترجمة ماخوذة من هذا الحديث.

تعد ووضعه | والحديث هنا من ۹۰۳۔

۵۷۲۰ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ

أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ بِهَا لِلَّهِ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کاموں میں سے ایک کو اختیار

کرنے کا اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے ہمیشہ ان دونوں میں سے آسان کو اختیار فرمایا بشرطیکہ گناہ نہ ہوتا اور اگر گناہ ہوتا

تو آنحضور ﷺ سے زیادہ اس سے دور رہتے (پرہیز کرتے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کیلئے کسی

سے بدلہ نہیں لیا کبھی کسی چیز میں البتہ اگر اللہ کی حرمت و حد توڑی جاتی تو اللہ کیلئے انتقام لیتے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة لوخذ من قوله "الا اخذ ايسرهما"

تعد ووضعه | والحديث هنا من ۹۰۳ من الحديث من ۵۰۳، ياتي من ۱۰۰۳: ص ۱۰۱۳۔

۵۷۲۱ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْعُثْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا عَلَى شَاطِئِ

نَهْرٍ بِالْأَهْوَازِ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ فَجَاءَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَلَى فَرْسٍ فَصَلَّى وَخَلَّى

فَرَسَهُ فَاَنْطَلَقَتْ الْفَرَسُ فَتَرَكَ صَلَاتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى اَذْرَكَهَا فَاَخَذَهَا ثُمَّ جَاءَ لِقَضَى صَلَاتَهُ وَفِينَا رَجُلٌ لَهُ رَأْيٌ فَاَقْبَلَ يَقُولُ اَنْظُرُوا اِلَى هَذَا الشَّيْخِ تَرَكَ صَلَاتَهُ مِنْ اَجْلِ فَرَسٍ فَاَقْبَلَ فَقَالَ مَا عَنَّفَنِي اَحَدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّ مَنَزِلِي مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكَتُهُ لَمْ آتِ اَهْلِي اِلَى اللَّيْلِ وَذَكَرَ اَنَّهُ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى مِنْ تَيْسِيرِهِ ﴿۵۷۲۲﴾

ترجمہ | ازرق بن قیس نے بیان کیا کہ ہم اہواز میں (جو عراق اور فارس کے درمیان ایک شہر ہے) ایک نہر کے کنارہ پر تھے اس کا پانی خشک ہو گیا تھا اتنے میں حضرت ابو بزرہ اسلمی گھوڑے پر سوار تشریف لائے اور وہ نماز پڑھنے لگے اور گھوڑے کو چھوڑ دیا پھر گھوڑا بھاگنے لگا تو آپ نے نماز چھوڑ دی اور اس کا پیچھا کیا آخر اس کے قریب پہنچے اور اسے پکڑ لیا پھر واپس آئے اور اپنی نماز ادا کی اور ہم لوگوں میں ایک شخص تھا جو فاسد رائے رکھتا تھا (یعنی خارجی تھا) وہ سامنے آ کر کہنے لگا اس بوڑھے کو دیکھو اس نے ایک گھوڑے کیلئے نماز چھوڑ دی، ابو بزرہ نماز سے فارغ ہو کر متوجہ ہوئے اور فرمایا جب سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہوں کسی نے مجھ سے ایسی ناگوار بات نہیں کہی اور آپ نے فرمایا میرا گھر دور ہے اگر میں نماز پڑھتا رہتا اور گھوڑے کو (بھاگنے کیلئے) چھوڑ دیتا تو میں اپنے گھر تک نہیں پہنچ پاتا اور ابو بزرہ نے بیان کیا کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے تھے اور آپ نے آنحضرت ﷺ کو آسان صورتوں کو اختیار کرتے دیکھا ہے (میں نے دیکھا ہے کہ حضور ﷺ امت پر آسانی فرماتے تھے)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث ومن قوله فرأى من تيسيره الخ.

تعداد و موضع | او الحديث هنا ص: ۹۰۴ مر الحديث ص: ۱۶۱۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد چہارم، ص: ۴۰۷ کی تشریح۔

۵۷۲۲ ﴿۵۷۲۲﴾ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ اَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَخَارَ اِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقْعُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَاَهْرِيْقُوا عَلَيَّ بِوَلِيهِ ذُنُوبًا مِنْ مَاءٍ اَوْ سَجَلًا مِنْ مَاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُبَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ ﴿۵۷۲۲﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نے (ذوالخویصرۃ الیمانی) مسجد میں (یعنی مسجد کے ایک کونے میں) پیشاب کر دیا تو لوگ اس کی طرف بڑھے کہ اسے سزا دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا اسے چھوڑ دو اور (جہاں اس نے پیشاب کیا ہے) اس کے پیشاب پر پانی کا ایک بڑا ڈول بہا دو کیونکہ تم آسانی کرنے والے بنا کر

بیچھے گئے ہونے والے بنا کر نہیں بیچھے گئے ہو۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدی و موضع | والحديث هنا من ۹۰۳ تا من ۹۰۵ من الحديث ص ۳۵

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم، ص: ۱۵۰، ص: ۱۵۱۔

﴿بَابُ الْإِنْبِسَاطِ إِلَى النَّاسِ﴾^{۳۲۶۷}

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ خَالَطِ النَّاسَ وَدِينِكَ لَا تَكَلِّمَنَّهٗ وَالذُّعَابَةَ مَعَ الْأَهْلِ.

لوگوں کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرنا (فراخی سے پیش آنا)

اور حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ لوگوں سے ملو جلو (میل ملاپ رکھو) لیکن اپنے دین کو زخمی نہ کرو (میل

ملاپ سے دین کا نقصان نہ ہونے دو) اور اہل و عیال کے ساتھ خوش طبعی (اُسی مذاق) کرنا

تحقیق و تشریح | "دینک" يجوز في دينك الرفع والنصب اما الرفع فعلى انه مبتدا ولا تكلمنه خبره واما

النصب فعلى شريطة التفسير والتقدير لا تكلمن دينك وفسر المذكور المقدر (عمده) ايضا فس.

"لَا تَكَلِّمَنَّهٗ" بسكر اللام. وفتح الميم والنون المشددة من الكلم بفتح الكاف وسكون اللام

وهو الجرح وزنا ومعنى. مطلب یہ ہے کہ لوگوں سے میل ملاپ رکھو مگر شرط یہ ہے کہ تمہارے دین میں نقصان نہ ہو۔

"الذُّعَابَةَ" بضم الدال المهملة وتخفيف العين المهملة وبعد الالف موحدة. خوش طبعی، طرافت،

معطوف على الانبساط فهو بالجر.

۵۷۲۳ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْتِيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ يَقُولُ إِنَّكَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخَالِطَنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخِي صَغِيرٍ يَا

أَبَا عَمِيرٍ مَا فَعَلَ النَّفِيرُ؟

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ اس درجہ خلط ملط رکھتے

تھے کہ میرے ایک چھوٹے بھائی سے فرماتے "یا ابا عمیر ما فعل النفیر" (اے ابو عمیر بلبل نے کیا کیا؟) یعنی

تیرے بلبل کا کیا حال ہے؟ بخیر تو ہے؟

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدی و موضع | والحديث هنا من ۹۰۵ یاتی من ۹۱۵ والحديث اخرجه مسلم في الصلوة وفي الاستيدان

وفى فضائل النبي صلى الله عليه وسلم، واخرجه الترمذى فى الصلوة وفى البر واخرجه النسائى فى اليوم والليلىة واخرجه ابن ماجه فى الادب.

تشریح ابوعمیر حضرت ابوطلحہ کے صاحبزادے تھے حضرت انسؓ کے ماں شریک یعنی اخیانی چھوٹے بھائی تھے ابوعمیر نے بغیر نامی ایک چڑیا پال رکھی تھی اس کی چونچ سرخ ہوتی ہے اہل مدینہ اس کو بلبل کہتے ہیں اتفاقاً یہ مرگئی تو ابوعمیر کو براغم ہوا آنحضور ﷺ بھی ام سلیمؓ کے گھر تشریف لے جاتے تھے ابوعمیر حضرت ام سلیمؓ کا بیٹا رنجیدہ مغموم بیٹھا ہوا تھا حضور ﷺ نے اس سے مزاح فرمایا اور فرمایا یا ابا عمیر ما فعل النغیر مقصد اس کا غم دور کرنا اور ہنسانا تھا اس حدیث سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ چھوٹے بچے کی کنیت جائز ہے۔

۲۳۷۵ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاحِبٌ يَلْعَبْنَ مَعِيَ لَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيَسْرِبُهُنَّ إِلَى فَيَلْعَبْنَ مَعِيَ﴾

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں گڑیوں سے کھیلا کرتی اور میری کچھ سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اندر تشریف لاتے تو وہ چھپ جاتیں پھر آنحضور ﷺ میرے پاس انہیں بھیج دیتے تو وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينسبط الى عائشة حيث يرضى بلعبها بالبنات ويرسل اليها صواحبها حتى يلعبن معها وكانت عائشة حينئذ غير بالغة فلذلك رخص لها والكرهاه فيها قائمة للبالغ (عمده)

تعد موضوع والحديث هنا ص: ۹۰۵ والحديث اخرجه مسلم فى الفضائل.

تحقیق "يَتَقَمَّعْنَ" بتحتية وفوقية وقاف وميم مشددة وعين مهملة ساكنة من باب تفاعل بوزن يَتَقَمَّعْنَ . اور کشمیهنی کی روایت میں ہے يَنْقَمِعْنَ وهو من الانقماع من باب الانفعال. "فيسربهن" بالسین المهملة ای یوسلین من التسریب وهو الارسال.

﴿بَابُ الْمُدَارَاةِ مَعَ النَّاسِ﴾^{۳۲۶۸}

وَيَذْكَرُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّا لَنَكْشِرُ فِي وُجُوهِ أَقْوَامٍ وَإِنْ قُلُوبَنَا لَتَلْعَنُهُمْ.

لوگوں کے ساتھ نرمی کرنا (خاطر سے پیش آنا)

اور حضرت ابوالدرداءؓ سے منقول ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے سامنے ہم سکرآتے ہیں (خاطر سے پیش آتے)

(ہیں) اور ہمارے قلوب ان پر لعنت کرتے ہیں۔

۵۷۲۵ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ اسْتَعَاذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ ائْتِنَا لَهُ فَبَسَّ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بَنَسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ الْآنَ لَهُ الْكَلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ اللَّهِ مَنْ تَرَكَهُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فَحْشِهِ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاضر خدمت ہونے کی اجازت چاہی آنحضرتؐ نے فرمایا اسے (اندر آنے کی) اجازت دیدیو یہ شخص قبیلہ کا برابر بیٹا ہے یا فرمایا (شک راوی) قبیلہ کا برابر بھائی ہے جب وہ شخص اندر آیا تو آنحضرتؐ نے اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی (جب وہ چلا گیا) تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے تو آپؐ نے اس کے متعلق فرمایا جو کچھ فرمایا (یعنی برا کہا) پھر آپؐ نے اس سے نرمی سے باتیں کیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا اے عائشہ اللہ کے نزدیک مرتبہ کے اعتبار سے وہ شخص سب سے بدتر ہے جسے لوگ اس کی فحش کلامی سے بچنے کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة (عمدة القاری)

تعداد و موضع | والحديث هنا ص: ۹۰۵ من الحديث ص: ۸۹۱، ص: ۸۹۲، مسلم ثانی ص: ۳۲۲ فی باب مداراة من يتقى فحشه ابوداود فی الادب، ترمذی ثانی، ص: ۲۰ فی باب ما جاء فی المداراة. **تشریح** | اس حدیث میں جس شخص کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے علامہ قسطلانی فرماتے ہیں ہو عینتین حصن بن حذيفة بن بدر الفزاري و كان يقال له الاحمق الخ (قس)

امام نوویؒ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ یہ اجازت چاہنے والا رجل عیینہ بن حصن ہے۔ یہ شخص بظاہر مسلمان تھا لیکن قلب ایمان سے خالی تھا چنانچہ آنحضرتؐ کے وصال کے بعد مرتد ہو گیا تھا پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس کو گرفتار کر لیا تو دوبارہ اس نے ایمان قبول کیا اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا۔

”بنس ابن العشیر الخ“ آنحضرتؐ نے حاضرین مجلس سے فرمایا کہ یہ قبیلہ کا برابر شخص ہے۔ معلوم ہوا کہ فاسق معطن کی غیبت جائز ہے تاکہ لوگ اس سے ڈھوکانہ کھائیں۔ ”فلما دخل الان له الكلام“ یہ مداراة ہے اور مداراة کے معنی ہیں ظاہری خوش خلقی، دوستانہ برتاؤ یہ سب سے جائز ہے خواہ کافر ہو یا فاسق۔ کافروں سے صرف موالات یعنی قلبی محبت، دلی دوستی حرام ہے۔ کیونکہ ایمان نور ہدایت ہے اور کفر ظلمت ضلالت ہے عقلا و نظما اجتماع ضدین محال ہے۔

۵۷۲۶ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّهْمَانَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلْيَةَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَيْتَ لَهُ أَقْبِيَةَ مِنْ دِيْبَاجٍ مُزْرَرَةً بِالذَّهَبِ
فَلَقَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةٍ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ قَدْ خَبَأْتُ
هَذَا لَكَ قَالَ أَيُّوبُ بِتَوْبِهِ وَأَنَّهُ يُرِيدُ إِيَّاهُ وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ رَوَاهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
أَيُّوبَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمَسُورِ قَدِمْتُ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةَ ﴿

ترجمہ | عبد اللہ بن ابی ملیکہ (تابعی) سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس رہنمی کپڑے کی چند قبائیں جن میں سنہری گھنڈیاں (یعنی سونے کے ٹن) لگے ہوئے تھے تحفہ کے طور پر آئیں آنحضرت ﷺ نے وہ قبائیں اپنے صحابہ میں تقسیم کر دیں اور ایک قبائے کھیلنے (جو اس وقت موجود نہ تھے) الگ رکھ لی پھر جب حرمہؓ آئے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ میں نے تیرے لئے چھپا رکھی تھی۔ "قال ایوب" ایوب سختیانی نے (بالسند السابق) اپنے کپڑے کے اشارے سے یہ کیفیت بتائی کہ آنحضرت ﷺ نے کس طرح حرمہ کو وہ کپڑا دکھایا (تا کہ حرمہ کا دل خوش ہو جائے) کیونکہ حرمہؓ کے مزاج میں کچھ شدت تھی اسکی روایت حماد بن زید نے بھی ایوب کے واسطے سے کی۔ "وقال حاتم الخ" اور حاتم بن وردان نے بیان کیا کہ ہم سے ایوب نے بیان کیا انھوں نے عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے انھوں نے حضرت مسور بن حرمہؓ سے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس چند قبائیں آئیں۔ (امام بخاریؒ کا مقصد اس سند کے نقل کرنے سے یہ ہے کہ اگرچہ حماد بن زید اور ابن علیہ کی روایتیں بظاہر مرسل ہیں مگر فی الحقیقت موصول ہیں کیونکہ حاتم بن وردان کی روایت سے معلوم ہو گیا کہ ابن ابی ملیکہ نے اس کو حضرت مسور بن حرمہؓ سے روایت کیا ہے جو صحابی ہیں جیسا کہ بخاری ص: ۳۵۴ میں ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ للحديث للترجمة توخذ من قوله "وكان في خلقه شيء" اي في خلقه منخرمة شيء من الشدة.

تعداد و موضع | او الحديث هنا ص: ۹۰۵ مر الحديث ص: ۳۵۴، ص: ۳۶۲ تا ص: ۳۶۳، ص: ۴۴۰، ص: ۸۶۳۔
تشریح | مطالعہ کیجئے نھر الباری جلد ہفتم، ص: ۲۷۷ کا مقصد۔

﴿ **بَابٌ لَا يُلَدَّغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ مَرَّتَيْنِ** ﴾^{۳۲۶۹}

وَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ.

مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاسکتا

اور حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ حکیم تو وہی ہے جسے تجربہ ہو

کرمانی، فتح الباری اور قسطلانی میں اسی طرح ہے لاحکیم، قسطلانی نے تو تصریح کی ہے کہ لاحکیم بالكاف

المكسورة بوزن عظیم مطلب یہ ہے کہ تجربہ اٹھا کر ہی دانا بنتا ہے لیکن ہمارے ہندوستانی نسخہ میں ہے لا حِلْمَ إِلَّا
عن تجربة یعنی بردباری نہیں مگر تجربہ سے۔ عمدۃ القاری کے الفاظ ہیں لا حَلِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ یعنی بردبار تو وہی ہے
جسے تجربہ ہو یعنی ہندوستانی نسخہ میں مصدر ہے اور عمدۃ القاری میں اس مادہ سے صفت مشبہ ہے جس کے معنی ہیں بردبار، تحمل
والا، باوقار، جوش غضب سے نفس اور طبیعت کو روکنے والا۔

۵۷۱۷ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ
وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک سوراخ سے دو
مرتبہ نہیں ڈسا جاسکتا۔

مطابقتہ للترجمة الحدیث هو عين الترجمة.

تعداد و موضع | والحديث هنا ص: ۹۰۵۔

تشریح مطلب صاف ہے کہ مسلمان کو جب ایک بار کسی چیز کا یا کسی انسان کا تجربہ ہو جاتا ہے، اس سے نقصان اٹھاتا
ہے تو پھر دوبارہ دھوکا نہیں کھا سکتا بلکہ ہوشیار رہتا ہے۔

﴿بابُ حَقِّ الضَّيْفِ﴾^{۳۲۷۰}

مہمان کا حق

۵۷۱۸ ﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ
أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ أَخْبِرْ أَلَمْ تَقْرَأْ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ
بَلَى قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَمَنْ وَنَمْ وَضَمَّ وَأَفْطَرَ فَإِنَّ لِحَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ
حَقًّا وَإِنَّ لِرِزْوِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِرِزْوَجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّكَ عَسَى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمُرٌ
وَإِنَّ مِنْ حَسَبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا
فَلِذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشَدَّدْتُ عَلَيَّ فَقُلْتُ فَإِنِّي أَطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمَّ مِنْ
كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشَدَّدْتُ عَلَيَّ قُلْتُ أَطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمَّ صَوْمَ

نَبِيُّ اللَّهِ دَاوُدُ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ قَالَ يَصْفُ الدَّهْرَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ هُوَ زَوْرٌ وَهَوْلَاءُ زَوْرٌ وَصَيْفٌ وَمَعْنَاهُ أَضْيَافُهُ وَزَوَّارُهُ لِأَنَّهَا مَصْدَرٌ مِثْلُ قَوْمٍ رَضًا وَعَدْلٌ يُقَالُ مَاءٌ غَوْرٌ وَبَثْرٌ غَوْرٌ وَمَاءٌ إِنْ غَوْرَ وَمِيَاةٌ غَوْرٌ وَيُقَالُ الْغَوْرُ الْغَائِرُ لِأَنَّهَا السَّلَاءُ كُلُّ شَيْءٍ غُرْتُ فِيهِ فَهُوَ مَغَارَةٌ تَزَاوَرُ تَمِيلُ مِنَ الزُّورِ وَالْأَزْوَرُ الْأَمِيلُ ﴿﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ تو ساری رات قیام (یعنی عبادت) کرتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے کیا یہ صحیح ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں صحیح ہے آنحضورؐ نے فرمایا پھر ایسا نہ کرو عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی، روزے بھی رکھو اور بلا روزے بھی رہو کیونکہ تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے اور تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے اور شاید تمہاری عمر لمبی ہو تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھو کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے (تو اس طرح تین دن کے روزوں کے تیس روزے ہو گئے) اس طرح پوری زندگی کے روزے ہو گئے میں نے (جو انی کے جوش میں) اپنے اوپر سختی کی تو مجھ پر سختی ڈالی گئی چنانچہ میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پھر ہر جمعہ (ہر ہفتے) تین دن روزے رکھا کرو حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے اوپر سختی کی تو سختی مجھ پر ڈالی گئی میں نے عرض کیا میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پھر اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو میں نے عرض کیا اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ کیا تھا؟ حضور ﷺ نے فرمایا آدمی زندگی کا روزہ (یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار)

”قال ابو عبد اللہ“ یہ عبارت شروع بخاری کرمانی، فتح الباری اور قسطلانی میں آئندہ باب میں ہے صرف ہندوستانی نسخہ اور عمدۃ القاری میں یہاں ہے۔

امام بخاریؒ نے بیان کیا یقال زَوْرٌ الخ مقصد یہ بتانا ہے کہ زَوْرٌ مصدر ہے جس میں مفرد، تثنیہ اور جمع سب برابر ہے چنانچہ بتاتے ہیں کہ کہا جاتا ہے ہذا زور اور هَوْلَاءُ زور یعنی لفظ زور کا اطلاق واحد اور جمع سب پر ہوتا ہے واحد کیلئے کہتے ہیں هو الزور اور جمع کے لئے کہتے ہیں هَوْلَاءُ القوم زور اور کبھی ”زور“ زائر کی جمع جیسے رَكَبَ رَاكِبٌ کی جمع۔ ”وَصَيْفٌ مَعْنَاهُ أَضْيَافُهُ“ یعنی اسی طرح لفظ صَيْفٌ بمعنی اَضْيَافٌ ہے وَزَوَّارُهُ یعنی هَوْلَاءُ زور کے معنی هذه اَضْيَافُهُ اور زَوَّارٌ بضم الزاء و تشدید الواو زائر کی جمع ہے لانها مصدر مثل قوم رَضًا وَعَدْلٌ النقلیۃ دونوں میں باعتبار اطلاق ہے جیسے زور کا اطلاق زَوَّارٌ پر ایسا ہی ہے جیسے قوم کا اطلاق جماعت پر۔ و یقال ماء غور الخ بفتح الغین المعجمة وسكون الواو وبالراء ومعناه غائر یقال غار الماء یعنی پانی بالکل نیچے

گہرائی میں چلا گیا۔ يقال مارغور، ما آن غور و میاہ غور "يقال الغور" الفائر یعنی ڈول پانی تک نہیں پہنچتا ہے۔
 "کل شيء غرت فيه فهو مغارة" ہر وہ چیز جو غار میں چل جائے وہ مغارة ہے یعنی غار ہے۔ "تزاور تمیل الخ"
 یعنی تزاور بمعنی تمیل ہے اشار بہ الی قوله تعالیٰ فی قصة اصحاب الکھف "وَتَرَى السَّمْسَ إِذَا
 طَلَعَتْ عَنْ كَهْفِهِمْ الْآيَةَ اور تم دیکھے دھوپ جب نکلتی ہے تو ان کے کھوہ سے کترا جاتی ہے یعنی انہیں دھوپ کی گرمی
 ستاتی نہیں ہے بلکہ ان سے مائل ہو جاتی ہے بچ کر نکل جاتی ہے۔ اور یہ ترجمہ عن کی وجہ سے ہے ورنہ تزاور کے معنی ہیں
 ایک دوسرے کی زیارت کرنے کے لیکن جب اس کے صلہ میں عن واقع ہوتا ہے تو کترانے، بچ کر نکل جانے کے معنی میں
 ہوتے ہیں۔ "وَالْأَزُورُ" بمعنی آمیل ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ فی قوله وان یزورک علیک حقا.

تعدیل موضعہ | والحديث هنا من: ۹۰۵ من الحديث ص: ۱۵۳، ص: ۲۶۵، ص: ۲۶۶ باقی کے لئے دیکھئے جلد ۵، ص: ۵،
 صوم الدہر کا مفہوم۔

﴿بَابُ إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَخِدْمَتِهِ أَيَّاهُ بِنَفْسِهِ﴾^{۳۲۷۱}

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ضَيْفَ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ

مہمان کی عزت اور خود اس کی خدمت کرنا

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ضَيْفَ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ" (سورہ ذاریات: ۲۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معزز
 مہمان (یعنی فرشتے) کما قال تعالیٰ: بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ (الانبیاء)

۵۷۲۹ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ
 وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ يَوْمَ وَلَيْلَةَ وَالضَّيْفَةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ
 صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَوَيَّ عِنْدَهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
 بِحَدِيثِهِ وَزَادَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُقَلِّ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ﴾

ترجمہ | ابوشریح کئی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر
 ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہئے اس کا جائزہ ایک دن اور ایک رات ہے اور مہمانی تین دن اور تین
 رات (مطلب یہ ہے کہ مہمان کی مہمانی تین دن تین رات ہے جس میں ایک دن ایک رات پر تکلف انعامی کھانا جو معمول

سے فائق خاطر تو وضع، اور باقی دو روز حسب معمول جو کھاتا ہو کھلائے، بعض حضرات نے کہا کہ ایک دن ایک پر تکلف کھانا کے علاوہ تین دن مہمانی واللہ اعلم) اس کے بعد جو ہو وہ صدقہ ہے اور مہمان کیلئے جائز نہیں کہ میزبان کے یہاں ٹھہرا رہے کہ اسے تکلیف ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قوله "فلیکرم ضیفہ"

تعدو موضوعہ | او الحدیث هنا ص: ۹۰۶ مر الحدیث ص: ۸۸۹ تا ص: ۸۹۰، یاتی ص: ۹۵۹۔

حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ الْخَطَّابِيُّ "اس سند سے اتنا اضافہ ہے فلیقل خیرا او لیصمت یعنی اچھی بات کہے یا خاموش رہے تکلیف دہ بات اکرام ضیف کے خلاف ہے۔

۵۷۳۰ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُقَلِّ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے بڑوسی کو تکلیف نہ دے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قوله "فلیکرم ضیفہ"

تعدو موضوعہ | او الحدیث هنا ص: ۹۰۶ ص: ۷۷۹ مختصراً، ص: ۸۸۹، یاتی ص: ۹۵۹۔

۵۷۳۱ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَبْعُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضُّيْفِ فَأَقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضُّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ﴾

ترجمہ | حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمیں بھیجتے ہیں پھر ہم (راستے میں) کسی قبیلہ کے یہاں اترتے ہیں (بڑاؤ کرتے ہیں) اور وہ ہماری ضیافت (مہمان داری) نہیں کرتے ایسی صورت میں آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا جب تم کسی قوم پر اترو اگر وہ لوگ (دستور کے موافق) تمہارے لئے وہ حکم دیں جو مہمان کے مناسب ہے تو اسے قبول کرو لیکن اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا حق وصول کرو جو مناسب ہے۔

(وهذا لا يكون الا عند الاضطرار وبالثمن حالا او مؤجلا (عمده)

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "فامروا لکم بما ينبغي للضيف فاقبلوا لانه يفهم منه اکرام الضيف.

تعریضاً | والحديث هنا ص: ۹۰۶: من الحديث ص: ۳۳۳۔

۵۷۳۲ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے (رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے) اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ زبان سے اچھی بات نکالے یا خاموش رہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحديث للترجمة في قوله "فليكرم ضيفه"

تعریضاً | والحديث هنا ص: ۹۰۶: من الحديث ص: ۸۸۹۔

﴿ بَابُ صُنْعِ الطَّعَامِ وَالتَّكْلِيفِ لِلضَّيْفِ ﴾

مہمان کیلئے تکلف کرنا اور کھانا تیار کرنا

(یعنی وسعت و قدرت کے مطابق تکلیف برداشت کرنا)

۵۷۳۳ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَمَّاسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُعْبَدَّةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكَ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِأَكِلٍ حَتَّى تَأْكُلِ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ قِنَامٌ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمْ الْآنَ قَالَ فَصَلِّا

لَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ أَبُو جُحَيْفَةَ وَهَبُ السُّوَائِي يُقَالُ وَهَبُ الْخَيْرِ ﴿

ترجمہ حضرت ابو جحیفہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابو الدرداءؓ کے درمیان بھائی چارگی کا رشتہ قائم فرمایا (بھائی بھائی بنا دیا تھا) تو حضرت سلمانؓ حضرت ابو الدرداءؓ کی ملاقات کیلئے تشریف لائے تو ام الدرداءؓ کو خستہ حالت میں دیکھا (یعنی میلے کپڑے میں دیکھا) تو اس سے پوچھا آپ کا کیا حال ہے؟ تو انھوں نے کہا آپ کے بھائی ابو الدرداءؓ کو دنیا کی کوئی رغبت نہیں ہے پھر حضرت ابو الدرداءؓ آگئے اور سلمانؓ کیلئے کھانا تیار کیا اور کہا آپ کھائیے میں روزے سے ہوں سلمانؓ نے کہا میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ بھی نہیں کھائیں گے چنانچہ ابو الدرداءؓ نے بھی کھایا پھر جب رات ہوئی تو ابو الدرداءؓ نماز کے لئے اٹھنے لگے تو سلمانؓ نے کہا سو جائیے تو وہ سو گئے اس کے بعد پھر اٹھنے لگے تو سلمانؓ نے کہا ابھی سو جائیے پھر جب اخیر رات ہوئی تو سلمانؓ نے کہا اب اٹھئے پھر دونوں حضرات نے (تہجد کی) نماز پڑھی اس کے بعد سلمانؓ نے ابو الدرداءؓ سے کہا بلاشبہ آپ پر اللہ تعالیٰ کا بھی حق ہے اور تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اسلئے ہر ایک حق والے کا حق دو پھر ابو الدرداءؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا۔ ابو جحیفہ و ہب سوائی کو وہب الخیر بھی کہتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فصنع له طعاما"

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۰۶ و مر الحديث ص: ۲۶۳۔

تشریح "ام الدرداء" قال النووي لابی الدرداء زوجتان كل واحدة منهما كنيتهما ام الدرداء الكبرى صحابية وهي خيرة بفتح الخاء المعجمة والصغرى تابعة وهي هجيمة مصفرا (عمده) حدیث میں حضرت خیرہ صحابیہ کا واقعہ ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْغَضَبِ وَالْجَزَعِ عِنْدَ الضَّيْفِ ﴾

مہمان کے سامنے غصہ اور پریشانی کا اظہار مکروہ (ناپسندیدہ) ہے

۵۷۳۳ ﴿ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عُمَانَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَضَيَّفَ رَهْطًا فَقَالَ

لَعَبِيدِ الرَّحْمَنِ ذُوكَ أَضْيَافِكَ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفْرُغُ مِنْ قِرَائِهِمْ قَبْلَ أَنْ أَجِيءَ فَأَنْطَلِقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهُ فَقَالَ اطْعَمُوا فَقَالُوا أَيْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا قَالَ اطْعَمُوا قَالَوا مَا نَحْنُ بِأَكْلِيْنَ حَتَّى يَجِيءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا قَالَ أَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ فَإِنَّهُ إِنْ جَاءَ وَلَمْ تَطْعَمُوا لَنَلْقَيْنَ مِنْهُ فَأَبَوْا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يَجِدُ عَلَيَّ فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ مَا صَنَعْتُمْ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ يَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَسَكَّتُ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَسَكَّتُ فَقَالَ يَا غُنْفَرُ أَفَسَمَّتَ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي لَمَا جِئْتُ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ سَلْ أَضْيَافَكَ فَقَالُوا صَدَقَ أَنَا بِهِ قَالَ فَإِنَّمَا أَنْتَ تَنْظُرُ تُمَوِيَّ وَاللَّهِ لَا أُطْعِمُهُ اللَّيْلَةَ فَقَالَ الْآخَرُونَ وَاللَّهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ قَالَ لَمْ أَرِ لِي الشَّرَّ كَاللَّيْلَةِ وَيَلَكُمْ مَا أَنْتُمْ لِمَ لَا تَقْبَلُونَ عَنَّا قِرَاكُمْ هَاتِ طَعَامَكَ فَجَاءَهُ فَوَضَعَ يَدَهُ فَقَالَ بِاسْمِ اللَّهِ الْأُولَى لِلشَّيْطَانِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا

ترجمہ | عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے چند لوگوں کو مہمان بنایا (دعوت کی) اور (اپنے صاحبزادے) عبدالرحمن سے کہا اپنے مہمانوں کو لے جاؤ (مہمانوں کا پوری طرح خیال رکھنا کوئی تکلیف نہ ہو) اس لئے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا رہا ہوں میرے آنے سے پہلے ہی ان حضرات کو کھانا کھلا دینا چنانچہ عبدالرحمنؓ (مہمانوں کو لے کر) گھر گئے اور ماحضر مہمانوں کے پاس لائے اور کہا تناول فرمائیے مہمانوں نے پوچھا ہمارے گھر کے مالک کہاں ہیں؟ عبدالرحمنؓ نے عرض کیا آپ لوگ کھانا تناول فرمائیے مہمانوں نے کہا جب تک ہمارے گھر کے مالک (میزبان) نہ آجائیں ہم کھانا نہیں کھائیں گے، عبدالرحمنؓ نے عرض کیا ہماری طرف سے ضیافت قبول کر لیجئے کیونکہ اگر حضرت ابو بکرؓ کے آنے تک آپ حضرات کھانے سے فارغ نہیں ہو گئے تو ہمیں ان کی ناراضگی کا سامنا ہوگا (ہم پر خفا ہوں گے) مگر مہمانوں نے اس پر بھی (کھانے سے) انکار کیا اب میں سمجھ گیا کہ حضرت ابو بکرؓ مجھ پر ناراض ہوں گے اس لئے جب ابو بکرؓ آئے تو میں ان سے چھپ گیا حضرت ابو بکرؓ نے پوچھا تم لوگوں نے کیا کیا؟ گھر والوں نے انہیں بتایا تو ابو بکرؓ نے پکارا اے عبدالرحمن! لیکن میں خاموش رہا پھر (دوبارہ) فرمایا اے عبدالرحمن! میں پھر خاموش رہا تو آپ نے کہا اے نالائق میں تجھ کو قسم دیتا ہوں کہ اگر تو میری آواز سن رہا ہے تو آجا (یہاں لٹا حرف استثناء ہے الّا کے معنی میں ای لا اطلب منك مجینك) پھر میں باہر نکلا اور عرض کیا آپ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیں تو مہمانوں نے بھی کہا کہ عبدالرحمنؓ سچ کہہ رہے ہیں (ان کا کوئی قصور نہیں) وہ ہمارے پاس کھانا لائے تھے (مگر ہم نے نہیں کھایا) حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے میرا انتظار کیا بخدا میں تو آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا مہمانوں نے کہا خدا کی قسم جب تک آپ نہ کھائیں ہم بھی نہیں کھائیں گے ابو بکرؓ نے کہا آج کی رات جیسی برائی میں نے نہیں دیکھی افسوس آپ لوگ

ہماری میزبانی کیوں نہیں قبول کرتے عبدالرحمن کھانا لاؤ وہ کھانا لائے اور ابو بکرؓ نے اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں پہلی حالت (کھانا نہ کھانے کی قسم) شیطان کی (کرشمہ کاری تھی) چنانچہ آپ نے کھایا اور آپ کے ساتھ مہمانوں نے بھی کھایا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "انه يجعد على" اي يفضب على.

تعد ووضعه | والحديث هنا من: ۹۰۶ تا: ۹۰۷ من الحديث من: ۸۴، من: ۵۰۵ تا: ۵۰۶، ياتي من: ۹۰۷۔

تشرح | تفصيل کیلئے نھر الباری جلد سوم، ص: ۲۱۳، ص: ۲۱۵ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بَابُ قَوْلِ الضَّيْفِ لِصَاحِبِهِ لَا أَكُلُ حَتَّى تَأْكُلَ﴾^{۳۲۷۴}

فِيهِ حَدِيثُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مہمان کا اپنے ساتھی (میزبان) سے کہنا جب تک آپ نہیں کھائیں گے میں بھی نہیں کھاؤں گا

اس باب میں ابو حنیفہؓ کی ایک حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے

۵۷۳۵ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُمَانَ قَالَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا جَاءَ أَبُو بَكْرٍ بِضَيْفٍ لَهُ أَوْ بِأَضْيَافٍ لَهُ
فَأَمَسَى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ لَهُ أُمِّي اخْتَبَسْتَ عَنْ ضَيْفِكَ
أَوْ عَنْ أَضْيَافِكَ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا عَشَيْتُهُمْ فَقَالَتْ عَرَضْنَا عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا أَوْ فَأَبَى
فَفَضِبْتُ أَبُو بَكْرٍ فَسَبَّ وَجَدَّعَ وَحَلَفَ لَا يَطْعَمُهُ فَاخْبَثَاتُ أَنَا فَقَالَ يَا غَنَثْرُ فَحَلَفْتُ
الْمَرَأَةَ لَا يَطْعَمُهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ فَحَلَفَ الضَّيْفُ أَوْ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمَهُ أَوْ يَطْعَمُوهُ
حَتَّى يَطْعَمَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَأَنَّ هَلِيبَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا فَجَعَلُوا
لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبًّا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ يَا أُخْتُ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا فَقَالَتْ
وَقَرَّةٌ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لِأَكْثَرُ قَبْلَ أَنْ نَأْكُلَ فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا﴾

ترجمہ | حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکرؓ اپنا ایک مہمان یا (بالشک من الراوی) چند مہمانوں کو لے کر آئے پھر آپ خود عشا تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے پھر جب (گھر) آئے تو میری والدہ نے آپ سے کہا آپ رات کو کہاں رک گئے تھے مہمانوں کو چھوڑ کر ابو بکرؓ نے کہا تم نے انہیں کھانا نہیں کھلایا انہوں نے

(ام رومان نے) عرض کیا ہم نے تو کھانا ان کے سامنے پیش کیا تھا لیکن انہوں نے انکار کیا پھر ابو بکرؓ غصہ ہوئے اور (گمراہوں کو) برا بھلا کہا اور کوسا (خدا کرے کہ تیرے کان کٹیں) اور قسم کھالی کہ کھانا نہیں کھائیں گے عبدالرحمنؓ کہتے ہیں میں تو (مارے ڈر کے) چھپ گیا تو آپ نے فرمایا اے نالائق (کدھر ہے؟) پھر عورت (والدہ) نے قسم کھالی کہ جب تک وہ (ابوبکرؓ) نہیں کھائیں گے میں بھی نہیں کھاؤں گی پھر مہانوں نے بھی قسم کھالی کہ جب تک ابو بکرؓ نہیں کھائیں گے وہ بھی نہیں کھائیں گے اس پر ابو بکرؓ نے کہا کہ یہ (غصہ کرنا اور قسم کھانا) شیطانی کام تھا چنانچہ کھانا منگوا یا پھر حضرت ابو بکرؓ نے کھایا اور سب نے کھایا (اس کھانے میں یہ برکت ہوئی) کہ یہ لوگ جو لقمہ بھی اٹھاتے تھے تو نیچے سے اس میں اس لقمہ سے زیادہ اضافہ ہو جاتا تھا ابو بکرؓ نے (اپنی اہلیہ ام رومان سے) کہا اے اخت بنی فراس یہ کیا حال ہے؟ (کھانا اور بڑھ رہا ہے) کہنے لگی قسم ہے میرے آنکھ کے ٹھنڈک (یعنی حضور اقدس ﷺ) کی اب یہ کھانا اس سے بھی زیادہ ہے جب ہم نے کھایا بھی نہ تھا غرض سب نے کھایا اور ابو بکرؓ نے اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے بھی اس میں سے تناول فرمایا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله فحلف الضيف الى قوله حتى يطعمه.

تعدر موضعه | والحديث هنا ص: ۹۰۷ من الحديث ص: ۸۳، ص: ۵۰۶، ص: ۹۰۶ تا ص: ۹۰۷، ویاتی ص: ۹۰۷۔

﴿بَابُ إِكْرَامِ الْكَبِيرِ وَيَبْدَأُ الْأَكْبَرُ بِالْكَلَامِ وَالسُّؤَالِ﴾^{۳۲۷۵}

بڑے کی تعظیم کرنا اور گفتگو کرنے اور پوچھنے میں بڑا ابتدا کرے

۵۷۳۶ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَّارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رَالِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ ابْنَيْ خَيْرٍ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقَتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَخُوَيْصَةَ وَمُحَيِّصَةَ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبُرَ الْكِبَرُ قَالَ يَحْيَى يَعْنِي لَيْلَى الْكَلَامِ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَسْتَحِقُّونَ قَيْلَكُمْ أَوْ قَالَ صَاحِبِكُمْ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ لَمْ نَرَهُ قَالَ فَتَبَرُّكُمْ يَهُودُ فِي أَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ كَفَّارٌ قَوْمَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَأَذْرَكْتُ نَاقَةَ مِنْ بِلْكَ الْإِبِلِ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَّضْتَنِي
بِرَجْلَيْهَا قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ يَحْيَى حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مَعَ
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ وَحَدَّثَهُ ﴿

ترجمہ | رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حمزہ سے روایت ہے ان دونوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن سہل اور عیصہ بن مسعود
دونوں خیبر آئے (ان دونوں یہودیوں سے صلح تھی) اور کھجور کے باغ میں (اپنے اپنے کاموں کیلئے) دونوں الگ الگ
ہو گئے پھر حضرت عبد اللہ بن سہل قتل کر دیئے گئے تو عبد الرحمن بن سہل اور مسعود کے دونوں صاحبزادے ہوئے اور عیصہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے (مقتول) ساتھی (حضرت عبد اللہ بن سہل) کے متعلق گفتگو
کی تو عبد الرحمن نے گفتگو شروع کی اور عبد الرحمن تینوں میں سب سے چھوٹے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بڑے کی بڑائی کرو (یعنی بڑے کو پہلے بولنے دو) یحییٰ بن سعید نے کہا کہ کجبر الکتب سے آنحضرت ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ جو
عمر میں بڑا ہو وہ پہلے بات کرے پھر ان لوگوں نے اپنے ساتھی (عبد اللہ بن سہل) کے معاملہ میں گفتگو کی تو نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اپنے مقتول یا اپنے ساتھی کے حقدار تم میں پچاس آدمیوں کے قسموں کے ذریعہ بن سکتے ہو؟ (اگر تم
میں سے پچاس آدمی قسم کھا لیں کہ عبد اللہ کو یہودیوں نے قتل کیا ہے تو تم دیت کے مستحق ہو جاؤ اور چونکہ قتل کے گواہ نہیں ہیں
اس لئے قصاص نہیں بلکہ قسامت ہو سکتی ہے اور قسامت میں دیت ہے۔) ان حضرات نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے تو
قتل کرتے دیکھا نہیں تھا (پھر اس کے متعلق قسم کیسے کھا سکتے ہیں؟) حضور اقدس ﷺ نے فرمایا پھر یہود اپنے پچاس
آدمیوں سے قسم کھلو اگر تم سے چھٹکارا پالیں گے ان حضرات نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کافر لوگ ہیں (ان کی قسم کا کیا
اعتبار؟) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دیت خود اپنی طرف سے ادا کر دی سہل نے بیان کیا کہ ان دیت کی
اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی کو میں نے پکڑا تو وہ اپنے مرید (تھان) میں گھس گئی اور اس نے مجھے لات ماری۔ "قال
الليث الخ" اور لیث نے کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا انھوں نے بشیر سے انھوں نے سہل سے، یحییٰ نے کہا میرا
خیال ہے کہ بشیر نے مع رافع بن خدیج کہا (یعنی عن سهل مع رافع بن خديج کہا) اور سفیان بن عیینہ نے اس
حدیث کو یحییٰ سے انھوں نے بشیر سے انھوں نے صرف سہل سے روایت کی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "كبر الكبر" وفي قوله "وليلي الكلام الاكبر"

تعدیل و موضع | او الحديث هنا ص: ۹۰۷ مر الحديث ص: ۳۷۲، ص: ۳۵۰، یاتی ص: ۱۰۱۸۔

۵۷۳۷ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُونِي بِشَجَرَةٍ مَغْلَهَا مَقْلُ
الْمُسْلِمِ تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ بِأَذْنِ رَبِّهَا وَلَا تَحْتُ وَرَقَهَا فَوْقَ فِئِ نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ

فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَتَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعَمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا عَرَجْتُ مَعَ أَبِي فَلْتُ يَا أَبَتَاهُ وَقَعَ لِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا لَوْ كُنْتُ قُلْتُهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرْكَ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمُعَمَا فَكَرِهْتُ ﴿

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس درخت کے بارے میں بتاؤ جس کی مثال مسلمان کی سی ہے وہ ہمیشہ اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا ہے اس کے پتے نہیں جھڑتے میرے دل میں آیا کہ وہ کجور کا درخت ہے لیکن میں نے بات کرنا پسند نہیں کیا کیونکہ مجلس میں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما موجود تھے پھر جب ان دونوں حضرات نے بھی کچھ نہیں کہا تو خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کجور کا درخت ہے پھر جب میں اپنے والد (حضرت عمرؓ) کے ساتھ نکلا تو میں نے (راستے میں) کہا والد محترم میرے دل میں آیا تھا کہ وہ کجور کا درخت ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا پھر تم نے کہا کیوں نہیں؟ اگر تم نے (اسی وقت) کہہ دیا ہوتا تو مجھ کو اتنے اتنے مال و اسباب سے زیادہ خوشی ہوتی ابن عمرؓ نے عرض کیا میں نے صرف اس وجہ سے نہیں کہا کہ جب میں نے آپ کو اور حضرت ابو بکرؓ کو خاموش دیکھا تو میں نے بھی بولنا مناسب نہ سمجھا۔ (بے ادبی محسوس کی)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة "فكرهت ان اتكلم ونم ابوبكر وعمر" لان فيه توقيف الاكابر.
تعد موضوعا والحديث هنا ص: ۹۷، باقی مواضع کیلئے دیکھئے لصر الباری جلد اول، ص: ۳۷۰۔
تشریح مطالعہ کیجئے جلد اول، ص: ۳۷۰ تا ۳۷۱۔

﴿ **بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الشَّعْرِ وَالرَّجَزِ وَالْحُدَايِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهُ** ﴾
وَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كُلِّ لَفْوٍ يَخُوضُونَ.

جو شعر اور رجز اور حدا جائز ہیں اور جو اس میں سے جس کا پڑھنا مکروہ ہے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں (اے مخاطب) کیا تم نے دیکھا نہیں (تم کو معلوم نہیں) کہ وہ (شاعر لوگ) ہر میدان میں سرگرداں پھرتے ہیں (خیالی مضامین کے ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں)

اور وہ زبان سے وہ باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کئے اور کثرت سے اللہ کا ذکر کیا اور جب ان پر ظلم کیا گیا تو انہوں نے اس کا بدلہ لیا اور ظلم کرنے والوں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کیسی جگہ ان کو لوٹ کر جانا ہے (مراد اس سے جہنم ہے)

”قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ“ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ فی کل واد یھیمون کا مفہوم یہ ہے کہ ہر لغو باتوں میں غوطہ زنی کرتے ہیں۔

۵۷۲۸ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشُّعْرِ حِكْمَةً﴾
ترجمہ حضرت ابی بن کعبؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض اشعار حکمت ہیں (حکمت سے بھرے ہوتے ہیں)

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الشعر فيه حكمة والحكمة اذا كانت في شعر من الاشعار يجوز انشاد هذا الشاعر.

تعريف وموضع | والحديث هنا ص: ۹۰۸۔

تحقيق وتشرح | ما يجوز من الشعر یعنی کون سے اشعار پڑھنا جائز ہے؟ وهو الكلام المقفى الموزون قصدا (یعنی منظوم کلام) اشعار۔

”رجز“ بفتح الراء والجيم بعدها زاء وهو نوع من الشعر عند الاكثرين (یعنی رجز شعر کی ایک خاص قسم کو کہتے ہیں جس میں شاعر اپنی عظمت اور بہادری کو ظاہر کرتا ہے، اپنی بہادری جتلانے کیلئے جنگ میں پڑھتے ہیں)۔
”خداء“ بضم الحاء وتخفيف الدال المفتوحة المهملتين بمد و بقصر وہ اشعار یا گانے جو اونٹوں کو چلانے کیلئے گائے جائیں۔

۵۷۳۹ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو تَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ أَصَابَهُ حَجْرٌ فَعَثَرَ فَدَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيَتْ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيَتْ﴾

ترجمہ حضرت جندب بن عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چل رہے تھے کہ آپ ﷺ کو ایک پتھر سے ٹھوک لگی اور آپ گر پڑے تو آپ ﷺ کی انگلی خون آلود ہو گئی تو آپ ﷺ نے یہ شعر پڑھا
”هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيَتْ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيَتْ“

تم صرف ایک انگلی ہی تو ہو جو خون آلود ہو گئی ہو، اور یہ جو کچھ تمہیں تکلیف پہنچی اللہ کے راستے میں پہنچی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۰۸ من الحديث ص: ۳۹۳۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم ص: ۲۲۔

۵۷۳۰ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةٌ لَيْسَ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ وَكَأَدَ أُمِيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسَلِّمَ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصدق کلمۃ الخ سب سے سچی بات جو شاعروں نے کہی وہ لیبید کی بات (یعنی یہ مصرعہ) ہے "الا کل الخ" سن لو اللہ کے سوا ہر چیز فانی ہے، اور امیہ بن ابی الصلت (زمانہ جاہلیت کا ایک شاعر) قریب تھا کہ مسلمان ہو جاتا۔ (دوسرا مصرعہ ہے کل نعیم لا محالہ زائل) **مطابقتہ للترجمة** مطابقة الحديث للترجمة من حيث تلفظ النبي صلى الله عليه وسلم بالشعر.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۰۸ و من الحديث ص: ۵۴۱۔

تشریح | مطالعہ کیجئے جلد ہفتم ص: ۷۸۶۔

۵۷۳۱ ﴿حَدَّثَنَا فُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَشَّارٌ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَمِيرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا تَسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ قَالَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَلَّفْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاغْفِرْ فِدَاءَ لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا وَتَبَّتْ الْأَقْدَامُ إِنْ لَاقَيْنَا وَالْقَيْنِ سَكِينَةَ عَلَيْنَا إِنْ إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِقِ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجِبَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهُ لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ فَاتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَا هُمْ حَتَّى أَصَابَتْنا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فَتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النَّيْرَانُ عَلَى أَى شَيْءٍ تَوْقَدُونَ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى أَى لَحْمٍ قَالُوا عَلَى لَحْمِ حُمْرِ انْبِسِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ أَهْرَ لُؤْمَا وَأَكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ تُهْرِيقُهَا وَتَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ
 فَلَمَّا تَصَافَتِ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفٌ عَامِرٍ فِيهِ قِصْرٌ فَتَنَاولَ بِهِ يَهُودِيًّا لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعَ ذُبَابٌ
 سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاحِبًا فَقَالَ لِي مَا لَكَ فَلَقْتُ لِدَى لَكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا
 حَبَطَ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَهُ قُلْتُ قَالَهُ فَلَانٌ وَفَلَانٌ وَفَلَانٌ وَأَسِيدُ بْنُ الْحَضِيرِ الْأَنْصَارِيُّ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لِأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ
 إِضْبَعِيهِ إِنَّهُ لَجَاهِلُهُ مُجَاهِدٌ قُلْ عَرَبِيٌّ نَشَأَ بِهَا مِثْلُهُ ﴿

ترجمہ حضرت سلمہ بن اکوعؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے اور ہم نے رات
 میں سفر کیا اتنے میں صحابہ میں سے ایک صاحب (حضرت اسید بن خنیزؓ) نے حضرت عامر بن اکوعؓ سے کہا کیا آپ اپنے
 کچھ اشعار نہیں سنائیں گے؟ حضرت سلمہؓ نے بیان کیا کہ عامر شاعر تھے اس فرمائش پر وہ سواری سے اتر کر لوگوں کے واسطے
 حدی خوانی کرنے لگے پڑھنے لگے (ترجمہ) خدایا اگر تیری رحمت نہ ہوتی تو ہم ہدایت نہ پاتے، اور نہ ہم کوئی صدقہ کرتے
 اور نہ نماز پڑھتے، ہم تجھ پر نفاذ ہوں، ہم نے جو کچھ پہلے کیا (یعنی گناہ) اسے معاف کر دے اور اگر ہماری ڈبھیڑ ہو جائے
 (دشمنوں کا سامنا ہو جائے) تو ہمیں ثابت قدم رکھئے، اور ہم پر سکینت (طمینانیت) نازل فرمائیے، ہمیں جب (باطل کی
 طرف) بلایا جاتا ہے تو ہم انکار کر دیتے ہیں آج وہ چلا چلا کر وہ ہمارے خلاف میدان میں آئے ہیں۔ (حسب عادت
 حدی کو سن کر اونٹ تیزی سے چلنے لگے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے اونٹ ہانکنے والا؟ صحابہ نے عرض
 کیا کہ عامر بن اکوعؓ، آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے تو صحابہ میں سے ایک صحابی (حضرت عمر بن خطابؓ) نے
 عرض کیا اے اللہ کے نبی لازم ہو گئی شہادت، (مطلب یہ ہے کہ آپ نے تو انہیں شہادت کا مستحق قرار دیدیا) کاش ابھی
 اور ہمیں ان سے فائدہ اٹھانے دیتے۔ حضرت سلمہؓ نے بیان کیا کہ پھر ہم خیبر آئے اور ان کا محاصرہ کیا (محاصرہ طویل اور
 سخت تھا) یہاں تک کہ ہمیں سخت بھوک لگی پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح خیبر عنایت فرمادی، جس دن ان پر فتح حاصل ہوئی اس
 کی شام کو لوگوں نے جبکہ جگہ آگ روشن کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ آگ کیسی ہے؟ کس چیز پر
 آگ جلاتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا گوشت پر، آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کس چیز کے گوشت پر؟ صحابہ نے عرض کیا
 کہ پالتو گدھوں کے گوشت پر اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا تمام گوشت کو پھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو تو ایک صحابی نے
 عرض کیا یا رسول اللہ یا ہم گوشت تو پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھولیں، حضور اکرمؐ نے فرمایا یا ایسا ہی کر لو پھر (دن میں)
 جب صحابہ نے جنگ کیلئے صف بندی کی تو عامرؓ نے اپنی تلوار سے ایک یہودی پر وار کیا تو چونکہ حضرت عامرؓ کی تلوار چھوٹی تھی
 اس لئے تلوار کی دھار الٹ کر خود عامرؓ کے گھٹنے میں لگی اور اسی سے آپ شہید ہو گئے، پھر جب صحابہ واپس آنے لگے، سلمہؓ

نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ٹھکین دیکھا تو مجھ سے فرمایا تیرا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں لوگوں کا خیال ہے کہ عامر کے اعمال اکارت گئے (کیونکہ ان کی موت خود ان کی تلوار سے ہوئی) آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کس نے کہا؟ میں نے عرض کیا فلاں اور فلاں نے اور حضرت اسید بن حنیر انصاریؓ نے کہا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا جس نے یہ بات کہی اس نے غلط کہا انہیں تو دو ہراجر ملے گا اور آپ ﷺ نے دو انگلیوں کو ملا کر بتایا انہوں نے تکلیف و مشقت بھی اٹھائی (یعنی عبادت گزار تھے) اور جہاد کرنے والے بھی تھے بہت کم عربی ہیں جو اس جیسا مدینہ میں پیدا ہوا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة لاشتماله على الشعر والرجز والحداء.

تعدو موضعه | او الحدیث هنا ص: ۹۰۸ مر الحدیث مختصراً ص: ۳۳۶، ص: ۶۰۳۔

تشریح | غزوہ خیبر، ص: ۶۰۳ کا مطالعہ کیجئے۔

۵۷۳۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ وَمَعَهُنَّ أُمُّ سَلِيمٍ فَقَالَ يَا أُنْجَشَةَ رُؤْيُكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعَبْتُمُوهَا عَلَيْهِ قَوْلُهُ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک سفر میں) اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تشریف لائے ان کے ساتھ (حضرت انس کی والدہ) ام سلیم بھی تھیں آنحضور ﷺ نے فرمایا انہوں نے اے انجشہ شیشوں کو آہستہ لے چل (انجشہ خوش آواز تھا اس کے گانے سے اونٹ مست ہو کر خوب تیز بھاگ رہے تھے آنحضور ﷺ کو خوف ہوا کہ کہیں عورتیں گرنے جائیں اس لئے فرمایا ہانکنا چھوڑ دے آہستہ لے چل چونکہ اونٹ پر صنف نازک مثل شیشہ سوار ہے) ابوقلابہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کلمہ استعمال فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی اس کلمہ کو استعمال کرتا تو تم اس پر نکتہ چینی کرو یعنی آنحضور ﷺ کا یہ ارشاد ”سوقك بالقوارير“

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة لان فيه حدوا انجشہ بالنساء.

تعدو موضعه | او الحدیث هنا ص: ۹۰۸ یاتی ص: ۹۱۰، ص: ۹۱۵، ص: ۹۱۷۔ مسلم جلد ثانی فی الفصائل، ص: ۲۵۵، //۔

تشریح | ”انجشہ“ (بفتح الهمزة والجیم بینہما نون ساکنۃ و بعد الجیم شین معجمۃ) ایک حبشی غلام تھا جو خوش آواز تھا ان کی حدی خوانی سے اونٹ مست ہو کر تیز بھاگتے اور اونٹ پر شیشے کے مانند صنف نازک عورتیں سوار ہیں خنفرہ ہے کہ اونٹ کے تیز بھاگنے سے عورتیں گرنے جائیں اس لئے حضور اکرم ﷺ نے انجشہ سے فرمایا اپنی حدی بند کرو۔ ایک مقصد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اے انجشہ تمہاری آواز بہت شیریں ہے مناسب نہیں کہ عورتیں سنیں۔

﴿بَابُ هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ﴾^{۳۲۷۷}

مشرکوں کی ہجو (ذمت) درست ہے (بلکہ مستحب ہے)

۵۷۳۳ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ بِنَسَبِي فَقَالَ حَسَّانٌ لَا سَلْتُكَ مِنْهُمْ كَمَا تَسَلُّ الشُّعْرَةَ مِنَ الْعَجِينِ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبَتْ أُسْبُ حَسَّانٍ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسِبُهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حسان بن ثابتؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین قریش کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر میرے نسب کا کیا ہوگا؟ (کیونکہ میں بھی قریش ہوں) اس پر حسان نے کہا میں (اپنے کمال شاعری سے) آپ ﷺ کو ان مشرکوں سے نکال لے جاؤں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ اور ہشام بن عروہ سے روایت ہے انھوں نے اپنے والد عروہ سے روایت کی کہ عروہ نے بیان کیا کہ میں حضرت حسان بن ثابتؓ کو حضرت عائشہؓ کی مجلس میں برا بھلا کہنے لگا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حسانؓ کو برامت کہو اس لئے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کرتے تھے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوع | والحديث هنا ص: ۹۰۸ تا ص: ۹۰۹، مر الحديث ص: ۵۰۰، ص: ۵۹۷۔

۵۷۳۴ ﴿حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْهَيْثَمَ بْنَ أَبِي سِنَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي قِصَصِهِ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَخَا لَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَثَ يَعْنِي بِذَلِكَ ابْنُ رَوَاحَةَ قَالَ:

وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ يَتْلُو كِتَابَهُ ☆ إِذَا انشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ
أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فقلوبنا ☆ بِهِ مَوْقِنَاتٌ أَنْ مَا قَالَ وَقِيعٌ
يَبِيْتُ يُجَافِي جَنْبِهِ عَنْ فِرَاشِهِ ☆ إِذَا اسْتَشَقَلْتُ بِالْكَافِرِينَ الْمَضَاجِعُ
تَابَعَهُ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ وَالْأَعْرَجِ عَنِ
أَبِي هُرَيْرَةَ ﴿﴾

ترجمہ | یثم بن ابی سنان نے بیان کیا کہ انھوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ اپنے وعظ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کر رہے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے بھائی (عبداللہ بن رواحہؓ) فحش بات (اپنے اشعار میں) نہیں کہتے۔ (اخالکم سے) مراد حضرت عبداللہ بن رواحہؓ تھے جن کے اشعار یہ ہیں:

ترجمہ: اور ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں، جب مشہور فخر بلند ہوتی ہے (یعنی روشنی پھیل جاتی ہے)

”ارانا الہدی الخ“ ہم کو گمراہی کے بعد ہدایت دکھائی ہمارے قلوب، یہ یقین کر چکے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا حق اور صحیح ہے، رات کو اپنا پہلو اپنے بستر سے الگ کر لیتے ہیں، جب مشرکین بستر (خواب گاہ) پر بھاری رہتے ہیں۔

”تابعہ عقیل الخ“ یونس کی متابعت کی ہے عقیل نے زہری سے اور زبیدی نے بیان کیا ان سے زہری نے ان سے سعید بن مسیب اور اعرج (عبدالرحمن بن ہرمز) نے ان دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله ”اذا استثقلت بالكافرين المضاجع“ فان هذا دم لهم وهو عين الهجو.

تعدی ووضعی | والحديث هنا ص ۹۰۹ ومر الحديث ص ۱۵۵۔

۵۷۳۵ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَا سَمِعَ حَسَانَ بْنَ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ يَسْتَشْهَدُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَانَ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ أَيِّدُهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ﴾

ترجمہ | ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف تابعی سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت حسان بن ثابت انصاریؓ سے سنا کہ وہ (حسان) حضرت ابو ہریرہؓ سے گواہی چاہتے تھے (جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حسان کو مسجد میں اشعار پڑھنے سے منع کیا تو حضرت ابو ہریرہؓ کو گواہ بنا رہے تھے) اور کہہ رہے تھے اے ابو ہریرہؓ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے حسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف سے (مشرکوں کو) جواب دو، اے اللہ روح القدس (حضرت جبرائیل) کے ذریعہ حسان کی مدد فرما، ابو ہریرہؓ نے کہا ”ہاں“ (بیشک میں شہادت دیتا ہوں)

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله ”اجب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم“

تعمیر موضوع | والحديث هنا ص: ۹۰۹ من الحديث ص: ۶۳، ص: ۳۵۶۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد سوم، ص: ۳۵۔

۵۷۴۷ ﴿حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَّانٍ أَهْجَهُمْ أَوْ قَالَ هَاجَهُمْ وَجِبْرِيلَ مَعَكَ ﴿

ترجمہ | حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان سے فرمایا کہ ان (مشرکوں) کی ہجو کریا آنحضرت ﷺ ہاجہم کا لفظ فرمایا، اور جبرائیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعمیر موضوع | والحديث هنا ص: ۹۰۹ من الحديث ص: ۳۵۶، فی المغازی، ص: ۵۹۱۔

۳۲۷۸ ﴿بَابُ مَا يُكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الْغَالِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ الشُّعْرُ حَتَّى يَصُدَّهُ

عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ ﴿

اس بات کی کراہت کا بیان کہ انسان پر شعر غالب ہو یہاں تک کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور علم اور قرآن سے روک دے

باب ما يكره ان يكون الغالب بالنصب كما في الفرع خبر كان على الانسان الشعر بالرفع

اسمها ويجوز العكس حتى يصدده الشعر عن ذكر الله والعلم والقرآن (قس)

مطلب یہ ہے کہ شعر گوئی کا ایسا غلبہ کہ اس کو اپنا اوڑھنا چھوٹا بنا لے رات دن شعر گوئی میں مشغول رہے کہ وہ ذکر اللہ

اور علم اور تلاوت قرآن سے روک دے ممنوع ہے۔

۵۷۴۷ ﴿حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِي جَوْفَ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ

يَمْتَلِيءَ شِعْرًا ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ

سے بھرے بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ شعر سے بھرے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معناه لان امتلاء الجوف بالشعر كناية عن كثرة

الاشتغال به حتى يكون وقته مستغرقا به فلا يتفرغ لذكر الله عز وجل ولا لقراءة القرآن وتحصيل

العلم وهذا هو المذموم وفيه اشارة الى ان ذكر الله تعالى وقراءة القرآن والاشتغال بالعلم اذا كانت غالبية عليه فلا يدخل تحت هذا الدم. (عمده)

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۹۰۹۔

۵۷۳۸ ﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِيءَ جَوْفَ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيءَ شِعْرًا﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہاں تک کہ وہ اس کو کھالے اس کیلئے بہتر ہے اس سے کہ وہ شعر سے بھرے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة مثل مطابقة الحديث السابق للترجمة.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۹۰۹ والحديث اخرجہ مسلم في الطب وابن ماجه في الادب .

۳۲۷۹ ﴿بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ تَرِبْتُ يَمِينِكَ وَعَقْرَى حَلْقِي﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں عقری حلقی

تشریح | "تربت يمينك" اصل تربت افتقرت ولكنها كلمة يقال ولا يراد بها الدعاء وانما اراد التحريض على الفعل الخ (عمده)

یعنی توب الرجل کے لغوی معنی محتاج ہونے کے ہیں لیکن یہ کلمہ کام کرنے پر ترغیب کیلئے غصہ کے وقت استعمال کیا جاتا ہے۔ "عقری حلقی" بانجھ، سرمندی۔

۵۷۳۹ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّا أَبُو الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعْتَنِي امْرَأَةٌ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعْتَنِي امْرَأَتُهُ قَالَ انْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمَلُكَ تَرِبْتُ يَمِينِكَ قَالَ عُرْوَةُ فَبِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ ابو القعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے میرے پاس آنے کی اجازت طلب

کی پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد، تو میں نے کہا خدا کی قسم میں تو اس وقت تک اجازت نہیں دوں گی جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں کیونکہ ابوالقعیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا تھا بلکہ ابوالقعیس کی بیوی نے مجھ کو دودھ پلایا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مرد نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا تھا البتہ ان کی بیوی نے مجھ کو دودھ پلایا تھا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا انہیں اندر آنے کی اجازت دیدو کیونکہ وہ تیرے چچا ہیں تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، عروہ نے بیان کیا کہ اسی وجہ سے حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ رضاعت سے ان سب رشتوں کو حرام سمجھو جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الجزء الاول للترجمة وهو قوله تربت يمينك.

تعدو موضع | او الحديث هنا ص: ۹۰۹ مر الحديث ص: ۳۶۰، ص: ۷۰۷، ص: ۷۶۳، ص: ۷۸۸۔

۵۷۵۰ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ فَرَأَى صَفِيَّةَ عَلَى بَابِ خَبَائِهَا كَثِيئَةً حَزِينَةً لِأَنَّهَا حَاضَتْ فَقَالَ عَقْرَى حَلَقِي لُغَةً لِقُرَيْشٍ إِنَّكَ لِحَابِسْتَنَا ثُمَّ قَالَ أَكُنْتَ أَفْضَتِ يَوْمَ النَّحْرِ يَعْنِي الطَّوَافَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَاَنْفِرِي إِذَا ۝

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج سے) واپسی کا ارادہ کیا پھر دیکھا کہ صفیہؓ اپنے خیمہ کے دروازہ پر منغموم ورنجیدہ ہیں کیونکہ وہ حائضہ ہو گئی تھیں (اور طواف وداغ نہیں کر سکی تھیں) آنحضرت ﷺ نے فرمایا "عقری حلقى" یہ قریش کی زبان یعنی محاورہ ہے تم ہمیں (مدینہ واپس جانے سے) روک دو گی پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم نے قربانی کے دن طواف افاضہ یعنی طواف زیارت کر لیا تھا انھوں نے کہا جی ہاں تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا پھر تو اب چل۔ (کیونکہ حائضہ سے طواف وداغ کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے کما مر)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الجزء الثاني للترجمة ظاهرة.

تعدو موضع | او الحديث هنا ص: ۹۰۹ مر الحديث ص: ۲۱۲، ص: ۲۳۷، ص: ۲۳۸، ص: ۸۰۲۔

تشریح | "عقری حلقى" فی کلام المحدثین بالقصر. اہل عرب اس کو پیار میں بھی استعمال کرتے ہیں بل عادتہم التکلم بمثلہ علی سبیل التلطف (قس)

﴿بَابُ مَا جَاءَ فِي زَعْمُوا﴾^{۳۲۸۰}

زعموا کہنے کا بیان (یعنی یہ کہنا کہ "لوگوں کا یہ خیال ہے" کے متعلق حدیث)

قال ابن بطال يقال زعم اذا ذكر خبرا لا يدري احق هو ام باطل (عمده)

۵۷۵۱ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَقَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مِنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِيٍّ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرَحِبًا بِأُمَّ هَانِيٍّ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَّ رَكَعَاتٍ مُتَّحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أُجْرَتُهُ فَلَأَنَّ بَنُ هَيْبَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُجْرْنَا مَنْ أُجْرْنَا يَا أُمَّ هَانِيٍّ قَالَتْ أُمُّ هَانِيٍّ وَذَاكَ ضُحَى﴾

ترجمہ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقعہ پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ غسل کر رہے ہیں اور آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کا پردہ کئے ہوئے تھیں میں نے حضور ﷺ کو سلام کیا تو آنحضرت ﷺ نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا میں ام ہانی بنت ابی طالب ہوں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ام ہانی خوش آمدید جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور ایک کپڑے میں لپیٹ کر آٹھ رکعتیں پڑھیں پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں کے بیٹے (حضرت علیؑ) نے خیال کیا ہے کہ ایک ایسے شخص (فلاں بن ہبیرہ) کو قتل کریں گے جسے میں نے امان دے رکھی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام ہانی جسے تم نے امان دی ہے اسے ہم نے بھی امان دی، ام ہانی نے بیان کیا کہ چاشت کا وقت تھا۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "زعم ابن امي"

تعداد موضوعہ | والحديث هنا ص: ۹۰۹ تا ص: ۹۱۰ مرالحديث ص: ۴۲، ص: ۵۲، ص: ۱۳۹، ص: ۱۵۷، ص: ۲۳۹ فی المغازی ص: ۶۱۳ تا ص: ۶۱۵۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص: ۳۶۶۔

﴿بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ وَيَلِّكَ﴾

ویلک کہنے کے بارے میں حدیث (ویلک تجھ پر افسوس ہے)

۵۷۵۲ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ
ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيَلْكُ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ (قربانی کیلئے) ایک اونٹنی ہانکے لئے جا رہا ہے (اور خود پیدل چل رہا ہے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ اس نے کہا یہ تو قربانی کا جانور ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ انھوں نے کہا یہ تو قربانی کا جانور ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ تجھ پر فسوس ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اركبها ويلك"

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۱۰ من الحديث ص: ۲۲۹، ص: ۳۸۵۔

تشرح | ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد پنجم ص: ۳۱۹۔

۵۷۳ ﴿﴾ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيَلْكُ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کا اونٹ ہانکے جا رہا ہے (اور خود پیدل چل رہا ہے) آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تو اس پر سوار ہو جا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو قربانی کا جانور ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تو اس پر سوار ہو جا آنحضرت ﷺ نے دوسری بار یا تیسری بار میں فرمایا ارکبها ويلك .

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اركبها ويلك"

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۱۰ من الحديث ص: ۲۲۹، ص: ۲۳۰، ص: ۳۸۵۔

تشرح | ملاحظہ فرمائیے جلد ۵، ص: ۳۱۹۔

۵۷۳ ﴿﴾ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَيُّوبَ عَنْ
أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ
وَكَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ يَحْدُو فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَيَحْكُ يَا أَنْجَشَةُ رُؤَيْدُكَ بِالْقَوَارِيرِ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ کا ایک حبشی غلام تھا اس کا نام انجشہ تھا وہ حدی خوانی کرنے لگے (جس کی وجہ سے سواری تیز چلنے لگی) تو رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے انجھ سے فرمایا افسوس اے انجھ شیشوں کو (صنف نازک عورتوں کو) آہستہ لے چل۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ويلك يا انجسه" (عمده)

یہ اس صورت میں مطابقت صحیح ہوگی جب عمدۃ القاری کا نسخہ لیا جائے نیز حاشیہ میں بھی ویک کا نسخہ مذکور ہے لیکن ہمارے متن کے نسخہ میں ویک ہے اس صورت میں مطابقت مشکل ہے البتہ بعض حضرات سے منقول ہے ہما بمعنی فلا اشکال .

تعدیه موضع | والحديث هنا من: ۹۱۰ من الحديث من: ۹۰۸ یاتی من: ۹۱۵: من: ۹۱۷: من: ۹۱۸۔

۵۷۷۵ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُنْتِي رَجُلٌ عَلِيٌّ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ ثَلَاثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيُقِلْ أَحْسِبُ فَلَنَا وَاللَّهِ حَسِيئُهُ وَلَا أَرْكِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ﴾

ترجمہ | حضرت ابو بکرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب نے دوسرے صاحب کی تعریف کی تو آنحضرتؐ نے فرمایا ویک افسوس تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی تین مرتبہ (فرمایا) اگر تمہیں کسی کی تعریف ہی کرنی پڑ جائے تو یہ کہے کہ فلاں کے متعلق میرا یہ خیال ہے اگر وہ یہ جانتا ہو آگے اللہ تعالیٰ اس کو خوب جانتا ہے میں تو اللہ کے سامنے کسی کا ترکیہ یقین کے ساتھ نہیں کر سکتا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ويلك قطعت عنق اخيك"

تعدیه موضع | والحديث هنا من: ۹۱۰ من الحديث من: ۳۶۶: من: ۸۹۵۔

تشریح | معلوم ہوا کہ کسی کی تعریف میں غلو اور مبالغہ ممنوع ہے۔

۵۷۷۶ ﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالضُّحَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا فَقَالَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ مَنْ يَغْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ فَقَالَ عَمْرُؤُا لِي فَلَا ضَرْبَ عُنُقِهِ قَالَ لَا إِنْ لَهُ أَصْحَابًا يَخْفِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمُرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُدْذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْقُ وَاللَّمَّ يَخْرُجُونَ عَلَى جِئِنِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِخْدَى

يَدِيهِ مِثْلُ ثُدَى الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبُضْعَةِ تَدْرُرُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ قَاتَلَهُمْ فَالْتَمَسَ فِي الْقَتْلَى فَاتَى بِهِ عَلَى النَّعْتِ اللَّدِي نَعَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کر رہے تھے اس پر بنی تمیم کے ایک شخص ذوالخویصرہ نے کہا یا رسول اللہ عدل (انصاف) سے کام لیجئے آنحضرتؐ نے فرمایا افسوس اگر میں بھی انصاف نہیں کروں گا تو کون انصاف کرے گا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا حضور مجھے اجازت دیں تو میں اس کی گردن مار دوں، آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں اس کے (قبیلہ میں) ایسے لوگ (نمازی، روزے دار) پیدا ہوں گے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں معمولی سمجھو گے اور اپنے روزے کو ان کے روزوں کے مقابلہ میں معمولی سمجھو گے لیکن وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے تیر کے پھل کو دیکھا جائیگا تو اس پر کوئی چیز نظر نہیں آئے گی (کوئی نشان نہیں ملے گا) پھر اگر اس کے پٹھے کو دیکھا جائے گا تو وہاں بھی کچھ نہیں ملے گا اس کی لکڑی پر دیکھا جائے گا تو اس پر بھی کوئی نشان نہیں ملے گا پھر اس کے پر کو دیکھا جائے گا تو اس میں بھی کچھ نہیں ملے گا حالانکہ وہ تیر لید (گندگی) اور خون سے گزر چکا ہے یہ لوگ اس وقت ظاہر ہوں گے جب مسلمانوں میں پھوٹ پڑ جائے گی (ایک برحق خلیفہ یعنی حضرت علیؓ پر متفق نہیں ہوں گے) ان کی علامت ایک مرد ہوگا جس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہوگا یا فرمایا گوشت کے ٹوٹھڑے کی طرح حرکت کرتا ہوگا۔

”قال ابوسعید“ حضرت ابوسعیدؓ نے بیان کیا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھا جب حضرت علیؓ نے ان سے (نہروان میں) جنگ کی تھی پھر مقتولین میں تلاش کیا گیا تو ایک شخص ان ہی صفات کا لایا گیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھیں۔

مطابقتہ للترجمة] مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”و بلك من يعدل“

تعداد موضوعہ | والحديث هنا ص: ۹۱۰ مر الحديث مختصراً ص: ۴۷۱، ص: ۵۰۹، ص: ۶۲۳، ص: ۶۷۳، ص: ۷۵۶، یاتی ص: ۱۱۰۵۔

۵۷۵۷ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ وَيْحَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتَقَ رَقَبَةً قَالَ مَا أَجَدَهَا قَالَ فَصَمَّ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعِينَ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ مَا أَجَدُ فَاتَى بِعَرَقٍ فَقَالَ خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْلَى غَيْرِ أَهْلِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَيْنَ طُنْبِي الْمَدِينَةِ أَحْرَجُ

مِنِّي فَصَحِّحَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنبَابُهُ قَالَ خُذْهُ تَابِعَهُ يُونُسُ عَنْ
الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَبَلَّكَ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں تو ہلاک ہو گیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا افسوس (کیا بات ہوئی؟) عرض کیا میں نے رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر ایک غلام آزاد کرو انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس غلام ہے ہی نہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر تو تم دو مہینے لگا تار روزے رکھو انہوں نے عرض کیا کہ مجھ میں طاقت نہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر ساٹھ مسکین کو کھانا کھلاؤ انہوں نے عرض کیا اتنا سامان میرے پاس نہیں ہے اتنے میں آنحضرت ﷺ کے پاس کھجور کا ایک بڑا تھیلا آیا تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اسے لے لو اور صدقہ کر دو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اپنے گھر والوں کے سوا دوسروں پر صدقہ کروں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے سارے مدینہ میں مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے آگے کے دندان مبارک دکھائی دینے لگے آپ ﷺ نے فرمایا اسے لے لو۔

"تابعہ یونس الخ" اوزاعی کے ساتھ اس حدیث کو یونس نے بھی امام زہری سے روایت کی اور عبد الرحمن بن خالد نے امام زہری سے بجائے ویحک کے و بلك نقل کیا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله عن الزهري و بلك.

تقدروموضع | والحديث هنا ص: ۹۱۰ تا ۹۱۱۔ مر الحديث ص: ۲۵۹، ص: ۲۶۰، ص: ۳۵۳، ص: ۸۰۸، ص: ۸۹۹۔
باتی ص: ۹۹۲، ص: ۹۹۳، ص: ۱۰۰۷۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ۵، ص: ۵۰۳، نیز ص: ۵۰۵۔

۵۷۵۸ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ
حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ
الْهَجْرَةِ شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ
مِنْ وِرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا ﴿

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ہجرت کے بارے میں مجھے کچھ بتائیے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا افسوس ہجرت کا معاملہ تو بہت سخت ہے تمہارے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر

سات سمندر پار عمل کرتے رہو اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرے گا۔

مطابقتہ للترجمة | لانوجه المطابقة بين هذا الحديث والترجمة الا على قول من يقول ان لفظ ويل

وويح كلاهما بمعنى واحد كما ذكرناه عن قريب (عمده)

تحریر موضع | والحديث هنا من: ۹۱۱ مر الحديث من: ۱۹۵، من: ۳۵۸، من: ۵۵۸۔

۵۷۹ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَائِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ قَالَ شُعْبَةُ شَكَّ هُوَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا ضَرْبُ بَعْضِكُمْ رِقَابٍ بَعْضٌ وَقَالَ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَيْحَكُمْ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افسوس و بیلکم یا ویحکم شعبہ نے بیان کیا کہ ان کے شیخ واقد بن محمد نے شک کیا کہ آنحضرت ﷺ نے و بیلکم کا لفظ فرمایا یا ویحکم کا، میرے بعد تم لوگ کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو، (یعنی کافروں جیسے افعال نہ کرنے لگو کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی گردن مارنے لگے) اور نضر بن ضیل نے شعبہ سے (بالسند السابق) ویحکم (بدون شک کے) نقل کیا ہے۔ اور عمر بن محمد نے اپنے والد سے و بیلکم یا ویحکم (شک کے ساتھ)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ويلكم"

تحریر موضع | والحديث هنا من: ۹۱۱ مر الحديث من: ۲۳۵، في المغازی بطوله من: ۶۳۲، من: ۲۸۹۲

من: ۸۹۳۔ ہاتی من: ۱۰۰۳، من: ۱۰۱۳، من: ۱۰۲۸۔

۵۷۶ ﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَائِمَةٌ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا أَعَدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أَحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحَبَّتْ لِقَلْنَا وَنَحْنُ كَذَلِكَ قَالَ نَعَمْ فَفَرِحْنَا يَوْمَئِذٍ فَرَحًا شَدِيدًا فَمَرَّ غُلَامٌ لِلْمَغِيرَةِ وَكَانَ مِنْ أَقْرَابِي فَقَالَ إِنْ أُخْبِرَ هَذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَاصْتَصْرَهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک بدوی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب قائم ہوگی آنحضرت ﷺ نے فرمایا و بیلک افسوس تم نے اس کیلئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ عرض کیا میں

نے اس کیلئے تو کوئی تیاری نہیں کی ہے البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر تم (قیامت میں) اس کے ساتھ ہو جس سے محبت رکھتے ہو (یعنی جنت میں جاؤ گے اور جب رویت و زیارت کا ارادہ ہوگا تو قدرت حاصل ہوگی) حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں نے عرض کیا اور ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں بس اس روز ہم بہت زیادہ خوش ہوئے پھر مغیرہ کا ایک غلام وہاں سے گذرا وہ میرے ہم عمر تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر یہ زندہ رہا تو اس کے موت آنے سے پہلے قیامت آجائے گی (مطلب یہ ہے کہ تم لوگ دنیا سے گذر جاؤ گے اور موت بھی ایک قیامت ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے من مات فقد قامت قیامتہ ہاں قیامت کبریٰ تو اس کو حق تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا) اس حدیث کو شعبہ نے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے قتادہ سے انھوں نے کہا میں نے حضرت انسؓ سے سنا انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ويلك و ما اعددت لها"

تعد موضوع | والحديث هنا ص: ۹۱۱ من الحديث ص: ۵۲۱، ياتی ص: ۱۰۵۹۔

﴿بَابُ عِلَامَةِ حُبِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ﴾^{۲۲۸۲}

لِقَوْلِهِ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

اللہ عزوجل کی محبت کی علامت

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا

۵۷۶۱ ﴿حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان (قیامت میں) اس کے ساتھ رہے گا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من معنى الحديث لان قوله مع من احب اعم من ان

يحب الله ورسوله وان يحب عبدا في ذات الله تعالى بالاخلاص الخ.

تعد موضوع | والحديث هنا ص: ۹۱۱، ويأتي الحديث ص: ۹۱۱۔

تشریح | آیت کریمہ ہے قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (آل عمران)

۵۷۶۲ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ

بُنْ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَسَلِيمَانُ بْنُ قَرْمٍ وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص ایک قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن وہ ان سے (عمل اور فضل) میں مل نہیں سکتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی (جنت میں) اس کے ساتھ رہے گا (مع رفع الحجب حتی تحصل الرؤية والمشاهدة وکل فی درجته)

”تابعہ جریر بن حازم الخ“ اس حدیث کو جریر بن عبد الحمید کے ساتھ جریر بن حازم اور سلیمان بن قرم اور ابو عوانہ نے اعمش سے انھوں نے ابوالسکس سے انھوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة هذا ومطابقة الحديثين الذين بعده مثل مطابقة الحديث السابق.

تعداد موضوع | او الحدیث هنا ص: ۹۱۱ و مر الحدیث ص: ۹۱۱۔

۵۷۶۳ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو لُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ﴿

ترجمہ | حضرت ابو موسیٰ اشعری نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ ایک شخص ایک جماعت سے محبت رکھتا ہے لیکن (عمل اور فضل میں) ان کے ساتھ لاحق نہیں ہو سکا آنحضرت ﷺ نے فرمایا انسان ان کے ساتھ رہے گا جن سے محبت رکھتا ہے۔

اس حدیث میں سفیان ثوری کی متابعت ابو معاویہ اور محمد بن عبید نے کی ہے۔

مطابقتہ للترجمة | حدیث سابق میں مذکور ہو چکا۔

تعداد موضوع | او الحدیث هنا ص: ۹۱۱۔

تشریح | امام ابو نعیم الفضل بن دکین نے اس حدیث یعنی المرء مع من احب کے سب طریقوں کو کتاب المحبتین مع المحبوبین میں جمع کیا تو بیس صحابہ کے قریب اس کے راوی نکلے، سبحان اللہ اس حدیث میں بڑی بشارت ہے ان مسلمانوں کیلئے جو اللہ اور رسول اور اہل بیعت اور صحابہ کرام و اولیاء اللہ سے محبت رکھتے ہیں۔

۵۷۶۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ

أَنَّسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا قَالَ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي
أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أُحِبُّتَ ﴿﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ
قیامت کب قائم ہوگی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا تم نے اس کیلئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ عرض کیا میں نے تو اس کیلئے بہت
ساری نمازیں اور روزے اور صدقے نہیں تیار کر رکھے ہیں لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں آنحضور ﷺ
نے فرمایا تم ان کے ساتھ رہو گے جن سے محبت رکھتے ہو۔
مطابقتہ للترجمة مذکور ہو چکا۔

تعداد و موضع | او الحدیث هنا ص: ۹۱۱ | مر الحدیث ص: ۵۲۱ | یاتی ص: ۱۰۵۹۔
تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم ص: ۶۸۸۔

﴿ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ اِخْسَا ﴾^{۳۲۸۳}

کسی کا کسی کو دہتکارنا (یہ کہنا چل دور ہو)

۵۷۶۵ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرْبٍ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنِ صَائِدٍ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا لَمَّا
هُوَ قَالَ الدُّخُ قَالَ اِخْسَا ﴿﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صائد (ابن صیاد) سے فرمایا
میں نے تیرے لئے اپنے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے وہ کیا ہے؟ اس نے کہا ”الدُّخُ“ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا دور ہو جا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله ”قال اخسا“

تعداد و موضع | او الحدیث هنا ص: ۹۱۱۔

ابن صیاد کے متعلق امام مسلم نے بہت سی روایات نقل کی ہیں دیکھئے، مسلم جلد ثانی، ص: ۳۹۷، ص: ۳۹۸۔
۵۷۶۶ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قَبْلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الْعِلْمَانِ فِي أُطَمِ
 بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلْمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَنظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ
 رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَرَضَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا نَبِيَّ صَادِقٌ
 وَكَاذِبٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ خَيْبًا قَالَ هُوَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ
 قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذُنُ لِي فِيهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تَسْلُطْ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيهِ
 فَبَلَغَهُ قَالَ سَالِمٌ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بِنُ كَعْبِ الْأَنْصَارِيِّ يَوْمَانَ النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ
 حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُدُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتَلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ
 وَابْنُ صَيَّادٍ مُغْضَطَجِعٌ عَلَى فِرَاسِهِ فِي قَدِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْرَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ
 صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُدُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ
 صَافٍ وَهُوَ اسْمُهُ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَوْ تَرَكَتَهُ بَيْنَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ
 فَأَتَنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنِّي أَنْذِرُ كُمْؤُهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا
 وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوْحٌ قَوْمَهُ وَلِكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ
 تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرٌ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ خَسَأَتْ الْكَلْبَ بَعْدَتْهُ
 خَاسِئِينَ مُبْعَدِينَ ﴿﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابن صیاد کی طرف تشریف لے گئے بہت سے دوسرے صحابہ بھی ساتھ تھے، آنحضرت ﷺ نے دیکھا کہ وہ (ابن صیاد) چند لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے قلعہ کے پاس کھیل رہا ہے ان دنوں ابن صیاد بلوغ کے قریب تھا آنحضرت ﷺ کی آمد کا اسے احساس نہیں ہوا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مارا پھر فرمایا کیا تو اس بات کی

شہادت دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس نے آنحضرت ﷺ کی طرف دیکھا اور کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ امیوں (عربوں) کے رسول ہیں پھر ابن صیاد نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دفع کر دیا پھر فرمایا آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ اس کے بعد آپ ﷺ نے ابن صیاد سے پوچھا تم کیا دیکھتے ہو؟ اس نے کہا میرے پاس سچا اور جھوٹا (دلوں) آتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تو معاملہ تم پر مشتبہ کر دیا گیا ہے (یعنی تیرے شیطان نے تجھے خلط ملط کر دیا ہے سچ جھوٹ کا امتیاز ختم کر دیا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہارے لئے اپنے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے (بتاؤ کیا ہے؟) اس نے کہا هو اللدخ (وہ دُخ ہے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا چل دور ہو تو اپنی حیثیت (اپنے مرتبہ) سے ہرگز آگے نہیں بڑھ سکتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس کے بارے میں مجھے اجازت دیں گے کہ میں اس کی گردن مار دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ وہی (دجال) ہے تو اس پر غالب نہیں ہو جا سکتا (یعنی اس کو مارا نہیں جا سکتا) اور اگر یہ دجال نہیں ہے تو اس کے قتل کرنے میں کوئی فائدہ نہیں (ہو سکتا ہے کہ آگے چل کر توبہ کرے اور مسلمان ہو جائے) "قال سالم الخ" سالم نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ اس کے بعد (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ ابی بن کعب انصاریؓ کو ساتھ لے کر کھجور کے اس باغ کا قصد کر کے روانہ ہوئے جہاں ابن صیاد رہتا تھا یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں داخل ہوئے تو حضور اقدس ﷺ نے کھجور کی ٹہنیوں میں چھپنا شروع کیا آنحضرت ﷺ چاہتے تھے کہ اس سے پہلے کہ وہ دیکھے چھپ کر ابن صیاد کی کچھ بات سنیں اور ابن صیاد اپنے بستر پر ایک چادر اوڑھے لیٹا ہوا تھا اور کچھ گنگنار ہاتھار مومہ او زمزمہ (بالشک من الراوی ومعناهما واحله) پھر ابن صیاد کی ماں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کے تنوں سے چھپ کر آتے ہوئے دیکھ لیا اور ابن صیاد سے کہہ دیا کہ اے "صاف" اور یہ اس کا نام عہا یہ محمد (ﷺ) آرہے ہیں یہ سنتے ہی وہ خاموش ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس کی ماں اسے چھوڑ دیتی (متنبہ نہیں کرتی) تو بات صاف ہو جاتی (یعنی ابن صیاد کی باتوں سے اس کا حال معلوم ہو جاتا) سالم نے بیان کیا کہ عبد اللہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے جمع میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کی پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں اور ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں تمہیں اس کی ایک ایسی علامت بتاؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تم جانتے ہو کہ وہ کانا ہوگا اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا نا نہیں ہے۔

"قال ابو عبد اللہ" امام بخاری نے بیان کیا کہ خَسَاتُ الْكَلْبِ میں نے دھنکار کرتے کو دور کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ للحديث للترجمة في قوله "اخسا فلن تعدو قدرك".

تعدو موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۱۱ تا ص: ۹۱۲۔

﴿بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ مَرْحَبًا﴾^{۳۲۸۳}

وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَرْحَبًا بِابْنَتِي
وَقَالَتْ أُمُّ هَانِيءٍ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِيءٍ.

کسی شخص کا مرحبا کہنا

اور حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا ”مرحبا بابنتی“ (خوش آمدید میری بیٹی) اور ام ہانی نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا مرحبا بام ہانی.

تشریح | ہمارے یہاں کسی معزز مہمان کی آمد پر کہتے ہیں آئیے آئیے تشریف لائیے یہاں آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی ٹھیک اسی طرح اہل عرب کا محاورہ ہے کہ مہمان کی آمد پر کہتے ہیں مرحبا اہلا و سہلا.

۵۷۶۷ ﴿حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَقَدُ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ الَّذِينَ جَاءُوا غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا
حَتَّى مِنْ رِبِيعَةَ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مُضَرٌ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ
فَصَلِّ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنَدْعُو بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَقَالَ أَرْبَعٌ وَأَرْبَعٌ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَأَتُوا
الزَّكَاةَ وَصُومُوا رَمَضَانَ وَأَعْطُوا خُمْسَ مَا غَنِمْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ
وَالنَّقِيرِ وَالْمَزْكَاتِ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب قبیلہ عبد القیس کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا مرحبا (خوش آمدید) اس وفد کیلئے جو رسوائی اور ندامت اٹھائے بغیر آ گیا تو ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم قبیلہ ریبیعہ کی ایک شاخ سے تعلق رکھتے ہیں اور چونکہ ہمارے درمیان اور آپ ﷺ کے درمیان قبیلہ مضر کے لوگ رہتے ہیں اسلئے ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں ہی میں حاضر ہو سکتے ہیں آپ ہمیں کچھ ایسی قطعی چیزوں کا حکم فرمادیں جس سے ہم داخل جنت ہو سکیں اور جو لوگ ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں (نہیں آسکے ہیں) انہیں بھی ہم اس کی دعوت دیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”چار چار چیزیں ہیں (چار کرنے کی اور چار نہ کرنے کی) نماز قائم کرو، زکوٰۃ دیا کرو اور رمضان المبارک کے روزے رکھا کرو اور اموال غنیمت میں سے خمس (پانچواں حصہ بیت المال کو)

دو، اور دیا، حتم، تقیر اور موقت میں نہ ہو۔“

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "قال مرحبا"

تعدر موضع | والحديث هنا ص: ۹۱۲، من الحديث ص: ۱۳، ص: ۱۹، ص: ۷۵، باقي مواضع كيليه مطالعة كيليه نصر الباري جلد اول، ص: ۳۵۳۔

﴿بَابُ مَا يُدْعَى النَّاسُ بِأَبَائِهِمْ﴾^{۳۲۸۵}

لوگوں کو (قیامت کے دن) ان کے باپ کا نام لے کر بلایا جائے گا

ای ہذا باب فی بیان ما یُدعی الناس بأبائهم ای باسماء آبائهم یوم القیامة.

و کلمة ما یجوز ان تكون مصدرية ای باب دعاء الناس والمصدر مضاف الی مفعوله والفاعل

محدوف ای دعاء الداعی الناس باسماء آبائهم (عمده)

۵۷۶۸ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُرْفَعُ لَهُ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَلْ
غَدَرَهُ فُلَانٌ بِنِ فُلَانٍ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عہد توڑنے والے کیلئے قیامت کے دن ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا اور کہا جائے گا یہ فلاں بن فلاں (فلاں شخص کے بیٹے فلاں) کی عہد شکنی ہے (سب دیکھ لو)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فلان بن فلان"

تعدر موضع | والحديث هنا ص: ۹۱۲، من الحديث ص: ۳۵۲، پاتی ص: ۱۰۳۰، ص: ۱۰۵۳۔

۵۷۶۹ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ يُقَالُ
هَلْ غَدَرَهُ فُلَانٌ بِنِ فُلَانٍ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عہد شکنی کرنے والے کے لئے قیامت کے روز ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فلان بن فلان"

تعدو موضع | والحديث هنا ص: ۹۱۲ تا ص: ۹۱۳ مر الحديث ص: ۳۵۲، و ص: ۹۱۲، ياتي ص: ۱۰۵۳- اخرجہ مسلم في المغازی.

﴿بَابُ لَا يَقُولُ خَبِيثَ نَفْسِي﴾^{۳۲۸۶}

کوئی (مسلمان) یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے

۵۷۷۰ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبِيثَ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لِقَسْتِ نَفْسِي﴾

ترجمہ | ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے لِقَسْتِ نَفْسِي (میرا نفس بدمزہ ہو گیا ہے) مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدو موضع | والحديث هنا ص: ۹۱۳ و ياتي ص: ۹۱۳ اخرجہ مسلم و ابوداود كلاهما في الادب والنسائي في اليوم والليلة.

تشریح | اہل عرب کا دستور تھا جب کسی وجہ سے کبیدہ خاطر ہوتے، جی متلانے لگتا، کسی کام کے کرنے کو جی نہیں چاہتا تو بولتے تھے خبیث نفسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ خبیث کا لفظ باطل اعتقاد کیلئے بولا جاتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسے موقع پر لِقَسْتِ نَفْسِي کہے۔

قال ابن بطال ليس النهي على سبيل الايجاب وانما هو من باب الادب .
مطلب یہ ہے کہ یہ ممانعت مکروہ تنزیہی خلاف اولیٰ ہے کیونکہ خود حضور اقدس ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جو نماز فجر کیلئے نہ اٹھے فرمایا اصبح خبيث النفس كسلان .

۵۷۷۱ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبِيثَ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لِقَسْتِ نَفْسِي تَابَعَهُ عُقَيْلٌ﴾

ترجمہ | حضرت اہل بن حنیف انصاریؒ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے کہ میرا نفس بدمزہ (برا) ہو گیا ہے۔ اس حدیث کی متابعت عقیل نے کی ہے۔ مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدو موضع | والحديث هنا من ۹۱۳ أخرجه مسلم ثانی من ۲۳۸ فی الادب و ابو داود فيه والنسائی فی اليوم واللیلة.

تشریح | یعنی لفظ خبیث میں قباحت زیادہ ہے اس لئے اس سے بچنا چاہئے۔

﴿باب لا تسبوا الدهر﴾^{۲۲۸۷}

زمانہ کو برانہ کہو

۵۷۷۲ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ يَسُبُّ بَنُو آدَمَ الدَّهْرُ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدَيْ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انسان زمانہ کو برا کہتا ہے حالانکہ زمانہ (کا خالق اور مقلب) میں ہوں رات دن میرے قبضہ میں ہیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يسبُّ بنو آدم الدهر"

تعدو موضع | والحديث هنا من ۹۱۳ من الحديث من ۷۱۵، أخرجه مسلم في الادب.

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر، ص: ۵۸۵۔

۵۷۷۳ ﴿حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْمُوا الْعَيْبَ الْكُورَمَ وَلَا تَقُولُوا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیب (انگور) کو کرم نہ کہو اور نہ یہ کہو زمانہ کی نامرادی (زمانہ کی خرابی) کیونکہ اللہ ہی زمانہ ہے (یعنی زمانہ کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے زمانہ خود مختار نہیں اس میں جو کچھ ہوتا ہے سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے "فعل لما يريد")۔

مطابقتہ للترجمة | هذا طريق آخر في الحديث السابق.

تعدو موضع | والحديث هنا من ۹۱۳ ویاتی من ۹۱۳۔

﴿باب قول النبي ﷺ إِنَّمَا الْكُورَمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ﴾^{۲۲۸۸}

وَقَدْ قَالَ إِنَّمَا الْمُفْلِسُ الَّذِي يُفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَقَوْلِهِ إِنَّمَا الصَّرَعَةُ الَّذِي يَمْلِكُ

نَفْسُهُ عِنْدَ الْغَضَبِ كَقَوْلِهِ لَا مُلْكَ إِلَّا لِلَّهِ فَوَصَفَهُ بِانْتِهَاءِ الْمُلْكِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمُلُوكَ
أَيْضًا فَقَالَ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَلْفَسَدُوهَا.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ کرم مومن کا دل ہے

تشریح | اس سے قبل حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث گزری کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تسموا العنب الکرم (انگور کے درخت کو کرم نہ کہو) علامہ خطابی کہتے ہیں کہ نہی عن تسمية العنب کرم ما لتوكيد تحريم الخمر. چونکہ اہل عرب انگور کے درخت کو کرم کہتے تھے حضور اقدس ﷺ نے منع فرمادیا کہ اس سے تو شراب کی یاد آجائے گی اور شراب کا شوق بڑھے گا جبکہ شراب سے نفرت مطلوب و مقصود ہے لفظ کرم کا مستحق تو مومن کا دل ہے اس لئے کہ مومن کے قلب میں ایمان و تقویٰ کا نور ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔

”وقد قال انما المفلس الذي يفلس الخ“ اور آپ ﷺ نے فرمایا مفلس تو وہ ہے جو قیامت کے دن مفلس (خالی ہاتھ) ہوگا، جیسے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے انما الصرعة الخ پچھاڑ دینے والا (پہلوان) وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے، جیسے آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے لا ملک الا للہ اللہ کے سوا کسی کا ملک نہیں بعض روایت میں ہے لا ملک الا للہ (جیسے عمدہ، نیز ہندی نسخ) اس صورت میں معنی ہوگا اللہ کے سوا (حقیقی) بادشاہ کوئی نہیں۔

فوصفه بانتهاء الملك الخ“ تو اللہ تعالیٰ کا وصف بیان کیا انتہائے ملک کے ساتھ (یعنی اخیر میں اس کی بادشاہت رہ جائے گی اور سب کی حکومتیں فنا ہونے والی ہیں) پھر بادشاہوں کا ذکر فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها (سورہ نمل)

جب بادشاہ کسی بستی میں دخل ہوتے ہیں تو اسے خراب کر دیتے ہیں۔ (معلوم ہوا کہ مجازاً دوسرے بادشاہ کو بھی بادشاہ کہنا جائز ہے البتہ حقیقی بادشاہ صرف خالق و مالک اللہ ہی ہے)۔

۵۷۷۴ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُونَ الْكُورُ إِنَّمَا الْكُورُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ (انگور کے درخت کو) کرم کہتے ہیں کرم تو مومن کا قلب ہے (کہ اس کے دل میں ایمان و ہدایت کا نور ہے)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدو موضع | والحديث هنا من ۹۱۳ ومر الحديث من ۱۱۳، أخرجه مسلم في الادب.

تحقیق و تشریح | بقولون الكرم بالرفع مبتدا وخبره محذوف تقديره يقولون الكرم شجر العنب ويجوز ان يكون الكرم خبر مبتدا محذوف تقديره شجر العنب الكرم (عمدہ)

﴿ **بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فِيهِ الزُّبَيْرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ** ﴾ ^{۳۲۸۹}

کسی شخص کا (کسی سے) یہ کہنا کہ میرے باپ اور ماں تم پر فدا (قربان) ہوں؟

تحقیق | "الفداء" بکسر الفاء وبالمد وبفتح الفاء بقصر یعنی انت مفدى بابى و امى (عمدہ)
 "وليه الزبير الخ" اور اس باب میں حضرت زبیر بن عوامؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے یہ حدیث موصولاً بخاری، ص: ۵۲۷ میں گزر چکی ہے۔

۵۷۷۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ ابْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدَادٍ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدِي أَحَدًا غَيْرَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَرُمُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي أَظْنُهُ يَوْمَ أُحُدٍ ﴾

ترجمہ | حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ ﷺ نے حضرت سعد (ابن ابی وقاص) کے سوا کسی کیلئے یہ فرمایا ہو کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان میں نے آنحضور ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے ارم فداك الخ تیرا رو میرے باپ ماں تم پر قربان ہوں، میرا خیال ہے کہ یہ آپ ﷺ نے غزوة احد کے موقعہ پر فرمایا تھا۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعداد و موضع | او الحديث هنا ص: ۹۱۳ مر الحديث ص: ۴۰۷، ص: ۵۸۱۔

تشریح | لمر الباری جلد ۸، ص: ۱۰۶ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿ **بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ** ﴾ ^{۳۲۹۰}

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَيْنَاكَ بِأَبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا

کسی کا (اپنے محترم و محبوب سے) یہ کہنا کہ اللہ مجھے آپ پر قربان کرے

اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے کہا ہم نے آپ پر اپنے باپوں اور ماؤں کو قربان کیا۔

تشریح | قوله قال ابوبکر للنبي صلى الله عليه وسلم فدينك بآبائنا وامهاتنا هو طرف من حديث لابي سعيد اسنده المؤلف في الهجرة ص: ۵۵۳، اس کی تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے حدیث: ہجرت کا ترجمہ نصر الباری جلد ہفتم، ص: ۸۳۶۔

۵۷۷۶ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرِدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتْ النَّاقَةُ فَضَرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ افْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهُ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلَكِنْ عَلِيٌّ بِالْمَرْأَةِ فَالْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَالْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَاقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ وہ اور ابوطحہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (خبر سے مدینہ) واپس آ رہے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آنحضرتؐ کی سواری پر حضورؐ کے پیچھے حضرت صفیہؓ سوار تھیں راستے میں کسی جگہ اونٹنی پھسل گئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور عورت (حضرت صفیہؓ) گر گئے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ حضرت ابوطحہؓ اپنی سواری سے فوراً کود پڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا یا نبی اللہ! آپ پر مجھے قربان کرے آپ کو کچھ چوٹ تو نہیں لگی؟ آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں البتہ عورت کی خبر لو چنانچہ ابوطحہؓ نے اپنا کپڑا اپنے چہرہ پر ڈال لیا اور ام المومنین حضرت صفیہؓ کی طرف بڑھے اور اپنا کپڑا ان پر ڈال دیا تو حضرت صفیہؓ گھڑی ہو گئیں پھر ابوطحہؓ نے (آنحضرتؐ اور صفیہؓ) دونوں کیلئے سواری پر کجاوہ باندھا پھر دونوں سوار ہوئے اور سفر شروع کیا یہاں تک کہ جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے یا یوں کہا جب مدینہ دکھائی دینے لگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئیون الخ ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے اور اس کی حمد بیان کرتے ہوئے آنحضرتؐ برابر اس کو کہتے رہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله جعلني الله فداك .

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۱۳ من الحديث ص: ۸۸۲۔

﴿بَابُ أَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ يَا بُنَيَّ﴾^{۳۲۹۱}

اللہ عزوجل کے پسندیدہ نام اور کسی کا اپنے ساتھی سے کہنا اے بیٹے!

۵۷۷۷ ﴿حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَوَلِدٌ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا تُكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كَرَامَةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمَّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ﴾

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا ہم نے کہا ہم تو تم کو ابو القاسم کی کنیت سے نہیں پکاریں گے اور نہ یہ عزت تمہیں دیں گے (کیونکہ ابو القاسم کنیت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی) ان صاحب نے اس کی اطلاع آنحضرت ﷺ کو دی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمن رکھ لو۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة تؤخذ من قوله سَمَّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ، لان عبد الرحمن من احب الاسماء الى الله عز وجل كما في حديث مسلم عن ابن عمر مرفوعا وان احب الاسماء الى الله عز وجل عبد الله وعبد الرحمن (فس)

معلوم ہوا کہ عبدالرحمن اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ ناموں میں سے ہے۔

تعدیل موضعہ | والحديث هنا من ۹۱۳: من الحديث من ۳۳۹: ياتي من ۹۱۳:-

بعض حضرات جو دوسرے کے بچوں کو بیٹا کہہ کر پکارتے ہیں جبکہ محض شفقت کی وجہ سے ہوتی کسی غیر کو بیٹا کہنا | قرار دینے کی وجہ سے نہ ہو تو یہ اگرچہ جائز ہے مگر بہتر نہیں کہ صورتاً ممانعت میں داخل ہے۔

﴿بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا﴾^{۳۲۹۲}

بِكُنْيَتِي قَالَهُ أَنَسٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کہ میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت نہ اختیار کرو اس کی

روایت حضرت انسؓ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے کی (مرالمحدث بخاری ص: ۵۰۱)

۵۷۷۸ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

وَلَدٌ لِرَجُلٍ مِّنَا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوا لَا تَكْنِيهِ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي ﴿

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام قاسم رکھا صحابہ نے ان سے کہا جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لیں گے ہم اس نام پر تمہاری کنیت (ابوالقاسم) نہیں پکاریں گے (صحابہ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ للحديث للترجمة ظاهرة.

تعدیه موضعه | والحديث هنا ص: ۹۱۳ من الحديث ص: ۳۳۹، ص: ۵۰۱۔

تشریح مطالعہ کیجئے لہر الباری جلد ہفتم، ص: ۵۸۹۔

۵۷۷۹ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سَبْرِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ للحديث للترجمة ظاهرة.

تعدیه موضعه | والحديث هنا ص: ۹۱۳ باتی ص: ۹۱۵۔

۵۷۸۰ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَلَدٌ لِرَجُلٍ مِّنَا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوا لَا تَكْنِيكَ بِأَبِي الْقَاسِمِ وَلَا تُنْعِمُكَ عَيْنًا فَآتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ﴿

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک صاحب کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام قاسم رکھا صحابہ نے کہا ہم تو تمہاری کنیت ابوالقاسم نہیں رکھیں گے اور نہ ہم (اس کنیت سے پکار کر) تیری آنکھ ٹھنڈی کریں گے پھر وہ صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے بیٹے کا نام عبد الرحمن رکھ لو۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ للحديث للترجمة من حيث ان فيه منع التكنية بابي القاسم لان الرجل الذي

منع من ذلك لما اتى النبي صلى الله عليه وسلم وذكر له ذلك لم يقل له كن ولا قال له سم محمدا وانما قال سم ابنك عبد الرحمن، وبظاھرہ احتج من منع التكنية بابي القاسم .

تعداد موضوعہ | او الحدیث هنا من ۹۱۳: من الحدیث من ۳۳۹: من ۵۰۱: ہاتی من ۹۱۵۔

﴿باب ۳۲۹۳ اسْمِ الْحَزْنِ﴾

حزن نام رکھنے کا بیان

”حزن“ بفتح الحاء المهملة وسكون الزاى وهو فى الاصل ماغلظ من الارض ضد السهل
یعنی حزن کے لغوی معنی ہیں سخت زمین اہل کی ضد۔

۵۷۸۱ ﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ
الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَاهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ
حَزْنٌ قَالَ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّيْتَهُ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيْبِ فَمَا زَالَتْ
الْحَزْوَنَةُ فِينَا بَعْدُ﴾

ترجمہ | سعید بن مسیب (تابعی) اپنے والد حضرت مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد (یعنی حزن بن ابی
دہب) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ تمہارا نام کیا
ہے؟ انہوں نے عرض کیا حزن (قساوت قلبی، غم، سختی) آنحضور ﷺ نے فرمایا ”تو سہل ہے“ (یعنی نرم ہے) انہوں نے کہا
میں وہ نام نہیں بدلوں گا جو میرے باپ نے رکھا ہے، سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ اس کے بعد سے ہمیشہ ہمارے
خاندان میں سختی باقی رہی۔ (سعید بن مسیب کے قول فما زالت الحزونة سے مراد سختی یعنی کج خلقی ہے، آنحضور ﷺ کا
یہ نام بدلنا استحباباً تھا چنانچہ حضور اکرم ﷺ کی بات نہ ماننے کا یہ اثر پڑا)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعداد موضوعہ | او الحدیث هنا من ۹۱۳: و ہاتی من ۹۱۳۔

۵۷۸۲ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمَحْمُودُ هُوَ ابْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ بِهَذَا﴾

ترجمہ | ہم سے علی بن عبد اللہ بنی اور محمود بن غیلان دونوں نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا کہ ہم کو معمر
نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابن مسیب سے انہوں نے اپنے والد (مسیب) سے انہوں نے سعید کے دادا
حزن سے اسی حدیث سابق کو نقل کیا۔

مطابقتہ للترجمة | هذا طريق آخر فى الحديث المذكور.

تقریباً وضع | والحديث هنا من ۹۱۳: ومر الحديث من ۹۱۳:-

﴿بَابُ تَجْوِيلِ الْإِسْمِ إِلَى اسْمٍ أَحْسَنَ مِنْهُ﴾^{۳۲۹۳}

کسی (برے) نام کو بدل کر اس سے اچھا نام رکھنا

۵۷۸۳ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْزُومٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ قَالَ أَمَّا
بِالْمُنْدِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ وَوَلَدٌ فَوَضَعَهُ عَلِيٌّ فَوَضَعَهُ
وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ
بَابِيهِ فَأَحْتَمِلَ مِنْ فَيْحِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَلْبَانَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ
قَالَ وَلَكِنْ اسْمُهُ الْمُنْدِرُ فَسَمَاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْدِرُ﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ منذر بن ابی اسیدؓ جب پیدا ہوئے تو انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (تعنیک کیلئے) لایا گیا تو آنحضور ﷺ نے اس (بچے) کو اپنی ران پر رکھ لیا اور ابواسیدؓ (بچے کے والد) بیٹھے ہوئے تھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز میں جو سامنے تھی مشغول ہو گئے (اور بچے کی طرف سے توجہ ہٹ گئی) تو ابواسیدؓ نے اپنے بچے کے متعلق حکم دیا چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے وہ بچہ اٹھالیا گیا پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی مشغولیت سے) فارغ ہوئے (اور بچہ کو نہیں دیکھا) تو دریافت فرمایا بچہ کہاں ہے؟ تو ابواسیدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے اس کو گھر بھیج دیا آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا اس کا نام کیا ہے؟ انھوں نے کہا فلاں، (یعنی ابواسیدؓ نے ایک نام بتایا جو زیادہ اچھا نہیں تھا) آنحضور ﷺ نے فرمایا بلکہ اس کا نام منذر ہے چنانچہ آنحضور ﷺ نے اسی دن اس کا نام منذر رکھا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ولكن اسمه المنذر" وذلك لانه صلى الله عليه وسلم لما سال عن اسمه فقال ابواسيد فلان قال ولكن اسمه المنذر فكان الذي سماه ابوہ فييحاه فغيره النبي صلى الله عليه وسلم الى المنذر .

تقریباً وضع | والحديث هنا من ۹۱۳: أخرجه مسلم في الادب -

۵۷۸۴ ﴿حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ اسْمَهَا بَرَّةً فَقِيلَ تُزَكِّي نَفْسَهَا

فَسَمَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبٌ ﴿

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت زینب کا نام بڑھ تھا (جس کے معنی ہیں نیک اور صالح) کہا جانے لگا کہ آپ اپنی پاکی ظاہر کرتی ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة من حیث ان فیہ تحویل اسم برّہ الی زینب۔

تعد موضوعہ | والحديث هنا من: ۹۱۴ أخرجه مسلم في الاستئذان وابن ماجه في الادب۔

تشریح | یہ زینب یا تو ام المومنین زینب بنت جحش تھیں یا ام المومنین حضرت ام سلمہ کی صاحبزادی آنحضرت ﷺ کی ربیبہ تھیں وقد وقع مثل ذلك لجويرية بنت الحارث ام المومنين رواه مسلم واهوداود والبخارى فى الادب المفرد عن ابن عباس بلفظ كان اسم جویریة برة فحوّل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسمها لسمها جویریة۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کوئی نام اچھا اور مناسب نہ ہو تو بدل کر اچھا نام رکھ دیتے اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگ قیامت کے دن اپنے اور اپنے باپ کے نام کے ساتھ پکارے جاؤ گے اس لئے اپنے نام اچھے رکھو۔

۵۷۸۵ ﴿حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنَاً قَدِيمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ اسْمِي حَزْنٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا أَنَا بِمُغَيَّرٍ اسْمًا سَمَانِيَهُ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيْبِ فَمَا زَالَتْ لَيْنَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ ﴿

ترجمہ | عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ نے بیان کیا کہ میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ان کے (یعنی میرے) دادا حزن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ انھوں نے کہا میرا نام حزن ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا نہیں تو تو سہل ہے انھوں نے کہا جو نام میرا میرے والد نے رکھ دیا ہے میں اسے تبدیل نہیں کروں گا، ابن مسیب نے بیان کیا کہ اس کے بعد سے اب تک ہمارے خاندان میں سختی اور مصیبت رہی۔

(یہ سزا ہے اس کی کہ ان کے دادا حزن نے محسن اعظم آنحضرت ﷺ کا رکھا ہوا نام قبول نہیں کیا کیونکہ اتباع کا ایک سبب محبت ہے اور ظاہر ہے کہ مومن کو ماں باپ اور ساری کائنات سے بڑھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہونی چاہئے یہی ایمان کا تقاضا ہے)

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة۔

تعد موضوعہ | والحديث هنا من: ۹۱۴ من الحدیث ص: ۹۱۴۔

﴿بَابٌ مِّنْ سَمَىٰ بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ﴾^{۳۲۹۵}

وَقَالَ أَنَسٌ قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَهُ

جس نے انبیاء علیہم السلام کے نام پر نام رکھا (جیسے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام)

اور حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیمؑ کو پوسہ دیا۔

﴿۵۷۸۶﴾ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى رَأَيْتَ
إِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَ صَغِيرًا وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنَهُ وَلَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ﴾

ترجمہ | اسماعیل بن ابی خالد بکلی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا آپ نے نبی اکرم کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا تھا انھوں نے فرمایا (ہاں) لیکن ان کی وفات بچپن ہی میں ہو گئی اور اگر آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی آمد کا فیصلہ ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں لانہ خاتم النبیین۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد وموضع | والحديث هنا ص: ۹۱۳ والحديث اخره ابن ماجه.

﴿۵۷۸۷﴾ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبِرَاءَ قَالَ
لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مُرَضِعًا لِي
الْجَنَّةِ﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ جب (آنحضرت ﷺ کے صاحبزادے) ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کیلئے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہوگی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد وموضع | والحديث هنا ص: ۹۱۳ من الحديث ص: ۱۸۳، ص: ۳۶۱۔

تشریح | حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا ڈیڑھ سال کی عمر میں انتقال ہوا جو ایام رضاعت ہے تو چونکہ ایام رضاعت میں انتقال ہوا تھا اس لئے ان کیلئے جنت میں ایک دایہ (مرضعہ) جو مدت رضاعت پوری ہونے تک دودھ پلائے گی۔

﴿۵۷۸۸﴾ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَرَوَاهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿

ترجمہ | حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو کیونکہ میں قاسم (تقسیم کرنے والا ہوں) اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں، اس حدیث کو حضرت انسؓ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "سموا باسمي"

تعداد موضوعہ | والحديث هنا ص: ۹۱۴ تا ص: ۹۱۵ من الحديث ص: ۴۳۹، ص: ۴۳۹، ص: ۵۰۱۔

۵۷۸۹ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاصِبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ﴿

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت میں متشکل نہیں ہو سکتا اور جس نے قصد میری طرف جھوٹ بات منسوب کی وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "سموا باسمي" فانه يدل على جواز التسمية

باسم النبي صلى الله عليه وسلم وغيره من الانبياء عليهم السلام.

تعداد موضوعہ | والحديث هنا ص: ۹۱۵۔

كذب على النبي: نهر الباری جلد اول، ص: ۴۷۱ کا مطالعہ کیجئے۔

۵۷۹۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ وَوُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَنْكُهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبُرَكَّةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى ﴿

ترجمہ | حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ میرا ایک لڑکا پیدا ہوا تو میں اس کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور اکرم ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی اور اس کیلئے برکت کی دعا فرمائی اور اس کو مجھے دیدیا اور یہ حضرت ابو موسیٰؓ کے سب سے بڑے لڑکے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدر ووضعه | والحديث هنا م: ۹۱۵ مر الحديث م: ۸۲۱، اخرجہ مسلم فی الاستئذان عن ابی بکر بن ابی شیبہ.

تشریح | حافظ عسقلانی فرماتے ہیں و هذا يشعر بان ابا موسى كنى قبل ان يولد له والا فلو كان الامر على

ذلك لكنى بابنه ابراهيم المذكور ولم ينقل انه كان يكنى ابا ابراهيم (قس)

۵۷۹۱ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلَاقَةَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ

انكسفت الشمس يوم مات ابراهيم رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا کہ جس روز حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی اس روز سورج گرہن ہوا تھا اس حدیث کو ابو بکرؓ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله ابراهيم.

تعدر ووضعه | والحديث هنا م: ۹۱۵ مر الحديث م: ۱۳۲، م: ۱۳۵۔

تشریح | سورج گرہن کی تشریح و تفصیل کیلئے جلد ۲ صلوٰۃ کسوف کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بَابُ تَسْمِيَةِ الْوَلِيدِ﴾^{۳۲۹۶}

ولید نام رکھنے کا بیان (یعنی جائز ہے)

۵۷۹۲ ﴿أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدٍ عَنِ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْجِ

الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلْمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ اللَّهُمَّ

اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسَنِي يُوسُفَ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر مبارک اٹھایا تو یہ دعا کی اے

اللہ ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ اور مکہ میں موجود کمزور مسلمانوں کو نجات دے اے اللہ قبیلہ مضر پر اپنی

سخت پکڑ نازل فرما اے اللہ ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسا قحط نازل فرما۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "وليد بن الوليد" فانه اوضح الابهام الذي في

الترجمة ودل على جواز تسمية الوليد.

تعد ووضعه | والحديث هنا من: ۹۱۵ ومر الحديث من: ۱۳۶، باقی کیلئے دیکھئے جلد چہارم، ص: ۲۱۵۔

﴿ ^{۳۲۹۷} **بَابُ مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَنَقَصَ مِنْ اسْمِهِ حَرْفًا** ﴾
وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَاهِرُّ

3/11/18

جس نے اپنے کسی ساتھی کو اس کے نام میں سے ایک حرف کم کر کے پکارا؟

اور ابو حازم نے ابو ہریرہؓ کے واسطے سے بیان کیا کہ ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یا اباہر" (وہاذا

التعليق وصله البخارى فى الاطعمة ص: ۸۰۹)

۵۷۹۳ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هَذَا جَبْرِيْلُ يَقْرِنُكَ السَّلَامُ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا نَرَى ﴾

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا عائشہ (بفتح الشين) یہ جبریل ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں میں نے کہا "وعلیہ السلام ورحمة اللہ" حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ اور آنحضرت ﷺ وہ چیزیں دیکھتے تھے جو ہم نہیں دیکھتے تھے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة (یعنی آنحضرت ﷺ نے عائشہ کو عاشر فرمایا اخیر سے تاریخیت کو کم کر کے)

تعد ووضعه | والحديث هنا من: ۹۱۵ مر الحديث من: ۳۵۷، ص: ۵۲۲، ص: ۵۲۳، ص: ۵۲۴۔

تشریح | مطالعہ کیجئے جلد ہفتم، ص: ۳۵۹۔

۵۷۹۴ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أُمُّ سَلِيمٍ فِي الثَّقَلِ وَأَنْجَشَةُ غُلَامٌ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوقُ بِهِنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنْجَشُ رُوَيْدُكَ سَوْفَكَ بِالْقَوَارِيرِ ﴾

ترجمہ | حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ان کی والدہ محترمہ) ام سلیم مسافروں کے سامان کے ساتھ (سوار) تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام انجشہ عورتوں کی سواری چلا رہے (انجشہ کی حدی خوانی سے اونٹ تیز چل رہے

تھے آنحضرت ﷺ کو خوف ہوا کہ کہیں عورتیں گرنہ جائیں (تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انجشہ ان شیشوں کو لے چلے میں آہستگی اختیار کرو۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يا انجش" فانه مرخم واصله يا انجشة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۱۵ من الحديث ص: ۹۰۸، ص: ۹۱۰، ياتي ص: ۹۱۷۔

تشرح | "يا انجش" يجوز فيه الفتح والضم على ما هو قاعدة المرخمت.

باقی کیلئے بخاری، ص: ۹۰۸ کی حدیث دیکھئے۔



﴿ بَابُ الْكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ وَقَبْلَ أَنْ يُوَلَّدَ لِلرَّجُلِ ﴾^{۳۲۹۸}

بچہ کی کنیت اور اولاد ہونے سے پہلے کسی شخص کا کنیت رکھنا (یعنی جائز ہے)

۵۷۹۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَلَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عَمِيرٍ قَالَ أَحْسَبُهُ فَطِيمًا وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ يَا أَبَا عَمِيرٍ مَا فَعَلَ الْغَيْرُ نَفَرًا كَانَ يَلْعَبُ بِهِ فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ وَيُنْضَحُ ثُمَّ يَقُومُ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا. ﴾

ترجمہ حدیث | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرمؐ اخلاق کریمانہ کے اعتبار سے سب سے بہتر تھے اور میرا ایک بھائی (کم سن) ابوعمیر نامی تھا میرا خیال ہے کہ بچے کا دودھ چھوٹ چکا تھا اور آنحضرتؐ جب ہمارے یہاں تشریف لاتے تو (اس بچہ سے مزاحاً) فرماتے ”یا ابا عمیر ما فعل النغیر“ تغیر ایک چڑیا تھی جس سے ابوعمیر کھیلا کرتا اور کبھی ایسا ہوتا کہ نماز کا وقت ہو جاتا اور آنحضرتؐ ہمارے گھر میں ہوتے تو آپؐ اس بستر کو بچھانے کا حکم دیتے جس پر آپؐ بیٹھے ہوئے ہوتے چنانچہ اسے جھاڑ کر اس پر پانی چھڑک دیا جاتا پھر آپؐ کھڑے ہوتے اور ہم لوگ آپؐ کے پیچھے کھڑے ہوتے اور آپؐ ہمیں نماز پڑھاتے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الجزء الاول للترجمة ظاهرة.

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۹۱۵، من الحديث ص ۹۰۵۔

تشریح | اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے بچے کی کنیت جائز ہے اس لئے کہ ابوعمیر چھوٹا بچہ تھا۔

فطیما: یہ احسب کا مفعول ثانی ہے، ہمارے ہندوستانی نسخہ میں فطیم ہے بالرفع، اس صورت میں آخ کی صفت ہوگی اور موصوف صفت کے درمیان جملہ معترضہ ہے۔

﴿ بَابُ التَّكْنِيَةِ بِأَبِي تَرَابٍ وَإِنْ كَانَتْ لَهُ كُنْيَةٌ أُخْرَى ﴾^{۳۲۹۹}

ایک کنیت پہلے سے ہوتے ہوئے ابوتراب کنیت رکھنا

۵۷۹۶ ﴿ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ

إِنْ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءٍ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَيْهِ لِأَبُو تَرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ أَنْ يُدْعَى بِهَا وَمَا سَمَّاهُ أَبُو تَرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَاضِبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ إِلَى الْجِدَارِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُهُ فَقَالَ هُوَ ذَا مُضْطَجِعٍ فِي الْجِدَارِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْتَلَأَ ظَهْرُهُ تُرَابًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ اجْلِسْ يَا أَبَا تَرَابٍ ﴿﴾

ترجمہ حضرت اہل بن سعد ساعدی انصاریؒ نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سب ناموں میں ابو تراب کنیت سب سے زیادہ محبوب تھی اور اس کنیت سے انہیں پکارا جاتا تو خوش ہوتے تھے کیونکہ یہ کنیت ابو تراب نبی اکرم ﷺ نے ہی رکھی تھی (واقعہ یہ ہوا تھا کہ) ایک روز حضرت علیؑ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ناراض ہو کر باہر چلے آئے اور مسجد کی دیوار کے پاس لیٹ گئے پھر ان کے پاس نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ ان کو ڈھونڈ رہے تھے تو ایک صحابی نے کہا کہ وہ یہاں مسجد میں دیوار کے پاس لیٹے ہوئے ہیں چنانچہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس پہنچے حال یہ تھا کہ حضرت علیؑ کی پیٹھ مٹی سے بھر چکی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؑ کی پیٹھ سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمانے لگے "اجلس یا ابا تراب" اے ابو تراب اٹھ جاؤ۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تقدروموضعہ والحديث هنا ص ۹۱۵-۹۱۶، مر الحديث ص ۶۳، وص ۵۲۵، ياتي ص ۹۲۹، مسلم ثاني ص ۲۸۰۔

﴿ بَابُ ۳۳۰۰ أَبْغَضِ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴾

اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک سب سے مغبوض (ناپسندیدہ) نام

﴿ ۵۷۹۷ ﴾ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بدترین اور ذلیل نام اس کا ہوگا جو اپنا نام ملک الاملاک (شہنشاہ) رکھے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "أخنى الاسماء" لان اخنى الفعل من الخنى وهو الفحش من القول وكل فحش قبيح وكل قبيح مغبوض.

تعدروضعہ | والحديث هنا ص ۹۱۶، یاتی ص ۹۱۶۔

۵۷۹۸ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَايَةً قَالَ أَخْنَعُ اسْمٌ عِنْدَ اللَّهِ وَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ أَخْنَعُ الْأَسْمَاءُ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسْمَى بِمَلِكِ الْأَمْلاكِ قَالَ سُفْيَانُ يَقُولُ غَيْرُهُ تَفْسِيرُهُ شَاهَانُ شَاهٌ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے (نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے) روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام اور سفیان بن عیینہ نے ایک سے زیادہ مرتبہ یہ روایت اسی طرح بیان کی اخنع الاسماء (بصیغہ جمع) یعنی سب ناموں میں بدترین نام اس کا ہوگا جو اپنا نام ملک الاملاک رکھے گا سفیان نے کہا ابو الزناد کے غیر اس کی تفسیر کرتے تھے شاہان شاہ (بسکون النون)۔

مطابقتہ للترجمة | هذا طريق آخر في حديث ابي هريرة رضي الله عنه.

تعدروضعہ | والحديث هنا ص ۹۱۶ و ص ۹۱۶۔

﴿بَابُ كُنْيَةِ الْمُشْرِكِ﴾

وَقَالَ مِسُورٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ.

مشرک کی کنیت کا بیان

اور مسور بن مخزوم نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے ہاں یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب ابو طالب کا بیٹا (حضرت علیؓ) چاہے (یعنی میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دیں)۔

تشریح | بخاری جلد ثانی ص ۸۷ میں روایت گزر چکی ہے کہ ہشام بن مغیرہ (جو ابو جہل کا باپ تھا) ان کی اولاد حارث وغیرہ نے آنحضرت ﷺ سے اجازت طلب کی کہ حضرت علیؓ سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں ہرگز اجازت نہیں دوں گا البتہ اگر علی میری بیٹی فاطمہ کو طلاق دے دیں تو میں رکاوٹ نہیں بنوں گا کیونکہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو اس کو برا لگے وہ مجھ کو بھی برا لگتا ہے چنانچہ حضرت علیؓ نے پیغام رد کر دیا۔

۵۷۹۹ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلِيَّ حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَذَكِيَّةٌ وَأَسَامَةُ وَرَأَاهُ يَعُودُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فِي بَنِي حَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ

قَبْلَ وَقَعَةِ بَدْرٍ فَسَارَا حَتَّىٰ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنُ سَلُولٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي فَاذًا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَةَ الْأَوْثَانَ وَالْيَهُودَ وَفِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةٌ الدَّابَّةِ حَمْرَ ابْنِ أَبِي أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ وَقَالَ لَا تُغَيِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنُ سَلُولٍ أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَمَنْ جَاءَكَ فَأَقْضِصْ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَاغْشِنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نَحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّىٰ كَادُوا يَتَنَازَرُونَ فَلَمَّ يَزُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّىٰ سَكَنُوا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتَّىٰ دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ سَعْدًا أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَيُّ رَسُولَ اللَّهِ يَا بِي أَنْتَ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ قَوْلَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ وَلَقَدْ اضْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَىٰ أَنْ يَتَوَجَّهُوا وَيُعْصِبُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي آعَطَاكَ شَرِيقَ بَدْرٍ فَلَذَلِكَ فَعَلَّ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَغْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ وَيَضْبِرُونَ عَلَى الْأَذَى قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ الْآيَةَ وَقَالَ وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ كَانُوا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ فِي الْعَفْوِ عَنْهُمْ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ حَتَّىٰ إِذْ لَوْ فِيهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللَّهُ بِهَا مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ فَقَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَنْصُورِينَ غَانِمِينَ مَعَهُمْ أَسَارَى مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ أَبِي سَلُولٍ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَبْدَةَ الْأَوْثَانَ هَذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْلَمُوا. ﴿﴾

ترجمہ | حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے اس پر فدا کا بیان ہوا

مونا ایک کپڑا تھا اور اسامہؓ آپ ﷺ کے پیچھے سوار تھے آنحضرت ﷺ بنی حارث بن خزرج میں سعد بن عبادہ کی عبادت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے یہ دونوں روانہ ہوئے اور راستے میں ایک مجلس سے گزرے جس میں عبد اللہ بن ابی ابن سلول بھی تھا یہ عبد اللہ بن ابی کے بظاہر اسلام لانے سے بھی پہلے کا واقعہ ہے دیکھا کہ مجلس میں مسلمان اور مشرکین یعنی بت پرست اور یہود سب ہی طرح کے لوگ تھے مسلمان شرکار میں حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ بھی تھے جب مجلس پر (آنحضور ﷺ کی) سواری کا غبار اڑ کر پڑا تو عبد اللہ بن ابی (منافق) نے اپنی چادر سے اپنی ناک بند کر لی اور کہنے لگا ہم پر گرد نہ اڑاؤ (مجلس کے قریب پہنچنے پر) آنحضور ﷺ نے انہیں سلام کیا پھر ٹھہرے اور سواری سے اتر گئے اور اہل مجلس کو اللہ کی دعوت دی اور انہیں قرآن مجید پڑھ کر سنایا اس پر عبد اللہ بن ابی ابن سلول نے کہا اے جناب جو کلام آپ نے پڑھ کر سنایا اس سے عمدہ کوئی کلام نہیں ہو سکتا اگر یہ واقعی حق ہے تب بھی ہماری مجلسوں میں آکر اس کلام کے ذریعہ ہمیں تکلیف نہ پہنچائیے بس جو شخص آپ کے پاس پہنچے اس کے سامنے بیان کیجئے عبد اللہ بن رواحہؓ نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ (اس کلام کے ساتھ) ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کیجئے کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں گالی گلوچ ہونے لگی قریب تھا کہ سب باہم دست و گریباں ہو جائیں (یعنی ایک دوسرے پر حملہ کر دیں) لیکن رسول اللہ ﷺ ان لوگوں کو خاموش کرتے رہے یہاں تک کہ سب خاموش ہو گئے۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور روانہ ہو گئے جب سعد بن عبادہ کے یہاں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے سعد! کیا تم نے نہیں سنا آج ابو حباب یعنی عبد اللہ بن ابی نے کیا کہا؟ اس نے اس طرح کی باتیں کی ہیں اس پر سعد بن عبادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ اسے معاف فرمادیں اور درگزر فرمائیں اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل کی بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے حق کو نبیج دیا ہے جو اس نے آپ پر نازل کیا ہے اس شہر (مدینہ) والوں نے (آپ کے یہاں تشریف لانے سے پہلے) اتفاق کر لیا تھا کہ اسے شاہی تاج پہنا دیں اور عمامہ باندھ دیں لیکن جب اللہ نے اس حق کے ذریعہ جو آپ کو اس نے عطا کیا ہے اس باطل کو رد کر دیا تو وہ عبد اللہ اس کی وجہ سے چڑ گیا اور اسی وجہ سے اس نے آپ کے ساتھ وہ معاملہ کیا جو آپ نے خود ملاحظہ فرمایا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو معاف کر دیا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب مشرکین اور اہل کتاب سے درگزر کیا کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا اور ان کی اذیتوں پر صبر کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ آيَاةُ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَذُكُورًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ الْآيَةَ (البقرة) بہت سے اہل کتاب تو دل سے چاہتے ہیں کہ تمہیں ایمان (لے آنے کے بعد) پھر سے کافر بنا لیں حد کی راہ سے جو ان کے نفسوں میں ہے انہیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ ان آیتوں کے موافق انہیں معاف کر دیتے جیسا کہ اللہ نے حکم دیا تھا۔

بالآخر آپ ﷺ کو (جنگ کی) اجازت دی گئی جب رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کیا اور اللہ کے حکم سے اس میں کفار

کے بڑے بڑے رؤسا اور قریش کے سردار ہلاک ہوئے تو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام فتح مند مال غنیمت لئے ہوئے واپس ہوئے ان کے ساتھ کفار قریش کے بڑے بڑے سردار قیدی کی حیثیت سے تھے اب عبد اللہ بن ابی ابن سلول اور اس کے بت پرست مشرک ساتھی کہنے لگے اب معاملہ بدل گیا ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر بیعت کر لو چنانچہ سب نے (بظاہر) اسلام قبول کر لیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ابو حُباب" فانه كنية عبد الله بن أبي.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۹۱۶ تا ص ۹۱۷، مر مختصراً ص ۴۱۹، وص ۸۳۵، وص ۸۸۲ تا ۸۸۱، وص ۹۱۶، وفي التفسير مفصلاً ص ۶۵۵، وفي الاستيذان ص ۹۲۳، مسلم وغيره۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری کتاب التفسیر جلد ۹ ص ۱۲۹۔

۵۸۰۰ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضِبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ لَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾

ترجمہ | حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ نے ابوطالب کو کوئی فائدہ پہنچایا وہ آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے اور آپ کے لئے لوگوں پر غصہ ہوا کرتے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "ہاں" وہ جہنم کے اوپر والے حصہ میں ہیں اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نیچے کے طبقہ میں ہوتے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ابا طالب" فانه كنية عبد مناف ابوطالب كاتام اگرچہ عبد مناف تھا لیکن مشہور کنیت ہی سے تھے۔

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۹۱۷ و مر الحديث ص ۵۴۸ وياتي مختصراً ص ۹۷۲۔

تشریح | مطالعہ کیجئے جلد ہفتم ص ۸۱۳ باب قصة ابي طالب.

﴿ بَابُ الْمَعَارِضِ مَنْدُوحَةَ عَنِ الْكَذِبِ ﴾

تعریض (توریہ) میں اتنی وسعت ہے کہ جھوٹ سے چھوٹ مل جاتی ہے

وَقَالَ إِسْحَاقُ سَمِعْتُ أَنَسَ مَاتَ ابْنُ لِابِي طَلْحَةَ فَقَالَ كَيْفَ الْغَلَامُ قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ هَذَا نَفْسُهُ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ اسْتَرَاخَ وَظَنَّ أَنَّهَا صَادِقَةٌ.

وقال اسحاق الخ اور اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے بیان کیا کہ میں نے انسؓ سے سنا کہ ابوطالحہ کے ایک بچے کا

انتقال ہو گیا (جب ابو طلحہ گھر آئے تو) ابو طلحہ نے اپنی بیوی (ام سلیم) سے پوچھا کہ بچہ کیسا ہے؟ ام سلیم نے کہا سکون کے ساتھ ہے اور میں امید کرتی ہوں کہ وہ آرام پا گیا اور ابو طلحہ نے سمجھا کہ ام سلیم سچ کہہ رہی ہیں۔

(اسحاق بن عبد اللہ کی یہ روایت موصولاً کتاب البیانات میں گذر چکی ہے ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد چہارم

ص ۲۸۳ حدیث ۱۲۳۰)۔

۵۸۰۱ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَحَدَّثَنَا الْحَادِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَفُقُ يَا أَنْجَشَةُ وَيَحْكُ بِالْقَوَارِيرِ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ ایک سفر میں تھے راستے میں حدی خواں نے حدی پڑھی (جس کی وجہ سے سواری تیز بھاگنے لگی) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے انجشہ! ان شیشوں کو آہستہ لے چل تجھ پرانسوس۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "أرفق يا انجشة بالقوارير" فإله صلى الله عليه وسلم وري بذلك عن النساء".

تعدد موضوعه | والحديث هنا ص ۹۱۷ من الحديث ۹۰۸، ص ۹۱۰، ص ۹۱۵۔

تشریح | اس میں قواریر یعنی شیشوں سے عورتوں کی تعریض کی توریہ فرمایا۔

معاریض کی تحقیق | معاریض جمع ہے معراض کی بمعنی تعریض یعنی گول مول مبہم بات کہنا جب ایسی ضرورت پیش آجائے کہ جواب دینا ضروری ہے اور صاف جواب دو تو جھوٹ ہوتا ہے نیز ضرور نقصان کا ڈر

ہے تو ایسے موقعہ پر توریہ جائز ہے یعنی ایسا لفظ استعمال کیا جائے کہ مخاطب کچھ سمجھے اور متکلم کی مراد کچھ اور ہو جیسے ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ ساتھ تھے مشرک نے ابوبکرؓ سے پوچھا کہ یہ کون ہیں حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا "رجل يهديني السبيل" مشرک نے سمجھا کہ کوئی راستہ بتانے والا ہے اور حضرت ابوبکرؓ کی مراد یہ تھی کہ یہ مجھے دین کی صحیح راہ بتاتے ہیں تو جھوٹ سے بچ گئے اور مقصد پورا ہو گیا۔

۵۸۰۲ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ وَأَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ غُلَامٌ يَخْدُو بِهِمْ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ يَعْنِي النَّسَاءَ.﴾

ترجمہ | حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک سفر میں تھے آپ ﷺ کا ایک غلام انجشہ نامی عورتوں کی سواریوں کو حدی پڑھتا لے چل رہا تھا (تو چونکہ حدی پڑھنے کی وجہ سے سواری تیز بھاگ رہی تھی) تو نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا اے انجھ ان شیشوں کو آہستہ لے چل ابوقلابہ نے بیان کیا کہ قواریر (شیشوں) سے مراد عورتیں تھیں۔
 مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة مثل مطابقة الحديث السابق.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۹۱۷، مر الحديث ص ۹۰۸، و ص ۹۱۰، و ص ۹۱۵، ياتي ايضا ص ۹۱۷۔

۵۸۰۳ ﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَهَامٌ حَدَّثَنَا قَعَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ
 كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ لَقَالَ لَهُ
 النَّبِيُّ ﷺ يَا رُوَيْدُكَ يَا أَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ قَالَ قَعَادَةُ يَعْنِي ضَعْفَةَ النِّسَاءِ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے ایک حدی خواں تھے ان کا نام انیسہ تھا ان کی آواز بہت
 ہی اچھی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے انجھ سے فرمایا اے انجھ ان شیشوں کو مت توڑو (یعنی آہستہ لے چلو) قعادہ نے بیان کیا
 کہ مراد کزور عورتیں تھیں۔

مطابقتہ للترجمة | هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۹۱۷۔

۵۸۰۴ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَعَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
 كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَرْعٌ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ لَقَالَ
 مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ (ایک رات نامعلوم آواز کی وجہ سے) مدینہ منورہ پر خوف طاری ہوا
 چنانچہ رسول اللہ ﷺ ابو طلحہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے پھر (واپس آکر) فرمایا ہم نے تو کوئی خوف کی بات نہیں دیکھی
 البتہ ہم نے اس گھوڑے کو (خیز چلنے میں) سمندر پایا۔

مطابقتہ للترجمة | بحر یعنی سمندر سے آپ ﷺ نے اشارہ گھوڑے کی تیز رفتاری کی طرف کیا۔

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۹۱۷، مر الحديث ص ۳۵۸، و ص ۳۹۵، و ص ۴۰۰، و ص ۴۰۱ وغیره۔

﴿بَابُ ۳۲۰۳ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلشَّيْءِ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهُوَ يَنْوِي أَنَّهُ لَيْسَ بِحَقِّ﴾
 وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقَبْرَيْنِ يُعْدَبَانِ بِلَا كَبِيرٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ.

کسی شخص کا کسی چیز کے متعلق یہ کہنا کہ یہ کچھ نہیں ہے اور مقصد یہ ہو کہ اسکی کوئی حقیقت نہیں

اور حضرت ابن عباس نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے دو قبر والوں کے متعلق فرمایا کہ دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور

کسی بڑے عمل کی وجہ سے نہیں اور وہ بڑا (گناہ) ہے۔ (گویا کہ آپ ﷺ نے ایک شی کو لیس ہشی فرمایا)۔
 (یہ تعلق موصلاً کتاب المطہرات میں گزر چکی ہے تفصیل و تشریح کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد دوم ص ۱۴۰)۔
 ۵۸۰۵ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ
 أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ سَأَلَ النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُفَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوا
 بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَّكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطِفُهَا الْجَنِيُّ فَيَقْرُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ
 الدَّجَابِجَ فَيَخْلَطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذِبَةٍ﴾

ترجمہ | ام المؤمنین حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کانہوں کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا وہ کوئی شی نہیں ہیں (یعنی ان کی باتیں کچھ نہیں ہیں سب جھوٹی ہیں) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کبھی ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو صحیح ثابت ہوتی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سچی بات وہ ہوتی ہے جو شیطان (فرشتوں سے سن کر) اچک لیتا ہے پھر اپنے دوست (کاہن) کے کان میں مرغ کی آواز (گلاؤں) کی طرح ڈال دیتا ہے پھر یہ کانہ لوگ اس (ایک سچی بات میں) سو سے زائد جھوٹ ملا دیتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ليسوا بشيء".

تعد ووضوح | والحديث هنا ص ۹۱۷، من الحديث ص ۴۵۶، ص ۴۶۴، ص ۸۵۷، ہاشمی ص ۱۱۲۸۔

﴿بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ﴾^{۲۳۰۴}

وَقَوْلِهِ تَعَالَى أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ وَقَالَ أَيُّوبُ
 عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ.

آسمان کی طرف نظر اٹھانا

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کیسے ان کی پیدائش کی گئی ہے اور آسمان کی طرف کہ کیسے وہ بلند کیا گیا ہے؟ اور ایوب سختیابی نے عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کی انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا۔

۵۸۰۶ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ نُمُ
فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَبَيْنَا أَنَا آمَشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ لَرَفَعْتُ بَصْرِي إِلَى السَّمَاءِ
فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِزَاءِ قَاعِدَةٍ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ﴿

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ (سورہ علق کی آیتیں نازل ہونے کے بعد) پھر مدت تک وحی بند رہی پھر ایک دن میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی تو میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو دیکھا کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا وہ آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قول "لرفعت بصرى الى السماء".

تعدو موضعه والحديث هنا ص ۹۱۷ تا ص ۹۱۸ مر الحديث ص ۳، و ص ۳۲۔

۵۸۰۷ ﴿ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَثُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِنْدَهَا فَلَمَّا كَانَ ثُلُثَ اللَّيْلِ الْأَخْرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِي خَلْقِ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لِأُولَى الْأَلْبَابِ ﴿

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات (اپنی خالہ) حضرت ميمونہ کے گھر گزاری اور نبی اکرم ﷺ بھی اس رات حضرت ميمونہ کے یہاں ہی قیام پذیر تھے پھر جب رات کا آخری تہائی رہ گیا یا (شک من الراوی) رات کا کچھ حصہ رہ گیا تو آنحضرت ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف دیکھا پھر اس آیت کی تلاوت کی (آل عمران کا آخری رکوع) إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لآيَاتٍ لِأُولَى الْأَلْبَابِ.

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فنظر الى السماء".

تعدو موضعه والحديث هنا ص ۹۱۸، مر الحديث ص ۲۲، ص ۲۵، و ص ۳۰۔

باقی مواضع کے لئے نیز تحقیق و تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص ۵۰۳۔

﴿ **بَابُ ۲۳۰۵** نَكْتِ الْعُودِ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ ﴿

پانی اور مٹی (کیچڑ) میں لکڑی مارنا (نص الباری بطلانی)

لیکن ہمارے ہندوستانی نسخہ نیز عمدۃ القاری میں ہے: "بَابُ مَنْ نَكَّتِ الْعُودَ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ".
جس نے کیچڑ میں لکڑی سے کریدا (نشان بنایا)۔

اصل میں نکتہ از باب نصر کے معنی ہیں سوچ کی حالت میں لکڑی سے یا انگلی سے زمین کریدنا۔

۵۸۰۸ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ عُمَانَ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْدٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ فَبَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَذَهَبَتْ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحَتْ لَهُ وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحَتْ لَهُ وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ وَكَانَ مَتَكِنًا فَجَلَسَ فَقَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ أَوْ تَكُونُ فَذَهَبَتْ فَإِذَا عُثْمَانُ فَقَمْتُ فَفَتَحَتْ لَهُ وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ قَالَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ﴾

ترجمہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ آپ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے باغ میں سے ایک باغ میں تھے اور نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ ﷺ (فکر و سوچ کی حالت میں) پانی اور مٹی کے درمیان نشان بنا رہے تھے اسی دوران ایک صاحب نے (باغ کا) دروازہ کھلوانا چاہا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لئے دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی خوشخبری سنا دو میں (ابو موسیٰ) گیا تو دیکھا کہ حضرت ابو بکرؓ ہیں ان کے لئے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی بشارت دی پھر ایک دوسرے صاحب نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کیلئے بھی دروازہ کھول دو اور جنت کی بشارت دے دو دیکھا حضرت عمرؓ ہیں ان کے لئے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی خوشخبری دی پھر ایک تیسرے صاحب نے دروازہ کھولنے کیلئے کہا آنحضرت ﷺ اس وقت نیک لگائے ہوئے تھے سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا ان کیلئے دروازہ کھول دو اور جنت کی خوشخبری سنا دو ان آزمائشوں کے ساتھ جس سے (دنیا میں) انہیں دو چار ہونا پڑے گا پھر میں گیا تو دیکھا کہ حضرت عثمانؓ ہیں ان کے لئے بھی میں نے دروازہ کھولا اور جنت کی خوشخبری دی اور وہ بات بھی بتادی جو آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی حضرت عثمانؓ نے فرمایا ”اللہ مددگار ہے۔“

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "عود يضرب به بين الماء والطين".

تعد و موضوعا والحديث هنا ص ۹۱۸ مر الحديث ص ۵۱۹، و ص ۵۲۲ یاتی ص ۱۰۵۱، و ص ۱۰۷۸۔

﴿بَابُ الرَّجُلِ يَنْكُتُ الشَّيْءَ بِيَدِهِ فِي الْأَرْضِ﴾

اس شخص کا بیان جو اپنے ہاتھ سے زمین میں کسی چیز کو کریدتا ہے

۵۸۰۹ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ

سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَجَعَلَ يَنْكُثُ الْأَرْضَ بِعُودٍ فَقَالَ لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ فُرِعَ مِنْ مَقْعَدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ لِقَالُوا آفَلَا نَتَكَلَّمُ قَالَ اْعْمَلُوا فَكُلُّ مُيَسَّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ. ﴿

ترجمہ | حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھے آنحضور ﷺ ایک لکڑی سے زمین کریدنے لگے پھر فرمایا دیکھو تم میں سے ہر ایک کا ٹھکانا تجویز ہو چکا ہے بہشت میں یا دوزخ میں (علام الغیوب اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے لکھ دیا ہے) صحابہ نے عرض کیا پھر ہم کیوں نہ (تقدیر پر) بھروسہ کر لیں (اور عمل چھوڑ دیں) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم عمل کرتے رہو جو شخص جس ٹھکانے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس کو اسی (تقدیر) کے مطابق آسانی ہوتی ہے (توفیق دی جاتی ہے) ارشاد الہی ہے فاما من اعطى واتقى الاية جس نے دیا اور تقویٰ اختیار کیا الخ۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فجعل ينكت في الارض".

تعد و موضعہ | والحديث هنا ص ۹۱۸، من الحديث ص ۱۸۲، ص ۷۳۷، ص ۷۳۸، ياتي ص ۹۷۷، ص ۱۱۷۔

﴿ بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ التَّعْجَبِ ﴾^{۳۳۰۷}

تعجب کے وقت اللہ اکبر اور سبحان اللہ کہنا

۵۸۱۰ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أَنْزَلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أَنْزَلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَّاحِبَ الْحُجْرِ يُرِيدُ بِهِ أَزْوَاجَهُ حَتَّى يُصَلِّينَ رَبُّ كَأْسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ. ﴿

ترجمہ | ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا (اسمہا ہند بنت ابی امیہ) نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ (رات میں) بیدار ہوئے اور فرمایا سبحان اللہ (آج کی رات) کتنے (رحمت کے) خزانے نازل کئے گئے اور کس قدر فتنے نازل کئے گئے کون ہے جو ان حجرے والیوں کو (عبادت کے لئے) جگائے آنحضور ﷺ کی مراد ازواج مطہرات تھیں تاکہ وہ نماز پڑھ

لیں کیونکہ بہت سی عورتیں جو دنیا میں کپڑے پہننے والی ہیں وہ آخرت میں ننگی ہوں گی (یعنی ذلیل ہوں گی)۔

وقال ابن ابی ثور الخ: اور ابن ابی ثور نے بیان کیا ان سے حضرت ابن عباسؓ نے اور ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کیا آنحضور ﷺ نے ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے کہا "اللہ اکبر"۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فقال سبحان الله".

تعمیر موضع | والحديث هنا ص ۹۱۸ من الحديث في كتاب العلم ص ۲۲، ص ۱۵۱ تا ص ۱۵۲، وص ۸۶۹ یاتی ۱۰۴۷۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص ۵۰۰ تا ص ۵۰۱۔

۵۸۱۱ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُصَيْنٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ مَنْسَكِنٍ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَآ عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُصَيْنٍ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِمَا مَا قَالَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ ابْنِ آدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِّ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْدِفَ فِي قُلُوبِكُمَا﴾

ترجمہ | نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت صفیہ بنت حبیبی نے بیان کیا کہ وہ (صفیہؓ) حضور اکرمؐ سے نلنے آئیں اور آنحضور ﷺ اس وقت مسجد میں رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کئے ہوئے تھے رات کے وقت تھوڑی دیر انہوں نے آنحضور ﷺ سے باتیں کیں پھر واپس لوٹنے کے لئے اٹھیں تو نبی اکرم ﷺ بھی ان کو (صفیہؓ) کو گھرتیک پہنچانے کے لئے اٹھے جب وہ مسجد کے اس دروازہ کے پاس پہنچیں جہاں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہؓ کا حجرہ تھا تو ادھر سے دو انصاری صحابی گزرے اور دونوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے لیکن آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا تم دونوں ذرا ٹھہر جاؤ یہ (میری زوجہ) صفیہ بنت حبیبی ہیں ان دونوں صحابہؓ نے عرض کیا سبحان اللہ یا رسول اللہ ان دونوں صحابہ پر بڑا شاق گزرا (کہ آنحضور ﷺ نے ان کے متعلق یہ خیال فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ کے متعلق انہیں کوئی شبہ ہو سکتا ہے) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح دوڑتا رہتا ہے اس لئے مجھے خوف ہوا کہ کہیں وہ

جواب نہیں دیا تو آنحضور ﷺ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے اللہ کی حمد کی (یعنی الحمد لله کہا) اور دوسرے نے الحمد لله نہیں کہا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۹۱۹ یاتی ص ۹۱۹ والحديث اخرجه مسلم في آخر الكتاب واخرجه ابو داؤد في الادب واخرجه الترمذی فی الاستيذان والنسائي فی اليوم واللييلة.

تحقیق و تشریح | عاطس: اسم فاعل از عطس از باب نصر، ضرب بمعنی چھینکنا، عاطس چھینکنے والا، چھینک کے وقت اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لینا چاہئے۔

شمت ماضی از تسمیت چھینکنے والے کے جواب میں یرحمک الله کہنا۔ اصلہ ازالہ شماتۃ الاعداء یعنی تسمیت ماخوذ ہے شماتۃ سے اور مطلب ہے اللہ تعالیٰ تم کو شماتۃ اعداء سے دور رکھے اور باب تفعلیل کی ایک خاصیت سلب ہے جیسے جلدت البعیر ای ازلت جلدہ فاستعمل بالداء للخیر لا سیما بلفظ یرحمک الله۔ مزید کے لئے عمدۃ القاری اور ارشاد الساری کا مطالعہ کیجئے ویسے امام بخاری نے مختلف ابواب قائم کر کے کافی وضاحت کی ہے کما سیجی ان شاء الله.

﴿ بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللَّهَ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ ﴾^{۲۲۱۰}

جب چھینکنے والا الحمد لله کہے تو یرحمک الله سے جواب دینا

۵۸۱۳ ﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُؤَيْدِ بْنِ مِقْرَانَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الدَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلَقَةِ الدَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْخَرِيرِ وَالدِّيَابِجِ وَالسُّنْدُسِ وَالْمَيَاثِرِ ﴾

ترجمہ | حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا آنحضور ﷺ نے ہمیں حکم دیا مریض کی عیادت (بیمار کی بیمار پرسی کرنے) کا، اور جنازہ کے پیچھے چلنے کا، چھینکنے والے کے (یرحمک الله سے) جواب دینے کا، داعی کی دعوت قبول کرنے کا، سلام کا جواب دینے کا، مظلوم کی مدد کرنے کا اور قسم دینے والے کی قسم پوری کرنا، اور آنحضور ﷺ نے ہمیں سات باتوں سے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی

سے یا فرمایا (و الشک من الراوی) سونے کے چھلے۔۔۔ ریشم، دیبا، اور سندس پہننے سے اور ریشمی زین سے۔
 مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وتشميت العاطس".

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۹۱۹، مر الحديث ص ۱۶۶، ۳۳۱، ۷۷۷، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۷۰، ۸۷۱ یاتی ص ۹۲۱، ۹۸۳ مختصراً۔

تشریح | حریر، دیبا، سندس یہ سب ریشمی کپڑوں کی قسمیں ہیں۔

۲ ممنوعات میں یہاں کل پانچ باتیں مذکور ہیں دو چھوڑ دی ہیں جو دوسری روایت میں مذکور ہیں۔

۱ قسی اور چاندی کے برتنوں سے۔

رد السلام سلام کا جواب دینا واجب علی الکفایۃ ہے یعنی جب ایک جماعت کو سلام کیا جائے تو ان میں سے ایک کا جواب دینا کافی ہے اسی طرح تشمیت یعنی چھینکنے والے نے جب الحمد للہ کہا تو اس کا جواب یرحمک اللہ کہنا بھی واجب علی الکفایۃ ہے۔

﴿بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعَطَاسِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّثَاؤِبِ﴾^{۳۳۱}

چھینک کے پسندیدہ ہونے اور جمائی کے ناپسندیدہ ہونے کا بیان

(یعنی چھینک اچھی چیز ہے اور جمائی بری)

تحقیق | عطاس بضم العين مصدر ہے عطس يعطس عطسا و عطاسا از باب نصر و ضرب بمعنی چھینکنا۔
 تثاؤب و هو بالهمزة على الاصح (عمہ) جمائی یعنی وہ سستی اور گراوٹ جو نیند آنے کے وقت ہوتی ہے۔

۵۸۱۵ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
 الْعَطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤِبَ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَحَقَّقَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ
 أَنْ يُشَمَّتَهُ وَأَمَّا التَّثَاؤِبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيُرِدْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا قَالَ هَا
 ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے (آپ ﷺ نے فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے (کیونکہ جمائی سستی اور جسم کے بھاری ہونے کی علامت ہے) تو جب کوئی مسلمان چھینکے اور الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان پر جو اس کو سنے حق ہے کہ اس کا جواب یرحمک اللہ سے دے، لیکن جمائی شیطان کی طرف

سے ہوتی ہے اسلئے جہاں تک ہو سکے اسے روکے اسلئے کہ جب وہ (جمائی لیتے وقت) کہتا ہے ”ھا“ تو شیطان ہنسنے لگتا ہے۔

(آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے: اِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمْسِكْ عَنِي فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ (ابوداؤد ج ۲ ص ۶۸۵) جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنے منہ پر بند لگائے یعنی منہ نہ کھولے اس کو دبا لے لیکن اگر یہ نہ ہو سکے تو ہاتھ یا رومال رکھ کر منہ کو بند کر لے تاکہ شیطان داخل نہ ہو نیز ایک صورت یہ بھی ہے کہ یہ تصور کرے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو جمائی نہیں آتی۔ واللہ اعلم)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدو موضعه | والحديث هنا ص ۹۱۹، ياتي ص ۹۱۹، مر الحديث ص ۳۶۳۔

﴿ بَابُ ۳۳۱۲ إِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُشَمَّتُ ﴾

جب کوئی چھینکے تو کس طرح جواب دیا جائے

تحقیق | يُشَمَّتُ: بفتح الميم المشددة على صيغة المجهول. اگر چھینکنے والا الحمد لله کہے تو سننے والا یوحنا اللہ کہے پھر چھینکنے والا کہے ”یهدیکم اللہ ویصلح بالکم“.

۵۸۱۲ ﴿ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلْيَقُلْ لَهُ آخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصَلِّحُ بِالْكُمِ. ﴿

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی چھینکے تو الحمد لله کہے اور اس کا بھائی یا اس کا ساتھی (شک من الراوی) کہے یوحنا اللہ پھر جب اس کا ساتھی یوحنا اللہ کہے تو اس کے جواب میں چھینکنے والا کہے یهدیکم اللہ ویصلح بالکم (اللہ تمہیں سیدھے راستے پر رکھے اور تمہارے حالات درست کرے)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه اوضح ما ابهمه في الترجمة.

تعدو موضعه | والحديث هنا ص ۹۱۹، واخرجه ابوداؤد في الادب والنسائي في اليوم والليلة.

تشریح | وفي شعب الايمان للبيهقي صححه ابن حبان من طريق حفص بن عاصم عن ابى هريرة رفعه لما خلق الله ادم عطس فالهمه ربه ان قال الحمد لله فقال له ربه يرحمك ربك. (تس)

﴿ بَابٌ لَا يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ ۲۳۱۳ ﴾

جب چھینکنے والا الحمد لله نہ کہے تو اس کیلئے یرحمک اللہ بھی نہ کہا جائے

(یعنی ضروری نہیں لیکن جائز ہے)

۵۸۱۸ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يُشَمَّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَمَّتَ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللَّهَ ۝ ﴾

ترجمہ | حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے دو حضرات چھینکے لیکن آنحضور ﷺ نے ان میں سے ایک کے چھینک پر یرحمک اللہ فرمایا اور دوسرے کی چھینک پر یرحمک اللہ نہیں کہا اس پر دوسرے صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ﷺ نے ان کی چھینک پر یرحمک اللہ فرمایا لیکن میری چھینک پر یرحمک اللہ نہیں فرمایا آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے الحمد لله کہا تھا اور تم نے نہیں کہا تھا۔
(اس سے معلوم ہو گیا کہ جو شخص چھینکتے وقت الحمد لله نہ کہے تو اس کے لئے یرحمک اللہ ضروری نہیں۔)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۹۱۹، مر الحديث ص ۹۱۹۔

تشریح | جب کوئی چھینکنے والا الحمد لله کہے تو اس کی تشمیت یرحمک اللہ سے واجب علی الکفایہ ہے جیسا کہ رد اسلام کا حکم ہے کہ جب ایک جماعت کو سلام کیا جائے تو ان میں سے ایک کا جواب دینا کافی ہے۔ اختلاف اقوال کے لئے کتب فقہ کا مطالعہ فرمائیے۔

﴿ بَابٌ إِذَا تَشَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ ۲۳۱۴ ﴾

جب جمائی آوے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے

(منہ بند کر لے تاکہ شیطان داخل نہ ہو سکے)

۵۸۱۸ ﴿ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَّاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ ۝ ﴾

فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ يَرْحَمُكَ
اللَّهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْرِدْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ
أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے اس لئے جب تم میں سے کوئی چھینکے اور الحمد للہ کہے تو ہر اس مسلمان پر جو سنے اس پر واجب ہے کہ اس کیلئے یرحمک اللہ کہے، لیکن جمائی وہ تو شیطان کی طرف سے ہے اس لئے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو حتی الامکان اس کو روکے (منہ کو دبائے منہ نہ کھولے) اس لئے کہ جب کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔ کما مر

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الحدیث للترجمۃ من حیث ان عموم الرد یشمل وضع الید علی الفم۔
(روایت گزر چکی ہے کہ مقصد منہ کو بند کرنا ہے خواہ ہاتھ رکھ کر یا رومال وغیرہ سے منہ بند کر لے)۔

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص ۹۱۹ و مر الحدیث ص ۹۱۹۔

هذا آخر كتاب الادب ادبنا الله تعالى باداب الاسلام بفضلہ العمیم وعصمنا من
نزعات الشیطان وزلات الاقدام بلطفہ الکریم۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿کتابُ الْاِسْتِیْذَانِ﴾

کسی دوسرے کے گھر میں داخل ہونے کے لئے اجازت حاصل کرنا، (یعنی استیذان واجب ہے، بغیر اجازت کسی کے گھر میں گھسنا جائز نہیں، گھسنا اور داخل ہونا تو ناجائز ہے ہی کھڑکی سے یا دروازہ کے شکاف سے جھانکنا اور دیکھنا بھی جائز نہیں تفصیل آرہی ہے)۔

﴿بَابُ بَدْءِ السَّلَامِ ۳۳۱۵﴾

سلام کی ابتداء

(بَدَءٌ بِفَتْحِ الْبَاءِ الْمَوْحُوْدَةِ وَسُكُوْنِ الدَّالِ الْمَهْمَلَةِ وَبِالْهَمْزَةِ فِي آخِرِهِ بِمَعْنَى الْاِبْتِدَاءِ) امام بخاری نے استیذان کے متصل بدر السلام کا باب قائم کیا ہے جس سے استیذان کے مسنون طریقہ کی طرف اشارہ کیا کہ پہلے باہر سے سلام کرے السَّلَامُ عَلَیْكُمْ اس کے بعد اپنا نام لے کر کہے کہ عثمان ملاقات کرنا چاہتا ہے یعنی اجازت لینے کی ابتداء سلام سے کرے۔

۵۸۱۹ ﴿حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طَوْلَهُ سِتُونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ عَلِيَّ أَوْلِيكَ النَّقْرَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٍ فَاسْتَمِعْ مَا يُحْيُونَكَ فَإِنَّهَا رِيَّةٌ وَتَجِيئةٌ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحِمَتُ اللَّهِ فَرَاذُوهُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ لِكُلِّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ فَلَمَّ يَزِلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْآنَ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو ان کی صورت

کے مطابق پیدا کیا ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھے، جب اللہ تعالیٰ انہیں پیدا کر چکا تو فرمایا جاؤ اور فرشتوں کے ان گروہ کو سلام کرو جو بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ فرشتے جو جواب دیں بغور سنو اس لئے کہ وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا چنانچہ آدم (علیہ السلام) نے کہا ”السلام علیکم“ تو فرشتوں نے جواب دیا السلام علیک ورحمة اللہ، فرشتوں نے آدم (علیہ السلام) کے سلام پر ورحمة اللہ کا اضافہ کیا پس جو کوئی بھی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر (حسن وجمال اور طول قامت میں) ہوں گے اس کے بعد (یعنی آدم علیہ السلام کے بعد) انسانوں میں (حسن وجمال اور طول کی) کمی ہوتی رہی۔ یاں تک کہ اب تک۔

مطابق للترجمة | **قوله الحديث للترجمة** توخذ من قوله ”فسلم على اولئك النفر من الملائكة“

فان فيه البدء بالهـ م.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص ۹۱۹ تا ص ۹۲۰، مر الحديث ص ۳۶۸، واخرجه مسلم.

تشریح | علی صورتہ: الضمیر خالد علی آدم ای خلقہ تاما مستویا طولہ ستون ذراعا (قس).

طلب یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام ابتداء پیدائش سے اسی صورت پر مکمل انسان تھے جس صورت پر ہمیشہ رہے یہ نہیں ہوا کہ پہلے بچہ تھے پھر جوان ہوئے۔ یا علی صورتہ کا یہ مطلب ہو کہ آدم علیہ السلام کی اس صورت جو اللہ تعالیٰ کے علم میں تھی واللہ اعلم۔ مزید کے لئے عمدہ وغیر کا مطالعہ کیجئے۔

﴿ بَابٌ ۳۳۱۶ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا... ﴾

... غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ لَكُمْ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ۝ (النور ۲۷، ۲۸، ۲۹).

وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ لِلْحَسَنِ إِنَّ نِسَاءَ الْعَجَمِ يَكْشِفْنَ صُدُورَهُنَّ وَرُؤُسَهُنَّ قَالَ اصْرِفْ بَصْرَكَ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ (النور ۳۰) قَالَ قَنَادَةُ عَمَّنْ لَا تَحِلُّ لَهُمْ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ. خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ النَّظْرَ إِلَىٰ مَا نَهَىٰ عَنْهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي النَّظْرِ إِلَىٰ الَّتِي لَمْ تَحِضْ مِنَ النِّسَاءِ لَا يَصْلُحُ النَّظْرُ إِلَىٰ شَيْءٍ مِنْهُنَّ مِمَّنْ يَشْتَهَىٰ

النَّظْرُ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ صَغِيرَةً وَكَرِهَ عَطَاءَ النَّظْرِ إِلَى الْجَوَارِي يُعْنَنَ بِمَكَّةَ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ أَنْ يَشْتَرِيَ.

ارشاد باری یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُیُوتَا الْخ

باب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد:- اے ایمان والو تم اپنے (خاص) گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں مت داخل ہو جب تک کہ اجازت نہ حاصل کر لو اور ان کے رہنے والوں کو سلام نہ کر لو یہ تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ (جب ایسا موقع ہو تو) تم خیال رکھو پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ (یعنی اگر تمہیں معلوم ہو کہ ان میں کوئی آدمی موجود نہیں) تو بھی ان میں داخل نہ ہو جب تک کہ تم کو اجازت نہ مل جائے اور اگر تم سے کہہ دیا جائے کہ لوٹ جاؤ تو تم واپس لوٹ جاؤ یہی تمہارے لئے پاکیزہ تر ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے، تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں ہے کہ تم ان گھروں میں داخل ہو جاؤ جن میں کوئی رہتا نہ ہو اور ان میں تمہارا کچھ مال ہو اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔

اور سعید بن ابی الحسن نے (اپنے بھائی) حسن بصریؒ سے کہا کہ عجمی عورتیں اپنے سینے اور سروں کو کھولے رہتی ہیں تو حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ تم اپنی نگاہ پھیر لو اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے آپ مسلمانوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

قتادہ نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ جو ان کے لئے حلال نہیں ہیں (یعنی اجنبی اور غیر محرم عورتوں پر نظر نہ ڈالیں) اور آپ ایمان والی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

خائنة الاعین: سے مراد اس چیز کی طرف دیکھنا ہے جس سے منع کیا گیا ہے، اشارہ ہے سورہ مؤمن کی آیت یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ کی طرف، اللہ تعالیٰ جانتا ہے چوری کی نگاہ، کُنْ أَكْهِيُوسَ سے دیکھنے کو۔

وقال الزهري: اور امام زہریؒ نے نابالغ عورتوں کو دیکھنے کے سلسلے میں فرمایا کہ ان کے کسی ایسی عضو کی طرف دیکھنا جائز نہیں جس کی طرف نظر کرنے سے شہوت نفسانی پیدا ہو سکتی ہو اگر چہ وہ چھوٹی لڑکی ہو۔ وَكَرِهَ عَطَاءَ الْخِ اور عطاء بن ابی رباحؒ نے ان لونڈیوں پر نظر ڈالنا مکروہ کہا ہے جو مکہ میں فروخت کی جاتی ہیں مگر یہ کہ خریدنے کا ارادہ ہو (یعنی اگر خریدنے کا ارادہ ہو تو دیکھنا مکروہ نہیں بالکل جائز و درست ہے)۔

۵۸۲۰ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ النَّحْرِ خَلْفَهُ عَلَى عَجْزِ رَأْسِهِ وَكَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَضِيئًا لَوْ قَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ يُفْتِيهِمْ فَأَقْبَلَتْ امْرَأَةٌ مِنْ خَنَعَمٍ وَضِيئَةٌ تَسْتَفْتِي رَسُولَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَأَعَجَبَهُ حُسْنُهَا فَالْتَمَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا فَاخْلَفَ يَدَهُ فَآخَذَ بِذَقَنِ الْفَضْلِ فَعَدَلَ وَجْهَهُ عَنِ النَّظْرِ إِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَذْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَي الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضَى عَنْهُ أَنْ أَحْجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ ﴿

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (حجۃ الوداع میں) فضل بن عباسؓ کو قربانی کے دن (دسویں ذی الحجہ) اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور فضل بن عباسؓ خوبصورت گورے آدمی تھے پھر نبی اکرم ﷺ لوگوں کو مسائل بتانے کے لئے کھڑے ہو گئے اسی دوران میں قبیلہ ختم کی ایک خوبصورت عورت بھی رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھنے آئی حضرت فضل اس عورت کی طرف دیکھنے لگے اور اس کا حسن انہیں پسند آ گیا، نبی اکرم ﷺ نے مڑ کر دیکھا اور فضلؓ اس عورت کو دیکھ رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک پیچھے لے جا کر فضلؓ کی ٹھوڑی پکڑی اور ان کا چہرہ اس عورت کی طرف سے ہٹا کر دوسری طرف پھیر دیا پھر اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ حج کے بارے میں اللہ کا جو فریضہ بندوں پر ہے وہ میرے والد پر عائد ہوتا ہے جو بہت بوڑھے ہو چکے ہیں اور سواری پر سیدھے بیٹھ بھی نہیں سکتے ہیں تو کیا اگر میں ان کی طرف سے حج کر لوں تو ان کا حج ادا ہو جائے گا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”ہاں“۔

مطابقتہ للترجمۃ وجہ ذکر هذا الحدیث هنا هو ان فيه غض البصر خشية الفتنة.

تعدو موضعه والحدیث هنا ص ۹۲۰، ومر الحدیث ص ۲۰۵، ۲۵۰، ۶۳۱۔

اشکال وجواب: مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد پنجم ص ۱۸۲۔

۵۸۲۱ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا كُنُومَ وَالْجُلُوسَ بِالطَّرِيقِ لَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بَدُّ لَتَحَدَّثَ فِيهَا قَالَ فَإِذَا آبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَاغْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ ﴿

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا راستوں پر بیٹھنے سے بچو اس پر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہماری یہ مجلسیں تو ناگزیر ہیں (ہمیں اس سے چارہ نہیں ہے) ہم ان مجلسوں میں (روزمرہ کے مسائل پر) گفتگو کرتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر تم نہیں مانتے ہو، بیٹھنا ہی ضروری ہے (یعنی اگر تمہاری یہ مجلسیں ضروری ہیں) تو تم راستے کو اس کا حق دو صحابہ نے عرض کیا راستے کا حق کیا ہے؟ یا رسول اللہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا (غیر محرم کو دیکھنے سے) نظر

نبی رکھنا اور تکلیف دہ باتوں سے باز رہنا (یعنی راہی مسافر کو تکلیف نہ پہنچانا) اور سلام کا جواب دینا، اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة هنا كون ذكر غرض البصر فيه صريحا.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۹۲۰، ومر الحديث ص ۳۳۳۔

تشرح | مقصد کے لئے جلد ششم ص ۳۵۶ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿ بَابُ السَّلَامِ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى ﴾^{۳۲۱۷}

سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے

وَإِذَا خُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا.

اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر جواب دو یا (کم از کم) ویسا ہی جواب دو۔

۵۸۲۲ ﴿ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامَ عَلَى جِبْرِئِيلَ السَّلَامَ عَلَى مِيكَائِيلَ السَّلَامَ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ لِقَائِهِ إِنْ اللَّهُ هُوَ السَّلَامُ لِأَذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامَ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدَ ذَلِكَ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ جب ہم (ابتداء اسلام میں) نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم (تہجد میں) کہتے تھے اللہ پر سلام ہو اس کے بندوں سے پہلے، سلام ہو جبرئیل (علیہ السلام) پر سلام ہو میکائیل (علیہ السلام) پر سلام ہو فلاں فلاں پر، پھر (ایک مرتبہ) جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بلا شبہ اللہ تو خود سلام ہے اس لئے جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو (یہ) کہے التحیات لله الخ (یعنی تمام قوی عبادتیں اور تمام بدنی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں اے پیغمبر آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں (آپ پر نازل ہوتی رہیں) ہم پر سلام اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر (سلام ہو) کیونکہ جب وہ یہ کہے گا تو آسمان اور

زمین کے ہر صالح بندے کو یہ دعا پونچے گی۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبده ورسوله اس کے بعد اختیار ہے جو دعا چاہے پڑھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "ان اللہ هو السلام"۔

تعدو موضعه | والحديث هنا ص ۹۲۰ تا ص ۹۲۱، من الحديث ص ۱۱۵، ايضا ص ۱۱۵، ص ۱۶۰، باقی کے لئے دیکھئے
نصر الباری جلد ۳ ص ۳۲۔

تحقیق و تشریح | ملاحظہ فرمائیے جلد ۳ ص ۳۳۔

﴿باب ۳۲۱۸ تسلیم القلیل علی الکثیر﴾

کم تعداد کی جماعت کا بڑی تعداد والی جماعت کو سلام کرنا

۵۸۲۳ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى

الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ. ﴿

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور گزرنے والا بیٹھے

والے کو سلام کرے اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو سلام کریں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدو موضعه | والحديث هنا ص ۹۲۱، ياتی ص ۹۲۱، ص ۹۲۱، ص ۹۲۱، أخرجه الترمذی فی الاستیذان.

﴿باب ۳۲۱۹ يسلم الراكب على الماشي﴾

سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے

۵۸۲۳ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ

أَنَّهُ سَمِعَ ثَابِتًا مَوْلَى ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَسَلِّمُ الرَّائِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ. ﴿

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا

بیٹھے والے کو اور کم تعداد والا بڑی تعداد والے کو سلام کرے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعداد موضوع | والحديث هنا م ۹۲۱، م م ۹۲۱، و م ۹۲۱، اخرجه مسلم في الادب.

﴿ بَابٌ يُسَلَّمُ الْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ ﴾^{۳۳۲۰}

چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے

۵۸۲۵ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا أَخْبَرَهُ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُسَلَّمُ الرَّابِئُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ. ﴿

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے والے کو اور کم تعداد والے کو کثیر تعداد والوں کو سلام کریں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعداد موضوع | والحديث هنا م ۹۲۱ و مر مرارا.

﴿ بَابٌ يُسَلَّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ ﴾^{۳۳۲۱}

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلَّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

چھوٹا بڑے کو سلام کرے

(یعنی کم عمر والا بڑی عمر والے کو سلام کرنے)۔

اور ابراہیم (ابن طہمان) نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور

گزرنے والا بیٹھنے والے کو اور کم تعداد والے بڑی تعداد والے کو سلام کریں۔
مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة .

تعدیه موضع | والحديث هنا ص ۹۲۱، ومرص ۹۲۱۔

مختصر تشریح | وقال ابراهيم النخ شارج بخاری علامہ کرمانی نے فرمایا "انما قال بلفظ قال النخ یعنی امام بخاری نے حدیثی وغیرہ نہیں کہا چونکہ ابراہیم بن طہمان سے علی سبیل امداد کہہ سنا، حافظ عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ علامہ کرمانی سے غلطی ہوئی ہے کہ سماع ثابت کر رہے ہیں صحیح یہ ہے کہ امام بخاری نے ابراہیم کا زمانہ نہیں پایا ہے امام بخاری کی ولادت سے چھبیس برس قبل ابراہیم کا وصال ہو گیا (فتح الباری ص ۱۱۳ ج ۱)۔

﴿ بَابُ ۳۳۲۲ اِفْشَاءِ السَّلَامِ ﴾

سلام کارواج دینا

(یعنی جو مسلمان بھی ملے ہر ایک کو سلام کرنا)

۵۸۲۶ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُؤَيْدِ بْنِ مَقْرَنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِ بَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَصْرِ الضَّعِيفِ وَعَوْنِ الْمَظْلُومِ وَالْإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ وَنَهَى عَنِ تَخْتِمِ الذَّهَبِ وَعَنِ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ وَعَنِ لُبْسِ الْحَوْبِيِّ وَالذَّبِيحِ وَالْقَسِيِّ وَالِإِسْتَبْرَقِ ﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازب نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سات باتوں کا حکم دیا مریض کی عیادت (تیمارداری) کا اور جنازوں کے پیچھے چلنے کا اور چھینکنے والوں کے جواب دینے کا اور کزور کی مدد کرنے کا اور سلام کے رواج دینے کا (یعنی بکثرت سلام کرنے کا) اور قسم کھانے والے کا قسم کو پوری کرنے کا، اور آنحضرت ﷺ نے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے بھی منع فرمایا اور میٹر (ریشم کی زین) پر سوار ہونے سے اور ریشم، دیباچ، قسی اور استبراق پہننے سے منع فرمایا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمة فى قوله "والإفشاء السلام".

تعدیه موضع | والحديث هنا ص ۹۲۱ مر الحدیث ص ۳۳۱، و ص ۷۷۷، و ص ۸۳۲، و ص ۸۳۳، ہاتھی ص ۹۸۳۔

﴿ بَابُ السَّلَامِ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَعْرِفَةِ ﴾^{۳۳۲۳}

متعارف مسلمان ہو یا غیر متعارف سب کو سلام کرنا

(جاننا پہچانا ہو یا نہ ہو سب کو سلام کرنا (مسلمان ہونے کی وجہ سے)

۵۸۲۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تَطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ. ﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ اسلام کی کونسی خصلت بہتر ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم (مخلوق خدا کو) کھانا کھاؤ اور متعارف و غیر متعارف ہر ایک (مسلمان) کو سلام کرو۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۹۲۱، مر الحديث ص ۶، و ص ۹۔

تشریح | مفصل و مکمل تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص ۲۱۸، اور ص ۲۷۲۔

۵۸۲۸ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُصَدُّ هَذَا وَيُصَدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَذَكَرَ سُفْيَانُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے (خفا رہے) کہ جب دونوں ملیں بھی (آمناسا منا ہو بھی) تو یہ ایک طرف منہ پھیر لے اور دوسرا دوسری طرف منہ پھیر لے اور ان دونوں میں اچھا وہ ہے جو سلام کی ابتدا کرے (پہلے سلام کرے) اور سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ انہوں نے امام زہری سے یہ حدیث تین مرتبہ سنی۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في الجزء الاول للترجمة توخذ من معنى الحديث.

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۹۲۱ و مر الحديث ص ۸۹۷۔

تشریح | وفي حديث ابن مسعود مرفوعا عند الطبرانی والبيهقي في شعبه ان من اشراط الساعة ان يمر الرجل بالمسجد لا يصلى فيه وان لا يسلم الا على من يعرفه (تس).

﴿ بَابُ آيَةِ الْحِجَابِ ﴾^{۳۲۲۳}

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ

آیت حجاب (کے نزول) کا بیان

اخبرنا ابو عبد اللہ الخ صاحب نسخہ علامہ فربری کہتے ہیں کہ ہم سے ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ نے بیان کیا پھر فرمایا حدثنا يحيى بن سليمان الخ.

افادہ: یہ اضافہ یعنی اخبرنا ابو عبد اللہ الخ صرف ہندوستانی نسخہ میں ہے باقی عمدۃ القاری فتح الباری، ارشاد الساری اور کرمانی وغیرہ کسی میں نہیں ہے۔

۵۸۲۹ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَخَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا حَيَاتِهِ وَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَانَ الْحِجَابِ حِينَ أَنْزَلَ وَقَدْ كَانَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ يَسْتَلْبِئِي عَنْهُ وَكَانَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ فِي مُبْتَنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَزِينَبَ بِنْتِ جَحْشِ أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ مِنْهُمْ رَهْطٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالُوا الْمَكْتُ لِقَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ كَيْ يَخْرُجُوا فَمَشَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةَ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ زَيْنَبُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَتَفَرَّقُوا فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةَ عَائِشَةَ فَظَنَّ أَنَّ قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَأَنْزَلَ الْحِجَابَ فَضْرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا.﴾

ترجمہ: ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے انس بن مالک نے خبر دی کہ جب رسول اللہ ﷺ (ہجرت کر کے) مدینہ تشریف لائے تو آپ دس برس کے تھے (یعنی اس وقت میری عمر دس سال کی تھی) پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے باقی دس سالوں میں خدمت کی اور میں پردہ کے حکم کے متعلق سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں کہ کب نازل ہوا اور حضرت ابی بن

کعب (علم اور عمر میں بڑے ہونے کے باوجود) پردہ کے متعلق مجھ سے پوچھا کرتے تھے، پردہ کے حکم کا نزول سب سے پہلے اس وقت ہوا جب رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت جحش سے نکاح کے بعد ان کے ساتھ پہلی خلوت کی تھی نبی اکرم ﷺ ان کے دلہا تھے پھر آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو ولیمہ کی دعوت دی چنانچہ سب نے کھانا کھایا اور چلے گئے لیکن چند حضرات رسول اللہ ﷺ کے پاس رہ گئے اور دیر تک ٹھہرے رہے تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کر باہر نکل گئے اور حضور ﷺ کے ساتھ میں بھی باہر نکل گیا تاکہ باقی حضرات سب نکل جائیں پھر رسول اللہ ﷺ چلتے رہے اور میں بھی حضور اقدس ﷺ کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ حجرہ عائشہ کی چوکھٹ پر پہنچے پھر رسول اللہ ﷺ نے خیال فرمایا کہ وہ لوگ نکل گئے ہیں تو حضور ﷺ واپس لوٹے اور میں بھی حضور اقدس ﷺ کے ساتھ واپس آیا آنحضرت ﷺ جب حضرت زینب کے حجرہ میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہ حضرات ابھی بیٹھے ہیں (آپس میں باتیں کر رہے ہیں) واپس نہیں گئے ہیں آنحضرت ﷺ دوبارہ واپس تشریف لائے اور میں بھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ واپس آیا یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ حجرہ عائشہ کی چوکھٹ پر پہنچے تو خیال فرمایا کہ وہ لوگ نکل چکے ہیں آپ ﷺ پھر واپس لوٹے اور میں بھی حضور اقدس ﷺ کے ساتھ واپس لوٹا تو دیکھا کہ واقعی وہ لوگ نکل چکے ہیں پھر پردہ کی آیت نازل ہوئی اور آنحضرت ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکالیا۔

مطابقہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فانزل الحجاب اى فانزل آية الحجاب.

تعداد موضع | والحديث هنا ص ۹۲۱، تاس ۹۲۲، ومر الحديث في التفسير ص ۷۰۲۔

۵۸۳۰ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو مَجْلَزٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ دَخَلَ الْقَوْمُ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مِنْ الْقَوْمِ وَقَعَدَ بَقِيَّةَ الْقَوْمِ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَالْقَى الْحِجَابَ بَنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ جب نبی اکرم ﷺ نے زینب سے نکاح کیا تو (آنحضرت ﷺ کی دعوت پر) لوگ اندر آئے اور کھانا کھایا پھر بیٹھے باتیں کرتے رہے تو آنحضرت ﷺ اٹھنے کی تیاری کرنے لگے (یعنی آنحضرت ﷺ نے اس طرح اظہار کیا گویا کہ آپ ﷺ اٹھنا چاہتے ہیں تاکہ جو لوگ بیٹھے باتیں کر رہے ہیں وہ سب بھی چلے جائیں) لیکن وہ لوگ نہیں اٹھے جب حضور ﷺ نے یہ دیکھا تو کھڑے ہو گئے جب آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے تو قوم میں سے جن لوگوں کو کھڑا ہونا تھا کھڑے ہو گئے لیکن بعض حضرات اب بھی بیٹھے رہے اور نبی اکرم ﷺ جب اندر داخل ہونے کے لئے تشریف لائے تو دیکھا بعض حضرات اب بھی بیٹھے ہیں (پھر آنحضرت ﷺ واپس ہو گئے) اس کے بعد وہ لوگ بھی اٹھے اور چلے گئے تو

میں نے نبی اکرم ﷺ کو اطلاع دی تو آنحضور ﷺ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے پھر میں نے بھی اندر جانا چاہا تو آنحضور ﷺ نے میرے درمیان اور اپنے درمیان پر وہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اے ایمان والو نبی کے گھر میں مت داخل ہوا۔

مطابقتہ للترجمة | هذا طريق آخر في حديث انس.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص ۹۲۲۔

۵۸۳۱ ﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْجُبْ نِسَاءَكَ قَالَتْ فَلَمْ يَفْعَلْ وَكَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجْنَ لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ قَبْلَ الْمَنَاصِعِ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ وَكَانَتْ امْرَأَةً طَوِيلَةَ فَرَأَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ فَقَالَ عَرَفْتُكَ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَيَّ أَنْ يَنْزَلَ الْحِجَابُ.﴾

ترجمہ | نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطابؓ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کرتے تھے کہ اپنی عورتوں کو پردے کا حکم دیجئے حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے ایسا نہیں کیا (یعنی پردے کا حکم نہیں دیا) اور نبی اکرم ﷺ کی بیویاں رفق حاجت کے لئے صرف رات ہی کے وقت مناصح کی طرف جایا کرتی تھیں ایک مرتبہ حضرت سودہ بنت زمعہ (تفاد حاجت کے لئے رات کے وقت) باہر نکلیں اور یہ بے پردگی عورت تھیں حضرت عمر بن خطابؓ نے انہیں دیکھ لیا اس وقت وہ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے آپؐ نے فرمایا اے سودہ میں نے آپ کو پہچان لیا، حضرت عمرؓ نے اس وجہ سے فرمایا کہ حضرت عمرؓ کو حرص تھی کہ پردے کا حکم نازل ہو جائے (چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرمادیا)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص ۹۲۲، من الحديث ص ۲۶ و ص ۷۰، و ص ۷۸۸۔

تشریح | مکمل تشریح و تفصیل کے لئے مطالعہ کیجئے جلد دوم ص ۳۳، قاص ص ۳۶۔

﴿بَابُ الْإِسْتِذَانِ مِنْ أَجْلِ الْبَصْرِ﴾^{۳۲۲۵}

استیذان (اجازت لینے کا حکم) نظر سے بچنے کے لئے ہے

(یعنی یہ حکم اس لئے دیا گیا تاکہ پرائیویٹ کاموں پر نظر نہ پڑے) واللہ اعلم۔

۵۸۳۲ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَفِظْتُهُ كَمَا أَنَّكَ هَلُنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُبَجْرِ لِي حُجْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَذْرَى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ لِقَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسْتِذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ.﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے حجرہ میں مورخ سے جھانکا (یعنی دیکھا) اور نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت ایک کنگھا تھا جس سے آپ سر مبارک کھج رہے تھے پھر آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو یہ کنگھا تمہاری آنکھ میں چھو دیتا (آنکھ پھوڑ دیتا) استیذان کا حکم تو نظر سے بچنے ہی کے لئے دیا گیا ہے (یعنی اندر داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ اندر کی کوئی پرائیویٹ چیز یا پرائیویٹ حالت نہ دیکھی جائے)۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقتہ الحدیث للترجمہ فی آخر الحدیث.

تقدیر و وضع | والحدیث هنا ص ۹۲۲، مر الحدیث ص ۸۷۷، تاص ۸۷۸، ویاتی ص ۱۰۲۰۔

تشریح | ”حدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَفِظْتُهُ كَمَا أَنَّكَ هَلُنَا“.

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں ”قال سفیان حفظته ای الحدیث من الزهري الخ یعنی سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث زہری سے سن کر اس طرح یاد کی ہے جیسے تم اس وقت یہاں موجود ہو اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے اسی طرح مجھ کو اس حدیث پر یقین ہے محسوس چیز کی طرح۔“

قال اطلع رجل الخ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص الخ۔

قیل هو الحكم بن ابی العاص بن امیة (قس) یعنی مروان کا باپ حکم بن ابی العاص اگر چہ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہو گیا تھا پھر بھی کوئی اچھا آدمی نہ تھا آنحضرت ﷺ نے اس کو طائف جلا وطن کر دیا تھا، ایک قول یہ ہے کہ یہ جھانکنے والا سعد تھا۔ واللہ اعلم

۵۸۳۳ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا أَطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَامِ إِلَيْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَشْقِصٍ أَوْ بِمَشَاقِصٍ لَكَانِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَخْتَلِ الرَّجُلُ لِيَطْعَنَهُ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے کسی حجرے سے جھانکا تو نبی اکرم ﷺ اس کی طرف تیر کا پھل یا کئی پھل لے کر اٹھے (شک راوی) انسؓ کہتے ہیں گویا میں آنحضرت ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ چپکے چپکے بڑھ رہے ہیں کہ اس شخص کی آنکھ میں چھو دیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۹۲۲، ویاتی ص ۱۰۱۷، ص ۱۰۲۰، واخرجه مسلم فی الاستیذان و ابو داؤد

فی الادب.

تشریح | حدیث پاک سے معلوم ہوا اگر کوئی شخص بلا اجازت قصد کسی کے گھر میں جمائے، تو صاحب خانہ اس پر حملہ کر سکتا ہے اور اگر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو صاحب خانہ پر دیت لازم نہیں ہوگی، لیکن بعض حضرات نے اس کو زبردستی پر محمول کیا ہے البتہ اگر بلا قصد واردہ کسی کے گھر پر نظر پڑ جائے تو لاجرح علیہ۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ زِنَا الْجَوَارِحِ دُونَ الْفَرْجِ ﴾^{۳۳۲۶}

شرمگاہ کے علاوہ دوسرے اعضاء کا زنا

۵۸۳۳ ﴿ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنِ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ أَرَ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنِ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزَّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فِزِنَا الْعَيْنِ النَّظْرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمْنَى وَتَشْتَهَى وَالفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ كُلَّهُ وَيُكَذِّبُهُ ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں لَمَم کو اس سے زیادہ کسی چیز سے مشابہ نہیں پاتا جو حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر اس کے زنا کا حصہ لکھ دیا ہے (یعنی زندگی بھر میں جتنے زناہ کرنے والا ہے اس کی تقدیر میں لکھ دیا ہے) جس سے وہ لامحالہ دوچار ہوگا پس آنکھ کا زنا (شہوت سے غیر عورت کو) دیکھنا ہے اور زبان کا زنا بولنا ہے اور آدی کا نفس (دل) آرزو کرتا ہے اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے اور تکذیب کرتی ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "فزنا العين النظر الى آخره".

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۹۲۲، ص ۹۲۳، ویاتی ص ۹۷۸۔

تشریح | نظر بد اور کلام حرام پر زنا کا اطلاق مجازاً ہے چونکہ یہ سب دواعی زنا ہیں۔

ولله در القائل:

چوں بوید بوئے گل خوابد کہ بیند * چوں بیند روئے گل خوابد کہ چیند
جب پھول کی خوشبو سونگتا ہے تو دیکھنا چاہتا ہے، اور جب پھول دیکھ لیتا ہے تو اسے توڑنا چاہتا ہے۔

﴿بَابُ التَّسْلِيمِ وَالِاسْتِیْذَانِ ثَلَاثًا﴾^{۳۳۲۷}

تین مرتبہ سلام کرنا اور تین مرتبہ اجازت چاہنا

۵۸۳۵ ﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
ثُمَّامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ
ثَلَاثًا وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا.﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو سلام کرتے تو تین مرتبہ سلام کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو (زیادہ سے زیادہ) تین مرتبہ فرماتے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للجزء الاول من الترجمة ظاهرة.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص ۹۲۳، ومر الحديث في كتاب العلم ص ۲۰۔

تشریح | پوری تشریح و توضیح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص ۳۳۵، خاص ص ۳۳۶۔

۵۸۳۶ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ
بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذْ جَاءَ
أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَذْعُورٌ فَقَالَ اسْتَأذِنْتُ عَلِيَّ عُمَرُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ وَقَالَ مَا
مَنْعَكَ قُلْتُ اسْتَأذِنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأذَنْ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَتَقِيمَنَّ عَلَيْهِ بَيْنَةٌ
أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ وَاللَّهِ لَا يَقُومُ
مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ
خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ بِهَذَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ آرَادَ عُمَرُ
التَّثْبُتَ لَا أَنْ لَا يُجِيزَ خَبَرَ الْوَاحِدِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا کہ ابو موسیٰ اشعریؓ تشریف لے آئے جیسے

گھبرائے ہوئے ہوں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں حاضر خدمت ہونے کی اجازت چاہی لیکن مجھے اجازت نہیں ملی اس لئے میں واپس لوٹ آیا (پھر حضرت عمرؓ نے دوبارہ بلایا) اور پوچھا کہ (ہمارے پاس آنے میں) آپ کو کیا بات مانع ہوئی؟ میں نے عرض کیا میں نے تین مرتبہ اجازت مانگی اور جب مجھے کوئی جواب نہیں ملا تو میں واپس لوٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جب تم میں سے کوئی کسی سے تین مرتبہ اجازت چاہے اور اسے اجازت نہ ملے تو اسے واپس چلا جانا چاہئے اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا واللہ تمہیں اس حدیث پر گواہ لانا ہوگا (ابوموسیٰ نے مجلس والوں سے پوچھا) کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا ہے جس نے یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے سنی ہو؟ (اور حضرت عمرؓ کے سامنے گواہی دے) حضرت ابی بن کعبؓ نے کہا خدا کی قسم تیرے ساتھ (یعنی ابوموسیٰ کے ساتھ) صرف وہ جائے گا جو سب لوگوں میں چھوٹا (کم عمر) ہوگا ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ میں ہی سب سے چھوٹا تھا چنانچہ میں ان کے ساتھ اٹھ کر گیا اور حضرت عمرؓ سے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ حدیث فرمائی تھی۔

وقال ابن المبارک اور عبد اللہ بن مبارک نے بیان کیا کہ مجھ کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھ سے یزید بن خصیفہ نے بیان کیا انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے کہا کہ میں نے یہ حدیث ابوسعید خدریؓ سے سنی، قال ابو عبد اللہ امام بخاریؒ نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے گواہ لانا کو فرمایا تو اس سے حضرت عمرؓ کا مقصد ثبت تھا یعنی اس حدیث کی مزید تقویت ہو جائے یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ خبر واحد کو (حجت) نہیں مانتے۔
مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للجزء الثانی للترجمة ظاهرة.

تعد موضوع | والحديث هنا ۹۲۳، واخرجه مسلم في الاستيذان ويكفي جلد ثانی ص ۲۱۰ ابو داؤد فی الادب.
توضیح و تشریح | واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعریؓ کو آدمی بھیج کر بلایا ابوموسیٰ نے حضرت عمرؓ کے دروازہ پر پہنچ کر تین بار سلام کیا اور اجازت چاہی حضرت عمرؓ مشغول تھے جواب نہ دے سکے ابوموسیٰ کو جب اجازت نہیں ملی تو یہ واپس! آ کر مجلس میں پہنچ گئے اور چہرے پر گھبراہٹ تھی مجلس والوں نے پوچھا کیا حال ہے؟ جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے:

قلنا ماشانك قال ان عمر ارسل الي ان آتبه فاتيت بابه فسلمت فلانا الخ.
لیکن جب کوئی جواب نہیں ملا تو میں واپس لوٹ آیا حضرت عمرؓ نے ان کو پھر بلایا اور فرمایا ما منعك ان تاتينا ہمارے پاس آنے سے کیا بات مانع ہوئی تو ابوموسیٰ نے کہا رسول اللہ ﷺ کا یہی ارشاد ہے کہ تین مرتبہ استیذان کے بعد جواب نہ ملنے پر لوٹ جانا چاہئے اس پر حضرت عمرؓ نے مزید تقویت حدیث کے لئے گواہ طلب کیا پھر حضرت ابوسعید خدریؓ نے گواہی دی۔

اس کے بعد حدیث کا ترجمہ دیکھئے۔

﴿بَابُ إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فِجَاءَ هَلْ يَسْتَأْذِنُ﴾^{۳۲۲۸}

وقال سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هُوَ إِذْنُهُ.

جب کوئی شخص بلائے پر آیا تو کیا؟ (اندر داخل ہونے کیلئے) اسے بھی اجازت لیننی چاہئے؟

اور سعید بن ابی عمرو نے کہا انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابورافع سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہ یہی (بلا نا ہی) اجازت ہے (اب پھر جدید اجازت ضروری نہیں)۔

تشریح | وهذا التعليق وصله المؤلف في الادب المفرد و ابوداؤد من طريق عبد الاعلى الخ. ابوداؤد ثانی ص ۷۰۵۔

۵۸۳۷ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرِّحٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرِّحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبْنَا فِي قَدَحٍ فَقَالَ أَبَا هُرَيْرَةَ الْحَقُّ أَهْلَ الصُّفَّةِ فَاذْعُهُمْ إِلَىٰ قَالَ فَاتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأُذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (آپ ﷺ کے گھر میں) داخل ہوا آنحضرت ﷺ نے ایک بڑے پیالے میں دودھ پایا تو فرمایا ابو ہریرہ! اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں ان کے پاس پہنچا اور انہیں بلا لایا تو وہ سب آئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی تو انہیں اجازت دی گئی اور وہ لوگ اندر داخل ہوئے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة لاتتاتي الا اذا قلنا ان في الترجمة تفصيلا وهو ان قوله فِجَاءَ هَلْ يَسْتَأْذِنُ يَعْنِي هَلْ جَاءَ مَعَ الرَّسُولِ الدَّاعِي اَوْ جَاءَ وَحْدَهُ بَعْدَ اِعْلَامِ الرَّسُولِ اِيَّاهُ بِالِدَّعَاءِ فَفِي مَجِيئِهِ مَعَ الرَّسُولِ لَا يَحْتَاجُ إِلَى اسْتِئْذَانٍ وَالحديث المعلق محمول عليه فلذلك قال هو اذنه. اس سے تعلیق کے تعارض کا جواب بھی واضح ہو گیا۔

تعد موضوع | والحديث هنا ص ۹۲۳، ياتی مطولا ص ۹۵۵۔

﴿بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى الصَّبِيَّانِ﴾^{۳۲۲۹}

بچوں کو سلام کرنا

۵۸۳۸ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ النَّبَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ

مَالِكُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صَيَّانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ. ﴿
ترجمہ | حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کیا اور کہنے لگے کہ نبی اکرم ﷺ بھی ایسا کرتے تھے (یعنی بچوں کو سلام کرتے تھے)۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدیه موضعہ | والحديث هنا ص ۹۲۳، والحديث اخرجه مسلم والترمذی كلاهما فی الاستیذان والنسائی

﴿باب ۳۳۰ تسلیم الرجال علی النساء والنساء علی الرجال﴾

مردوں کا عورتوں کو سلام کرنا اور عورتوں کا مردوں کو (سلام کرنا)

۵۸۳۹ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ جَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ قَالَ كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ قَلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تُرْسِلُ إِلَيَّ بُضَاعَةً قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ نَخَلٌ بِالْمَدِينَةِ فَتَأْخُذُ مِنْ أَصُولِ السُّلُقِ فَتَطْرَحُهُ فِي قَدِيرٍ وَتُكْرِكُ حَبَاتٍ مِنْ شَعِيرٍ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ انْصَرَفْنَا وَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَدِّمُهُ إِلَيْنَا فَنَفْرَحُ مِنْ أَجْلِهِ وَمَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ. ﴿

ترجمہ | حضرت اہل بن سعد نے بیان کیا کہ ہم جمعہ کے دن خوش ہوا کرتے تھے ابو حازم نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا کس وجہ سے؟ بیان کیا کہ ہماری (قوم میں) ایک بڑھی تھیں جو مقام بضاعہ بھیجا کرتی تھیں، ابن مسلمہ نے کہا کہ بضاعہ مدینہ منورہ میں بھور کا ایک باغ تھا پھر وہ وہاں سے چندر کی جڑیں لاتی تھیں اور اسے ایک ہانڈی میں ڈالتی تھیں اور بھور کے کچھ دانے پیس کر اس میں ملاتی تھیں جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس ہوتے اور انہیں سلام کرتے تو وہ اس پکوان کو ہارے آگے کر دیتی تھیں ہم اس وجہ سے خوش ہوتے تھے اور قیلولہ اور دوپہر کا کھانا جمعہ کے بعد ہی کرتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "ونسلم عليها".

تعدیه موضعہ | والحديث هنا ص ۹۲۳، مر الحدیث ص ۱۲۸، وص ۳۱۶، وص ۸۱۲۔

تحقیق الفاظ | السُّلُقُ: بكسر السين المهملة چندر۔ تُكْرِكُ: بضم الفوقیہ وفتح الكاف وسكون الراء بعدها كاف اخرى مكسورة بمعنى تطحن یعنی دانہ پینا۔

۵۸۴۰ ﴿حَدَّثَنَا ابْنُ مِقَاتٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا عَائِشَةُ هَذَا جَبْرَيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحِمَتْهُ اللَّهُ
تَرَى مَا لَا تَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَقَالَ يُونُسُ
وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَبَرَكَاتُهُ ۞

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ یہ جبرئیل ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں
عائشہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا وعلیہ السلام ورحمة اللہ آپ دیکھتے ہیں ان چیزوں کو جو ہم نہیں دیکھتے
عائشہ کی مراد رسول اللہ ﷺ تھے۔ تابعہ الخ: معمر کے ساتھ اس حدیث کو شعیب اور یونس اور نعمان نے بھی زہری سے
روایت کی اور یونس و نعمان کی روایت میں وبرکاتہ کا اضافہ ہے۔

مطابقتہ للترجمة | بظاہر اس حدیث کی مطابقت ترجمۃ الباب سے مشکل ہے کیونکہ فرشتے نہ مرد ہیں اور نہ عورت؟
جواب یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے پاس دجیہ کلبی کی شکل میں آیا کرتے تھے اور حضرت
دجیہ مرد تھے تو ان کا حکم بھی مرد کا ہوا اور حدیث سے مرد کا عورت کو عورت کا مرد کو سلام کرنا ثابت ہو گیا وبہذا الاعتبار
تتانی المطابقة و ادنی المطابقة کاف فی باب التراجم۔

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص ۹۲۳، مر الحدیث ص ۴۵۷، ص ۵۳۲، ص ۹۱۵، یاتی ص ۹۲۳۔

﴿ بَابٌ ۳۳۱ إِذَا قَالَ مَنْ ذَا فَقَالَ أَنَا ۞ ﴾

جب کسی نے پوچھا کہ کون صاحب ہیں؟ دوسرے نے کہا میں (یعنی نام نہ بتائے)

(یعنی گھروالے نے آنے والے سے پوچھا آپ کون صاحب ہیں اس نے صرف انا کہا اور نام نہیں بتایا)۔
۵۸۳۱ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ
قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي
فَدَقَّقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهَا ۞

ترجمہ | محمد بن منکدر نے بیان کیا کہ میں نے جابرؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میرے والد پر قرض تھا اس سلسلے میں میں نبی
اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے دروازہ کھٹکھٹایا آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کون صاحب ہیں؟ میں نے
عرض کیا ”میں“ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا ”میں، میں“ گویا حضور ﷺ نے اس جواب کو ناپسند فرمایا (آپ ﷺ نے لفظ انا
کو ناپسند فرمایا کیونکہ بسا اوقات صرف میں ہوں سے صاحب خانہ پہچان نہیں سکتا اس لئے جواب میں اپنا نام بتانا چاہئے)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

پڑھی (یعنی تمہاری نماز واجب الاعادہ ہے اس لئے دوبارہ پڑھو) چنانچہ انہوں نے نماز پڑھی اور دوسری مرتبہ یا اس کے بعد (یعنی تیسری مرتبہ) عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے سکھا دیجئے آنحضور ﷺ نے فرمایا جب تم نماز کے لئے اٹھنے لگو تو پہلے پورے طور پر وضو کرو اس کے بعد قبلہ رو ہو کر تکبیر (اللہ اکبر) کہو اس کے بعد قرآن مجید میں سے جو تمہارے لئے آسان ہو وہ پڑھو پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع کی حالت میں اطمینان ہو جائے پھر (رکوع سے) سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان پیدا ہو جائے پھر سر اٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر اپنی پوری نماز میں اسی طرح کرو۔

قال ابو اسامة العی: ابو اسامة نے اخیر لفظ "حتی تطمنن جالسا کی جگہ حتی تستوی قائما کہا یعنی دوسرے سجدے کے بعد پھر سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا کھڑے ہو جاؤ (اس میں جلسہ استراحت کا ذکر نہیں ہے اور پہلا جملہ حتی تطمنن جالسا سے جلسہ استراحت کا ثبوت ہوتا ہے)۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "وعليك السلام".

تعد موضوع | والحديث هنا من ۹۲۳، من الحديث من ۱۰۴، و ۱۰۹، یاتی من ۹۸۶۔

تشریح | ملاحظہ فرمائیے لہر الباری جلد سوم ص ۴۷۶۔

۵۸۳۳ ﴿ حَدَّثَنِي ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَرَفَعَ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر سجدے سے سر اٹھا اور اطمینان سے بیٹھ جا۔

اختصره البخاری ههنا وساقه فی کتاب الصلوة بتمامه.

﴿ بَابٌ ۳۲۳۳ إِذَا قَالَ فُلَانٌ يُقْرُئُكَ السَّلَامَ ﴾

جب کوئی (کسی سے) کہے کہ فلاں تمہیں سلام کہتا ہے

۵۸۳۳ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيْلَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا وعلیہ السلام ورحمة اللہ.

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعمیر و وضع | و الحدیث هنا ص ۹۲۳، مر الحدیث ص ۹۲۳۔

﴿باب التَّسْلِيمِ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ﴾^{۳۲۳۳}

ایسی مجلس میں سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک سب مخلوط ہوں

۵۸۳۵ ﴿حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ
بِنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ
إِكَاثٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَذَكِيَّةٌ فَارْدَفَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي
الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَةَ الْأَوْثَانَ وَالْيَهُودِ وَفِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنْتِ سَلُولٍ وَفِي
الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ حَمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي أَنْفَةَ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَيِّرُوا عَلَيْنَا لَسَلَّمْ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنْتِ سَلُولٍ أَيُّهَا
الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى
رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْضُصْ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ اغْشَيْنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نَحِبُ
ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَلَّوْا فَلَمَّ يَزِلُّ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ
أَيُّ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اعْفُ
عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ لَوْ أَنَّ اللَّهَ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ وَلَقَدْ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ
الْبَعْرَةَ عَلَى أَنْ يَتَوَجَّوهُ فَيُعَصِّبُوهُ بِالْعَصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ
بِذَلِكَ لِذَلِكَ لَعَلَّ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت اسامہ بن زید نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان تھا اور اس کے نیچے
فدک کا بنا ہوا موٹا کپڑا تھا آنحضور ﷺ نے اپنے پیچھے اسامہ بن زید کو بٹھایا اور آپ ﷺ بنی حارث بن خزرج میں حضرت
سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے اور یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے (اسامہ نے بیان کیا کہ)
آنحضور ﷺ ایک مجلس سے گزرے جس میں مسلمان، بت پرست مشرکین اور یہود سب ہی شریک تھے اور عبد اللہ بن ابی

ابن سلول (مناقیق) ان شرکار میں موجود تھا اور مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے پھر جب سواری (کی ٹاپوں) کا گرد مجلس پر پڑا تو عبداللہ بن ابی نے اپنی چادر سے اپنی ناک چھپائی پھر کہا ہمارے اوپر گرد و غبار نہ اڑاؤ پھر نبی اکرم ﷺ نے مجلس والوں کو سلام کیا اور ٹھہر گئے اور اتر کر اللہ کی طرف بلایا اور ان کے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کی تو عبداللہ بن ابی ابن سلول کہنے لگا اے جناب (جو کلام آپ نے پڑھ کر سنایا ہے) اس سے بہتر کوئی دوسرا کلام ہو نہیں سکتا (قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کا یہ بھی قائل تھا) اگر یہ حق ہے جو آپ کہتے ہیں تو بھی ہماری مجلسوں میں آکر اس کلام کے ذریعہ ہمیں تکلیف نہ پہنچائیے آپ اپنے گھر جائیے اور جو لوگ ہم میں سے آپ کے پاس پہنچیں اس سے بیان کیجئے اس پر حضرت ابن رواحہ نے کہا یا رسول اللہ! ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کیجئے کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں پھر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تو تو میں میں ہونے لگی یہاں تک کہ ایک دوسرے پر حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا لیکن نبی اکرم ﷺ انہیں برابر خاموش کراتے رہے (جب لوگ خاموش ہو گئے اور معاملہ رفع دفع ہو گیا) تو حضور ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو گئے یہاں تک کہ حضرت سعد بن عبادۃ کے یہاں پہنچ گئے اور فرمایا اے سعد! تم نے نہیں سنا جو ابو حباب نے کہا آپ ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ عبداللہ بن ابی نے یہ باتیں کہیں ہیں حضرت سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے اور رد گذر فرمائیے خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو دیا ہے وہ آپ کو دیا (یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم سب کا سردار بنایا ہے) بلاشبہ اس شہر (مدینہ منورہ) والوں نے (آپ کی ہجرت اور انصار کے ایمان سے پہلے) اس پر اتفاق کر لیا تھا کہ اسے (عبداللہ بن ابی کو) تاج پہنادیں اور (شاہی) عمامہ اس کے سر پر باندھ دیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ کو اسی حق کے ذریعہ جو اللہ نے آپ کو دیا ہے ختم کر دیا تو اس کو اس حق سے حسد ہو گیا اور اسی وجہ سے اس نے یہ معاملہ کیا ہے جو آپ ﷺ نے دیکھا چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے اسے معاف کر دیا۔

مطابقاً للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "حتى مر في مجلس فيه اخلاط من المسلمين والمشركين عبدة الاوثان واليهود، وفي قوله فسلم عليهم النبي صلى الله عليه وسلم. **تعدیه ووضعه** | والحديث هنا ۵۲۳، ۵۲۵، ۴۱۹، ۶۵۵، ۶۵۶، ۸۳۵، ۸۸۲، ۹۱۶۔

﴿بَابُ ۲۳۳۵ مِنْ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَيَّ مِنْ اِقْتَرَفَ ذَنْبًا...﴾

... وَلَمْ يُوَدِّ سَلَامَهُ حَتَّى تَعَيَّنَ تَوْبَتُهُ وَإِلَى مَتَى تَعَيَّنَ تَوْبَةُ الْعَاصِي وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا تُسَلِّمُوا عَلَيَّ شَرِبَةَ الْخَمْرِ.

جس نے گناہ کے مرتکب کو سلام نہیں کیا

اور اس وقت تک اس کے سلام کا جواب بھی نہیں دیا جب تک اس کا توبہ کرنا ظاہر نہ ہو جائے، اور گنہگار کی توبہ کب

ظاہر ہوتی ہے؟ اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ شراب پینے والوں کو سلام نہ کرو۔

۵۸۳۶ ﴿حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ جِئْنَا تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ وَنَهَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا وَآتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ عَلَيْهِ فَاقُولُ لِي نَفْسِي هَلْ حَرَكْتُ شَفْتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا حَتَّى كَمَلْتُ خَمْسُونَ لَيْلَةً وَأَذَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا جِئْنَا صَلَّى الْفَجْرَ﴾

ترجمہ | حضرت کعب بن مالکؓ (اس وقت کا واقعہ) بیان کرتے تھے جب وہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے (غزوہ تبوک میں شریک نہیں ہو سکے تھے) اور رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت کر دی تھی اور میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتا تھا اور اپنے دل میں سوچتا (اندازہ لگاتا) کہ میرے سلام کے جواب میں آپ ﷺ نے اپنے لبہاں مبارک ہلائے یا نہیں، یہاں تک کہ (مجھ پر اس طرح) پچاس راتیں گزر گئیں اور نبی اکرم ﷺ نے اللہ کی بارگاہ میں ہماری توبہ کے قبول کئے جانے کا نماز فجر کے بعد اعلان کیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة تؤخذ من معنى الحديث اى ترك السلام وتترك رد السلام. **تعداد موضوعہ** | او الحدیث هنا ص ۹۲۵، مر الحدیث ص ۴۱۴، وص ۵۰۲، وص ۵۵۰، وص ۶۳۳، وص ۶۷۴، وص ۶۷۵، وص ۶۷۶، یاتی ص ۹۹۰، وص ۱۰۷۳، تلك عشرة كاملة.

تشریح | مفصل تشریح کے لئے حدیث کعب بن مالکؓ کا ترجمہ پڑھئے جلد ہشتم ص ۲۰۲۔ اور تشریحات دیکھئے ص ۵۰۸ تا ص ۵۰۹۔

﴿بَابُ كَيْفِ الرَّدِّ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ السَّلَامِ﴾^{۳۳۳۶}

ذمیوں کے سلام کا جواب کس طرح دے

مختصر تشریح | شروع معتمدہ معتبرہ مثلاً عمدة القاری، ارشاد الساری اور کرمانی میں ہے: "کیف یرد علی اہل الذمۃ السلام" ذمیوں کے سلام کا جواب کس طرح دیا جائے؟ فتح الباری میں ہے: کیف یرد علی اہل الذمۃ بالسلام.

ترجمۃ الباب میں لفظ کیف سے اشارہ ہے کہ مسلمانوں کے سلام کے جواب میں اور کافروں کے جواب میں فرق ہوگا اور جواب دینا ممنوع نہیں کیونکہ ارشاد الہی ہے: وَإِذْ حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا الْآيَةُ سوره نساء ۸۶۔

اس آیت کے عموم سے بعض علماء نے جواب دینا لازم قرار دیا ہے، وقال ابن بطلال قال قوم رد السلام علی اهل الذمة فرض لعموم قوله تعالى: "وَإِذَا حَيَّعْتُمُ الْآيَةَ" وقال عطاء الاية مخصوصة بالمسلمين فلا يرد السلام على الكافر" (عمدہ)

۵۸۳۷ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُزْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَفَهَّمْتُهَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا "السام عليك (تمہیں موت آئے) میں ان کی بات سمجھ گئی اور میں نے کہا عليكم السام واللعة" اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ صبر سے کام لو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ان کا جواب دے دیا تھا وعلیکم (تمہیں بھی)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه كيفية رد السلام على اهل الذمة.

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۹۲۵، من الحديث ص ۴۱۱، ص ۸۹۰، ص ۸۹۱، ص ۶۳۶، ص ۹۳۷، ياتی ص ۱۰۲۳ ۵۸۳۸ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہیں یہودی سلام کریں اور انہیں سے کوئی اگر السام عليك کہے تو تم اس کے جواب میں صرف وعلیک کہہ دیا کرو، (ای وعلیک الموت ایضا ای نحن وانتم فيه سواء کلنا نموت)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه كيفية رد السلام على اهل الذمة.

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۹۲۵، ویاتی ص ۱۰۲۳۔

۵۸۳۹ ﴿حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِنِ أَنَسِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم اس کے جواب میں صرف وعلیکم کہو۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ للحديث للترجمة مثل المطابقة المذكورة في الحديث السابق.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۹۲۵، وبالنسبة للحديث ص ۱۰۲۳، بطوله

﴿بَابٌ مِّنْ نَّظَرٍ فِي كِتَابٍ مَّنْ يُحَذِّرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ لِيَسْتَبِينَ أَمْرَهُ﴾^{۲۳۳۷}

جس نے حقیقت حال معلوم کرنے کیلئے ایسے شخص کا خط دیکھا

جس میں مسلمانوں کے خلاف کوئی بات تھی۔

(مطلب یہ ہے کہ جس خط سے مسلمانوں کو اندیشہ ہو اس خط کو منگوا کر دیکھنا تاکہ اس کی اصل حقیقت معلوم ہو)۔
 ۵۸۵۰ ﴿حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَرَّامِ وَأَبَا مَرْثَدَةَ الْغَنَوِيُّ وَكُنَّا فَارِسَ لِقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى
 تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاحٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ
 إِلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ فَأَذْرُكُنَّهَا تَسِيرَ عَلِيٍّ جَمَلٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكَ قَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَأَلْخَنَّا بِهَا فَأَبْتَعْنَا فِي
 رَحْلِهَا لَمَّا رَجَدْنَا شَيْئًا قَالَ صَاحِبَاتِي مَا تَرَى كِتَابًا قَالَ قُلْتُ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي يُخْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَا جَرَدَنِكَ قَالَ
 فَلَمْ رَأَتْ الْجَدُّ مِنِّي أَهْوَتْ بِيَدِهَا إِلَى حُجْرَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ
 الْكِتَابَ قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ يَا
 حَاطِبُ عَلَيَّ مَا صَنَعْتَ قَالَ مَا بِي إِلَّا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَمَا غَيَّرْتُ وَلَا بَدَّلْتُ
 أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهَا عَنِّي وَمَالِي وَلَيْسَ مِنِّي مِنْ أَصْحَابِكَ
 هُنَاكَ إِلَّا وَلَهُ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنِّي وَمَالِهِ قَالَ صَدَقَ فَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا قَالَ فَقَالَ
 عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَذَعْنِي فَلَا ضَرْبَ عُنُقَةٍ قَالَ فَقَالَ
 يَا عُمَرُ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدْ أَطَّلَعَ عَلَيَّ أَهْلَ بَدْرٍ فَقَالَ اَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجِبَتْ

لَكُمْ الْجَنَّةُ قَالَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت علیؑ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اور حضرت زبیر بن عوام اور ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہم کو بھیجا ہم سب گھوڑ سوار تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم لوگ جاؤ یہاں تک کہ جب روضہ خان (جو مدینہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان شفتالو کا باغ ہے) پر پہنچو گے تو وہاں مشرکین کی ایک عورت (سارہ نامی) ملے گی اس کے پاس حاطب بن بلتعہ کا ایک خط ہوگا جو مشرکین مکہ کو بھیجا گیا ہے حضرت علیؑ نے بیان کیا کہ ہم نے اس عورت کو پالیا وہ اپنے اونٹ پر جا رہی تھی اور وہ عورت اسی مقام پر ملی جہاں رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا حضرت علیؑ نے بیان کیا کہ ہم نے (اس عورت سے) کہا وہ خط جو تم ساتھ لے جا رہی ہو کہاں ہے؟ کہنے لگی کہ میری پاس کوئی خط نہیں ہے پھر ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھایا اور اس کے کجاہہ میں تلاش کیا لیکن ہم نے کچھ نہیں پایا (یعنی کوئی خط نہیں ملا) میرے دونوں ساتھیوں نے کہا ہم تو کوئی خط نہیں دیکھتے ہیں علیؑ نے بیان کیا کہ ہم نے کہا مجھے یقین ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بات غلط نہیں ہو سکتی ہے قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے تم ضرور خط نکالو ورنہ تجھے ننگا کر دوں گا بیان کیا کہ جب عورت نے میرا سخت رویہ دیکھا تو اس نے اپنے نیفہ (ازار باندھنے کی جگہ) کی طرف ہاتھ بڑھایا حالانکہ وہ ایک چادر سے کمر باندھے ہوئے تھی پھر اس نے خط نکالا بیان کیا کہ ہم اس خط کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرت ﷺ نے (حاطبؓ سے) فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے اس حرکت پر آمادہ کیا؟ (تم نے ایسی حرکت کیوں کی؟) حاطب نے عرض کیا (واللہ) یہ وجہ ہرگز نہیں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر میرا ایمان نہیں رہا اور میرے اندر نہ کوئی تغیر ہوا ہے اور نہ تبدیلی آئی ہے، میرا مقصد (خط بھیجنے سے) صرف یہ تھا کہ قریش پر میرا ایک احسان ہو جائے اور احسان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میرے اہل و مال (جو مکہ میں رہ گئے ہیں) ان سے ضرر کو دفع کرے آپ ﷺ کے جتنے صحابہ (مہاجر) یہاں ہیں ان کے مکہ میں ایسے افراد ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کے مال اور اہل کی حفاظت کرائے گا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے سچ کہہ دیا ہے اب تم لوگ ان کے بارے میں سوائے خیر کے اور کچھ نہ کہو گے، بیان کیا کہ اس پر حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ اس شخص نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں، بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے عمر! تمہیں کیا معلوم اللہ بدر کی لڑائی میں شریک صحابہ کی زندگی پر مطلع تھا اس کے باوجود کہا "اعملوا ما شئتم فقد وجبت لكم الجنة" بیان کیا کہ اس پر عمرؓ کی آنکھیں اشک آلود ہو گئیں اور فرمایا اللہ ورسولہ اعلم (اللہ اور اللہ کے رسول ہی جانتے ہیں)

مطابقتہ للترجمہ | مطابقتہ الحدیث للترجمة من حیث ان فی بعض طرقه فتح الكتاب والنظر فیہ من

غیر اذن صاحبہ لیستین امرہ.

تعداد موضوعہ | والحديث هنا ص ۹۲۵، ومر الحديث ص ۴۲۲، ص ۴۳۳، ص ۵۶۷، ص ۶۱۴، ص ۷۲۶، یاتی

ص ۱۰۲۵۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری کتاب المغازی جلد ہفتم ص ۳۹۔

11/21

﴿بَابٌ كَيْفَ يُكْتَبُ الْكِتَابُ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ﴾^{۳۳۸}

اہل کتاب کو کس طرح خط لکھا جائے؟

۵۸۵: ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُثَيْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاسُفِيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تُجَارًا بِالشَّامِ فَاتَوَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَبَازَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ السَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ.﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ انہیں ابوسفیان بن حربؓ نے خبر دی کہ ہرقل نے قریش کے چند افراد کے ساتھ انہیں بلا بھیجا یہ لوگ تجارت کی غرض سے ملک شام گئے تھے (اس وقت شام کا ملک ہرقل ہی کے پاس تھا) پھر سب لوگ ہرقل کے پاس آئے پھر پورا واقعہ بیان کیا بیان کیا کہ پھر ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوا لیا اور وہ پڑھا گیا دیکھا کہ اس خط میں یہ لکھا ہوا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) الخ (بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد ﷺ) کی طرف سے جو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے عظیم روم ہرقل کی طرف سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کی اتباع کی اما بعد۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قوله "بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد عبد اللہ

الی آخرہ" فان فیہ اعلاماً کیف یکتب الی اهل الکتاب.

تعدو ووضعه | والحدیث ہنا ص ۹۲۶، مر الحدیث ص ۴، ص ۱۳، ص ۳۶۸، ص ۳۹۳، وغیرہ۔

باقی کے لئے نصر الباری اول ص ۱۵۵ کا ضرور مطالعہ کیجئے آخر جہ الترمذی ج: ۲ ص: ۹۶۔

تشریح | مفصل و مکمل تشریح کے لئے ص ۱۵۶ نصر الباری اول دیکھئے۔

﴿بَابٌ بِمَنْ يُبْدَأُ فِي الْكِتَابِ﴾^{۳۳۹}

وقال الليث حدثني جعفر بن زبيعة عن عبد الرحمن بن هرمز عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ذكر رجلا من بني إسرائيل اخذ خشبة فنقرها

فَادْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ
سَمِعَ أَبَاهُ رِيْزَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجَرَ خَشْبَةً لَفَجَعَلَ الْمَالَ لِي
جَوْفَهَا وَكَتَبَ إِلَيْهِ صَحِيفَةً مِنْ فُلَانٍ إِلَى فُلَانٍ.

خط کس کے نام سے شروع کیا جائے

(یعنی خط میں پہلے کاتب کا اپنا نام لکھے یا مکتوب الیہ کا؟) اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا
انہوں نے روایت کی عبد الرحمن بن ہرمز سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آنحضرت ﷺ
نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا کہ انہوں نے ایک لکڑی لی اور اس میں سوراخ کیا اور اس سوراخ میں ہزار دینار اور
ایک خط اپنے صاحب (جس سے قرض لیا تھا) کے نام رکھ دیا، اور عمر بن ابی سلمہ نے بیان کیا کہ ان سے ان کے والد نے
اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے
ایک لکڑی میں سوراخ کر کے اس کے اندر مال (ہزار اشرفی) اور ان کے پاس ایک خط لکھا کہ فلاں کی طرف سے فلاں کو
لے (پہلے کاتب کا نام لکھا)۔

(اس تعلق کو امام بخاری نے الادب المفرد میں موصولاً نقل کیا ہے)۔

باقی کے لئے نصر الباری جلد پانچ ص ۱۶۳ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ قَوْمُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: کہ اپنے سردار کے لئے اٹھو

۵۸۵۲ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ
حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَهْلَ قَرِيظَةَ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ فَارَسَلِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فَجَاءَ فَقَالَ قَوْمُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ قَالَ خَيْرِكُمْ فَقَعَدَ عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ
مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسَبِّحُ ذَرَارِيَهُمْ فَقَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِمَا حَكَمَ بِهِ الْمَلِكُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
أَلْهَمَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ مِنْ قَوْلِ أَبِي سَعِيدٍ إِلَى حُكْمِكَ﴾

ترجمہ | حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ بنی قریظہ کے یہودی حضرت سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہو کر

(قلعہ سے) اتر آئے تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعدؓ کو بلا بھیجا چنانچہ وہ آئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ یا (شک راوی) فرمایا تم اپنے میں سے افضل کے لئے کھڑے ہو جاؤ پھر حضرت سعدؓ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ گئے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا یہ لوگ تمہارے فیصلے پر آمادہ (راضی) ہیں سعدؓ نے فرمایا پھر میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں سے جو جنگ کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں، ورتوں کو قید کر لیا جائے اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم نے وہی فیصلہ کیا جو اللہ کا حکم تھا قال ابو عبد اللہ امام بخاریؒ نے بیان کیا کہ میرے بعض اصحاب نے ابو الولید کے واسطے سے ابوسعیدؓ کا قول نزلوا علی حکمک کے بجائے الی حکمک نقل کیا ہے۔

مطابق الترجمة للحديث للترجمة "الترجمة من بعض الحديث كما ترى".

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص ۹۲۶، وص ۴۲۷، وص ۵۳۶، وص ۵۹۱۔

تشریح | غزوہ بنی قریظہ کی تفصیل کے آٹھویں جلد کتاب المغازی دیکھئے ص ۱۷۱۔

﴿بَابُ الْمَصَافِحَةِ﴾^{۳۳۱}

قال ابن مسعودٍ عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُدَ وَكَفَى بَيْنَ كَفَيْهِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ إِذَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يُهْرُؤِلُ فَصَالَحَنِي وَهَنَانِي.

مصافحہ کا بیان

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے تشہد سکھایا اس طرح کہ میرا ہاتھ آنحضور ﷺ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا، اور کعب بن مالکؓ نے بیان کیا کہ مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اتنے میں حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ اٹھ کر بڑی تیزی سے میری طرف بڑھے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور (توبہ کے قبول ہونے پر) مجھے مبارک باد دی۔

(حضرت ابن مسعودؓ کی آئندہ باب میں حدیث موصولاً آرہی ہے)۔

۵۸۵۳ ﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسِ أَكَانَتْ

الْمَصَافِحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ.﴾

ترجمہ | قتادہ بن دعامہ (تابعی) نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کیا مصافحہ کا دستور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۹۲۶، ترمذی جلد ثانی ص ۹۷۔

تشریح | المصافحة وهي مفاعلة من الصاق الكف بالكف والقبال الوجه الخ (عمدہ)۔

یعنی مصافحہ باب مفاعلت سے ہے اس کے معنی ہیں ^{تھیلی کو تھیلی سے ملانا اور چہرے پر نظر کرنا}، قال الکرمانی ای

الاخذ باليد وهو مما يوكد المحبة.

۵۸۵۳ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيُّوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي

أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﴿

ترجمہ | عبد اللہ بن ہشام نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اور آنحضرت ﷺ حضرت عمر بن خطاب کے ہاتھ

پکڑے ہوئے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وهو آخذ بيد عمر فإنه هو المصافحة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۹۲۶، مر الحديث ص ۵۲۲، ياتي ص ۹۸۱۔

﴿بَابُ ۳۳۲۲ِ الْآخِذِ بِالْيَدَيْنِ﴾

وَصَافِحَ حَمَادُ بْنُ زَيْدِ ابْنِ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ.

دونوں ہاتھوں کو پکڑنا

(یعنی مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا) اور حماد بن زید نے عبد اللہ بن مبارک سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

۵۸۵۵ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفٌ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَخْبَرَةَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفَى بَيْنَ كَفَيْهِ التَّشَهُدُ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

التَّحِيَّاتِ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتِ وَالطَّيِّبَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرِ آئِنَا فَلَمَّا قَبِضَ قُلْنَا السَّلَامَ عَلَىٰ يَغْنَىٰ عَلَىٰ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد سکھلایا اس وقت میرا ہاتھ آپ ﷺ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا (اس طرح سکھایا) جس طرح آپ ﷺ مجھ کو قرآن مجید سکھایا کرتے تھے، ”التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ..... فَاَعْبُدْهُ وَرَسُولَهُ“ اور آنحضرت ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے (یعنی یہ تشہد ہم اس وقت پڑھا کرتے تھے) جب آپ ﷺ کی وفات ہوگئی تو ہم السَّلَامُ عَلَيْكَ (یعنی بجائے خطاب کے صیغہ کے اس طرح پڑھنے لگے السَّلَامُ عَلٰی النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

معلوم ہوا کہ مصافحہ دونوں ہاتھ سے سنت ہے، جیسا کہ عبد اللہ بن مسعودؓ کی حدیث سے معلوم ہوا کہ میری ہتھیلی آنحضرت ﷺ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی جب کسی سے مصافحہ کیا جائے گا تو ہر ایک کی ہتھیلی دوسرے کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان ہوگی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”وكفى بين كفيه“ وهو الاخذ باليدين.

تعدو ووضعه | والحديث هنا ص ۹۲۶، من الحديث ص ۱۱۵، باقی مواضع کے لئے نیز تشریح کے لئے ملاحظہ فرمائے لہر الباری جلد چہارم ص ۳۳ تا ۳۴۔

الحمد للہ آج پچیسواں پارہ ختم ہوا، ۶ رجب المرجب ۱۴۲۷ھ

(چھیواں پارہ)

﴿بَابُ الْمُعَانِقَةِ﴾^{۳۳۳۳}

وقول الرجل كيف أصبحت.

معانقہ کا بیان

اور کسی شخص کا دوسرے سے یہ پوچھنا تم نے صبح کیسے گذاری۔

تشریح | معانقہ: گلے ملنا، گلے لگانا، معانقہ مصدر از باب مفاعلت عنق بمعنی گلاجم اعناق.

قول الرجل: عطف ہے معانقہ پر ای باب فی قول الرجل.

۵۸۵۶ ﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْسَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الْأَلْدَى تُوَفِّي فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا حَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ بَارِتًا فَأَخَذَ بِيَدِهِ الْعَبَّاسُ فَقَالَ آلا تَرَاهُ آلا تَرَاهُ أَنْتَ وَاللَّهِ بَعْدَ الثَّلَاثِ عَبْدُ الْعَصَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَتَوَفَّى فِي وَجَعِهِ فَإِنِّي لَأَعْرِفُ فِي وَجُوهِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمَوْتَ فَادْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْهُ لِمَنْ يَكُونُ الْأَمْرُ فَإِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا أَمَرْنَا فَاَوْضَى بِنَا قَالَ عَلِيُّ وَاللَّهِ لَئِنْ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَنْعُنَاهَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ أَبَدًا لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا.﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ حضرت علی بن ابی طالبؓ نبی اکرمؐ کے یہاں سے نکلے اس مرض میں جس میں آنحضورؐ کی وفات ہوئی تھی لوگوں نے پوچھا اے ابوالحسن (حضرت علیؓ کی کنیت) رسول اللہؐ نے کس حال میں صبح کی؟ (یعنی آج کیا حال ہے؟) حضرت علیؓ نے کہا بجز اللہ آج آپ اچھے ہیں پھر عباسؓ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کیا تم آنحضورؐ کو دیکھتے نہیں خدا کی قسم تم تین دن کے بعد لاٹھی کے غلام (مکھوم) ہو گے اور خدا کی قسم میں

سمجھتا ہوں (ایسے آثار نظر آرہے ہیں) کہ رسول اللہ ﷺ اس بیماری میں وفات پا جائیں گے میں بنی عبدالمطلب کے چہروں پر موت کے آثار کو خوب پہنچاتا ہوں اس لئے تم ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو تاکہ ہم آپ ﷺ سے دریافت کر لیں کہ یہ معاملہ کس کے ہاتھ میں ہوگا (یعنی آپ کے بعد خلافت کسے ملے گی؟) تو اگر ہم (بنی ہاشم) میں ہوگی تو ہمیں معلوم ہو جائے گا اور اگر ہمارے غیر میں ہوگی تو ہم حضور اکرم ﷺ سے عرض کریں گے تاکہ حضور ﷺ ہمارے بارے میں کچھ وصیت کر دیں حضرت علیؑ نے کہا واللہ اگر ہم نے حضور اقدس ﷺ سے خلافت کی درخواست کی اور آنحضور ﷺ نے منع کر دیا تو لوگ ہمیں کبھی نہ دیں گے میں تو رسول اللہ ﷺ سے اس (خلافت) کے متعلق کبھی نہیں پوچھوں گا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة تؤخذ من قوله كيف اصبح رسول الله ﷺ

تعد موضوعه | والحديث هنا م ۹۲۷، ومر الحديث م ۶۳۹۔

تشرح | ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ہفتم کتاب المغازی م ۵۳۶۵۳۵۔

﴿بَابُ ۳۳۳ مِنْ أَجَابَ بَلِيِّكَ وَسَعْدِيكَ﴾

جس نے لبیک و سعیدیک سے جواب دیا

(یعنی جب کوئی پکارے، بلائے تو جواب میں لبیک (حاضر ہوں) اور سعیدیک خدمت و اطاعت کے لئے مستعد۔)

۵۸۵۷ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبِيْكَ وَسَعْدِيْكَ ثُمَّ قَالَ مِثْلَهُ فَلَمَّا هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قُلْتُ لَا قَالَ حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً لَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبِيْكَ وَسَعْدِيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ إِلَّا يَعْبُدِيَهُمْ﴾

ترجمہ | حضرت معاذ بن جبلؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی سواری پر آنحضور ﷺ کے پیچھے سوار تھا آنحضور ﷺ نے فرمایا اے معاذ! میں نے کہا لبیک و سعیدیک (حکم کی بجا آوری کیلئے ہمیشہ حاضر ہوں) پھر آنحضور ﷺ نے اسی طرح تین مرتبہ مجھے مخاطب کیا پھر فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اس کے بعد آنحضور ﷺ تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا اے معاذ! میں نے کہا لبیک و سعیدیک آپ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب وہ یہ کر لیں (شرک سے بچتے رہیں) تو بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ دے (یعنی ہمیشہ دوزخ میں نہ رکھے)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لبيك وسعيدك".

تعریضاً | والحديث هنا ص ۹۲۷، مر الحديث ص ۴۰۰، وص ۸۸۲، ياتی ۹۶۲۔

۵۸۵۸ ﴿حَدَّثَنَا هُدْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ معاذٍ بِهَِذَا﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے اسی سابق حدیث کو نقل کیا۔

هذا طريق آخر في حديث معاذ اخرجہ عن هذبة بن خالد الى آخره.

تعریضاً | والحديث هنا ص ۹۲۷، باقی کے لئے حدیث سابق کے مواضع دیکھئے۔

۵۸۵۹ ﴿حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ

قَالَ حَدَّثَنَا وَاللَّهِ ابُوذَرَّ بِالرَّبِذَةِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً اسْتَقْبَلْنَا أَحَدًا فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا أَحْبَبُّ أَنْ أُحْدَا لِي ذَهَبًا تَأْتِي عَلَيَّ

لَيْلَةً أَوْ ثَلَاثَ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا أَرْضُهُ لِيَدِينٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا

وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَأَرَانَا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُونَ هُمْ الْأَقْلُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ قَالَ لِي

مَكَانَكَ لَا تَبْرُحْ يَا أَبَا ذَرٍّ حَتَّى أَرْجِعَ فَاَنْطَلِقَ حَتَّى غَابَ عَنِّي فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَخَشِيتُ

أَنْ يَكُونَ عَرِضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْرُحْ فَمَكَّنْتُ قَلْبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُ صَوْتًا

خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَرِضَ لَكَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَكَ فَقُمْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ذَاكَ جِبْرَائِيلُ آتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ مِنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ زَنَيْتُ وَإِنْ سَرَقْتُ قَالَ وَإِنْ زَنَيْتُ وَإِنْ سَرَقْتُ قُلْتُ لِيُزِيدَ إِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّهُ

أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَشْهَدُ لِحَدِيثِهِ أَبُو ذَرٍّ بِالرَّبِذَةِ وَقَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ

أَبِي الدَّرْدَاءِ نَحْوَهُ وَقَالَ أَبُو شَهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ يَمُكُّ عِنْدِي لَوْ قُلْتُ ثَلَاثًا﴾

ترجمہ | زید بن وہب نے بیان کیا واللہ ہم سے ابو ذرؓ نے مقام ربذہ میں بیان کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رات کے

وقت مدینہ منورہ کی کالی پتھروں والی زمین پر چل رہا تھا کہ احد پہاڑ ہمارے سامنے آیا (احد پہاڑ دکھائی دیا) آنحضرت ﷺ نے

فرمایا اے ابو ذرؓ میں پسند نہیں کرتا کہ احد پہاڑ سونا ہو کر میرے پاس آئے اور میں ایک رات یا (بالحک من الراوی) تین رات

اپنے پاس رکھ چھوڑوں سوائے اس دینار کے جسے میں قرض ادا کرنے کے لئے بچا رکھوں، میں چاہتا ہوں کہ وہ سب سونا اللہ

کے بندوں پر خرچ کر دوں اس طرح اور اس طرح اور اس طرح (یعنی دائیں، بائیں اور سامنے جو بھی نظر آئے اسے تقسیم

کردوں) زید راوی نے کہا کہ ابو ذر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا (تینوں طرف) پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! میں نے کہا لیبك وسعديك يا رسول الله! آپ ﷺ نے فرمایا زیادہ مال والے (دولت مند) ہی نادار ہوں گے (یعنی آخرت میں ان کو ثواب کی کمی ہوگی آنا کہ غنی تر نہ محتاج تر نہ) سوائے ان لوگوں کے جو اس طرح اس طرح (بکثرت) خرچ کر لے پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا ابو ذر! یہیں ٹھہرے رہو، یہاں سے اس وقت تک نہ ہٹنا جب تک میں وہاں نہ آ جاؤں پھر آپ ﷺ تشریف لے گئے یہاں تک کہ میری نظر سے غائب ہو گئے پھر میں نے ایک آواز سنی تو مجھے خوف ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی پریشانی نہ پیش آگئی ہو اور میں نے آنحضرت ﷺ کے پاس جانے کا ارادہ کیا لیکن رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے لا تبرح (یہاں سے نہ ہٹنا) کو یاد کیا تو میں رک گیا (جب آپ ﷺ لوٹ کر آئے تو) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سنی تھی اور مجھے خطرہ ہو گیا تھا کہ کہیں آپ کو کوئی صدمہ نہ پہنچا ہو (میں نے آگے بڑھ کر دیکھنا چاہا) پھر آپ ﷺ کا ارشاد (لا تبرح) یاد آیا تو میں ٹھہر گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ جبرئیل (علیہ السلام) تھے میرے پاس آئے تھے اور مجھے اطلاع دی ہے کہ میری امت کا جو فرد بھی اس حال میں مرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا تو وہ جنت میں جائے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر چہ وہ زانی ہو اگر چہ اس نے چوری کی ہو؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہاں اگر چہ اس نے زنا اور چوری کی ہو (امش نے بیان کیا کہ) میں نے زید بن وہب سے کہا کہ مجھ کو تو یہ معلوم ہوا ہے کہ اس حدیث کے راوی حضرت ابوالدرداء ہیں زید نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث مجھ سے ابو ذر نے مقام ربذہ میں بیان کی، اور امش نے کہا کہ مجھ سے ابوصالح نے حضرت ابوالدرداء سے اسی طرح حدیث نقل کی، اور ابوشہاب نے امش کے واسطے سے بیان کیا (ابو ذر کی حدیث میں ہے کہ احد پہاڑ صومنا ہو جائے تو میں پسند نہیں کروں گا کہ) میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے۔

مطابقاً للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعاً والحديث هنا ۹۲۷، ومر الحديث من ۱۶۵، وص ۳۲۱، وص ۴۵۷، وص ۸۶۷، ياتي من ۹۵۳، وص ۹۵۳، ۹۵۴، ۱۱۱۵۔

تشریح استقبلنا احدث بفتح اللام اس صورت میں اُحْدُ فاعل ہوگا اور مرفوع ہوگا اور "ا" مفعول، لیکن استقبلنا جمع متکلم کا صیغہ پڑھا جائے یعنی بسكون اللام تو اُحْدًا منصوب ہوگا علی المفعولیت۔

﴿بَابٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ﴾^{۳۳۳۵}

(خبر معناه النهي)

کوئی شخص کسی بیٹھے ہوئے شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے

۵۸۶۰ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُتْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقیمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنَ مَجْلِسِهِ ثُمَّ یَجْلِسُ فِيهِ ﴿﴾
ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی شخص کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود وہاں بیٹھ جائے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۹۷۔

(اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خود بیٹھنے کے لئے کسی بھی مسلمان کو اس کی مجلس سے اٹھانا جائز نہیں)۔

﴿بَابُ ۳۳۳۶ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجْلِسِ...﴾
... فَالْتَفَسَّحُوا يَفْسَحُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَةَ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: جب تم سے کہا جائے مجلس میں کشادگی کر لو تو کشادگی کر لیا کرو

(یعنی سٹ کر جگہ دے دیا کرو) اللہ تعالیٰ تمہارے لئے (دنیا اور آخرت میں) کشادگی پیدا کریگا (سورہ مجادلہ)

شان نزول | نزلت يوم الجمعة اقبل جماعة من المهاجرين والانصار من اهل بدر فلم يجدوا مكانا فاقام النبي صلى الله عليه وسلم الخ. (عمده)

خلاصہ یہ ہے کہ جب بدری صحابہ کو جگہ نہیں ملی تو آنحضور ﷺ نے چند ایسے صحابہ کو جو بعد میں ایمان لائے تھے کھڑا کر دیا اور اہل بدر، مهاجرین و انصار کو وہاں بٹھایا اس پر منافقین نے چہ میگوئیاں کیں تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ بہر حال مطلب یہ ہے کہ جمعہ میں، عیدین میں یا مجلس و وعظ و نصیحت میں مجلس بھر جانے کے بعد کچھ مسلمان آئیں تو جہاں تک ممکن ہو سٹ جائیں اور آنے والوں کو جگہ دیں۔

۵۸۷۱ ﴿حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنَ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ آخِرٌ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَكَانِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ مَكَانَهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کسی شخص کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے اٹھایا جائے تاکہ دوسرا اس کی جگہ بیٹھے البتہ (جب جگہ کی تنگی ہو تو) کشادگی پیدا کرو اور رنجائش نکالو (یعنی سٹ کر آنے والوں کو جگہ دے دو) اور حضرت ابن عمرؓ ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھے وہاں دوسرا بیٹھ جائے (لان النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا قام احدكم من مجلسه ثم رجع اليه فهو احق به) (عمده)

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "تفسحوا"

تعدی ووضعه | والحدیث هنا ص ۹۲۷ تا ۹۲۸، مر الحدیث ص ۱۲۳۔

افادہ: یہاں پر نصر الباری جلد چہارم ص ۱۱۱ تا ۱۱۲ کا ضرور مطالعہ کیا جائے عبرت آمیز واقعہ مذکور ہے۔

﴿بَابٌ ^{۲۳۳۷} مِنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ أَوْ بَيْتِهِ﴾

وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ أَصْحَابَهُ أَوْ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ لِيَقُومَ النَّاسُ

جو اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر مجلس یا گھر میں کھڑا ہوا
یا کھڑے ہونے کی تیاری کی تاکہ دوسرے لوگ کھڑے ہو جائیں۔

۵۸۶۲ ﴿حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ أَبِي مِجَلَزٍ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ
جَحْشٍ دَعَا النَّاسَ طَعْمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قَالَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ
يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ وَإِنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ لِإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ
فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَلَمَّ بَسْتُ
أَدْخُلُ فَأَرَخَيْتُ الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى بِأَنَّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا
بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ ذَلِكَ مِمَّا كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا تو لوگوں کو
(دعوت و لیسہ پر) بلایا لوگوں نے کھانا کھایا پھر (گھر کے اندر ہی) بیٹھ کر باتیں کرتے رہے حضرت انس نے بیان کیا کہ
آنحضور ﷺ ایسا (ظاہر) کرنے لگے کہ گویا آپ ﷺ اٹھنا چاہتے ہیں (تاکہ لوگ سمجھ جائیں اور اٹھ جائیں) لیکن لوگ
نہیں اٹھے تو جب آنحضور ﷺ نے یہ دیکھا تو کھڑے ہو گئے جب آنحضور ﷺ کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ کے ساتھ کچھ
صحابہ کھڑے ہو گئے لیکن تین حضرات اب بھی باقی رہ گئے اور نبی اکرم ﷺ اندر جانے کے لئے تشریف لائے تو دیکھا کہ
کچھ حضرات بیٹھے ہوئے ہیں اس کے بعد وہ حضرات بھی اٹھ گئے اور چلے گئے (آنحضور ﷺ باہر تشریف لے گئے تھے)
انس نے بیان کیا کہ پھر میں حاضر خدمت ہوا اور نبی اکرم ﷺ کو اطلاع دی کہ وہ (تینوں حضرات) بھی چلے گئے تو آنحضور
ﷺ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے اور میں نے بھی اندر جانا چاہا لیکن آنحضور ﷺ نے میرے درمیان اور اپنے
درمیان پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل کی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بِيُوتَ النَّبِيِّ

لگائے ہوئے تھے (اس زمانے میں ہم لوگ مشرکین مکہ سے سخت تکلیفیں اٹھا رہے تھے) میں نے عرض کیا آنحضرت ﷺ اللہ سے دعائیں کرتے (یہ سن کر) آپ ﷺ بیٹھ گئے۔

(یہ حدیث موصلاً علامات نبوت میں گذر چکی ہے ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ہفتم ص ۹۳۔)

۵۸۶۳ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُوَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْمَوَالِدِينَ﴾
ترجمہ | حضرت ابو بکرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑے (گناہ) کی خبر نہ دے دوں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں ضرور یا رسول اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔

تعدیل و توضیح | والحديث هنا ص ۹۲۸، مر الحديث ص ۳۶۳۔

۵۸۶۵ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ مِثْلَهُ وَكَانَ مَعَكُمْ فَجَلَسَ لِقَالَ آلا وَقَوْلُ الزُّورِ لِمَا زَالَ يُكْرَرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ﴾
ترجمہ | ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے بیان کیا اسی حدیث سابق کی طرح اس میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ تکبیر لگائے ہوئے تھے پھر بیٹھ گئے اور فرمایا سن لو اور جھوٹی بات بھی پھر حضور اقدس ﷺ اسے بار بار فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش حضور ﷺ خاموش ہو جاتے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وكان متكئا" اخروجه من طريقين احدهما عن علي بن عبد الله المدني عن بشر الخ. والطريق الاخر عن مسدد عن بشر الى آخره.
 اس طریق کا مطالعہ کیجئے جلد ششم ص ۵۱۲، والحديث هنا ص ۹۲۸۔

﴿بَابٌ مِّنْ أَسْرَعٍ فِي مَشْيِهِ لِحَاجَةٍ أَوْ قَصْدٍ﴾^{۳۳۵۰}

جو شخص کسی ضرورت سے یا کسی مقصد سے جلدی جلدی (یعنی تیز) چلے

۵۸۶۶ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ﴾
ترجمہ | حضرت عقبہ بن حارثؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر (نماز سے فارغ ہو کر) بڑی

تیزی کے ساتھ آپ گھر تشریف لے گئے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فاسرع".

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۹۲۸، ومر الحديث ص ۱۱۷ تا ۱۱۸، ص ۱۶۳، ص ۱۹۲۔

تشریح | حدیث گزر چکی ہے، آپ ﷺ کے خلاف معمول بجلت تیزی سے چلنے پر صحابہ کو تعجب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یاد آیا کہ میرے پاس سونے کا ایک ڈلا (تقسیم سے) رہ گیا ہے اور میں نے اس کا گھر میں رہنا پسند نہیں کیا پھر آنحضرت ﷺ نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔

﴿بابُ السَّرِيرِ﴾^{۳۳۵۱}

تخت (چارپائی) بنانے کا حکم

(یعنی سونے کے لئے چارپائی بنانا جائز ہے اور یہ زہد و تقویٰ کے خلاف نہیں ہے)۔

۵۸۶۷ ﴿حَدَّثَنَا قَتِيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ أَبِي الصُّخَيْ عَنِ مَسْرُوْقٍ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَسَطَ السَّرِيرِ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تَكُونُ لِي الْحَاجَةُ فَأُكْرَهُ أَنْ أَقُومَ فَأَسْتَقْبِلَهُ فَأَنْسَلُ أَنْسِلًا﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تخت کے درمیان میں نماز پڑھتے تھے اور میں آنحضرت ﷺ اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی مجھے کوئی ضرورت ہوتی تو مجھ کو کھڑے ہو کر آپ ﷺ کے سامنے ہونا برا معلوم ہوتا چنانچہ میں آپ ﷺ کی طرف رخ کر کے آہستہ سے کھسک جاتی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يصلني وسط السرير".

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۹۲۸، مر الحديث ص ۵۶، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳

بُنْ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ زَيْدٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ لَهُ صَوْمِي لَدَخَلْتُ عَلَى فَلَاقَيْتُ لَهُ وَسَادَةٌ مِنْ آدَمَ حَشَوْهَا لَيْفٌ فَجَلَسَ عَلَيَّ الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِي أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثَلَاثًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا صَوْمَ لَوْ أَنَّ صَوْمَ دَاوُدَ شَطَرَ الدَّهْرِ صِيَامَ يَوْمٍ وَأَفْطَارَ يَوْمٍ ﴿

ترجمہ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ مجھے ابوالح نے خبر دی ابوالح نے (ابو قلابہ کو مخاطب کر کے) بیان کیا ابو قلابہ میں تمہارے والد زید کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمرو کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ سے میرے روزے کا ذکر کیا گیا تو آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے آپ ﷺ کے لئے چڑے کا ایک گزہ اچھایا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی آنحضرت ﷺ زمین پر بیٹھ گئے اور گزہ میرے اور آنحضرت ﷺ کے درمیان یوں ہی پڑا پھر آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تجھ کو ہر مہینے میں تین دن کے روزے کافی نہیں ہیں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ (میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا پانچ دن رکھو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا اچھاسات میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فرمایا نو دن میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فرمایا گیارہ دن، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (اس کے بعد) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا داؤد علیہ السلام کے روزے سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں ہے پوری عمر کے نصف ایام ایک دن یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فلاقيت له وسادة" .

تعداد و موضع والحديث هنا ص ۹۲۸، تا ص ۹۲۹، مر الحديث ص ۲۶۵، //، //، تا ص ۲۶۶، وص ۲۶۶، وص ۳۸۵، وص ۳۸۶، وص ۴۵۵، وص ۴۵۶، وص ۴۸۳، وص ۹۰۵۔

صوم الدهر: ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد پنجم ص ۵۳۶۔

۵۸۱۹ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ قَدِيمَ الشَّامِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ فَاتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي جَلِيْسًا لِقَعْدِ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ فَقَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فَيْكُمْ صَاحِبُ السَّرِّ الَّذِي كَانَ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حَدِيْفَةَ أَلَيْسَ فَيْكُمْ أَوْ كَانَ فَيْكُمْ الَّذِي

أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَارًا أَوْ لَيْسَ
فِيكُمْ صَاحِبُ السَّوَاكِ وَالْوَسَادِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا
يَغْشَى قَالَ وَالذِّكْرُ وَالْإِنْثَى لِقَالَ مَا زَالَ هَوْلَاءِ حَتَّى كَادُوا يُشَكُّونِي وَقَدْ سَمِعْتُهَا
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿

ترجمہ | ابراہیم نخعی نے بیان کیا کہ علقمہ بن قیس شام گئے اور مسجد جا کر دو رکعت نماز پڑھی پھر یہ دعا کی اے اللہ مجھے ایک
(صالح) بہنشین عطا فرما چنانچہ آپ حضرت ابوالدرداءؓ کے پاس بیٹھے ابوالدرداءؓ نے پوچھا تم کن لوگوں میں سے ہو؟
علقمہ نے جواب دیا اہل کوفہ سے حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمایا کیا تمہارے یہاں صاحب رائے نہیں ہیں (یعنی منافقین کے
نام و احوال جاننے والے نہیں ہیں) جن کے سوا کوئی اور ان سے واقف نہیں ہے یعنی حضرت حذیفہؓ کیا تم میں وہ صاحب
نہیں ہیں یا (شک شعبہ) وہ صاحب نہیں تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی زبانی شیطان سے محفوظ رکھا (کیونکہ
آنحضور ﷺ نے ان کے لئے شیطان کے اثر سے مامون و محفوظ رہنے کی دعا فرمائی تھی) یعنی عمار بن یاسرؓ کیا تم میں
مسواک والے اور گدے والے نہیں ہیں؟ یعنی عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سورہ واللیل إذا یغشی کس
طرح پڑھتے تھے؟ علقمہ نے کہا وہ وَالذِّكْرِ وَالْإِنْثَى پڑھتے تھے (یعنی واللیل إذا یغشی والنہار إذا تجلی
والذکر والانثی (بغیر و ما خلق کے) اور ابوالدرداءؓ بھی اسی طرح پڑھتے تھے (چونکہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور
حضرت ابوالدرداءؓ کو قرأت متواترہ نہیں پہنچی تھی اس لئے جس طرح آنحضور ﷺ سے بلا واسطہ پہلے سنا تھا پڑھتے تھے)
ابوالدرداءؓ نے فرمایا کہ یہ شام کے لوگ ہمیشہ کوشش میں رہے قریب تھا کہ مجھے شک میں ڈال دیتے حالانکہ میں نے رسول
اللہ ﷺ سے اسے سنا تھا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والوساد".

تعد ووضعه | والحديث هنا ص ۹۲۹، مر الحديث ص ۳۶۳، وص ۵۲۹، وص ۵۳۱۔

﴿بَابُ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ﴾^{۳۳۵۳}

نماز جمعہ کے بعد قیلولہ (یعنی دوپہر کو سونا)

۵۸۷۰ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ

كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَغَدَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ. ﴿

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ ہم (جمعہ کے روز) نماز جمعہ کے بعد کھانا کھایا کرتے اور قیلولہ کرتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تحدیر و وضعہ | والحديث هنا ص ۹۲۹، من الحديث ص ۱۲۸ / وص ۳۱۶، وص ۸۱۳، وص ۹۲۳۔

تشریح | یعنی یہ باب ص ۱۲۸ میں گذر چکا ہے۔

11/22

﴿بابُ الْقَائِلَةِ فِي الْمَسْجِدِ﴾^{۳۳۵۳}

مسجد میں قیلولہ کرنا

۵۸۷۱ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كَانَ لِعَلِيِّ اسْمٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي تُرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيُفْرَحُ بِهِ إِذَا دُعِيَ بِهَا جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ لِقَالَ آيَنَ ابْنُ عَمِّكَ لِقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَعَاظَنِي فَعَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي لِقَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ آيَنَ هُوَ فَجَاءَ لِقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ وَقَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَاصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ قُمْ أَبَا تُرَابٍ قُمْ أَبَا تُرَابٍ مَرَّتَيْنِ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ حضرت علیؓ کو (اپنے لئے) کوئی نام ابو تراب سے زیادہ محبوب نہیں تھا جب آپؓ اس کنیت (ابو تراب) سے بلائے جاتے تو آپؓ بہت خوش ہوتے، ایک روز رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہیں پایا تو آنحضرت ﷺ نے (حضرت فاطمہ سے) دریافت فرمایا کہ تمہارے چچا کے لڑکے کہاں ہیں؟ (حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ کے چچا کے لڑکے نہیں تھے بلکہ فاطمہؓ کے والد محترم حضور اقدس ﷺ کے چچا کے لڑکے تھے مگر اہل عرب باپ کے چچا کو بھی چچا کہہ دیتے تھے) حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا کہ میرے درمیان اور ان کے درمیان کچھ ٹخنی ہوگئی تھی تو وہ مجھ پر غصہ ہو کر باہر چلے گئے اور میرے یہاں (گھر پر) قیلولہ بھی کیا یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا کہ دیکھو تو کہہ وہ (علیؓ) کہاں ہیں؟ وہ صاحب (جاگر) واپس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! وہ مسجد میں سو رہے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے حالی یہ تھا کہ حضرت علیؓ لیٹے ہوئے ہیں اور ان کی چادر ان کے پہلو سے گر گئی ہے اور انہیں (یعنی ان کی پیٹھ میں) مٹی لگ گئی ہے پھر رسول اللہ ﷺ ان (کی پیٹھ) سے مٹی صاف کرنے لگے اور فرمانے لگے قُمْ أَبَا تُرَابٍ قُمْ أَبَا تُرَابٍ (اے ابو تراب اٹھو اے ابو تراب

انھوں) آپ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في نوم على في المسند نوم القيلولة.
تعدرو موضع | والحديث هنا ص ۹۲۹، ومر الحديث ص ۶۳، وص ۵۲۵، وص ۹۱۵ تا ص ۹۱۶۔

﴿باب ۳۳۵۵ مِنْ زَارَ قَوْمًا فَقَالَ عِنْدَهُمْ﴾

جو شخص کہیں ملاقات کیلئے گیا اور ان ہی کے یہاں قیلولہ کیا

فقال من القيلولة یعنی دوپہر دن کو سونا۔

۵۸۷۲ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِطْعًا فَيَقْبِلُ عِنْدَهَا عَلَيَّ
ذَلِكَ النَّطْعَ فَإِذَا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعْرِهِ فَجَمَعَتْهُ فِي
قَارُورَةٍ ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سُكِّ قَالَ فَلَمَّا حَضَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْوَفَاةَ أَوْصَى أَنْ يُجْعَلَ فِي
حَنُوطِهِ مِنْ ذَلِكَ السُّكِّ قَالَ فُجِعِلَ فِي حَنُوطِهِ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیمؓ (یعنی میری والدہ) نبی اکرم ﷺ کے لئے چڑے کا فرش
بچھا دیتی تھیں اور آنحضرت ﷺ ان کے یہاں اسی فرش پر قیلولہ فرماتے، پھر جب نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوتے تو ام سلیمؓ
آنحضرت ﷺ کے سینے اور بال کو لیتیں اور ایک شیشی میں جمع کرتیں پھر ایک سک (ایک خوشبو) میں ملا لیتیں، ثمامہ نے بیان
کیا جب حضرت انس بن مالکؓ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے وصیت کی کہ اس سک (جس خوشبو میں حضور اقدس ﷺ کا
سینہ مبارک ملا ہوا تھا) میں سے ان کے حنوط میں ملا دیا جائے بیان کیا کہ پھر ان کے حنوط میں وہ خوشبو (جس میں حضور
اقدس ﷺ کا سینہ اور بال تھے) ملائی گئی (جیسا کہ حضرت انسؓ نے وصیت کی تھی چنانچہ وصیت کے مطابق وہ خوشبو ملائی
گئی تبرکاً بہ وعودۃ من المکارہ)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدرو موضع | والحديث هنا ص ۹۲۹۔

تحقیق و تشریح | ثمامة: بضم الثاء المثلثة وتخفيف الميم ابن عبد الله بن انس الانصاري. (عمه)

أُمُّ سُلَيْمٍ: قال الداودي كانت أم سليم وأم حرام وأخوهما حرام أخوال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من الرضاة وقال ابن وهب أم حرام خالة رسول الله صلى الله عليه وسلم

ولم یقل من الرضاعة. (عمدة)

ام سلیم کے مختصر حالات کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری اول ص ۵۳۳۔

نِطْعًا: بكسر النون وفتح الطاء المهملة. (نس)

سُكَّ: بضم السين المهملة وتشديد الكاف طيب مركب. (مركب خوشبو)

حنوط: بفتح الحاء المهملة، خاص اس خوشبو کو کہا جاتا ہے جو مردے کے کفن میں لگانے کے لئے تیار کی جاتی

ہے جس میں کافور اور مندل ہوتا ہے۔

شعرہ: بعض حضرات نے کہا ہے کہ یہاں بال سے مراد وہ بال ہے جو کنگھی کرتے وقت جھرتے تھے لیکن حافظ عسقلانی فرماتے ہیں کہ یہ بال ام سلیم نے ابو طلحہ سے لئے تھے اور ابو طلحہ نے یہ بال اس وقت لئے تھے جب آنحضرت ﷺ نے منیٰ میں مرمنڈایا تھا۔

۵۸۷۳ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامِ بِنْتِ مِلْحَانَ فُتُطِعُمُهُ وَكَانَتْ تَحْتِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ يَوْمًا فَاطْعَمْتُهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ قَالَتْ لَقُلْتُ مَا يَضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غَزَاةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرَكَّبُونَ نَجْحَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَيْرَةِ أَوْ قَالِ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَيْرَةِ يَشْكُ اسْحَاقُ قُلْتُ اذْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ لَقُلْتُ اذْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ ابْتِ مِنْ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبْتَ الْبَحْرَ زَمَانَ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعْتَ عَنْ ذَائِبَتِهَا حِينَ خَرَجْتَ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكْتَ. ﴿

ترجمہ | اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جب قبا تشریف لیجاتے تو ام حرام بنت ملحان (انس کی خالہ) کے یہاں بھی تشریف لیجاتے تھے اور وہ حضور اقدس ﷺ کو کھانا کھلاتی تھیں اور ام حرام عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں، چنانچہ ایک دن آنحضرت ﷺ ان کے یہاں تشریف لے گئے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ کو کھانا کھلایا تو رسول اللہ ﷺ سو گئے پھر بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے، ام حرام نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنستے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ راہ خدا میں جہاد کرتے ہوئے مجھ پر پیش کئے گئے کہ وہ اس سمندر کے بیچ میں اس پر سوار ہو رہے ہیں جیسے بادشاہ تخت پر سوار ہوتے ہیں (یعنی تخت نشین بادشاہ ہیں) یا بیان کیا کہ بادشاہوں کی طرح تخت پر، اسحاق راوی کو شک تھا۔

ام حرام نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ مجھے ان میں سے کر دے، آنحضور ﷺ نے دعا کی پھر اپنا سر رکھ کر سو گئے، پھر بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے، آنحضور ﷺ نے فرمایا تو پہلے والے لوگوں میں ہے، پھر ام حرام نے معاویہؓ (کی شام پر گورنری) کے زمانہ میں سمندری سفر کیا، اور جب سمندر سے نکلیں تو اپنی سواری سے گر پڑیں اور وفات پا گئیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدرو وضعه | والحديث هنا ص ۹۲۹ تا ص ۹۳۰، مر الحديث ص ۳۹۱، و ص ۳۹۲، و ص ۴۰۳، و ص ۴۰۵، یاتی ص ۱۰۳۶۔

تشریح | یہ غزوہ ۲۸ھ میں ہوا، جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حضرت معاویہ بن سفیانؓ ملک شام کے گورنر تھے۔

﴿بَابُ الْجُلُوسِ كَيْفَ مَا تَيْسَّرَ مِنْهُ﴾^{۳۳۵۶}

سہولت کے مطابق بیٹھنا

(یعنی آسانی کے ساتھ جس طرح بیٹھ سکتا ہے بیٹھنا جائز ہے، بشرطیکہ بے ستری نہ ہو)

۵۸۷۳ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ لِبَسَتَيْنِ وَعَنِ بَيْعَتَيْنِ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالْإِحْتِيَاءِ فِي قُبُوبٍ وَوَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِ الْإِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے دو لباس سے اور دو بیچ سے منع فرمایا (دو لباس) (لباس) (اشتمال صماء اور ایک کپڑے میں اس طرح احتیاء کرنے سے کہ انسان کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو، اور (دو بیچ سے) ملامسہ اور منابذہ سے۔ تابعہ اس حدیث کو معمر، محمد بن ابی حفصہ اور عبد اللہ بن بدیل نے زہری سے نقل کیا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النبي صلى الله عليه وسلم خص النهي بحالتين فيفهم منه ان ما عداهما ليس منهياً عنه لان الاصل عدم النهي فالاصل الجواز الخ. (تس)

تعدرو وضعه | والحديث هنا ص ۹۳۰، و مر طرف اللباس ص ۵۳، وفي اثناء الحديث ص ۲۶۷، و ص ۲۸۷،

ص ۲۸۸، ص ۸۶۵، ص ۸۶۶ بطولہ.

تشریح | اشتمال الصماء اور احتباء کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص ۳۸۰۔

چارز انو بیٹھنا | نقل ابن بطلال عن ابن طاووس انه كان يكره التربع الخ. (قس) ابن بطلال نے ابن طاووس سے کراہت نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ نشست ہلاک کرنے والی ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ چارز انو بیٹھنا جائز ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نشست ثابت ہے علامہ قسطلانی فرماتے ہیں "لکن غورض بان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كان إذا صلى الفجر تربع في مجلسه حتى تطلع الشمس رواه مسلم وغيره. (قس)

نیز روایت مافی الباب میں بھی اس کی ممانعت و کراہت کا ذکر نہیں ہے۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ ۳۳۵۷ مَنِ اجْلَسَ بَيْنَ يَدَيْ النَّاسِ﴾

وَمَنْ لَمْ يُخَيِّرْ بَسِيرًا صَاحِبِهِ فَإِذَا مَاتَ أَخْبِرْ بِهِ.

جس نے لوگوں کے سامنے سرگوشی کی

(کانا پھوسی کی) اور جس نے اپنے ساتھی کا راز نہیں بتایا پھر جب ساتھی کی وفات ہوگی تو بتایا۔

۵۸۷۵ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي عَوَّالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ إِنَّا كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ جَمِيعًا لَمْ تَغَادِرْ مِنَّا وَاحِدَةً فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي لَا وَاللَّهِ مَا تَخْفَى مَشِيَّتُهَا مِنْ مَشِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهَا رَحَّبَ قَالَ مَرَّحَبًا بِأَهْتِي ثُمَّ اجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَهَا الثَّانِيَةَ إِذَا هِيَ تَضْحَكُ لَقُلْتُ لَهَا أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ خَصَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَسْرِ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَكَ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأَفْشِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تَوَلَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَا لِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتَنِي قَالَتْ أَمَا الْآنَ فَتَعْمُ فَأَخْبَرْتَنِي قَالَتْ أَمَا حِينَ سَارْتَنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرْتَنِي أَنَّ جِبْرِئِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ قَدِ عَارَظَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ فَلَا أَرَى

الْأَجَلَ إِلاَّ قَدْ اقْتَرَبَ فَاتَّقَى اللَّهَ وَاصْبِرْ لِي فَإِنِّي نِعَمَ السَّلْفِ أَنَا لَكَ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي
الَّذِي رَأَيْتَ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَلَنِي الثَّانِيَةَ لِقَالَ يَا فاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي
سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ ﴿

ترجمہ | مسروق سے روایت ہے کہ مجھ سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے تمام ازواج مطہرات (آنحضور ﷺ کے مرض وفات میں) حضور اقدس ﷺ کے پاس موجود تھیں ہم میں سے کوئی ایسی نہیں تھی جو وہاں موجود نہ ہو کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی تشریف لائیں نہیں خدا کی قسم ان کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے الگ نہیں تھی (بلکہ بالکل مشابہ تھی) جب آنحضور ﷺ نے ان کو دیکھا تو خوش آمدید کہا فرمایا مر جا میری بیٹی پھر آپ ﷺ نے انہیں اپنی دائیں طرف یا بائیں جانب بٹھایا (بالشک من الراوی) پھر آہستہ سے ان سے (ان کے کان میں) کچھ فرمایا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت زیادہ رونے لگیں جب آنحضور ﷺ نے ان کا غم ملاحظہ فرمایا (رنجیدہ دیکھا) تو دوبارہ ان سے سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ کے تمام ازواج مطہرات میں سے صرف میں نے حضرت فاطمہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب کے درمیان صرف آپ کو سرگوشی کی خصوصیت بخشی پھر آپ رونے لگیں پھر جب رسول اللہ ﷺ اٹھے تو میں نے فاطمہ سے پوچھا کہ آپ کے کان میں حضور اکرم ﷺ نے کیا فرمایا تھا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کا راز نہیں کھول سکتی اسکے بعد جب حضور ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا اب میں تم کو اپنے حق کی قسم دیتی ہوں جو آپ پر میرا ہے (آخر تو میں ام المؤمنین ہوں) آپ مجھے بتائیں (کہ آنحضور ﷺ نے آہستہ سے آپ کے کان میں کیا فرمایا تھا؟) فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں اب بتا سکتی ہوں چنانچہ انہوں نے مجھے بتایا بیان کیا کہ جب آنحضور ﷺ نے پہلی مرتبہ مجھ سے سرگوشی کی تھی تو فرمایا تھا کہ مجھ سے جبرئیل علیہ السلام ہر سال قرآن مجید ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال جبرئیل علیہ السلام نے دو مرتبہ دور کیا اور میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب ہے اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا بلاشبہ میں تیرے لئے ایک اچھا آگے جانے والا (پیش خیر) ہوں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس وقت میرا رونا جو آپ نے دیکھا تھا اس کی وجہ یہی تھی (یعنی حضور ﷺ کا انتقال) جب حضور ﷺ نے میرا غم و پریشانی دیکھی تو آنحضور ﷺ نے دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا اے فاطمہ کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم سارے مسلمانوں کے عورتوں کی یا فرمایا اس امت کی عورتوں کی (بہشت میں) سردار ہوگی۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقتہ للحديث للترجمة ظاهرة.

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۹۳۰ من الحديث ص ۵۱۲، ص ۵۲۶، ۵۳۲ فی المغازی ص ۶۳۸۔

تشریح | ملاحظہ فرمائے جلد ہشتم کتاب المغازی ص ۵۲۸۔

﴿بَابُ ۲۳۵۸ِ الْإِسْتِلقاءِ﴾

حِت لَيْتِنَا

۵۸۷۶ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبَادُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.﴾

ترجمہ | عباد بن تیمم کے چچا حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں حِت لیٹے ہوئے دیکھا آپ ﷺ ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدیل وضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۰ من الحديث ۶۸، ص ۸۸۲ باقی کے لئے دیکھئے جلد سوم ص ۶۷۔

﴿بَابُ ۲۳۵۹ِ لَا يَتَنَاجَىٰ اِثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ﴾

وقوله تعالى: "يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوُا بِالْأَيْمِ وَالْعُدْوَانِ" إلى قوله "فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ" وقوله: "يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ لِحْوَائِكُمْ صِدْقَةً" إلى قوله "وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ" ۵

(جب کہیں صرف تین آدمی ہوں تو) تیسرے آدمی کو چھوڑ کر دوا آدمی سرگوشی نہ کریں

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اے ایمان والو جب تم سرگوشی کرو تو گناہ اور سرکشی اور رسول کی نافرمانی پر نہ کرو الی قولہ فلیتوکل المؤمنون (سورہ مجادلہ آیت: ۹-۱۰)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اے ایمان والو جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ خیرات دے دیا کرو الی قولہ واللہ خبیر بما تعملون. (سورہ مجادلہ آیت: ۱۲)

تشریح | عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وذلك ان الناس سالوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكفروا حتى شقوا عليه الخ. (عمہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کی کثرت کر دی

جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر شاق گذر اسوالات کی کثرت کو ختم کرنے کے لئے حکم دیا گیا کہ سرگوشی سے پہلے کچھ خیرات کر لیں تو یہ حکم صحابہ پر شاق گذر اچھریہ حکم منسوخ ہو گیا، مجاہد سے منقول ہے کہ صدقہ کے حکم کے بعد صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دینار صدقہ کر کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کی مکاتب بن حیان نے کہا کہ یہ حکم دس دن رہا پھر منسوخ ہو گیا، وعن الکلبی كانت الاساعة من نهار یعنی صرف تھوڑی دیر رہا۔ واللہ اعلم

۵۸۷۷ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاوَلْنَ الْغَنَاءَ دُونَ الثَّلَاثِ﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی ساتھ ہوں تو تیسری ساتھی کو چھوڑ کر دو شخص آپس میں سرگوشی نہ کریں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدو موضوعه والحديث هنا ص ۹۳۰، تام ۹۳۱۔

﴿باب حِفْظِ السِّرِّ﴾^{۳۳۶۰}

راز کو محفوظ رکھنا

یعنی اگر کوئی شخص راز کی بات کہے تو اس کو چھپانا واجب ہے دوسرے کو بتانا جائز نہیں چونکہ وہ امانت ہے۔

۵۸۷۸ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ قَالَ جَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَسْرُؤُ الْبَيْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا لِمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ وَلَقَدْ سَأَلْتَنِي أُمُّ سُلَيْمٍ لِمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک راز کی بات کہی تو میں نے وہ راز کسی کو حضور ﷺ کے بعد بھی نہیں بتایا اور (میری والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا نے مجھ سے پوچھا لیکن میں نے انہیں بھی نہیں بتایا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدو موضوعه والحديث هنا ص ۹۳۱ والحديث اخرجه مسلم في الفضائل.

﴿بَابُ إِذَا كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَا بَأْسَ بِالْمُسَارَةِ وَالْمُنَاجَاةِ﴾^{۳۳۶}

جب تین سے زیادہ آدمی ہوں تو کسی کے ساتھ

رازدارانہ بات کرنے اور سرگوشی میں کوئی حرج نہیں

۵۸۷۹ ﴿حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ أَجْلِي أَنْ يُحْزِنَهُ﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم تین آدمی ہو تو دو آدمی سرگوشی نہ کریں تیسرے کو چھوڑ کر اس لئے کہ اس کو رنج ہوگا یہاں تک کہ یہ لوگ اور لوگوں سے مل جائیں۔ (مطلب یہ ہے کہ صرف ایک آدمی کو چھوڑ کر سرگوشی کرنا درست نہیں)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان مفهومه ان لم يكن ثلاثة بل اكثر يتناجى انان منهم.

تعد موضوعاً والحديث هنا م ۹۳۱ والحديث اخرجه مسلم في الاستيذان.

۵۸۸۰ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قِسْمَةً لِقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّ هَذِهِ لِقِسْمَةٌ مَا أُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ قُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَا يَبِينُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِيَتَهُ وَهُوَ فِي مَلَأَ فَسَارَرْتَهُ لَفَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى مُوسَى أَوْ ذِي بَأْكَثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دن کچھ (مال) تقسیم کیا تو انصار میں سے ایک شخص (مضب) نے کہا کہ ایسی تقسیم ہے کہ جس سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں، میں نے کہا سن لو خدا کی قسم میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گا چنانچہ میں حاضر خدمت ہوا اور آنحضرت ﷺ اس وقت بہت سے لوگوں میں تشریف فرما تھے تو میں نے آہستہ سے آپ ﷺ کے گلن میں یہ بات (مضب کی) نقل کی تو آپ غصہ ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہو گیا، پھر فرمایا موسیٰ علیہ السلام پر اللہ کی رحمت ہوا نہیں اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة هوخذ من قول ابن مسعود فلاتبعه وهو في ملأ فساررته

فإن في ذلك دلالة على ان المنع يرتفع إذا بقي جماعة لا يتأذون بالمسارة.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۹۳۱۔

﴿بَابُ طُولِ النَّجْوَى﴾^{۳۳۶۲}

وقوله تعالى: "وَإِذْهُمْ نَجْوَى" مُصَدَّرٌ مِنْ نَاجَيْتٍ فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْمَعْنَى يَتَنَاجَوْنَ.

دیر تک سرگوشی کرنا

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "وَإِذْهُمْ نَجْوَى" (سورہ بنی اسرائیل ۴۷) میں نَجْوَى نَاجَيْتٍ کا مصدر ہے اس سے

ان لوگوں کا وصف بیان کیا ہے اور مفہوم یہ ہے کہ وہ لوگ سرگوشی کرتے ہیں (چپکے سے باہمی مشورہ کرتے ہیں)۔

۵۸۸۱ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ

الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَجُلٌ يُنَاجِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا زَالَ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَامَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نماز (عشاء) کی اقامت کہی گئی اور ایک صاحب رسول اللہ

ﷺ سے سرگوشی کرتے رہے اور دیر تک سرگوشی کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے صحابہ سونے لگے پھر آنحضرت ﷺ

اٹھے اور نماز پڑھائی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من معنى الحديث.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۹۳۱، من الحديث ص ۸۹۔

تشریح | اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اقامت کے بعد اگر کسی دینی و شرعی ضرورت پر بات کی جائے تو جائز ہے مزید کے

لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد سوم ص ۲۶۸ کا مقصد۔

﴿بَابُ لَا تُتْرَكُ النَّارُ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ﴾^{۳۳۶۳}

سوتے وقت گھر میں آگ نہ رہنے دی جائے

(سوتے وقت گھر میں آگ نہ چھوڑی جائے بلکہ بجھادی جائے جیسا کہ روایات گزر چکی ہیں بخاری ص ۳۶۶،

ص ۳۶۷، وغیرہ)

۵۸۸۲ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ

صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ ﴿۵۸۸۳﴾
ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب سونے لگو تو اپنے گھروں میں آگ نہ چھوڑو۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدیل ووضوح والحديث هنا م ۹۳۱ والحديث اخرجه مسلم في الاشرية وابوداؤد في الادب والترمذی فی الاطعمه وابن ماجه فی الادب. (قر)

﴿۵۸۸۳﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ اخْتَرَقَ بَيْتَ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهَا مِنَ اللَّيْلِ فَحَدَّثَ بِشَائِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ لِإِذَا يَمَعُمُ فَاطْفَنُوهَا عَنْكُمْ ﴿۵۸۸۳﴾

ترجمہ حضرت ابو موسیٰ اشعریٰ نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں ایک گھرات کے وقت اپنے ال کے ساتھ جل گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا حال بیان کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے اس لئے جب سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "فَاطْفَنُوهَا" لان الطفا عدم تركها فی البيت عند النوم.

تعدیل ووضوح والحديث هنا م ۹۳۱۔

﴿۵۸۸۳﴾ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرِ بْنِ شَيْخٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَرُوا الْآيَةَ وَأَحْبِقُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفَنُوا الْمَصَابِيحَ فَإِنَّ الْفُؤَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَيْئَلَةَ فَأَخْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ ﴿۵۸۸۳﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (سوتے وقت) برتن ڈھانپ دو اور دروازے بند کر لیا کرو اور چراغوں کو بجھا لیا کرو کیونکہ چوہا بعض وقت بتی کھینچ لیتا ہے اور گھروں کو جلا دیتا ہے (کیونکہ اس سے آگ لگ جاتی ہے)۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة مثل ما ذكرنا في الحديث السابق.

تعدیل ووضوح والحديث هنا م ۹۳۱ من الحديث م ۳۶۳، م ۳۶۶، م ۳۶۷، م ۳۶۸، م ۸۳۱، ابوداؤد اشربة، ترمذی استیذان.

﴿بابُ إِغْلَاقِ الْأَبْوَابِ بِاللَّيْلِ﴾^{۳۳۶۴}

رات کو (سوتے وقت) دروازے بند کرنا

۵۸۸۵ ﴿حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَبِي عَبَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْفِنُوا الْمَصَابِيحَ بِاللَّيْلِ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلَقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوَكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَمَّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قَالَ هَمَّامٌ وَأَخْبِسْ قَالَ وَلَوْ بَعُودٍ.﴾
ترجمہ حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات میں سونے لگو تو چراغ بجھا دیا کرو اور دروازے بند کر لیا کرو اور مشکیزہ کا منہ باندھ دو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھا کا۔ دو، ہام نے کہا اور میرا خیال ہے کہ عطاء نے اس حدیث میں یہ بھی کہا اگرچہ ایک لکڑی ہی سے ہو (یعنی کھانا پانی ڈھا کھنے کے لئے کوئی برتن نہ ملے تو ایک لکڑی اس پر رکھ دو)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في قوله وغلقوا الابواب.

تعدیل ووضوح | والحديث هنا من ۹۳۱ من الحديث ص ۹۳۱، من الحديث ۳۶۳ تا ۳۶۶ ص ۳۶۶، ص ۳۶۷۔
تشریح | برتنوں کو ڈھا کھنے کا حکم اسلئے دیا ہے تاکہ کوئی زہریلا جانور منہ نہ ڈال دے یا چھپکلی اس میں گر کر مر نہ جائے۔ واللہ اعلم

﴿بابُ الْخِتَانِ بَعْدَ مَا كَبِرَ وَنَتَفِ الْإِبِطِ﴾^{۳۳۶۵}

بڑے ہونے کے بعد ختنہ کرنا اور بغل کے بال اکھاڑنا (یعنی صاف کرنا)

اس باب کا کتاب الاستیذان سے تعلق؟ | بظاہر مشکل ہے علامہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ختنے کی تقریب بالعموم گھر میں ہوتی ہے اور لوگ جمع ہوتے ہیں تو استیذان کی ضرورت

پڑتی ہے۔ (کرمانی)

۵۸۸۶ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَزَّعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خُمْسُ الْخِتَانِ وَالْإِسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ.﴾
ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فطرہ پانچ ہیں (فطری خصلتیں پانچ ہیں) ختنہ کرنا، زیر ناف کے بال موٹنا، اور بغل کے بال اکھاڑنا، (یعنی صاف کرنا) مونچھ کاٹنا، اور ناخن کاٹنا۔
 مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة

تعدو موضوعہ | والحديث هنا ص ۹۳۱ من الحديث ص ۸۷۵۔

تشریح | الفطرة ای سنة الالبياء عليهم السلام الذين امرنا ان نقتدي بهم (عمدہ)

ختان یعنی ختنہ کا شرعی حکم | امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک ختنہ سنت ہے لیکن ایسی سنت جو شعائر اسلام میں سے ہے نیز فی قول واجب ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی سنت ہے۔ امام

شافعی کے نزدیک واجب ہے۔ امام نوویؒ لکھتے ہیں فالختان واجب عند الشافعی وکثیر من العلماء وسنة عند مالك واكثر العلماء (شرح مسلم ۱۲۸/۱) الختان واجب عند الشافعية وقال مالك وابو حنيفة سنة (قس)

یہاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں تو ہے الفطرة خصالی فطرة کے متعلق اختلاف روایات | خمس الخ۔ نیز یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مسلم

ص ۱۲۸، و ص ۱۲۹ میں بھی ہے، لیکن ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا کی روایت میں ہے: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر من الفطرة قص انشارب الخ۔ مسلم اول، ص ۱۲۹، بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے؟

جواب نمبر ۱: ذکر القليل لا ينافي الكثير بالفاظ دیگر کہئے کثیر میں قلیل داخل ہے فلہذا تعارض نہیں۔

جواب نمبر ۲: کسی میں حصر کا صیغہ نہیں چنانچہ کثیر والی روایت جو حضرت عائشہ سے مسلم شریف میں ہے اسکے

الفاظ ہیں عشر من الفطرة یہ من صاف بتا رہا ہے کہ دس میں بھی انحصار نہیں ہے بلکہ منجملہ خصال فطرة سے یہ ہیں فلا اشکال

جواب نمبر ۳: یہ ہے کہ آنحضور ﷺ کو پہلے پانچ کا علم دیا گیا تو پانچ کا ذکر فرمایا پھر علم میں اضافہ ہوا تو دس کا

ذکر فرمایا، یعنی حسب موقعہ اور حسب حاجت ذکر فرمایا۔ واللہ اعلم

ختنہ کرنے کا وقت | یوم ولادت سے ساتویں دن کر دینا چاہئے یا پھر دس برس کی عمر تک یعنی بالغ ہونے سے پہلے کر دینا چاہئے۔

۵۸۸۷ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَنَّ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً وَاخْتَنَّ بِالْقُدُومِ مُخَفَّفَةً﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کے بعد کلباڑی سے ختنہ کیا، قُدوم وال کی تخفیف یعنی بلا تشدید کے معنی ہیں کلباڑی جس کی عربی ہے فاس۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للجزء الاول للترجمة ظاهرة لان ابراهيم عليه السلام اختن

بعد الكبر.

تعدو موضوعہ | والحديث هنا ص ۹۳۱، من الحديث ص ۲۷۳۔

۵۸۸۸ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ بِالْقُدُومِ وَهُوَ مَوْضِعٌ﴾

یہی حدیث اس سند سے یعنی امام بخاریؒ کی یہ حدیث تنبیہ سے بخاری ص ۳۷۳ میں گزر چکی ہے، امام بخاریؒ کا مقصد یہ بتانا ہے کہ لفظ قدوم میں دو روایت ہے شعیب بن ابی حمزہ عن ابی الزناد (جو اوپر گزری ابو الیمان کی سند سے) دال با تخفیف کے ساتھ یعنی غیر مشدد ہے اور یہاں مغیرہ بن عبدالرحمن عن ابی الزناد قدوم بتجدید الدال ہے جو ایک جگہ کا نام ہے۔ ہو سکتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مجلس قدوم بتجدید الدال ہو اور جس آلہ سے آپ نے ختنہ کیا ہے وہ قدوم تخفیف الدال یعنی کھاڑی ہو۔ واللہ اعلم

۵۸۸۹ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِعْلُ مَنْ أَنْتَ حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْتُونٌ قَالَ وَكَانُوا لَا يَخْتُونُونَ الرَّجُلَ حَتَّى يُذْرِكَ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا خَتِينٌ﴾

ترجمہ سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی آپ کس عمر کے تھے (آپ کی عمر کیا تھی؟) ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ان دنوں میرا ختنہ ہو چکا تھا، اور فرمایا کہ اہل عرب کی عادت تھی کہ جب تک لڑکا جوانی کے قریب نہ ہوتا اس کا ختنہ نہ کرتے، اور ابن ادریس (عبداللہ بن ادریس) نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے ابواسحاق سہمی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو میرا ختنہ ہو چکا تھا۔

افادہ: اگر کوئی غیر مسلم بڑی عمر میں اسلام سے مشرف ہونا چاہے، مثلاً اڈھیڑ ہے تو ختنہ لازم نہ کیا جائے ختنہ اسلام میں نہ فرض ہے نہ شرط، اب اگر نو مسلم بخوشی راضی ہو تو ختنہ کے لئے کہا جاسکتا ہے بشرطیکہ اس کی قوت و صحت اجازت دے۔ واللہ اعلم

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله مشتملا على الختان وهذا المقدار كاف.

تعد موضعا | والحديث هنا ص ۹۳۲۔

حضرت ابن عباس: مختصر حال کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص ۱۱۳۔

﴿بَابُ ۳۳۶۶ كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللَّهِ﴾

وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى لِأَقَامِرِكَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى "وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ"

لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ“.

ہر کھیل جو اللہ کی عبادت سے غافل کر دے باطل ہے

اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ میں تجھ سے جو کھیلوں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَمِنَ النَّاسِ مَنَ الْآيَةِ (سورہ لقمان) بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی راہ سے گمراہ کرنے کے لئے کھیل کود کی باتوں (قصے کہانیاں، گانے بجانے) کے خریدار بنتے ہیں اٹ۔

(شان نزول کے لئے روح المعانی یا معارف القرآن مفتی صاحب کا مطالعہ کیجئے)۔

۵۸۹۰ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ رِيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ لِقَالِ فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَىٰ أَقَامِرَكَ فَلْيَتَصَدَّقْ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جس نے قسم کھائی اور اپنی قسم میں کہا ”لات و عزیٰ کی قسم“ تو پھر اسے لا الہ الا اللہ کہنا چاہئے (یعنی تدارک کے لئے کلمہ توحید پڑھ لینا چاہئے) اور جو شخص اپنے ساتھی سے یہ کہے آؤ جو کھیلیں تو اسے صدقہ کرنا چاہئے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الحلف باللات لهو شاغل عن الحلف بالحق فيكون باطلاً.

تعد و موضوع | والحديث هنا ص ۹۳۲، ومو الحديث ص ۷۲۱، وص ۹۰۲، ياتی ص ۹۸۴۔

تشریح | ضرور دیکھئے نصر الباری جلد نم ۶۳۱: ”خلف باللات والعزى“.

﴿بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ﴾^{۳۳۶۷}

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ إِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْبُهْمِ فِي الْبُنْيَانِ.

عمارت بنانے کے متعلق روایات

اور حضرت ابو ہریرہ نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ کالے اونٹوں کے چرواہے لمبی لمبی عمارتوں کے بنانے میں تفاخر کرنے لگیں (امیر بن جائیں)۔

(اس کی تشریح کے لئے نسر الباری جلد اول ص ۳۳۶ کا مطالعہ کیجئے۔)

۵۸۹۱ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَيْتُ بَيْتًا يُكْنِي مِنِ الْمَطَرِ وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے آپ کو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دیکھا میں نے آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں اپنے ہاتھوں سے ایک گھر بنایا جو بارش سے مجھے بچائے اور دھوپ سے سایہ دے، اللہ کی مخلوق میں سے کسی نے اس کام میں میری مدد نہیں کی (یعنی میں نے خود بنایا)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "بنيت بيدي بيتاً".

تعدو وموضع | والحديث هنا ص ۹۳۲، والحديث اخرجہ ابن ماجه فى الزهد.

۵۸۹۲ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاللَّهِ مَا وَضَعْتُ لَبَنَةَ عَلِيٍّ لَبَنَةً وَلَا غَرَسْتُ نَخْلَةً مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُفْيَانُ لَدَّ كَرْتُهُ لِبَعْضِ أَهْلِهِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ بَنَى قَالَ سُفْيَانُ قُلْتُ فَلَعَلَّهُ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا واللہ! نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد نہ میں نے کسی اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ کوئی باغ لگایا۔ سفیان نے بیان کیا پھر میں نے ان کے بعض گھر والوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا واللہ! انہوں نے (گھر) بنایا، سفیان نے کہا میں نے کہا شاید یہ بات انہوں نے عمارت بنانے سے پہلے کہی ہو۔ وهو اعتذار حسن من سفیان رحمه الله تعالى.

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ايضاً ما ذكر فى الذى قبله.

تعدو وموضع | والحديث هنا ص ۹۳۲۔

افادہ: حضرت ابن عمرؓ کا ارشاد: ما وضعت لبنَةَ الخ سے یہ مراد لیا جائے کہ ضرورت سے زائد کوئی عمارت

نہیں بنائی تو اشکال ختم ہو جائے گا۔ انشاء اللہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿کِتَابُ الدَّعَوَاتِ﴾

ای ہذا کتاب فی بیان الدعوات .

دَعَوَاتُ: یَفْتَحُ الدَّالَ وَالْعَيْنَ الْمَهْمَلَتَيْنِ، جَمْعُ دَعْوَةٍ بِفَتْحِ أَوَّلِهِ، مُصَدَّرٌ يَرَادُ بِهِ الدَّعَاءُ.

﴿بَابُ ۲۳۶۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى "أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ".....﴾

.....إِنَّ الدِّينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ ذَاخِرِينَ“ (المومن/۶۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: مجھ کو پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا

(مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا) بلاشبہ جو لوگ میری عبادت (بندگی) سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

دعا کے فضائل و درجات | آیت کریمہ میں دعا مانگنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کی قبولیت کا وعدہ کیا گیا اور جو دعا نہ مانگے اس کے لئے عذاب کا وعید آئی ہے۔

① رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز مکرم نہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

② رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: الدعاء من العبادۃ دعا عبادت کا مغز ہے۔ (ترمذی عن انس)

③ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے: من لم یسئل اللہ یغضب علیہ جو شخص اللہ سے سوال نہیں کرتا ہے اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ (ترمذی وغیرہ)

مزید کے لئے معارف القرآن مفتی صاحب جلد ہفتم کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بَابُ ۲۳۶۹ وَلكلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ﴾

ہر نبی کو ایک دعا مستجاب حاصل ہوتی ہے

﴿۵۸۹۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا وَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِي
دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤلاً أَوْ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا
فَاسْتَجِيبَ فَجَعَلْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے لئے ایک دعا ہے جسے وہ کرتا ہے (تو ضرور قبول کی جاتی ہے) اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھوں، اور معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا انھوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی نے (حق تعالیٰ سے) ایک سوال پیش کیا ہے یا فرمایا ہر نبی نے ایک ایک دعا کی اور وہ دعا قبول کی گئی لیکن میں نے اپنی یہ دعا (جس کا قبول ہونا یقینی ہے) اٹھا رکھی ہے قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ ظاہرہ۔

تعمیر و موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۲ یاتی فی التوحید ص ۱۱۱۳۔

﴿ بَابُ أَفْضَلِ الْإِسْتِغْفَارِ ۳۳۷۰ ﴾

وقوله تعالى: "وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا
وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا (نوح)
وقوله تعالى: "وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا
لذُنُوبِهِمُ الْآيَةَ (آل عمران ۱۳۵)

افضل ترین استغفار

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اپنے رب سے مغفرت چاہو (بخشش مانگو) بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے (تم اگر مالک سے گناہوں کی معافی چاہو گے تو) تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغ عطا فرمائے گا اور تمہیں نہریں عنایت کرے گا۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور وہ لوگ جب کسی بے حیائی کا ارتکاب کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر ظلم کریں پھر انہ کو یاد کریں اور اپنے گناہوں سے معافی چاہیں الٰہی۔

﴿ ۵۸۹۳ ﴾ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَمَّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

بُنْ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُشَيْرٌ بْنُ كَعْبِ الْعَدَوِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبِوَاءُ لَكَ بِبِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبِوَاءُ بِيَدَنِي فَاعْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. ﴿﴾

ترجمہ حضرت شداد بن اوس انصاریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ سید الاستغفار یہ دعا ہے کہ بندہ اس طرح دعا کرے اللہم انت ربی الخ اے اللہ تو میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں میں اپنی استطاعت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں اور ان برائیوں سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں مجھ پر تیری نعمتیں ہیں اس کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں پس مجھے بخش دے اس لئے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہ نہیں معاف کر سکتا آنحضورؐ نے فرمایا جس نے اس دعا پر یقین رکھتے ہوئے دن میں کہا اور اسی روز شام ہونے سے پہلے مر گیا تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات میں یہ کہہ لیا پھر صبح ہونے سے پہلے مر گیا تو وہ جنتی ہے۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله سيد الاستغفار لان السيد في الاصل الرئيس الذي يقصد في الحوائج ويرجع اليه في الامور ولما كان هذا الدعاء جامعاً لمعاني التوبة كلها استعير له هذا الاسم الخ.

تعداد موضوع | والحديث هنا ص ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ یاتی ص ۹۳۶۔

﴿ **باب** ^{۳۷۱} **اِسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ** ﴾

نبی اکرمؐ کا دن اور رات میں استغفار

۵۸۹۵ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَا اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً. ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپؐ نے فرمایا واللہ! میں دن میں

۷۰ مرتبہ سے زیادہ اللہ سے استغفار اور اس کی درگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه اوضح الاجمال الذي في الترجمة من كمية استغفار النبي صلى الله عليه وسلم في اليوم وانه اكثر من سبعين مرة.

تعمیر ووضوح | والحديث هنا ص ۹۳۳۔

تشریح | یہ استغفار و توبہ آنحضور ﷺ کا اظہار عبودیت کے لئے تھا یا امت کی تعلیم کے لئے اس لئے کہ آنحضور ﷺ معصوم و مغفور لہ تھے، ستر بار سے مراد خاص عدد سے زیادہ بھی مراد ہو سکتی ہے بعض روایت میں سو بار مذکور ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ التَّوْبَةِ ۳۳۷۲ ﴾

قال قتادة: تَوُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نُّصُوحًا الصَّادِقَةُ النَّاصِحَةُ

توبہ کا بیان

قتادہ نے بیان کیا کہ توبوا إلى الله توبة نصوحا میں نصوح سے مراد سچی اور خالص توبہ ہے۔

مزید تشریح کے لئے نصر الباری اول ص ۳۶۰ دیکھ لیا جائے۔

۵۸۹۶ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هَكَذَا قَالَ أَبُو شَهَابٍ بِيَدِهِ فَوْقَ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ لِلَّهِ أَفْرُحُ بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مِنْزِلًا وَبِهِ مَهْلِكَةٌ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشِرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَكَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى مَكَانِي فَارْجِعَ فَنَامَ نَوْمَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ تَابِعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَجَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ وَقَالَ شُعْبَةَ وَأَبُو مُسْلِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ. ﴿

ترجمہ | حارث بن سوید نے بیان کیا کہ ہم سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں بیان کیں ان میں سے ایک نبی اکرم ﷺ سے اور دوسری اپنی طرف سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے (اپنی طرف سے) کہا مؤمن اپنے گناہوں کو ایسا جانتا ہے (محسوس کرتا ہے) جیسے وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہیں وہ اس کے اوپر گر پڑے گا، اور بدکار اپنے گناہوں کو ایسا جانتا ہے جیسے ٹھکی ناک پر سے گزری تو اس نے ہاتھ سے اس طرح کیا (یعنی ہاتھ سے دفع کیا، ہانک دیا) ابوشہاب نے اپنے ہاتھ سے اپنی ناک پر اشارہ کیا پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی جگہ اتر جاہاں خطرہ تھا اور اس کے ساتھ اس کی سواری بھی ہو جس پر اس کے کھانے پینے کی چیزیں موجود ہوں پھر وہ (ٹھکیہ پر) سر رکھ کر سو گیا ہو، اور جب بیدار ہوا ہو تو اس کی سواری غائب رہی ہو (یا اللہ اب میں کیا کروں سواری کی تلاش میں چاروں طرف چکر لگائے) بالآخر گرمی کی شدت اور پیاس یا جو اللہ نے چاہا (شک من ابی شہاب) اسے سخت لگ جائے اس نے سوچا کہ میں اپنی پہلی جگہ لوٹ جاؤں چنانچہ لوٹا اور سو گیا ایک نیند پھر سر اٹھایا تو دیکھا کہ اس کی سواری (مع کھانے پینے کی ساری چیزوں کے ساتھ) اس کے پاس ہے ابوشہاب کے ساتھ اس حدیث کو ابو عوانہ اور جریر نے بھی اعمش سے روایت کی۔

وفان ابو اسامة: اور ابو اسامة: (حماد بن اسامة) نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا کہا ہم سے عمارہ بن عمیر نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے حارث بن سوید سے سنا، وقال شعبۃ اور شعبۃ بن حجاج اور ابو مسلم (عمیر اللہ بن سعید) نے اس کو اعمش سے انہوں نے ابراہیم تمیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے روایت کیا وقال ابو معاویۃ اور ابو معاویہ نے بیان کیا حدیثنا الاعمش الی آخره عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قوله "لأنه افرح بتوبۃ العبد الخ۔"

تقدیر موضوع | والحديث هنا ۹۳۳۔

۵۸۹۷ ﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَدْ أَضَلَّهُ فِي أَرْضٍ فَلَاةٍ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے تم میں سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے اپنا (گم شدہ) اونٹ پالیا حالانکہ اس نے ایک چٹیل میدان (بے آب و دانہ جنگل) میں گم کر دیا تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ ظاهرة۔

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۹۳۳۔

تشریح | افرح من سمع خوش ہونا اور خوشی کے لئے تغیر لازم ہے اور اللہ تعالیٰ ہر ایسی صفت سے منزہ اور پاک ہے جو تغیر کی مقتضی ہو، یہاں لازم معنی مراد ہے قاعدہ ہے کہ جب کوئی کسی سے خوش ہوتا ہے تو اس کی غلطیوں کو معاف کر دیتا ہے اور اس پر انعام و اکرام کرتا ہے یہاں یہی مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور اس پر انعام و اکرام کرتا ہے۔

﴿بَابُ الضَّجَعِ عَلَى الشُّقِّ الْأَيْمَنِ﴾^{۳۳۷۳}

داہنی کروٹ پر لیٹنا

۵۸۹۸ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ أَحَدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَجِيءَ الْمَوْدُّنُ فَيُؤَدِّنُهُ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ رات میں (تہجد کی) کی گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے جب صبح صادق ہو جاتی تو دو ہلکی رکعتیں (فجر کی سنت) پڑھتے اس کے بعد داہنی کروٹ لیٹ جاتے یہاں تک کہ موذن آتا اور آپ ﷺ کو نماز فجر کی اطلاع دیتا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ثم اضطجع على شقه الايمن".

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۹۳۳، مر الحديث ص ۱۳۵، ص ۱۵۱، ص ۱۵۶۔

﴿بَابُ إِذَا بَاتَ طَاهِرًا وَفَضْلِهِ﴾^{۳۳۷۳}

جب کوئی شخص طہارت کی حالت میں رات گزارے اور اس کی فضیلت کا بیان

۵۸۹۰ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُيَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِمَتِكَ الْأَيْمَنِ وَقُلِ اللَّهُمَّ اسْلَمْتُ وَجْهِي

إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَاثِ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا
مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مِتُّ مِتُّ
عَلَى الْفِطْرَةِ فَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ فَقُلْتُ اسْتَذْكِرُهُنَّ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ
قَالَ لَا وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. ﴿

ترجمہ | حضرت براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم اپنی خوابگاہ پر
(سوتے کے لئے) آؤ تو نماز کے لئے وضو کی طرح وضو کرو پھر دعا پڑھو: (ترجمہ) اے اللہ
میں نے اپنے آپ کو تیرے حوالہ کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور میں نے اپنی پیٹھ تجھ پر ٹیک دی (تجھ پر بھروسہ کیا)
میری تمام رختیں اور رہتیں تیری طرف ہیں (یعنی تیرے عذاب سے ڈر کر اور تیرے ثواب کی امید کر کے بھروسہ کیا)
تیرے سوا کہیں جائے پناہ اور مقام نجات نہیں میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی ہے اور تیری نبی پر جسے تو نے
بھیجا ہے، پس اگر تم مر گئے تو تم فطرت (دین اسلام) پر مرو گے اور ان دعائیہ کلمات کو (رات کی) آخری بات بناؤ جنہیں
تم اپنی زبان سے ادا کرو، براہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان دعائیہ کلمات کو یاد کر لوں
(چنانچہ میں نے آنحضور ﷺ کے سامنے ان دعائیہ کلمات کو دہرایا جب میں اس جگہ پر پہنچا آمنت بکتابک الذی
انزلت تو اس کے بعد میں نے یوں کہا) ویرسولک الذی ارسلت آنحضور ﷺ نے فرمایا نہیں (یوں کہہ) وبنبیک
الذی ارسلت.

مطابقتہ للترجمہ | مطابقتہ الحدیث للترجمہ توخذ من قوله "فتوضا وضوئک للصلوة ثم اضطجع"

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۹۳۳ تا ص ۹۳۴، یاتی ۱۱۱۵، من الحدیث ص ۳۸۔

تشریح | مواضع اور تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص ۱۱۹۶ ح

﴿ **بَابُ ۳۳۷۵ مَا يَقُولُ إِذَا نَامَ** ﴾

سوتے وقت کیا دعا پڑھے؟

۵۹۰۰ ﴿حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ
حَدِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ
بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى وَإِذَا قَامَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ
النُّشُورُ. ﴿

ترجمہ | حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ جب اپنے بستر پر جاتے تو یہ کہتے اے اللہ میں تیرا ہی نام لے کر مرتا (سوتا) ہوں اور تیرا ہی نام لے کر زندہ رہتا ہوں اور جب اٹھتے (سو کر بیدار ہوتے) فرماتے تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا (جگایا) اس کے بعد کہ اس نے موت طاری کر دی تھی (سلا دیا تھا) اور اسی کی طرف جاتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة هذا اوضح ما ابهمه فى الترجمة لان فيه الارشاد الى ما يقول الشخص عند النوم وزيادة ما يقول عند قيامه من النوم.

تعدو موضعه | والحديث هنا ص ۹۳۳، ياتى ص ۹۳۳، وص ۹۳۶، وياتى فى التوحيد ص ۱۰۰، والحديث

اخرجه ابو داؤد فى الادب والترمذى واخرجه النسائى فى اليوم واللييلة وابن ماجه فى الدعاء.

۵۹۰۱ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرَعَرَةَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا ح وَحَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْضَى رَجُلًا فَقَالَ إِذَا أَرَدْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلِ اللَّهُمَّ أَسَلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَالْجَانُ ظَهَرِي إِلَيْكَ وَرَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مِتُّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ. ﴿﴾

ترجمہ | ابواسحاق سمعی (تابعی) سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت براء بن عازبؓ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک صاحب کو حکم دیا۔ دوسری سند۔ اور ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسحاق ہمدانی نے بیان کیا انہوں نے حضرت براء بن عازبؓ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک صاحب کو وصیت کی اور فرمایا کہ جب (سونے کے لئے) بستر پر جانے لگو تو یہ دعا کہو اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور اپنا معاملہ تجھے سونپا اور اپنے آپ کو تیری طرف متوجہ کیا اور تجھ پر ہی بھروسہ کیا تیرے ثواب کی خواہش اور تیرے عذاب کے ڈر سے، تیرے سوا کہیں جائے پناہ اور مقام نجات نہیں میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جنہیں تو نے بھیجا پھر اگر مر تو فطرت (دین اسلام) پر تیرا خاتمہ ہوا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة هذا حديث مثل حديث حذيفه اخرجته عن البراء بن عازب من وجهين.

تعدو موضعه | والحديث هنا ص ۹۳۳، مر الحديث ص ۳۸، وص ۹۳۳، ياتى ۱۱۱۵۔

﴿ باب ۳۳۷۶ وَضِعَ الْيَدِ الْيُمْنَى تَحْتَ الْخَدِّ الْاَيْمَنِ ﴾

(سونے میں) دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھنا

۵۹۰۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اَللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ. ﴾

ترجمہ حضرت حذیفہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ جب رات میں بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ کہتے اے اللہ تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں اور جب آپ بیدار ہوتے تو کہتے تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے زندہ کیا اس کے بعد کہ ہمیں موت (یعنی نیند) دے دی تھی اور اسی کی طرف ہم کو (قیامت کے روز) اٹھ کر جانا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وضع يده تحت خده" مطابقت میں امام نے دوسرے طرق کی طرف اشارہ کیا ہے۔

تعمیر و وضع | والحديث هنا م ۹۳۴، مر الحديث م ۹۳۴، ياتی م ۹۳۶، م ۱۱۰۰۔

﴿ باب ۳۳۷۷ النَّوْمُ عَلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ ﴾

دائیں کروٹ پر سونا

۵۹۰۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيْبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللَّهُمَّ اسَلِّمْتْ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتْ وَجْهِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتْ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاتِ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مُنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَهُنَّ مِنْ قَائِلِهِنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَبْلَبِهِ مَاتَ عَلَى الْبُطْرَةِ قَالَ

أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اسْتَرْهَبُوهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ مَلَكُوتُ مُلْكٍ مَثَلُ رَهْبَتِ خَيْرٍ مِنْ رَحْمَتِ
وَيَقَالُ تَرْهَبُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُرْحَمَ ﴿﴾

ترجمہ حضرت برادر بن عازبؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی خوابگاہ پر جاتے تو دائیں کروٹ پر سوتے اور پھر کہتے "اللَّهُمَّ اسَلِّمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجْهَتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْأَجَاتُ ظَهَرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ" اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے یہ دعا پڑھی پھر اسی رات اس کی وفات ہوگئی تو اس کی وفات فطرت (دین اسلام) پر ہوئی (ایمان پر خاتمہ ہوا)۔

قال ابو عبد الله الخ: چونکہ حدیث میں رعبہ کا لفظ آیا ہے تو اس مناسبت سے امام بخاریؒ نے استرہبہوم کی تفسیر کر دی (جو سورہ اعراف آیت ۱۱۶ میں آیا ہے) امام بخاریؒ نے کہا کہ استرہبہوم رعبہ سے مشتق ہے (جس کے معنی خوف کے ہیں) ملکوت بمعنی ملک ہے (یعنی سلطنت) جیسے کہتے ہیں رعبوت رحمت سے بہتر ہے اور کہا جاتا ہے ڈرانا رحم کرنے سے بہتر ہے (ڈرایا جانارحم کئے جانے سے بہتر ہے)۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقت الحدیث للترجمة فی قوله "نام علی شقہ الایمن"

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ۹۳۳، من الحديث من ۳۸، و ۹۳۳، ویاتی من ۱۱۵۔

﴿ بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ ﴾^{۳۳۷۸}

رات میں جاگنے کے وقت کی دعا

۵۹۰۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَشْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى حَاجَتَهُ فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَاتَى الْقُرْبَةَ فَاطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَ بَيْنَ وَضُوءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ فَصَلَّى فَقَمْتُ فَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةً أَنْ يَرَى أَلِّي كُنْتُ أَتَقِيهِ فَتَوَضَّأْتُ لِقَامٍ يُصَلِّي فَقَمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَمَامْتُ صَلَوَتَهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي

نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا قَالَ كُرَيْبٌ وَسَبَّحَ فِي الثَّابُوتِ فَلَقِيَتْ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ
الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشْرِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ میں ایک رات (اپنی خالہ) حضرت میمونہؓ کے پاس رہ گیا تو (میں نے دیکھا کہ) نبی اکرم ﷺ اٹھے اور آپ ﷺ نے اپنی حاجت پوری کی پھر اپنا چہرہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر سو گئے اس کے بعد آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور مشک کے پاس آئے اور مشک کا بندھن کھولا اور درمیانی وضو کیا، نہ بہت پانی بہایا (یعنی ہر عضو کو تین مرتبہ سے کم دو دو مرتبہ دھویا) البتہ پانی ہر جگہ پہنچا دیا (یعنی پورا وضو کیا) پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی تو میں بھی کھڑا ہوا اور انگڑائی لینے لگا اس بات کو ناپسند کرنے کی وجہ سے کہ آنحضرت ﷺ یہ سمجھیں کہ میں آپ ﷺ کا انتظار کر رہا ہوں (مطلب یہ ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے انگڑائی لے کر یہ دکھلایا کہ میں ابھی تک غافل سو رہا تھا اب بیدار ہوا ہوں) چنانچہ میں نے بھی وضو کیا اور آپ ﷺ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے میرا کان پکڑ کر (اپنے پیچھے سے) گھما کر دائیں طرف کر لیا پھر آپ ﷺ کی نماز تیرہ رکعتیں پوری ہوئیں پھر آپ ﷺ لیٹ گئے اور سو گئے یہاں تک کہ خزانے لینے لگے اور آنحضرت ﷺ جب سوتے تھے تو خزانے لیتے پھر بلالؓ نے آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دی چنانچہ آپ ﷺ نے (صبح کی) نماز پڑھائی اور (جدید) وضو نہیں کیا اور آنحضرت ﷺ اپنی دعا میں یہ فرماتے تھے اے اللہ میرے قلب میں نور پیدا کر اور میری نظر میں نور پیدا کر، میرے کان میں نور پیدا کر، میرے دائیں نور پیدا کر، میرے بائیں نور پیدا کر، میرے اوپر نور پیدا کر، میرے نیچے نور پیدا کر، میرے آگے نور پیدا کر، میرے پیچھے نور پیدا کر، (الفرض) مجھے سر تا پا نور بنا دے، اور کریم نے بیان کیا کہ تابوت میں سات نور تھے (آپ ﷺ کے اعضاء جسم یعنی گوشت، خون اور بال وغیرہ میں انوار تھے، یعنی آنحضرت ﷺ محسوس نور تھے) پھر میں حضرت عباسؓ کی اولاد میں سے ایک شخص (علی بن عبد اللہ بن عباس) سے ملا تو انہوں نے ان چیزوں کے متعلق مجھ سے حدیث بیان کی (جن چیزوں میں آنحضرت ﷺ نے نور کی درخواست کی تھی) چنانچہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور ﷺ نے دعا کی میرے پٹھے، میرے گوشت میرے خون اور میرے بال اور میری کھال اور دو چیزوں کا اور ذکر کیا (میری ہڈی اور چربی)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۹۳۳ تا ۹۳۵، من الحديث ص ۲۲، ص ۲۵، ص ۹۷، ص ۱۰۰، ص ۱۰۱، ص ۱۱۸، ص ۱۳۵، باقی کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد دوم ص ۱۶۔

۵۹۰۵ ﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي مُسْلِمٍ
عَنْ طَارُوسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ
قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَمٌ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ
 وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ
 حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَإِلَيْكَ أَلْبَتُّ وَبِكَ خَاصَمْتُ
 وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدَّمُ
 وَأَنْتَ الْمُؤَخَّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابن عبدس نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ جب تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے اللہم لك الحمد الخ اے اللہ تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان اور زمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کا نور ہے اور تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان اور زمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تیرا قول حق ہے تجھ سے ملنا حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے قیامت حق ہے انبیاء حق ہیں محمد (ﷺ) حق ہیں اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا اور تجھ ہی پر بھروسہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا تیری طرف رجوع کیا تیرے ہی مدد سے دشمنوں کا مقابلہ کیا اور تجھ ہی کو حاکم بنایا پس میری اگلی پچھلی خطائیں معاف کر وہ بھی جو میں نے چھپ کر کی اور وہ بھی جو کھل کر کی تو ہی سب سے پہلے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے صرف تو ہی معبود ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدیل موضعہ والحديث هنا ص ۹۳۵، مر الحديث ص ۱۵۱، ص ۱۰۹۸، ص ۱۰۸، ص ۱۱۱۶، باقی کے لئے دیکھئے جلد چہارم ص ۳۲۹۔

﴿ بَابُ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ عِنْدَ الْمَنَامِ ﴾^{۳۳۷۹}

سوتے وقت تسبیح (سبحان اللہ) اور تکبیر (اللہ اکبر) کہنا (نیز الحمد لله کہنا)

۵۹۰۶ ﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ
 لَطِيمَةَ شَكَّتْ مَا تَلَقَى فِي يَدَيهَا مِنَ الرَّحَى فَآتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ
 خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ لَجِئْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا
 مَضَاجِعَنَا فَلَذَهَبَتْ أَلْوَمُ فَقَالَ مَكَانَكَ فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي
 فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَادِمٍ إِذَا أَوْيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا أَوْ أَخَذْتُمَا

مَضَاجِعُكُمْ مَا فَكَبَّرَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبَّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ لِهَذَا
 خَيْرٌ لَّكُمْ مِمَّنْ خَادِمٍ وَعَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ التَّسْبِيحُ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چکی (پینے) کی وجہ سے اپنے ہاتھ کی تکلیف کی شکایت کی اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک خادم (خادمہ) مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں لیکن آنحضور ﷺ نے طے (حضور ﷺ) اس وقت گھر میں نہ تھے) تو حضرت فاطمہؑ نے حضرت عائشہؑ سے ذکر کیا (اور چلی گئیں) پھر جب آنحضور ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہؑ نے آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، حضرت علیؑ نے بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ ہمارے یہاں اس وقت تشریف لائے جب ہم (سونے کے لئے) بستر پکڑ چکے تھے میں نے (آنحضور ﷺ کو دیکھ کر) اٹھنا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنی جگہ رہو پھر آپ ﷺ ہم دونوں (میاں بیوی) کے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم دونوں کو وہ چیز نہ بتا دوں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہو، جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو تینتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار سبحان اللہ کہو اور تینتیس بار الحمد للہ کہو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے اور شعبہ سے روایت ہے ان سے خالد نے ان سے محمد نے بیان کیا کہ سبحان اللہ چونتیس مرتبہ۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تقدیر و وضع | والحديث هنا ص ۹۳۵، مر الحديث ص ۳۳۹، وص ۵۲۵ تا ۵۲۶، وص ۸۰۷، وص ۸۰۸۔

﴿ بَابُ التَّعَوُّذِ وَالْقِرَاءَةِ عِنْدَ النَّوْمِ ﴾^{۳۳۸۰}

سوتے وقت پناہ مانگنا اور تلاوت کرنا

۵۹۰۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدِهِ فَقَرَأَ بِالْمَعْوِذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ. ﴿﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی خوابگاہ پر تشریف لے جاتے تو معوذات پڑھ کر اپنے دست مبارک پر پھونکتے اور ہاتھوں کو اپنے جسم پر پھیر لیتے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تقدیر و وضع | والحديث هنا ص ۹۳۵، مر الحديث ص ۷۵۰، وص ۸۵۵۔

﴿ ۳۳۸۱ ﴾ بَابُ

بالتنوين بغير ترجمة كالفصل من الباب السابق

۵۹۰۸ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلْفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمَسَكَتْ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا وَإِنْ أَرْسَلَتْهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِينَ، تَابِعَهُ أَبُو ضَمْرَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَاءَ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ وَقَالَ يَحْيَى وَبِشْرٌ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی (سونے کے لئے) اپنے بستر پر جائے تو پہلے اپنے ازار کی طرف کے کپڑے سے (جو لٹکتا رہتا ہے) بستر کو جھاڑے کیونکہ وہ نہیں جانتا ہے کہ اس کے پیچھے (لا علمی میں) اس بستر پر کیا (سانپ بچھو) آگیا ہے پھر کہے باسمک ربی الخ اے میرے پروردگار تیرے نام سے میں نے اپنے پہلو کو رکھا ہے اور تیرے ہی نام سے اسے اٹھاؤں گا اگر تو نے میری جان کو روک لیا (یعنی اگر میں مر جاؤں) تو اس پر رحم کرنا اور اگر چھوڑ دیا (زندگی باقی رکھی) تو اس کی اس طرح حفاظت کرنا جس طرح صالحین کی حفاظت کرتا ہے۔

تابعہ الخ: زہیر بن معاویہ کے ساتھ اس حدیث کو ابو ضمیرہ اور اسماعیل بن زکریا نے بھی عبید اللہ سے روایت کی، اور یحییٰ بن سعید القطان اور بشر بن مفضل نے عبید اللہ سے انھوں نے سعید مقبری سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

اور امام مالک اور ابن عجلان نے سعید سے انھوں نے ابو ہریرہ سے انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ للباب المترجم المذكور قبل هذا الباب المجرد ظاهرة والباب المجرد تابع له.

تعدو موضعه | والحديث هنا ص ۹۳۵، ياتي في التوحيد ص ۱۰۹۹، مسلم في الدعوات، ابوداؤد في الادب والنسائي في اليوم والليلة۔

تشریح معلوم ہوا کہ بستر پر سونے سے پہلے بستر کو جھاڑ لینا چاہئے اور ہاتھ سے جھاڑنے کے بجائے کسی کپڑے سے جھاڑنا چاہئے شاید بستر پر کپڑے کوڑے یا پتھو وغیرہ ہوں۔

﴿ بابُ الدُّعَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ ﴾^{۳۲۸۲}

آدھی رات میں دعا کرنے کی فضیلت

(یعنی نصف رات کے بعد صبح صادق تک دعا کی فضیلت)

۵۹۰۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرُ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبُ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيهِ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا تک نزول فرماتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو فرماتا ہے کہ کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں گا کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اسے دوں گا اور کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں گا (میں اس کے گناہ بخش دوں گا)۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدی موضعہ والحديث هنا ص ۹۳۶، مر الحديث ص ۱۵۳، ياتي ص ۱۱۱۶، باقی موضع کے لئے دیکھئے جلد چہارم ص ۳۵۱۔

تشریح مقصد و تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری چہارم ص ۳۵۱۔

﴿ بابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ ﴾^{۳۲۸۳}

بیت الخلاء کے لئے دعا (یعنی پاخانہ جاتے وقت کیا پڑھے)

۵۹۱۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَعْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ

مِنَ النَّجْبِ وَالْخَبَائِثِ ﴿

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے (یعنی داخل ہونے کا ارادہ فرماتے) تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّجْبِ وَالْخَبَائِثِ۔
مطابقتہ للترجمتہ | مطابقتہ الحدیث للترجمتہ ظاهرة۔

تعمیر و موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۶، ومر الحديث ص ۲۶۔

تشریح | مفصل تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص ۲۴۔

﴿ بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ ﴾^{۳۲۸۳}

صبح کے وقت کیا دعا پڑھے؟

۵۹۱۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذُنُوبِي فَاعْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ إِذَا قَالَ حِينَ يُمَسِّي فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِذَا قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ مِثْلَهُ ﴾

ترجمہ | حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سید الاستغفار (سب سے عمدہ استغفار) یہ ہے اللہم انت ربی الخ اے اللہ! تو ہی میرا مددگار ہے تیرے سوا کوئی مجبور نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں اپنی استطاعت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں اور مجھ پر تیری نعمتیں ہیں اس کا اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا اور کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا اور میں ان برائیوں سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں، اگر کوئی شام کو یہ دعا پڑھ لے پھر (اسی رات کو) مر جائے تو جنت میں جایا گیا (فرمایا اہل جنت میں سے ہوگا) اور اگر صبح کے وقت یہ دعا پڑھی اور اسی دن مر گیا تو اسی کے مثل یعنی جنتی ہوگا۔

مطابقتہ للترجمتہ | مطابقتہ الحدیث للترجمتہ فی قوله "وإذا قال حين يصبیح"۔

تعمیر و موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۶، مر الحديث ص ۹۳۲ تا ص ۹۳۳۔

۵۹۱۲ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتْ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ. ﴿

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو فرماتے اے اللہ میں تیرے ہی نام کے ساتھ مرتا اور جیتا ہوں اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو فرماتے الحمد لله الخ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف ہم کو (قبر سے) اٹھ کر جانا ہے۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "وإذا استيقظ من منامه".

تعدو موضعه | والحديث هنا ص ۹۳۶، مر الحديث ص ۹۳۳، ياتي ص ۱۱۰۰۔

۵۹۱۳ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ بِنِ حِرَاشٍ عَنْ خَرَشَةَ بِنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتْ وَأَحْيَا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ. ﴿

ترجمہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ جب رات کو اپنی خوابگاہ میں تشریف لے جاتے تو فرماتے اے اللہ میں تیرے ہی نام کے ساتھ مرتا اور جیتا ہوں اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے تمام تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف ہم کو اٹھ کر جانا ہے۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "فإذا استيقظ".

تعدو موضعه | والحديث هنا ص ۹۳۶، ياتي الحديث ص ۱۱۰۰۔

﴿ بَابُ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ ﴾^{۳۳۸۵}

نماز میں دعا کا بیان

۵۹۱۳ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي دُعَاءًا أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَأَرْحَمِنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَقَالَ

عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ أَبُو بَكْرٍ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ مجھے ایسی دعا سکھا دیجئے جسے میں اپنی نماز میں پڑھ لیا کروں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پڑھا کرو اللھم انی ظلمت نفسی الخ اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو تیرے سوا اور کوئی معاف نہیں کر سکتا پس تو اپنی (خاص) مغفرت سے میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر پیشک تو بڑا مغفرت کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

وقال عمرو: اور عمرو بن حارث نے اس روایت کو یزید سے انہوں نے ابو الخیر سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا الخ۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدو وموضع والحديث هنا ص ۹۳۶، مر الحديث ص ۱۱۵، ياتي ص ۱۰۹۹، مسلم ثانی ص ۳۴۷، ترمذی جلد ثانی ص ۱۹۱۔

تشریح مطالعہ ضرور کیجئے نصر الباری جلد ۱ ص ۳۶ تا ص ۳۷۔

۵۹۱۵ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُدُّوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

عَائِشَةَ "وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتُ بِهَا" أَنْزَلَتْ فِي الدُّعَاءِ. ﴿

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ (سورہ بنی اسرائیل کی یہ) آیت "لا تجهر بصلاتك الخ" دعا کے بارے میں نازل ہوئی (یعنی دعا نہ بہت زور سے کرو اور نہ بالکل آہستہ بلکہ درمیان میں)۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدو وموضع والحديث هنا ص ۹۳۶، مر الحديث في التفسير ص ۶۸۷، ياتي ص ۱۱۲۳۔

تشریح انزلت في الدعاء: اي الدعاء الذي في الصلاة ليوافق في الترجمة قاله الكرمانی (عمہ)

علامہ عینی فرماتے ہیں: "ولكنه عام يتناول الدعاء الذي في الصلاة وخارج الصلاة".

مزید تشریح سے اشکال و جواب کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد ۱ ص ۳۷ تا ص ۳۷۔

۵۹۱۶ ﴿حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ

لِلَّهِ إِلَى قَوْلِهِ الصَّالِحِينَ فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ صَالِحٌ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الشَّأْنِ مَا شَاءَ. ﴿

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ ہم (پہلے) نماز میں کہا کرتے تھے: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى فلان پھر نبی اکرم ﷺ نے ہم سے ایک روز فرمایا اللہ خود سلام ہے (یعنی سب کو سلامت رکھنے والا) اس لئے جب تم نماز میں بیٹھو تو یہ پڑھو: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ ارشاد صالحین تک، جب بندے نے یہ کہہ لیا تو اللہ کے ہر صالح بندہ کو آسمان وزمین میں پہنچے گا، اشہد ان لا الہ الا اللہ الخ اس کے بعد اختیار ہے جو چاہے پڑھے۔ (بعض روایت میں ہے کہ اس کے بعد درود شریف پڑھے پھر دعا مانگے۔)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد و موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۶ تا ص ۹۳۷، مر الحديث ص ۱۱۵، ص ۱۶۰، ص ۹۲۰، ص ۹۲۶، ياتي ص ۱۰۹۸۔

تشریح | ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد چہارم ص ۳۸۔

﴿ بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ﴾^{۳۳۸۶}

نماز کے بعد کی دعا (یعنی صلوٰۃ مکتوبہ کے بعد کی دعا کا بیان)

۵۹۱۷ ﴿ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ قَالَ كَيْفَ ذَاكَ قَالُوا صَلُّوا كَمَا صَلَّيْنَا وَجَاهَدُوا كَمَا جَاهَدْنَا وَأَنْفَقُوا مِنْ فُضُولِ أَمْوَالِهِمْ وَلَيْسَتْ لَنَا أَمْوَالٌ قَالَ أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَمْرٍ تُدْرِكُونَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَتَسْبِقُونَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكُمْ وَلَا يَأْتِي أَحَدٌ بِمِثْلِ مَا جِئْتُمْ إِلَّا مَنْ جَاءَ بِمِثْلِهِ تَسْبِحُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَتَحْمَدُونَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُونَ عَشْرًا، تَابِعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سُمَيِّ وَرَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ سُمَيِّ وَرَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ سُمَيِّ وَرَجَاءُ بْنُ حَيَوَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ (محتاج) مہاجرین نے عرض کیا یا رسول اللہ! مالدار لوگ بلند درجات اور نعیم مقیم (ہمیشہ رہنے والی جنت کی نعمتوں) کو لے گئے آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کیسے؟ صحابہ نے عرض کیا وہ لوگ بھی

نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم لوگ نماز پڑھتے ہیں اور وہ لوگ بھی جہاد کرتے ہیں جیسے ہم لوگ جہاد کرتے ہیں (اور اس کے ساتھ) وہ لوگ (اپنی ضرورت سے) زائد مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور ہمارے پاس مال نہیں ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر کیا میں تمہیں ایک ایسا عمل نہ بتلا دوں کہ جس سے تم اپنے آگے کے لوگوں کو پالو (برابر ہو جاؤ) اور اپنے بعد والوں سے آگے بڑھ جاؤ اور (قیامت کے دن) تمہارے جوڑ کا عمل کوئی شخص نہ لاسکے سوائے اس شخص کے جو اس کے مثل عمل کرے (وہ عمل یہ ہے کہ) ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھو اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھو اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔

تابعہ الخ: ورفاء کے ساتھ اس حدیث کو عبید اللہ عمری نے بھی سُمنی سے روایت کی، اور ابن عجلان نے اس کو سُمنی سے اور رجاہ بن حیوہ دونوں سے نقل کیا، اور جریر بن عبد الحمید نے بھی اس کو عبد العزیز بن رفیع سے نقل کیا انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے حضرت ابوالدرداءؓ سے، اور سہیل نے اپنے والد ابوصالح ذکوان السمان سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "تسبحون في دبر كل صلوة الخ"

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۹۳۷، مر الحديث ص ۱۱۶۔

۵۹۱۸ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَرَلَى الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ صَلَاتِهِ إِذَا سَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسَيْبَ﴾

ترجمہ | حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے مولیٰ ورنہ نے بیان کیا کہ حضرت مغیرہؓ نے حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ کو (معاویہؓ کے خط کے جواب میں) لکھا کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یہ پڑھتے تھے: "لا إله الا الله الخ"۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور ساری تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اے اللہ! جو کچھ تو نے دیا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ تو نے روک دیا اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی مالدار کو اس کی دولت تیری بارگاہ میں کوئی نفع نہ پہنچا سکے گی۔

اور شعبہ نے بیان کیا ان سے منصور نے بیان کیا کہ میں نے مسیب سے سنا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "كان يقول في دبر كل صلوة إذا سلم"

تعد موضوعاً والحديث هنا ص ۹۳۷، من الحديث ص ۱۱۶ تا ۱۱۷، يأتي ص ۹۵۸، وص ۹۷۹، وص ۱۰۸۳۔
تشریح نصر الباری جلد چہارم ص ۴۷، وص ۲۸ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿باب ۲۲۸۷ قولِ اللّٰهِ تعالیٰ: "وَصَلِّ عَلَيْهِمْ"﴾

وَمَنْ خَصَّ أَخَاهُ بِالذُّعَاءِ دُونَ نَفْسِهِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ أَبِي عَامِرٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ توبہ ۱۰۳) اور ان کے لئے دعا کیجئے

اور جس نے اپنے آپ کو چھوڑ کر اپنے بھائی کے لئے دعا کی، اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ عبید ابو عامر کی مغفرت فرما (وہو عم ابی موسیٰ) اے اللہ! عبد اللہ بن قیس (یعنی ابو موسیٰ اشعری) کے گناہ معاف کر دے۔

تشریح تفصیل و تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم ص ۳۸۸۔

۵۹۱۹ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ
بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ
أَيُّ عَامِرٍ لَوْ أَسْمَعْتَنَا مِنْ هُنَيَاتِكَ لَنَزَلَ يَحْدُو بِهِمْ يُذَكِّرُ "تَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا"
وَذَكَرَ شِعْرًا غَيْرَ هَذَا وَلَكِنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
هَذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَوْلَا مَتَّعْتَنَا بِهِ فَلَمَّا صَافَّ الْقَوْمُ قَاتَلُوهُمْ فَأَصِيبَ عَامِرٌ بِقَالِمَةٍ سَيْفٍ نَفْسِهِ فَمَاتَ
فَلَمَّا أَمْسُوا أَوْقَدُوا نَارًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النَّارُ
عَلَىٰ أَيِّ شَيْءٍ تُوَقَّدُونَ قَالُوا عَلَىٰ حُمْرِ انْسِيَّةٍ فَقَالَ هَرِيقُوا مَا فِيهَا وَكَسَرُوهَا قَالَ
رَجُلٌ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَلَا نَهْرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ.﴾

ترجمہ حضرت سلمہ بن اکوعؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے (راتے میں) مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کہا اے عامر کاش تم کچھ اشعار ہمیں سناتے (تو بہتر ہوتا) اس فرمائش پر وہ سواری سے اتر کر لوگوں کے سامنے صدی خوانی کرنے لگے اور پڑھنے لگے: "تاللا! لولا اللہ! لولا اللہ ما اہتدینا" (بخدا! اگر اللہ کی رحمت نہ ہوتی تو ہم ہدایت نہ پاتے) اس کے علاوہ دوسرے اشعار بھی انہوں نے پڑھے (جو کتاب المغازی میں مذکور ہیں)۔

(یحییٰ القطان نے کہا کہ یزید بن ابی عبید نے اور بھی اشعار سنائے) لیکن وہ مجھے یاد نہیں رہے (حدی سن کر اونٹ تیز چلنے لگے تو) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہے یہ اونٹ ہانکنے والا؟ لوگوں نے کہا یہ عامر بن اکوع ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس پر اللہ رحم کرے صحابہ میں سے ایک صاحب (سیدنا عمر بن خطابؓ) نے عرض کیا یا رسول اللہ! کاش ابھی ان سے چند روز اور ہمیں فائدہ اٹھانے دیتے (چونکہ حضرت عمرؓ یہ جانتے تھے کہ آنحضرت ﷺ جس کے لئے یوحنا اللہ فرمادیتے ہیں تو وہ شہید ہو جاتا ہے) پھر جب صف بندی ہوئی اور مسلمانوں نے کفار سے جنگ کی تو حضرت عامرؓ خود اپنی تلوار کی نوک سے زخمی ہو گئے (چونکہ عامرؓ کی تلوار چھوٹی تھی جب انہوں نے ایک یہودی کی پنڈلی پر جھک کر وار کرنا چاہا تو خود انہیں کی تلوار کی دھار سے گھٹنہ زخمی ہو گیا) اور آپ کا انتقال ہو گیا پھر شام ہوئی تو لوگوں نے جگہ جگہ آگ جلائی (یعنی بہت چولہے سلگائے) تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ آگ کیسی ہے؟ کس چیز پر آگ جلاتے ہو (کیا پکار ہے ہو؟) لوگوں نے عرض کیا یا تلوار گدھوں کے گوشت پر، آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کچھ گوشت ہانڈیوں میں ہے اسے انڈیل دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایسا کیوں نہ کر لیں کہ ہانڈیوں کا گوشت پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھولیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا یا یہی کر لو۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يرحمه الله".

تعداد موضوعہ | والحديث هنا ص ۹۳۷، مر الحديث ص ۳۳۶، في المغازی ص ۶۰۳، وص ۸۲۶، وص ۹۰۸، یاتی ص ۱۰۱۷۔

۵۹۲۰ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو هُوَ ابْنُ مَرْثَةَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى رَجُلًا بِصَدَقَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ آلِ فُلَانٍ فَاتَاهُ أَبِي فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ آلِ أَبِي أَوْفَى. ﴿﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جب کوئی صدقہ لاتا تو آنحضرت ﷺ فرماتے اے اللہ! آل فلان (صدقہ لانے والے) پر اپنی رحمتیں نازل فرما پھر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں میرے والد (صدقہ لے کر) آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! آل ابی اوفی پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "صَلِّ عَلَيَّ آلِ فُلَانٍ".

تعداد موضوعہ | والحديث هنا ص ۹۳۷، مر الحديث ص ۲۰۳، وص ۵۹۹، یاتی ص ۹۴۱۔

۵۹۲۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ سَمِعْتُ جَرِيرًا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَهُوَ نَصَبٌ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي رَجُلٌ لَا أَثْبُتُ عَلَيَّ

الْخَيْلِ فَصَكَ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَخَرَجْتُ فِي
خَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ مِنْ قَوْمِي وَرَبُّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَأَنْطَلَقْتُ فِي غُضْبَةٍ مِنْ قَوْمِي
فَاتَيْتُهَا فَأَحْرَقْتُهَا ثُمَّ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا
آتَيْتُكَ حَتَّى تَرَ كُنْتَهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الْأَجْرَبِ فَدَعَا لِأَحْمَسَ وَخَيْلَهَا. ﴿﴾

ترجمہ حضرت جریر عبد اللہ الجلی نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم مجھے ذوالخلفہ سے راحت نہیں
پہنچاؤ گے؟ (یعنی ذوالخلفہ کو گرا کر مجھے قلبی راحت پہنچاؤ) یہ ایک بت تھا جس کی مشرکین عبادت کرتے تھے اس کا نام
الکعبۃ الیمانیہ (مین کا کعبہ) رکھتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں گھوڑے پر جم نہیں سکتا (یعنی اچھی طرح
سواری نہیں کر سکتا) تو حضور اقدس ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا فرمائی یا اللہ! اسے ثبات قدم عطا فرما اور ہدایت
کرنے والا اور ہدایت یاب کر دیجئے جریر نے بیان کیا پھر میں اپنی قوم کے پچاس سواروں کو ساتھ لے کر نکلا اور بعض
اوقات سفیان نے کہا میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ نکلا چنانچہ میں ذوالخلفہ پہنچا اور اس کو جلا دیا اس کے بعد
میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں آپ ﷺ کی خدمت میں اس
وقت تک نہیں حاضر ہوا یہاں تک کہ ذوالخلفہ خارش زدہ اونٹ کی طرح سیاہ ہو گیا (یعنی جلا کر مکمل سیاہ کر کے حاضر خدمت
ہوا ہوں) پھر آنحضور ﷺ نے قبیلہ اُمس اور اس کے سواروں کے لئے دعا فرمائی۔

مطابقتہ للترجمتہ مطابقتہ للترجمتہ توخذ من قوله "فدعا لاحمس" لان معناه انه قال اللهم
صلى على احمس وعلى خيلها.

تعد موضوعا والحديث هنا ص ۹۳۷ تا ۹۳۸، ومر الحديث ص ۴۲۴، ص ۴۲۶، ص ۴۳۳، ص ۵۳۹، وفي
المغازي ص ۶۲۴۔

تشرح مطالعہ کیجئے جلد ہشتم ص ۴۲۴، ص ۴۲۵۔

۵۹۲۲ ﴿﴾ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَتْ أُمُّ
سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَسٌ خَادِمُكَ قَالَ اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ
فِيمَا أُعْطِيَتْهُ. ﴿﴾

ترجمہ حضرت انس نے بیان کیا کہ (میری والدہ) ام سلیم نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ یہ انس آپ کا خادم ہے
آنحضور ﷺ نے فرمایا یا اللہ! اس کو مال و اولاد بہت دے اور جو کچھ تو نے اسے دیا اس میں برکت عطا فرما۔

مطابقتہ للترجمتہ مطابقتہ للترجمتہ في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم لانس بكثرة المال
والولد وبالبركة في رزقه.

تعداد موضوعہ | والحديث هنا ص ۹۳۸، من الحديث ص ۲۶۶، ياتي ۹۳۹، وص ۹۳۴، مسلم في الفصائل -

تشریح | اس دعا کی برکت یہ ہوئی کہ بصرہ میں ان کا ایک باغ تھا جو سال میں دو مرتبہ پھل دیتا، اس میں ایک پھول تھا جس سے مشک کی خوشبو آتی، اور اولاد کی کثرت آتی ہوئی کہ ان کے ایک سو بیس اولاد ہوئی و قبیل ثمانون ولداً ثمانية وسبعون ذكراً و ابنتان حفصه وام عمرو. اور عمر کی برکت کا یہ حال ہوا کہ ایک سو بیس برس قبل ایک سو تین برس وغیرہ من الاقوال. (عمدہ)

۵۹۲۳ ﴿حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ عَزَّازٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک صاحب کو مسجد میں (قرآن) پڑھتے سنا تو فرمایا اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں جو میں فلاں فلاں سورہ سے (بعد التلخیص) بھول گیا تھا۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "رحمه الله".

تعداد موضوعہ | والحديث هنا ص ۹۳۸، من الحديث ص ۳۶۲، وص ۷۵۳، وص ۷۵۴ -

۵۹۲۴ ﴿حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذِهِ لِقِسْمَةٌ مَا أُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فغَضِبَ حَتَّى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَقَدْ أَوْذَى بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال (غنائم حنین) تقسیم کیا (کچھ لوگوں کو تقسیم میں ترجیح دی) تو ایک شخص (معتب بن قیس منافق) نے کہا یہ ایسی تقسیم ہے کہ اس سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہیں ہے پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی تو آپ اس پر غصہ ہوئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے روئے انور پر غصہ کا اثر دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے کہ انہیں اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی اور انہوں نے صبر کیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يرحم الله موسى".

تعداد موضوعہ | والحديث هنا ص ۹۳۸، من الحديث ص ۴۲۶، وص ۴۸۳، فی المغازی ص ۶۲۱، وص ۸۹۵، وص ۹۰۱، وص ۹۳۱ -



﴿بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّجْعِ مِنَ الدُّعَاءِ﴾^{۳۳۸۸}

دعا میں سجع (مقفی کلام) مکروہ ہے

(دعا کی بنیاد خشوع و خضوع اور حضور قلب پر ہے جب انسان قافیہ بندی کی فکر میں رہے گا تو حضور قلب جاتا رہے گا۔)
 ۵۹۲۵ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَبُو حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ الْمُقْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخَرَيْتِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَلثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا تُجَمِّلِ النَّاسَ هَذَا الْقُرْآنَ وَلَا أَلْفِينِكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقْصُ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَتُجَمِّلُهُمْ وَلَكِنْ أَنْصِتْ فَإِنْ أَمْرُكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُونَهُ وَانظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنِّي عَهَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ يَعْنِي لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ الْإِجْتِنَابَ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہر جمعہ میں ایک مرتبہ لوگوں سے دین کی باتیں بیان کرو (یعنی ہفتہ میں ایک مرتبہ وعظ کرو) اور اگر تم نہ مانو تو (ہفتہ میں) دو مرتبہ اور اگر زیادہ چاہو تو تین مرتبہ اور لوگوں کو اس قرآن سے ملال میں مت ڈالو اور میں تمہیں ہرگز اس حال میں نہ پاؤں (یعنی تم ایسا ہرگز نہ کرنا) کہ تم لوگوں کے پاس پہنچو اور وہ لوگ اپنی باتوں میں مشغول ہوں اور تم پہنچتے ہی ان سے اپنی بات بیان کرنے لگو (تقریر شروع کر دو) اور ان کی آپس کی گفتگو کاٹ دو کہ جس سے انہیں ملال ہو ہاں ایسے موقع پر خاموش رہو پھر جب وہ تم سے کہیں تو تم ان سے بیان کرو (تقریر کرو) دراصل حالیکہ وہ خواہشمند ہوں (یعنی ان کی خواہش کے موافق تقریر کرو اتنی تاخیر و لمبی تقریر نہ کرو کہ وہ ملول خاطر ہوں) اور دیکھو دعائیں قافیہ بندی سے پرہیز کرو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کو دیکھا ہے کہ وہ لوگ ہمیشہ قافیہ بندی سے پرہیز کرتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وانظر السجع من الدعاء فاجتنبه".

تعداد و موضع | والحديث هنا ۹۳۸۔

تشریح | حدیث پاک میں سجع و مقفی دعاؤں سے جو ممانعت ہے وہ وہ قافیہ بندی ہے جو تکلف سے اور بالقصد قافیہ بندی کی جائے لیکن اگر بلا قصد مقفی ہو جائے تو مکروہ نہیں کیونکہ بعض دعائیں آنحضور ﷺ سے منقول اور ثابت ہیں مثلاً اللھم منزل الكتاب مجرى السحاب هازم الاحزاب، و كقولہ: صدق وعده عز جندہ و قولہ: اعوذ بك

من عین لا تدمع ونفس لا تشبع وقلب لا یخشع. (قرس)
چونکہ بالقصد والارادہ قافیہ بندی خشوع کے منافی ہے اس لئے مکروہ ہے، واما ما ورد علی سبیل الاتفاق فلا باس بہ.

﴿باب ۲۳۸۹ لِيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ﴾

عزم و یقین کیساتھ اللہ تعالیٰ سے سوال کرو (دعا مانگو) کیونکہ اللہ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے

۵۹۲۶ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ وَلَا يَقُولَنَّ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ.﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اللہ تعالیٰ سے قطعی طور پر مانگے (مثلاً اے اللہ! میں حج نصیب فرما، میں اتباع سنت کی توفیق عطا فرما وغیرہ) اور ہرگز یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا فرما کیونکہ اللہ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے (بلاشبہ وہ مختار کل اور قادر مطلق ہے)۔
مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۹۳۸، يأتي ص ۱۱۱۲، أخرجه مسلم في الدعوات والنسائي في اليوم والليلة.

۵۹۲۷ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس طرح نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما بلکہ عزم کے ساتھ دعا کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۹۳۸، يأتي ص ۱۱۱۲، أخرجه ابو داؤد في الصلوة والترمذي في الدعوات.

﴿ بَابُ ۲۳۹۰ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَعْجَلْ ﴾

بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے جب وہ جلدی نہ کرے

۵۹۲۸ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعْوَتٌ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے کہ کہنے لگے میں نے دعا کی لیکن میری دعا قبول نہیں ہوئی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تقدم موضعہ والحديث هنا ص ۹۳۸، والحديث اخرجه مسلم في الدعوات وابوداؤد في الصلوة والترمذی فی الدعوات وابن ماجه فيه.

تشریح جلدی نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یاس و ناامیدی کا کلمہ منہ سے نہ نکالے۔

وللدعاء آداب منها تقديم الوضوء والصلوة والتوبة والاخلاص واستقبال القبلة والفتاحه بالحمد والثناء والصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم وان يختم الدعاء

بالتابع وهو أمين. (فس)

﴿ بَابُ ۲۳۹۱ رَفَعُ الْيَدِي فِي الدُّعَاءِ ﴾

وَقَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكَ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ.

دعائیں دونوں ہاتھ اٹھانے (کی مشروعیت) کا بیان

اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے دعا کی اور آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ (اتنے) اٹھائے کہ میں نے آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی، اور حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں

ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ! خالد بن ولید نے جو کچھ کیا (یعنی بنی ہنذیرہ کو قتل و قید کیا) میں اس سے برأت کرتا ہوں (حضرت خالد اور بنی ہنذیرہ کے لئے دیکھئے جلد ہفتم ص ۴۱۰)۔

قال ابو عبد الله الخ: امام بخاری نے کہا اور عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی (شیخ بخاری) نے کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید اور شریک بن ابی نمیر سے ان دونوں نے حضرت انسؓ سے سنا (انسؓ نے بیان کیا) کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے بظلوں کی سفیدی دیکھی۔

مسئلہ مختلف یہ ہے اس یہ ہے کہ ہاتھ اٹھانا شروع اور ثابت ہے نیز دعا کے بعد دونوں ہاتھ منہ دعا میں ہاتھ اٹھانا پر پھیرنا بھی شروع اور ثابت ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ الدُّعَاءِ غَيْرِ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ ﴾^{۳۳۹۲}

قبلہ کی طرف رخ کئے بغیر دعا (یعنی قبلہ کے سوا کسی اور طرف رخ کر کے دعا کرنا)

۵۹۲۹ ﴿ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَقَامَ رَجُلٌ لِقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَتَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ وَمَطَرْنَا حَتَّى مَا كَادَ الرَّجُلُ يَصِلُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمْ نَزَلْ لِنُمَطِّرْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ لَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ لِقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا لَقَدْ غَرِقْنَا لِقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَلَا يُمَطِّرُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہم پر پانی برسائے (آنحضرت ﷺ نے دعا کی) اور آسمان ابر آلود ہو گیا اور بارش برسنے لگی یہاں تک کہ لوگوں کو اپنے گھبر تک پہنچنا مشکل ہو گیا اور اگلے جمعہ تک مسلسل بارش ہوتی رہی تو وہی صاحب یا اس کے علاوہ دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ اللہ سے دعا کیجئے کہ ہم سے بارش موقوف کر دے بلاشبہ ہم تو ڈوب گئے آنحضرت ﷺ نے دعا کی اے اللہ ہمارے ارد گرد برسائے ہم پر نہ برسائے چنانچہ بادل کھلے ہو کر مدینہ کے ارد گرد چاروں طرف ہو گیا اور مدینہ والوں پر بارش رک گئی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "اللهم حوالينا ولا علينا لانه دعاء النبي صلى الله عليه وسلم كان على المنبر وظهره الى القبلة وقال الكرمانى موضع الترجمة قوله

یخطب إذا خطب غیر مستقبل القبلة.

یعنی آنحضرت ﷺ نے خطبہ کی حالت میں دعا کی اور خطبہ میں قبلہ کی طرف پشت رہتی ہے۔

تعدو موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۹، من الحديث ص ۱۲۷ / باقی کے لئے جلد چہارم ص ۱۳۲ نیز جلد چہارم ص ۲۲۳ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿ باب ۲۳۹۳ الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ﴾

قبلہ رو ہو کر دعا کرنا

۵۹۳۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَذَا الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فِدْعًا فَاسْتَسْقَى ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوْلَ وَقَلْبَ رِذَائِهِ ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن زید نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ اس عید گاہ کی طرف استسقاء کے لئے نکلے اور دعا کی اور بارش کی دعا کی پھر آنحضرت ﷺ قبلہ رو ہو گئے (یعنی دعا کا ارادہ کیا تو قبلہ رو ہو گئے) اور اپنی چادر پٹی۔

مطابقتہ للترجمة | بظاہر یہ حدیث اس باب کے خلاف اور باب سابق کے مطابق ہے جیسا کہ تم استقبال القبلة سے ظاہر ہے لیکن تو سین میں دعا سے مراد ارادہ دعا کے ذریعہ اس اشکال کا ازالہ کر دیا گیا فالہم۔
تعدو موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۹، باقی مواضع کے لئے نصر الباری جلد چہارم ص ۲۱۳ دیکھئے۔

﴿ باب ۲۳۹۴ دَعْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِخَادِمِهِ بِطُولِ الْعُمْرِ وَبِكَثْرَةِ الْمَالِ ﴾

نبی اکرم ﷺ کا اپنے خادم کے لئے طول عمر اور کثرت مال کی دعا کرنا

۵۹۳۱ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ اذْعُ اللَّهُ لَهُ قَالَ اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ ﴾

ترجمہ | حضرت انس نے بیان کیا کہ میری والدہ (ام سلیم) نے عرض کیا یا رسول اللہ! انس آپ کا خادم ہے اس کے لئے اللہ سے دعا فرمادیں آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس کو مال اور اولاد بہت دے اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس

میں برکت عطا فرما۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدو موضع | والحديث هنا ص ۹۳۹، مر الحديث ص ۲۶۶، و ص ۹۳۸، يأتي ۹۳۳۔

﴿ بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكُرْبِ ۳۳۹۵ ﴾

پریشانی (بے چینی) کے وقت کی دعا

۵۹۳۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عِنْدَ الْكُرْبِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ پریشانی کے وقت یہ دعا کرتے تھے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو

عظیم و عظیم ہے (عظیم قدرت والا اور بردبار ہے) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمان و زمین کا مالک ہے اور عرش عظیم کا

مالک ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدو موضع | والحديث هنا ص ۹۳۹، يأتي ص ۹۳۹، و ص ۱۱۰۳، و ص ۱۱۰۵۔

۵۹۳۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكُرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا

اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ

وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ وَقَالَ وَهَبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ. ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پریشانی کے وقت یہ دعا کرتے تھے اللہ کے سوا کوئی معبود

نہیں جو عظیم و عظیم ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا مالک ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کا مالک ہے

اور جو زمین کا مالک اور عرش کریم کا مالک ہے، اور وہب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے اسی

طرح روایت کی۔

مطابقتہ للترجمة | هذا طريق آخر في حديث ابن عباس المذكور.

تعدو موضع | والحديث هنا ص ۹۳۹، و ص ۱۱۰۳، و ص ۱۱۰۵۔

﴿ بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ جُهْدِ الْبَلَاءِ ﴾^{۳۳۹۶}

بلا کی مشقت سے پناہ مانگنا

الجهد: بفتح الجيم وبضمها المشقة. (عمدہ)

۵۹۳۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سُمَيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشِمَاتِي الْأَعْدَاءِ، قَالَ سُفْيَانُ الْحَدِيثُ ثَلَاثُ زِدْتُ أَنَا وَاحِدَةٌ لَا أَدْرِي أَيَّتَهُنَّ هِيَ. ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پناہ مانگتے تھے بلا کی مشقت سے، اور بدبختی میں پڑنے (آفت) سے اور تقدیر کی زحمت اور دشمنوں کی فرحت سے پناہ مانگتے تھے، سفیان بن عیینہ نے کہا کہ حدیث میں تین باتوں کا ذکر تھا ایک میں نے بڑھادی تھی (پہلے مجھے یاد تھی) اب مجھ کو یاد نہیں رہا کہ وہ ایک جو میں نے بڑھائی تھی وہ کون سی تھی۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعداد و موضع | او الحديث هنا ص ۹۳۹، یاتی ص ۹۷۹، اخرجہ مسلم فی الدعوات والنسائی فی الاستعاذہ.
تشریح | كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتعوذ اي تعبدا و تواضعا وتعلیما للامة.

جهد البلاء: عن ابن عمر جهد البلاء قلة المال وكثرة العيال جهدياء سے مراد مال کی کمی اور عیال کی کثرت ہے۔

درك الشقاء: بفتح الدال والراء المهملتين وقد تسكن الراء اللحاق والوصول الى الشى.

الشقاء: بفتح الشين والمد الشدة والعسر ويطلق على السبب المؤدى الى الهلاك.

سوء القضاء: قضا، فيصله الہی اور یہ کبھی برا نہیں ہو سکتا ہے اس لئے قضا سے مراد مقضیٰ یعنی اسم مفعول ہے یعنی جس چیز کا حکم ہوا وہ بندہ کے حق میں اچھا بھی ہو سکتا ہے اور برا بھی۔

بعض زاہدوں نے رضاء بقضا کا مطلب غلا سمجھا اور کہہ دیا کہ دعائے کرنی چاہئے کیونکہ فیصلہ الہی کے خلاف ہے یہ

سراسر جہالت ہے باری تعالیٰ کا ارشاد ہے: ادعونی استجب لکم.

چنانچہ یہی حدیث ص ۹۷۹ میں اس طرح ہے یعنی بصیغہ امر ہے: "تعوذوا باللہ الخ". اسی طرح "لا یرد"

القضا إلا بالدعاء" معلوم ہوا کہ دعا قضا کو پھیر دیتی ہے پروردگار عالم اپنے بندہ کے گزر گزرنے سے، مانگنے سے خوش ہوتا ہے بلکہ خوف ہوتا ہے کہ دعائے کرنے سے مولیٰ ناراض نہ ہو جائے کہ دعائے کرنا، اللہ تعالیٰ سے نہ مانگنا تکبر و غرور کی

﴿ بَابُ الدُّعَاءِ بِالمَوْتِ وَالحَيَوةِ ﴾^{۳۳۹۸}

موت اور حیات کی دعا

تشریح بہتر تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چھوڑ دے لیکن اگر کوئی شخص نیک کام میں مصروف و مشغول ہے مثلاً محدث ہے کہ احادیث پڑھانے اور احادیث کا ترجمہ و تشریح میں ہمہ وقت مشغول ہے تو طول حیات کی دعا کر سکتا ہے اور کرنا بہتر ہے۔ واللہ اعلم

۵۹۳۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ خَبَابًا وَقَدْ اِكْتَوَى

سَبْعًا قَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُو بِالمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ ﴿

ترجمہ | قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ میں خباب بن ارتؓ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے (پیماری کی وجہ سے اپنے پیٹ میں) سات داغ لگوائے تھے آپؐ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اگر ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه اوضح الابهام الذي في الجزء الاول للترجمة.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۹۳۹، ص ۹۳۹ تا ص ۹۴۰، مر الحديث ص ۸۳۷، ياتي ص ۹۵۲۔

۵۹۳۷ ﴿ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ

أَتَيْتُ خَبَابًا وَقَدْ اِكْتَوَى سَبْعًا فِي بَطْنِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُو بِالمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ ﴿

ترجمہ | قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ میں حضرت خبابؓ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے تھے اور میں نے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ اگر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

مطابقتہ للترجمة | هذا هو الحديث المذكور عن مسدد واعاده عن محمد بن المثنى لما في روايته من زيادة وهي قوله في بطنه.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۹۳۹ تا ص ۹۴۰، مر الحديث ص ۹۳۹، و ص ۸۳۷، ياتي ص ۹۵۲۔

۵۹۳۸ ﴿ حَدَّثَنِي ابْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ

آنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يتمنين أحد منكم الموت لضرٍ نزل به فإن كان لا بُدَّ مُتَمَنِّيًا لِلْمَوْتِ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَوةُ خَيْرًا لِي وَتَوَكَّلْ عَلَيَّ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي ﴿﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف کی وجہ سے جو اسے ہونے لگی ہو موت کی تمنا ہرگز نہ کرے اگر موت کی تمنا ناگزیر ہی ہو جائے تو یہ کہے کہ: اے اللہ! جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہو مجھے زندہ رکھا اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے اٹھالے۔

مطابقتہ للترجمة | توخذ المطابقة لجزئي الترجمة بامعان النظر فيه.

تعدو موضعا | والحديث هنا ص ۹۴۰، مر الحديث ص ۸۴۷، اخرجہ مسلم فی الدعوات والترمذی فی الجنائز والنسائی فی الطب.

﴿ بَابُ الدُّعَاءِ لِلصَّبِيَّانِ بِالْبَرَكَةِ وَمَسْحِ رُؤُسِهِمْ ﴾^{۳۳۹۹}

وَقَالَ أَبُو مُوسَى وَوَلَدِي غُلَامٌ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ.

بچوں کے لئے برکت کی دعا کرنا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرنا

اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے برکت کی دعا کی۔ یہ حدیث بخاری کتاب العقیدہ ص ۸۲۱ میں موصولاً گزر چکی ہے ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد دہم ص ۳۹۴/ اس میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے اس لڑکے کا نام ابراہیم رکھا وغیرہ۔

﴿ ۵۹۳۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَيُقَالُ جَعْدٌ وَجُعَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجَعَ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زَرِّ الْحَجَلَةِ ﴾ ﴿﴾

ترجمہ | جعد بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سائب بن یزیدؓ سے سنا امام بخاریؒ نے کہا کہ جعد اور بھید دونوں نام سے پکارے جاتے تھے، حضرت سائبؓ فرماتے تھے کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرا (یہ) بھانجہ بیمار ہے چنانچہ آنحضور ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی

دعا کی پھر آپ ﷺ نے وضو کیا اور میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی پیا اس کے بعد میں آپ ﷺ کے پس پشت کھڑا ہو گیا اور میں نے مہر نبوت دیکھی جو آپ ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان ایسی تھی جیسے چھپر کھٹ کی گھنڈی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۹۳۰، مر الحديث ص ۳۱، وص ۵۰۱، وص ۸۳۷۔

تشرح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص ۱۰۹ تا ص ۱۱۰۔

۵۹۳۰ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ مِنَ السُّوقِ أَوْ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ فَيَقُولَانِ أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَاكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعُثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ.﴾

ترجمہ | ابو عقیل سے روایت ہے کہ انہیں ان کے دادا حضرت عبد اللہ بن ہشامؓ ساتھ لے کر بازار سے نکلتے تھے یا (شک راوی لیکن بخاری ص ۳۳۰ میں بلا شک الی السوق ہے) بازار جاتے تھے اور غلہ خریدتے پھر عبد اللہ بن زبیرؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ ان سے ملتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں بھی شریک کر لو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے تمہارے لئے برکت کی دعا فرمائی ہے پھر حضرت عبد اللہ بن ہشامؓ انہیں شریک کر لیتے، بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نفع میں پورے ایک اونٹ کا غلہ ان کو ملتا اور وہ اسے بچہ گھر بھیج دیتے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فإن النبي صلى الله عليه وسلم قد دعاك بالبركة."

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص ۹۳۰، مر الحديث ص ۳۳۰، ياتي ص ۱۰۷۔

۵۹۳۱ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غَلَامٌ مِنْ بَنِيهِمْ.﴾

ترجمہ | حضرت محمود بن ربیعؓ نے بیان کیا اور یہ محمود وہی شخص تھے جن کے چہرہ پر رسول اللہ ﷺ نے ان ہی کے کنویں سے پانی لے کر کبلی ماری اور وہ اس وقت بچہ تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان المص في حكم المسح والدعاء بالبركة

فالعمل قائم مقام القول في المقصود.

(مطلب یہ ہے کہ یہ کبلی حضور اکرم ﷺ نے محمود پر شفقت کی راہ سے کر دی تھی جب وہ تقریباً پانچ سال کے بچہ تھے تو

حضور ﷺ کی یہ شفقت بمنزل مسح راس اور دعا ہے۔

تعدو موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۰، ومر الحديث ص ۱۷، ص ۳۱، ص ۱۱۶، ص ۱۵۸، ياتي ص ۹۵۰۔

۵۹۳۲ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِي بِالصَّبِيَانِ لِيَدْعُو لَهُمْ فَاتِي بِصَبِيٍّ لِبَالٍ
عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاتَّبَعَهُ الْمَاءُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے اور آپ ﷺ ان کے لئے دعا فرماتے، ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا پھر آنحضور ﷺ نے پانی منگوایا اور پانی اس پر ڈال دیا اور اسے (اچھی طرح سے) دھویا نہیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدو موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۰، ومر الحديث ص ۳۵ باقی کے لئے دیکھئے جلد دوم ص ۱۵۳۔

۵۹۳۳ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ

صُعَيْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي
وَقَاصٍ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ.﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر نے بیان کیا اور رسول اللہ ﷺ نے (ان کے آنکھ یا منہ پر) ہاتھ پھیرا تھا انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص کو ایک رکعت وتر پڑھتے دیکھا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "قد مسح عنه" يفسره مارواه البخاري

معلقاً في غزوة الفتح من طريق بونس عن الزهري بلفظ مسح وجهه عام الفتح.

تعدو موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۰، ومر تعليقا ص ۶۱۵۔

ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ہشتم ص ۳۶۲۔

﴿بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾^{۳۳۰۰}

بنی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا

۵۹۳۴ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي

لَيْلَى قَالَ لَقِينِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَلَقْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ
عَلَيْكَ لِقَالَ قَوْلُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ
اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿

ترجمہ | عبدالرحمن بن ابی سلمیٰ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت کعب بن عجرہؓ سے میری ملاقات ہوئی تو آپؐ نے فرمایا
کیا میں تمہیں (حدیث شریف کا) ایک ہدیہ نہ پیش کروں؟ ایک بار نبی اکرم ﷺ ہم لوگوں میں تشریف لائے تو ہم نے
عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ آپ ﷺ کو سلام کس طرح کریں (تشہد میں السلام عليك ايها النبي
ورحمة الله وبركاته) لیکن آپ پر درود کس طرح ہم بھیجیں گے؟ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اس طرح کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ اِلٰى اٰخِرِهِ (ترجمہ) اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے آل ابراہیم علیہ السلام
پر رحمت نازل کی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اے اللہ! محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے
آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی بلاشبہ تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة من حيث انه اوضح الابهام الذى فيها وبين ان المراد
كيفية الصلوة.

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص ۹۳۰، من الحديث ص ۴۷۷، و ص ۷۰۸۔

۵۹۳۵ ﴿حَدَّثَنِي اِبْرٰهِيْمُ بْنُ حَمَزَةَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْنُ اَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ
يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَّابٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا
السَّلَامُ عَلَيْكَ لَقَدْ عَلِمْنَا فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قَوْلُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَآلِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آپ ﷺ پر سلام بھیجنے کا طریقہ ہے (یعنی
آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو) ہمیں معلوم ہو گیا (جو ہم تشہد میں پڑھتے ہیں السلام عليك ايها النبي ورحمة الله
وبركاته) لیکن آپ ﷺ پر درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟ ارشاد فرمایا کہ اس طرح کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اِلٰى
اٰخِرِهِ، اے اللہ! اپنے بندے اور اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ
السلام پر رحمت نازل فرمائی اور محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر برکت نازل فرما جیسے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر
برکت نازل فرمائی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة مثل ما ذكرنا في الحديث السابق.

تعدو موضع | والحديث هنا ص ۹۳۰، ومر الحديث ص ۷۰۸۔

﴿ ^{۳۳۰۱}بَابٌ هَلْ يُصَلَّى عَلَى غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَصَلَّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ.

کیا نبی اکرم ﷺ کے سوا کسی اور پر درود بھیجا جاسکتا ہے؟

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَصَلَّ عَلَيْهِمُ الْآيَةُ (سورہ توبہ ۱۰۳) اے نبی آپ ان کے لئے دعا کیجئے بلاشبہ آپ کی دعا

ان کے لئے موجب اطمینان (قلب) ہے۔

مختصر تشریح | غیر نبی کے لئے بالاستقلال لفظ صلوة سے اجتناب و پرہیز ہی بہتر ہے البتہ جمعا جائز ہے اس سلسلے میں حافظ

عسقلانی نے مفصل اور طویل بحث کی ہے ان سنت فلیراجع.

۵۹۳۶ ﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى

قَالَ كَانَ إِذَا أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهِ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ فَآتَاهُ

أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى. ﴿

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے بیان کیا کہ جب کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس اپنا صدقہ لے کر آتا تو آپ

ﷺ فرماتے اللہم صل علیہ پھر میرے والد اپنا صدقہ لے کر حاضر خدمت ہوئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اے اللہ!

آل ابی اوفیٰ پر اپنی رحمت نازل فرما۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة للآية التي هي ايضا ترجمة ظاهرة وفيه ايضاح للابهام

الذي في الباب.

تعدو موضع | والحديث هنا ص ۹۳۱، مر الحديث ص ۲۰۳، في المغازی ص ۵۹۹، ص ۹۳۷۔

۵۹۳۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ عَمْرِو بْنِ

سُلَيْمِ الزُّرْقِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمِيدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي

عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. ﴿

ترجمہ | حضرت ابو حمید ساعدی نے بیان کیا کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ آنحضور

ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح کہو اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الْخِائِمِ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور ان کی ازواج اور آپ ﷺ کی نسل پر رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر رحمت نازل کی اور محمد ﷺ اور ان کی ازواج اور ان کی نسل پر برکت نازل کر جیسا کہ برکت نازل کی آل ابراہیم علیہ السلام پر بلاشبہ تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه جواز الصلاة على غير النبي صلى الله عليه وسلم وفيه ايضاح للايهام الذي في الترجمة.

تعريض وضعه والحديث هنا ص ۹۳۱، ومر الحديث ص ۴۷۷۔

﴿ باب ۳۲۰۲ قول النبي ﷺ مَنْ آذَيْتَهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً ﴾

نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد (اے اللہ) میں کسی (مسلمان) کو ایذا دوں تو...

... (یعنی اگر مجھ سے کسی مسلمان کو تکلیف پہنچی ہو تو) اس کو اس کے لئے کفارہ اور رحمت بنا دے۔

۵۹۳۸ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ فَإِذَا مَرَّ بِمُؤْمِنٍ سَبَّيْتَهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آپ نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللّٰهُمَّ الْخِائِمِ عَلٰی مُحَمَّدٍ میں نے جس مسلمان کو بھی برا بھلا کہا ہو (یا مارا ہو) تو اسے اس کے لئے قیامت کے دن قربت کا ذریعہ بنا دے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معناه.

تعريض وضعه والحديث هنا ص ۹۳۱، والحديث اخرجه مسلم في الادب كما في العيني وقسطلاني.

﴿ باب ۳۲۰۳ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ ﴾

فتنوں سے پناہ مانگنا

تشریح فتن فتنہ کی جمع ہے وہی اسم لامتحان والاختبار (تس)

۵۹۳۹ ﴿ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ الْمَسْئَلَةَ فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونَنِي الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنَّاهُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا لِإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَاقَ رَأْسَهُ فِي

ثوبه يبيكي فإذا رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى الرَّجَالَ يُدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ لِقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ حُدَاةٌ ثُمَّ أَنشَأَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صَوَّرَتْ لِي الْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا وَرَاءَ الْحَائِطِ وَكَانَ قِتَادَةٌ يَذُكُرُ عِنْدَ هَذَا الْحَدِيثِ هَذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تَبَدَّلَكُمْ تَسْأَلَكُمْ ﴿﴾

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوالات کئے یہاں تک کہ سوالوں کی بھرمار کر دی تو آنحضرت ﷺ ناراض ہو گئے اور منبر پر چڑھ کر فرمایا آج تم جس چیز کے بارے میں مجھے سے پوچھو گے میں تم سے بیان کروں گا، حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں دائیں بائیں دیکھنے لگا تو دیکھا کہ تمام صحابہ اپنے کپڑے میں لپٹے رو رہے تھے پھر دیکھا کہ ایک صاحب ہیں کہ جب لوگوں سے جھگڑا کرتے تو (بطور طعنہ) ان کو ان کے باپ کے علاوہ کی طرف منسوب کر کے پکارا جاتا (یعنی نطفہ حرام کہتے) انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور (حضور اقدس ﷺ کی ناراضگی کو دور کرنے کے لئے) عرض کیا رضینا باللہ ربنا الخ میں اس پر راضی اور خوش ہوں کہ اللہ رب ہے اور اسلام دین ہے اور محمد ﷺ (ہمارے) رسول ہیں ہم فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا آج کے دن کی طرح خیر و شر کبھی نہیں دیکھا میرے سامنے جنت اور دوزخ کی تصویر پیش کی گئی یہاں تک کہ میں نے ان دونوں (جنت و دوزخ) کو اس (محراب) دیوار کے پیچھے دیکھا (یعنی محراب کی دیوار بطریق خرق عادت حضور اقدس ﷺ کے لئے مثل آئینہ جلادار بن گئی) اور قتادہ اس حدیث کو بیان کرتے وقت یہ آیت (سورہ مائدہ کی) پڑھتے یا ایہا الذین آمنوا الآیة. (سورہ مائدہ: ۱۰۱)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "نعوذ بالله من الفتن".

تعداد و موضع والحديث هنا ص ۹۴۱، من الحديث ص ۲۰، ص ۷۷، ص ۶۶۵، باتی ص ۹۶۰، ص ۱۰۵۰، ص ۱۰۸۳۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری اول ص ۴۴۳ تا ۴۴۳۔

﴿ بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ غَلْبَةِ الرَّجَالِ ۳۲۰۰۶ ﴾

دشمنوں کے غلبہ (تسلط) سے پناہ مانگنا

۵۹۵۰ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو

مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ التَّمِمْ لَنَا غُلَامًا مِنْ غِلْمَائِكُمْ يَخْدُمُنِي فَنُخْرِجَ بِهِ أَبُو طَلْحَةَ يُرِدُّنِي وَرَأَاهُ فَكَفَتْ أَخْدَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكَفَتْ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلْبَةِ الرِّجَالِ فَلَمَّ أَزَلَ أَخْدَمَهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ فَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حَيْبَى قَدْ حَازَهَا فَكَفَتْ أَرَاهُ يُحَوِّى وَرَأَاهُ بَعَاءَةً أَوْ بِكَسَاءٍ ثُمَّ يُرِدُّهَا وَرَأَاهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فَيُطْعَمُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رَجُلًا فَآكَلُوا وَكَانَ ذَلِكَ بِنَاءً هُ بِهَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَأَهُ أَحَدٌ قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُجَبُّنَا وَنَجِبُهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْرَمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَدْمِهِمْ وَصَاعِهِمْ ﴿

ترجمہ حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو طلحہ سے فرمایا کہ اپنے یہاں کے لڑکوں میں سے ایک لڑکا میرے لئے تلاش کرو جو (راستے میں) میری خدمت کیا کرے چنانچہ ابو طلحہ مجھے اپنی سواری پر پیچھے بٹھا کر لائے (اور حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں دے دیا) پھر میں (خیبر کے راستے میں) رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتا تھا جب آپ ﷺ کسی منزل میں اترتے (پڑاؤ کرتے) میں سنا کرتا تھا آپ اکثر یوں دعا فرماتے اللھم انی الخ۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم و الم سے اور عاجزی اور کاہلی سے اور بخل اور بزدلی سے اور قرض کے بوجھ اور دشمنوں کے غلبہ سے (انس نے بیان بیان کیا کہ) پھر میں برابر آپ ﷺ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم خیبر سے واپس (مدینہ کی طرف) آئے اور آنحضور ﷺ حضرت صفیہ بنت حیّیٰ کو ساتھ لے کر واپس آئے جن کو آپ ﷺ نے (خیبر کی قیمت سے) منتخب کیا تھا اور میں دیکھتا تھا کہ آنحضور ﷺ نے ان کے لئے اپنے پیچھے اونٹ پر عبا سے یا چادر سے پردہ کیا اور انہیں اپنی سواری پر پیچھے بٹھا لیا یہاں تک کہ ہم (خیبر اور مدینہ کے درمیان) مقام صہبہ پہنچے تو آپ ﷺ نے ایک چمڑے کے دسترخوان پر عیس (کھجور، گھی اور غیر ملا کر طیدہ) تیار کیا پھر مجھ کو دعوت دینے کے لئے بھیجا چنانچہ میں نے لوگوں کو بلایا اور سب نے کھایا اور یہ آنحضور ﷺ کا صفیہ کے ساتھ نکاح کا ولیہ تھا پھر آپ ﷺ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب احد پہاڑ دکھائی دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ ایک پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں پھر جب آپ ﷺ مدینہ پہنچے تو فرمایا اے اللہ! میں اس شہر کو دونوں پہاڑوں کے درمیان باحرمت قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو باحرمت قرار دیا تھا اے اللہ! مدینہ والوں کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "و غلبة الرجال".

تعمیر موضوع | والحديث هنا م ۹۳۲ تا ۹۳۱، مر الحديث م ۲۹۸، م ۴۰۴، م ۴۰۵، م ۴۷۷، م ۵۸۵، م ۶۰۶، م ۸۱۶، ہاتی م ۱۰۹۰۔

﴿ بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ ﴾^{۳۴۰۵}

قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا

۵۹۵۱ ﴿ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدِ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ﴾

ترجمہ | موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا کہ میں نے ام خالد بنت خالد سے سنا، موسیٰ نے بیان کے کہ میں نے ام خالد کے سوا اور کسی صحابی سے نہیں سنا جس نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہو البتہ ام خالد نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعمیر موضوع | والحديث هنا م ۹۳۲، مر الحديث م ۱۸۴۔

۵۹۵۲ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ مُضْعَبٍ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يَأْمُرُ بِخُمْسٍ وَيَذْكُرُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِهِنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْزَلِ الْعُمَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ فِتْنَةِ الدُّنْيَا يَعْنِي فِتْنَةَ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ﴾

ترجمہ | مصعب بن سعد نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ پانچ باتوں (کی دعا) کا حکم دیتے اور انہیں نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے ذکر کرتے کہ آنحضرت ﷺ ان باتوں کا حکم دیتے تھے یا اللہ میں بخلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور بزولی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ بدترین بڑھا پامچھ پر طاری کر دیا جائے اور تجھ سے پناہ چاہتا ہوں دنیا کے فتنے سے یعنی (دجال کے فتنے سے) اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعمیر موضوع | والحديث هنا م ۹۳۲، مر الحديث م ۳۹۶، ہاتی م ۹۳۳، م ۹۳۵۔

۵۹۵۳ ﴿ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ الْمَسْرُوقِ

عن عائشة قالت دخلت على عجوزان من عجز يهود المدينة فقالت لى إن أهل القبور يعدبون فى قبورهم فكذبتهما ولم أنعم أن أصدقهما فخرجتا ودخل على النبى ﷺ فقلت له يا رسول الله! إن عجوزين وذكرت لى فقال صدقنا إنهم يعدبون عذابا سمعه البهائم كلها لم رأيت بعد فى صلوة إلا تعود من عذاب القبر. ﴿

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ مدینہ کے یہودیوں کی دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ قبر والوں (یعنی مردوں) کو ان کی قبروں میں عذاب ہوتا ہے لیکن میں نے انہیں جھٹلایا اور مجھ کو ان کی بات ماننا اچھا نہیں لگا پھر وہ دونوں عورتیں چلی گئیں اور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! دو بوڑھی عورتیں آئی تھیں اور میں نے حضور اقدس ﷺ سے واقعہ کا ذکر کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا انہوں نے صحیح کہا بلاشبہ قبر میں مردوں کو عذاب ہوتا ہے ان کے عذاب کو تمام چوپائے سنتے ہیں، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ ہر نماز میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۹۴۲، مر الحديث ص ۱۸۳۔

﴿ باب التَّعَوُّدِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ﴾^{۲۲۰۶}

زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ مانگنا

۵۹۵۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ. ﴿

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرماتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے اور کالی سے اور بزدلی سے اور بڑھاپے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۹۴۲، مر الحديث ص ۳۹۶ فی الشفاء ص ۶۸۳، ياتی ص ۹۴۳۔

تشرح | مطالعہ کیجئے لہر الہاری جلد نمبر ص ۳۳۵۔

﴿ بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْمَآئِمِ وَالْمَغْرَمِ ﴾^{۳۳۰۷}

گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا

۵۹۵۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَآئِمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْبُغْيِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الْفَلَاحِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِذْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ دعا کرتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بہت زیادہ بڑھاپے (نکی عمر) اور گناہ اور قرض سے اور قبر کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے فتنہ اور دوزخ کے عذاب سے اور مالدار کی آزمائش کے شر سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں محتاجی کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا اور میرے درمیان اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقتہ للحديث للترجمة في قوله "والمائم والمغرم".

تعداد موضوعہ | والحديث هنا م ۹۳۲، مر الحديث م ۱۱۵، وص ۳۲۲، ياتي م ۹۳۳، وص ۱۰۶۵۔

﴿ بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْجُبْنِ وَالْكَسَلِ ﴾^{۳۳۰۸}

کُسَالِي وَكُسَالِي وَاحِد

بزردلی اور سستی سے پناہ مانگنا

کُسَالِي بضم الكاف اور كُسَالِي بفتح الكاف واحد

یعنی سورہ نساء آیت ۱۴۲ میں جو آیا ہے وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالِي .

جمہور کی قرأت کُسَالِي بضم الكاف ہے اور بفتح الكاف بھی ایک قرأت ہے کما فی العاشیہ م ۹۳۲۔

۵۹۵۶ ﴿حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدِّينِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.﴾
 ترجمہ | حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غمِ ظالم سے اور عاجزی اور کابلی سے اور بزدلی اور بخل سے اور قرض کے بوجھ اور دشمنوں کے غلبہ سے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدو ووضعه | والحديث هنا ص ۹۳۲، مر الحديث ص ۳۹۶، ص ۶۸۳، ویاتی ص ۹۳۳۔

﴿بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْبُخْلِ﴾^{۳۴۰۹}

البخل والبخل واحد مثل الحزن والحزن.

بخل سے پناہ مانگنا

بُخْلٌ بضم الموحده اور بَخْلٌ بفتحهما دونوں کے معنی ایک ہیں، یعنی بخلی، کنجوسی جیسے حُزْنٌ اور حَزْنٌ کے معنی ایک ہیں یعنی رنج و الم۔

۵۹۵۷ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ مُضْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهَيُولَاءِ الْخَمْسِ وَيُحَدِّثُ بِهِنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.﴾

ترجمہ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت سعدؓ ان پانچ چیزوں کا حکم دیتے تھے اور انہیں نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ ناکارہ عمر (کئی عمر) تک پہنچا دیا جاؤں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ہوں قبر کے عذاب سے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اعوذ بك من البخل".

تعدو ووضعه | والحديث هنا ص ۹۳۲۔

﴿ بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمْرِ، أَرَاذِلُنَا سُقَّاطُنَا ۳۲۱﴾

نکمی عمر (ناکارہ عمر) سے پناہ مانگنا

امام بخاریؒ کا ترجمہ ماخوذ ہے قرآن مجید کی اس آیت سے جو سورہ نحل آیت ۷۷ میں ہے: "وَمِنْكُمْ مَّنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمْرِ لِكُنِيَ لَا يَعْلَمُ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا الْآيَةَ" یعنی بعض تم میں سے وہ ہیں جو ناکارہ عمر تک پہنچائے جاتے ہیں جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ ایک چیز سے باخبر ہو کر بے خبر ہو جاتا ہے یعنی بھول جاتا ہے اس لئے آنحضرت ﷺ نے ارذل العمر (ناکارہ عمر سے پناہ مانگی ہے)

أَرَاذِلُنَا سُقَّاطُنَا امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ سورہ ہود آیت ۲۷ میں جو "هُم أَرَاذِلُنَا" کا لفظ آیا ہے اس کے معنی ہیں "سُقَّاطُنَا یعنی ہم میں جو بالکل گرے ہوئے بچ قوم ہیں۔"

۵۹۵۸ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پناہ مانگتے تھے آپ ﷺ فرماتے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں، بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں بے انتہا، ناکارہ بڑھاپے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے۔

مطابقتہ للترجمة توخذ المطابقة من قوله "وأعوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ، لانه يفسر بارذل العمر.

تحدو موضعه والحديث هنا ص ۹۳۳، مر الحديث ص ۳۹۶، وص ۹۳۲۔

﴿ بَابُ الدُّعَاءِ بَرَفِعِ الْوَبَاءِ وَالْوَجَعِ ۳۲۱﴾

وبار اور بیماری کے دفعیہ کے لئے دعا کرنے کا بیان

تشریح وباء سے مراد اگر طاعون لیا جائے تو وجع کا عطف، عطف الخاص علی العام ہوگا، اور اگر وباء سے عام وباء یعنی طاعون، استقار، ہیضہ وغیرہ لیا جائے تو عطف العام علی العام ہوگا۔

۵۹۵۹ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَأَنْقِلْ حُمَاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدَنَّا وَصَاعِنَا ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (یعنی دعا فرمائی اللہم حَبِّبْنَا لِنَا الْخ. و سبب ذلك انه ﷺ لما قدم المدينة كانت اوبا ارض الله ووعك ابوبكر وبلال رضی اللہ عنہما الخ. (قرس) اے اللہ ہمارے دل میں مدینہ کی ایسی ہی محبت پیدا کر دے جیسی محبت تو نے مکہ کی ہمارے دل میں پیدا کی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کے یعنی مدینہ کے بخار کو جھک کی طرف منتقل کر دے (اس وقت جھک میں یہود آباد تھے فنقلت الیہا). اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا فرما (یعنی مدینہ کے غلہ اور پھل میں برکت عطا فرما)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ للحديث للترجمة في قوله "وانقل حمهما الى الجحفة".

تحدیث وضعہ | والحديث هنا ص ۹۴۳، ومر الحديث ص ۲۵۳، ص ۵۵۸، ص ۸۴۲، ص ۸۴۷۔

تشریح | یہاں روایت مختصر ہے مفصل روایت کے لئے نصر الباری جلد پنجم ص ۴۶۲ دیکھئے۔

نیز نصر الباری جلد ہفتم ص ۸۵۳ دیکھئے۔

۵۹۶۰ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةِ الْوَدَاعِ مِنْ شَكْوَى أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَيَّ الْمَوْتَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلِّغْ بِي مَا تَرَى مِنَ الرَّجْعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرْتَبِي إِلَّا بِنْتِي لِي وَاحِدَةٌ أَفَاتَصَدَّقُ بِثُلثِي مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ لِيَسْطِرَّهُ قَالَ لَا قَالَ الثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرِ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجْرَتْ حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي أَمْرَاتِكَ قُلْتُ أَخْلَفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخْلَفَ فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَزْدَدَتْ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخْلَفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضْرِبَكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَيَّ أَعْقَابَهُمْ لَكِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَ سَعْدُ رَأَى لَهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُؤْفَى بِمَكَّةَ ۝﴾

ترجمہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع (۱۰ھ) میں میری عیادت کی اس بیماری کی وجہ سے جس میں مرنے کے قریب ہو گیا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری بیماری جس حد تک پہنچ گئی ہے آپ خود دیکھ رہے ہیں (کہ مایوس کن حال ہے) اور میں مالدار ہوں اور میرا وارث میری ایک بیٹی کے سوا اور کوئی نہیں ہے کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا آدھا مال صدقہ کر دوں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا نہیں، بس تہائی مال بہت ہے (یعنی ایک تہائی خیرات کر سکتے ہو) تو اگر اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ ان کو محتاج چھوڑے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور یقین رکھو کہ تم جو کچھ بھی خرچ

کردے اللہ کی خوشنودی کے لئے تو تمہیں اس پر ثواب ملے گا یہاں تک کہ اپنی بیوی کے منہ میں جو لقمہ رکھو گے (اس پر بھی ثواب ملے گا) میں نے عرض کیا کیا میں اپنے ساتھیوں (دوسرے مہاجرین) کے پیچھے مکہ میں رہ جاؤں گا؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تم پیچھے نہیں رہو گے اور تو جو نیک عمل کرے گا جس سے اللہ کی خوشنودی مقصود ہو تو تیرا درجہ اور مرتبہ بلند ہوتا جائے گا اور امید ہے کہ تم ابھی زندہ رہو گے یہاں تک کہ تیرے سبب سے کچھ لوگوں (مسلمانوں) کو نفع پہنچے گا اور کچھ لوگ (کفار) تیرے ذریعہ نقصان اٹھائیں گے، یا اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت پوری کر دے اور ان کو ایڑیوں کے بل واپس نہ کیجئے (کہ جس مقام سے ہجرت کی ہے وہیں رہ جائیں) لیکن افسوس سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا ہے، سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن خولہ کے لئے غم کا اظہار اس وجہ سے کیا کہ وہ مکہ ہی میں وفات پا گئے۔

مطابقتہ للترجمة حافظ عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وهو متعلق بالرکن الثانی من الترجمة وهو الوجود (نسخ) یعنی ترجمہ کے دو اجزاء تھے (۱) دبا، (۲) وجع تو یہ دوسری حدیث دوسرے جز سے متعلق ہے۔

علامہ عینیؒ اسی مطابقت پر اعتراض کرتے ہیں کہ وجع کا ذکر کافی نہیں کیونکہ ترجمہ میں وجع کے دفع کرنے کی دعا ہے اور حدیث میں دفع کا کوئی ذکر نہیں ہے البتہ ترجمہ کی مطابقت اللهم امض لاصحابی ہجرتہم ولا تردہم علی عقباہم قال فیہ اشارۃ لسعد بالعافیۃ لیرجع الی دار ہجرتہ وہی المدینۃ۔

تعدو موضعہ | والحديث هنا ص ۹۴۳، من الحديث ص ۱۳، ص ۱۷۳، ص ۳۸۲، ص ۳۸۳، ص ۵۶۰، ص ۶۳۲، ص ۸۰۶، ص ۸۴۶، یاتی ص ۹۹۷۔

تشریح | اس حدیث سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اپنی بیماری اور بیماری کی شدت کا اظہار جائز ہے بشرطیکہ جزع فزع نہ ہو۔
مقصد | مقصد یہ ہے کہ ٹکٹ مال کی وصیت شروع اور جائز ہے اگرچہ افضل تو اس سے بھی کم ہے اور تہائی سے زیادہ کی وصیت جائز نہیں۔

﴿ بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ النَّارِ ﴾

ناکارہ عمر، اور دنیا کی آزمائش اور دوزخ کے فتنے سے پناہ مانگنا

۵۹۶۱ ﴿ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبَنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ﴾

ترجمہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا کہ ان کلمات کے ذریعہ پناہ مانگو جن کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ پناہ مانگتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے اور حیرتی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ناکارہ عمر تک پہنچوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تحریر و موضع | والحديث هنا ص ۹۴۳، مر الحديث ص ۳۹۶، وص ۹۴۲، ياتي ص ۹۴۵۔

۵۹۶۲ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْتَمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشُرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَشُرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شُرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الْفُلُجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثُّوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِذْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور بہت بڑھاپے سے اور قرض سے اور گناہ سے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور دوزخ کے فتنے سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے اور مالداری کی بری آزمائش سے اور محتاجی کی بری آزمائش سے اور مسیح دجال کے برے فتنے سے، اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اوبلے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے ایسا پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل پکیل سے صاف کر دیا جاتا ہے اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ (دوری) کر دے جتنا فاصلہ مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔

(یعنی گناہوں سے مجھ کو پھیر دے کہ گناہ کا خیال تک نہ آئے)۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "وَالْهَرَمِ" لانه فسر بارذل العمر.

تحریر و موضع | والحديث هنا ص ۹۴۳، واخرجه مسلم في الدعوات وابن ماجه فيه ايضا.

﴿ بَابُ ۳۳۱۳ِ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنَى ﴾

مالداری کے فتنے سے پناہ مانگنا

۵۹۶۳ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَامٌ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وشر فتنه الفقر".

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۹۳۳ تا ۹۳۴، مر الحديث ص ۱۱۵، وص ۳۲۲، وص ۹۳۲، وص ۹۳۳، يأتي ص ۱۰۵۶۔

﴿ بَابُ الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ الْمَالِ مَعَ الْبَرَكَاتِ ﴾^{۳۲۱۵}

برکت کے ساتھ کثرت مال کی دعا کرنا

۵۹۶۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّ سَلِيمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسُ خَادِمُكَ أَدْعُ اللَّهَ لَكَ قَالَ اللَّهُ لَكَ قَالَ اللَّهُ لَكَ أَكْثَرَ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ بِمِثْلِهِ ﴿

ترجمہ | حضرت ام سلیم سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! انس آپ کا خادم ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے آنحضرت ﷺ نے دعا کی اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں زیادتی کر اور جو کچھ تو نے اسے دیدیا اس میں برکت عطا فرما، اور ہشام بن زید سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالک سے اسی طرح سنا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۹۳۴، وهو طرف من حديث مر ص ۲۶۶، وص ۹۳۸، وص ۹۳۹، ويأتي ص ۹۳۴۔

﴿ بَابُ الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ الْوَلَدِ مَعَ الْبَرَكَاتِ ﴾^{۳۲۱۶}

برکت کے ساتھ کثرت اولاد کی دعا کرنا

۵۹۶۶ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ أَنَسُ خَادِمُكَ قَالَ اللَّهُ لَكَ أَكْثَرَ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارَكَ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ ﴿

ترجمہ | ام سلیم نے (حضور اقدس ﷺ سے) عرض کیا کہ انس آپ کا خادم ہے آنحضرت ﷺ نے کہا (یعنی دعا کی) اے اللہ! اس کے مال اور اولاد میں زیادتی کر اور جو کچھ تو نے اسے دیدیا اس میں برکت عطا فرما۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۹۳۴، باقی کے لئے حدیث سابق دیکھئے۔

﴿ بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْإِسْتِخَارَةِ ﴾^{۳۳۱۷}

استخارہ کی دعا کا بیان

۵۹۶۷ ﴿ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو مُصْعَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَكِدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ لِي عَاجِلُ أَمْرِي وَآجِلُهُ فَاقْدِرْهُ لِي وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ لِي عَاجِلُ أَمْرِي وَآجِلُهُ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ وَيُسَمَّى حَاجَتَهُ. ﴿

ترجمہ | حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے قرآن کی سورت کی طرح، آپ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص (مباح) کام کا ارادہ کرے (ابھی پختہ عزم نہ ہو اہو) تو دو رکعتیں (نفل) پڑھے اس کے بعد یہ کہے (یعنی اس طرح دعا کرے) اے اللہ! میں تیرے علم کے وسیلے سے خیر طلب کرتا ہوں (انجام کی بھلائی چاہتا ہوں) اور تیری قدرت کے وسیلے سے قدرت چاہتا ہوں اور تجھ سے تیرے عظیم فضل کی درخواست کرتا ہوں اس لئے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں نہیں رکھتا اور تجھ کو علم ہے اور مجھ کو علم نہیں اور تو تمام غیبوں کا جاننے والا ہے اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (جس کیلئے میں استخارہ کر رہا ہوں) میرے دین، میرے معاش (یعنی دنیا اور انجام کار) کیلئے بہتر ہے یا یہ فرمایا ابھی یا آئندہ (یہ شک راوی ہے، ابھی سے دنیا مراد ہے اور آئندہ سے آخرت یا ابھی سے مراد بر دست بالفعل اور آئندہ سے دنیا کا مستقبل آئندہ) میرے لئے بہتر ہے تو وہ میرے لئے مقدر فرما اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین اور میرے معاش اور میرے انجام کیلئے برا ہے یا یہ فرمایا کہ ابھی یا آئندہ میرے لئے برا ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھرا دے اور جہاں میرے لئے خیر و بھلائی ہو مقدر فرما پھر مجھ کو اس سے راضی کر دے اور اپنی حاجت بیان کرے۔

(هذا الامر کی جگہ اس کام کا نام لے۔)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعمیر و وضع | والحديث هنا ص ۹۴۴، ومر الحديث ص ۱۵۵، ياتي ص ۱۰۹۹، ابو داؤد في باب الاستخارہ، جلد اول

ص ۲۱۵، ترمذی اولیٰ فی الصلوٰۃ ص ۶۳۔

استخارہ | جب کسی شخص کو ایک کام کے کرنے میں تردد ہو یا دو چیزوں میں سے ایک کے اختیار کرنے میں تردد ہو تو حدیث کے موافق استخارہ کرے لیکن یہ یاد رہے کہ استخارہ ایسے امر میں ہوتا ہے جو ناجائز و حرام نہ ہو اس لئے کہ ناجائز کام ناجائز ہے اس کا ترک ہر حال میں لازم ہے اس طرح جو کام فرض ہے یا واجب موقت ہے اس میں بھی استخارہ کا کوئی سوال نہیں استخارہ تو صرف مباح یا واجب غیر موقت میں ہے۔ ع درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست۔

﴿ بَابُ الْوُضُوءِ عِنْدَ الدُّعَاءِ ﴾^{۳۳۱۸}

دعا کے وقت وضو کرنے کا بیان

(یعنی وضو کر کے دعا کرنا چاہئے کہ دعا مقبول ہوتی ہے)

﴿ ۵۹۶۸ ﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ بِهِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ أَبِي عَامِرٍ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ . ﴿

ترجمہ | حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوایا اور اس سے وضو کیا پھر اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کی اے اللہ! ابو عامر عبید کی معفرت فرما ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے بغل کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا اے اللہ! قیامت کے دن ابو عامر کو اپنی بہت سی مخلوق سے بلند درجہ عنایت فرما۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقتہ الحدیث للترجمہ توخذ من قوله "فتوضا به ثم رفع يديه فيكون دعاه عند الوضو يعني عقيبه يدل عليه قوله ثم رفع يديه الخ .

تحریر موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۴ من الحديث مختصرا ص ۴۰۴ ومفصلا في المغازی في غزوة او طاس ص ۶۱۹۔

﴿ بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا عَلَا عَقَبَةٌ ﴾^{۳۳۱۹}

قال ابو عبد الله خير عُنُقًا عَاقِبَةٌ، عُنُقًا وَعَاقِبَةٌ وَاحِدٌ وَهُوَ الْآخِرَةُ .

کسی گھائی پر چڑھتے وقت کی دعا

قال ابو عبد الله الخ: امام بخاری نے کہا کہ وہ جو قرآن مجید سورہ کہف میں آیا ہے خَيْرٌ عُنُقًا بِمَعْنَى عَاقِبَتِ هِے

اور عقب اور عاقبہ کے معنی ایک ہیں مراد آخرت ہے۔

۵۹۶۹ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ ارْبِعُوا عَلَيَّ أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا وَلَكِنْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا ثُمَّ أَنَّى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بِنَ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ آلا أَدْلَكَ عَلَيَّ كَلِمَةً هِيَ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو موسیٰ اشعریٰ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو ہم (بلند آواز سے) اللہ اکبر کہتے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے لوگو! اپنے اوپر رحم کرو کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو تم تو اس ذات کو پکار رہے ہو جو سب (بہت سننے والا) و بصیر (اور بہت زیادہ دیکھنے والا) ہے پھر آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں اس وقت دل ہی میں آہستہ پڑھ رہا تھا لا حول ولا قوۃ الا باللہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے عبد اللہ بن قیس! لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتا دوں وہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ توخذ من قوله "تدعون" فی موضعین.

تعدیل موضعہ | والحديث هنا م ۹۳۳، مر الحديث م ۳۲۰، م ۶۰۵، یاتی م ۹۳۸، م ۹۷۸، م ۱۰۹۹۔

﴿ **بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا فِيهِ حَدِيثُ جَابِرٍ** ^{۳۳۲۰} ﴾

کسی وادی میں اترتے وقت کی دعا

اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے دیکھو بخاری جلد اول ص ۳۲۰۔

﴿ **بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَوْ رَجَعَ** ^{۳۳۲۱} ﴾

فِيهِ يَنْحَبِي بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ

سفر کا ارادہ کرنے کے وقت یا سفر سے واپسی کے وقت دعا پڑھنے کا بیان

۵۹۷۰ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صلى الله عليه وسلم كان إذا قفل من غزو أو حج أو عمرة يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيُونَ تَابُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ. ﴿

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تھے تو زمین سے ہر بلند چیز پر (چڑھائی پر) چڑھتے وقت تین تکبیریں کہا کرتے تھے (یعنی تین بار اللہ اکبر کہتے) پھر فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تھا ہے اس کا کوئی شریک (ساجھی) نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ہم اللہ کی طرف لوٹنے والے ہیں ہم اس کی درگاہ میں توبہ کرنے والے ہیں (قالہ تعلیما لامتہ او تواضعا منه علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہم اپنے پروردگار کی عبادت کرنے والے اور شکر گزار ہیں اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندہ (محمد ﷺ) کی مدد کی اور نہایت تمام لشکروں کو شکست دی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للجزء الثانی من الترجمة ظاهرة.

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص ۹۳۲، ۹۳۵، مر الحديث ص ۳۳۳ تا ۳۳۴۔

﴿ بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُتَزَوِّجِ ﴾

شادی کرنے والے (یعنی دولہا) کو دعایا

۵۹۷۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْمِيمٌ أَوْ مَهْ قَالَ تَزَوَّجَتْ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ. ﴿

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ پر زردی کا اثر (نشان) دیکھا تو فرمایا مہمیم یہ زردی کیسی ہے؟ یا فرمایا مہ (والشک من الراوی) عرض کیا میں نے ایک عورت سے گٹھلی کے برابر سونے پر شادی کی ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی سے ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قوله "بارك الله لك".

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص ۹۳۵، مر الحديث ص ۲۷۵، ۵۳۳، ۵۶۱، ۷۵۹، ۷۷۷،

ص ۸۹۸۔

۵۹۷۲ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ قَالَ هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ بَسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً لِقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتُ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بَكَرًا أَمْ نَيْبًا قُلْتُ نَيْبًا قَالَ فَهَلَا جَارِيَةٌ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ قُلْتُ هَلَكَ أَبِي فَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ بَسْعَ بَنَاتٍ لَكِرْهَتْ أَنْ أَجِيهِنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْنَ قَالَ فَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقُلْ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ بَارَكٍ اللَّهُ عَلَيْكَ.﴾

ترجمہ حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ میرے والد شہید ہوئے اور سات یا نو بیٹیاں چھوڑ گئے پھر میں نے ایک عورت سے شادی کی تو نبی اکرمؐ نے دریافت فرمایا اے جابر! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آنحضرتؐ نے فرمایا باکرہ (کنواری) سے یا ثیبہ سے (شوہر دیدہ) ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ثیبہ سے آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں کسی لڑکی (کنواری) سے کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی اور تم اس سے ہنستے بولتے اور وہ تم سے ہنستی بولتی، میں نے عرض کیا کہ میرے والد شہید ہوئے اور سات یا نو لڑکیاں چھوڑ گئے اس لئے میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ میں ان کے پاس ان ہی جیسی لڑکی لاؤں چنانچہ میں نے ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی نگرانی کر سکے آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، سفیان بن عیینہ اور محمد بن مسلم نے عمرو بن دینار سے جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ جملہ "بارک اللہ علیک" نہیں ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "بارك الله عليك".

تعد ووضعه والحديث هنا ص ۹۳۵، مر الحديث في المغازی ص ۵۸۰۔

تشریح نعر الباری جلد ہشتم غزوہ احد کا مطالعہ کیجئے۔

﴿باب ۳۲۲۳ ما يقول إذا أتى أهله﴾

جب اپنی بیوی کے پاس (وطی کے ارادہ سے) آئے تو کیا پڑھے؟

۵۹۷۳ ﴿حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا لِإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرُ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے: ”اللہ کے نام سے اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور جو کچھ ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے دور رکھ“ تو اگر اس صحبت کے نتیجے میں کوئی اولاد مقدر میں ہوگی تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدیل ووضوح | والحدیث هنا ص ۹۳۵، من الحدیث ص ۲۶، ص ۳۶۳، ص ۳۶۴، ص ۷۷۶، ص ۷۷۷، ص ۱۱۰۰۔

تشریح | إذا أتى أهله جمهور علماء کے نزدیک اس کا مطلب ہے إذا اراد الجماع.

﴿ بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر

۵۹۷۴ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَكْثَرَ دَعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کی اکثر یہ دعا ہوا کرتی تھی اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدیل ووضوح | والحدیث هنا ص ۹۳۵، ومن الحدیث فی التفسیر ص ۶۳۹۔

تشریح | ملاحظہ فرمائے لہر الباری جلد ۹، ص ۷۳۔

﴿ بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا ﴾

دنیا کے فتنے سے پناہ مانگنا:

۵۹۷۵ ﴿ حَدَّثَنِي قُرُوبُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْدَةُ هُوَ ابْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُضْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هَذِهِ الْكَلِمَاتِ كَمَا تَعَلَّمُ الْكِتَابَةَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ

وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ تُرَدَّ إِلَى أَرْضِ الْعُمَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا
وَعَذَابِ الْقَبْرِ. ﴿

ترجمہ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جیسے کتابت (لکھنا) سکھایا جاتا ہے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نکی عمر تک زندہ رہنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وأعوذ بك من فتنة الدنيا".

تعد موضوعه | والحديث هنا م ۹۳۵، م الحديث م ۹۳۲، م ۹۳۳۔

﴿ بَابُ تَكْرِيرِ الدُّعَاءِ ﴾^{۳۳۲۶}

بار بار دعا کرنا (یعنی اپنی حاجت و ضرورت کو ظاہر کرنے کے لئے مکرر سے کر دعا کرنا)

۵۹۷۶ ﴿ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُبَّ حَتَّى أَنَّهُ لَيُخِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ صَنَعَ الشَّيْءَ وَمَا صَنَعَهُ وَأَنَّهُ دَعَا رَبَّهُ ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ أَتَانِي فِي مَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعَ الرَّجُلُ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ لِيْمَاذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفٍّ طَلْعَةٍ قَالَ لِأَيِّنَ هُوَ قَالَ فِي ذُرْوَانَ وَذُرْوَانَ بَنِي زُرَيْقٍ قَالَتْ فَاتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَ مَاتَهَا نِقَاعَةُ الْحِنَاءِ وَلَكَ أَنَّ نَخْلَهَا رُؤْسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهَا عَنِ الْبَنْرِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلَا أَخْرَجْتَهُ فَقَالَ أَمَا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللَّهُ وَكَمِهُتُ أَنَّ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا، زَادَ عَيْسَى بْنُ يُونُسَ وَاللَيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُجِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَا وَذَعَا وَسَاقَ الْحَدِيثُ. ﴿

ترجمہ | حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا اور یہ کیفیت ہوئی کہ آنحضور ﷺ کھنسنے لگے کہ فلاں کام آپ ﷺ نے کر لیا ہے حالانکہ وہ کام آپ ﷺ نے نہیں کیا تھا اور آنحضور ﷺ نے اپنے پروردگار سے دعا کی پھر آپ

ﷺ نے فرمایا عائشہ! تجھ کو معلوم ہوا اللہ نے مجھے وہ بات بتادی ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی تو عائشہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! وہ جواب کیا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس دو مرد (دو فرشتے) آئے ان میں سے ایک (حضرت جبرئیل) میرے سر ہانے بیٹھ گئے اور دوسرے (میکائیل) میرے پاؤں کے پاس پھر ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا ان صاحب کی بیماری کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ان پر جادو کیا گیا ہے پہلے نے پوچھا ان پر کس نے جادو کیا ہے جواب دیا لیبید بن اعصم نے پوچھا وہ جادو کس چیز میں ہے؟ جواب دیا کنگھی اور بالوں اور تر کھجور کے خوشے کے پوست میں، پوچھا وہ کہاں ہے؟ جواب دیا کہ ذروان میں اور ذروان بنی زریق کا ایک کنواں ہے حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ پھر حضور اقدس ﷺ اس کنویں پر تشریف لے گئے پھر لوٹ کا عائشہ کے پاس تشریف لائے تو فرمایا واللہ! اس کنویں کا پانی تو مہندی سے نچوڑے ہوئے پانی کی طرح تھا اور اس کنویں پر کے درخت ایسے (ڈراؤنے) تھے جیسے شیطانوں کے سر عائشہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور عائشہ کو کنویں کے متعلق بتایا عائشہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے انہیں نکالا کیوں نہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے شفا دے دی ہے اور میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ لوگوں میں ایک بری چیز پھیلا دوں، عیسیٰ بن یونس اور لیث نے ہشام کے واسطے سے یہ اضافہ کیا ہے کہ ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور ان سے عائشہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا تو حضور ﷺ نے دعا کی اور کر دعا کی پھر پوری حدیث بیان کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "لقد دعا ودعا".

تعدیل ووضوح | والحديث هنا م ۹۳۶۵ ۹۳۵، مر الحدیث م ۳۵۰، و م ۳۶۲، و م ۸۵۷، و م ۸۵۸، و م ۸۹۵۔
تشریح | مطالعہ کیجئے نعر الباری جلد ۱ صفحہ ۳۸۸۔

﴿بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ﴾^{۳۳۲۷}

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ آعِنِي عَلَيْهِمْ بِسَبْعِ كَسْبَعٍ
يُوسُفَ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ يَا بِي جَهْلٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ الْعَن فُلَانًا وَفُلَانًا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

مشرکین پر بددعا کرنے کا بیان

اور عبد اللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے کہا (یعنی دعا کی) یا اللہ! مکہ کے مشرکوں پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی طرح سات برس کا قحط بھیج کر میری مدد کیجئے (ومضی هذا التعليق موصولاً فی کتاب

الاستسقاء دیکھنے نصر الباری جلد چہارم ص ۲۱۶) اور آنحضور ﷺ نے فرمایا یا اللہ ابو جہل کی تباہی اپنے اوپر لازم کر لے، اور حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز میں یہ دعا کی یا اللہ فلاں اور فلاں پر لعنت کر یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "لیس لك من الامر شیء".

تشریح | مفصل تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم ص ۱۱۳، ص ۱۱۵۔

۵۹۷۷ ﴿حَدَّثَنِي ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ لِقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيحَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (جنگ خندق میں) کافروں کے لشکروں پر بدعا کی تو فرمایا اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے حساب جلدی لینے والے احزاب کو (مشرکین کی جماعتوں کو) شکست دے انہیں شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے (یعنی بھگا دے)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدو وموضع | والحديث هنا ص ۹۳۶، من الحديث ص ۳۱۱ ص ۵۹۰، ياتي ص ۱۱۶۔

۵۹۷۸ ﴿حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ قَتَّ اللَّهُمَّ أَنْجَ عِيَّاشَ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَاكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِينِي يُوسُفَ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب عشاء کی آخری رکعت میں (رکوع سے اٹھتے ہوئے) سمع اللہ لمن حمدہ کہہ چکے تو دعائوت پڑھتے "یا اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے یا اللہ ولید بن ولید کو نجات دے یا اللہ سلمہ بن ہشام کو نجات دے اے اللہ کزور مسلمانوں (عورتوں اور بچوں) کو نجات دے اے اللہ قبیلہ مضر پر اپنی پکڑ کو سخت کر دے اے اللہ ان پر ایسی قحط پیدا کر دے جیسی یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی تھی"۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "اللهم اشدد وطاك على مضر".

تعدو وموضع | والحديث هنا ص ۹۳۶، من الحديث ص ۱۱۰، ص ۳۱۰، ص ۴۷۹، ص ۶۵۵، ص ۶۶۱، ص ۹۱۵،

ياتى ص ۱۰۲۶۔

۵۹۷۹ ﴿حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ بَعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءُ فَأَصِيبُوا لَمَّا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَيَّ شَيْءٌ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ لَقَنْتُ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَيَقُولُ إِنَّ عَصِيَّةَ عَصَوُ اللَّهِ وَرَسُولَهُ.﴾

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک سریہ روانہ کیا جس میں شریک افراد کو قرار (یعنی قرآن مجید کے عالم) کہا جاتا تھا پھر یہ حضرات قرآن شہید کر دئے گئے تو میں نے نہیں دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ کو کبھی کسی چیز کا اتارنا چڑھنا ہو جتنا ان حضرات قرآن کی شہادت پر ہوا چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ایک مہینے تک فجر کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھا اور فرمایا محمدی نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "لقنت" لان قنوته كان يتضمن الدعاء عليهم.

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۹۳۶، من الحديث ص ۱۳۶، و ص ۱۷۳، و ص ۳۹۳، و ص ۵۸۶، و ص ۵۸۷، و غیرہ۔

تشریح | مفصل تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے جلد ہفتم مغازی ص ۱۳۸ واقعہ پیر معونہ

۵۹۸۰ ﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْيَهُودُ يُسَلِّمُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ السَّامَ عَلَيْكَ فَفَطِنْتُ عَائِشَةَ إِلَى قَوْلِهِمْ فَقَالَتْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهَلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرَّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوْلَمْ تَسْمَعْ مَا يَقُولُونَ قَالَ أَوْلَمْ تَسْمَعِي أَرُدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَاقُولُ وَعَلَيْكُمْ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ یہودی لوگ نبی اکرم ﷺ کو سلام کرتے تو کہتے السام عليك (آپ کو موت آئے) حضرت عائشہؓ ان کا قول سمجھ گئیں اور جواب دیا عليكم السام واللعة (تم ہی پر موت آئے اور لعنت پڑے) اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمام امور میں نرمی کو پسند کرتا ہے تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا نبی اللہ کیا آپ نے نہیں سنا کہ کیا کہتے ہیں؟ (کہ سلام کے بجائے سام کہا) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے نہیں جواب دیا و عليكم (تم ہی پر موت آئے)۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "فاقول وعليكم" فانه دعاء عليهم.

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۹۳۶، من الحديث ص ۴۱۱، و ص ۸۹۰، و ص ۸۹۱، و ص ۹۲۵، و ص ۹۲۷، و ص ۹۳۷۔

۵۹۸۱ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْرِينَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ.﴾

ترجمہ | حضرت علی بن ابی طالبؑ نے بیان کیا کہ ہم غزوہ خندق کے موقعہ پر نبی اکرمؐ کے ساتھ تھے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے انہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ (صلوٰۃ عصر) نہیں پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ ظاہرہ۔

تعدو موضعه | والحديث هنا ص ۹۳۶، مر الحديث ص ۳۱۰، وص ۵۹۰، وص ۶۵۰۔

تشریح | جلد ہشتم غزوہ خندق کا مطالعہ کیجئے۔

﴿ بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ ﴾^{۳۳۲۸}

مشرکین کے لئے (ہدایت کی) دعا کرنا

۵۹۸۲ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدِمَ الطَّفِيلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُو عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأَبِئِهِمْ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت طفیل بن عمروؓ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! قبیلہ دوس نے نافرمانی کی اور مسلمان ہونے سے انکار کیا آپ ان کے لئے بددعا فرمائیے تو لوگوں نے خیال کیا کہ آنحضرتؐ ان پر بددعا کریں گے لیکن حضور اکرمؐ نے دعا کی یا اللہ قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور انہیں میرے پاس بھیج دے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ ظاہرہ۔

تعدو موضعه | والحديث هنا ص ۹۳۶، مر الحديث ص ۳۱۱، وص ۶۳۰۔

تشریح | نعر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص ۳۶۸ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿باب قولِ النَّبِيِّ ﷺ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ﴾

نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد کا بیان: یا اللہ میرے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخش دے

تشریح | یہ دعا حضور اقدس ﷺ کا امت کی تعلیم کے لئے ہے، یا اظہارِ عبدیت ہے کیونکہ گذر چکا ہے کہ انبیاء کرام علیہ السلام سب معصوم ہیں پھر سید الانبیاء والمرسلین کا کیا سوال؟

یہ مراد ہو کہ ایسی اجتہادی لغزش یا ایسے امور جو معصیت نہ ہوں مگر شانِ نبوت کے خلاف ہوں۔ واللہ اعلم

۵۹۸۳ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ صَبَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو

بِهَذَا الدُّعَاءِ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَأَسْرَأِيْ فِيْ أَمْرِيْ كُلِّهِ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ

مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ وَعَمْدِيْ وَجَهْلِيْ وَهَزْلِيْ وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ

اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ

وَأَنْتَ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿

ترجمہ | حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا کرتے تھے رب اغفر لی الخ پروردگار عالم

میری خطا کو معاف کر دے اور میری جہالت اور میری زیادتی جو میرے سارے کاموں میں ہوئی اور تو اس کو مجھ سے زیادہ

جاننے والا ہے اے اللہ! میرے خطاؤں کو معاف کر دے اور بالقصد گناہ کو بھی اور بلا قصد (بہی مزاح) کے گناہوں کو بھی

بخش دے اور یہ سب مجھ میں موجود ہیں (محمول علی التواضع او المراد عندی ای عند امتی) اے اللہ!

میرے اگلے پچھلے خطاؤں کو معاف کر دے، اور جو میں نے چھپا کر کیا اور جو علانیہ کیا ہے تو ہی آگے کرنے والا ہے (جسے

چاہے) اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے (جسے چاہے) تو ہر چیز پر قادر ہے، اور عبید اللہ بن معاذ (شیخ المؤلف) نے بیان کیا

کہ مجھ سے میرے والد معاذ نے بیان کیا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہو

ں نے اپنے والد ابو موسیٰ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقتہ لترجمتہ | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعمیر ووضوح | والحديث هنا ص ۹۳۶ تا ۹۳۷، ياتي الحديث ص ۹۳۷، تعليقا۔

۵۹۸۳ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ

قال حدثنا أبو إسحاق عن أبي بكر بن أبي موسى وأبي بردة وأحسبه عن أبي موسى الأشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يدعو اللهم اغفر لي خطيئتي وجهلي وإسرافي في أمري وما أنت أعلم به مني اللهم اغفر لي هزلي وجدّي وخطاياي وعمدي وكل ذلك عندي ﴿

ترجمہ حضرت ابو موسیٰ اشعریٰ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اللهم اغفر لی الخ اے اللہ میری مغفرت فرما میری خطاؤں میں میری نادانی میں اور کسی معاملہ میں میری زیادتی میں اور تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے اے اللہ میری مغفرت فرما جو خطائیں مزاح میں اور جو سوچ سمجھ کر اور جان بوجھ کر کی سب معاف کر دے اور یہ سب تصور مجھ میں ہیں۔

مطابقتہ للترجمة | هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تقدّم موضعه | والحديث هنا ص ۹۳۷، ومر الحديث ص ۹۳۶۔

تشریح سند میں ابو اسحاق کے شیخ دو ہیں ابو بکر اور بردہ یہ دونوں حضرت ابو موسیٰ اشعریٰ کے صاحبزادے ہیں جو اپنے والد ابو موسیٰ اشعریٰ سے روایت کرتے ہیں چنانچہ بعض روایت میں بلا شک ہے جیسا کہ علامہ عینی فرماتے ہیں عن ابی بکر وابی بردة ابني ابی موسى عن ابی موسى الأشعري ولم يشك فيه (عمدہ)۔

﴿ باب الدعاء في الساعة التي في يوم الجمعة ﴾^{۳۳۳۰}

جمعہ کے دن جو (قبولیت کی) ساعت ہے اس وقت دعا کرنا

اس سے قبل کتاب الجمعہ میں ایک باب مذکور ہو چکا ہے ”باب الساعة التي في يوم الجمعة“۔ یہ ساعت اجابت کوئی ہے؟ مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد چہارم ص ۱۳۹۔

﴿۵۹۸۵﴾ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُؤَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْتَلُّ اللَّهُ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ قَلْنَا يُقَلِّلُهَا يَزُهِدُهَا. ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ جو مسلمان اس وقت کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ سے کسی خیر کی درخواست کرے تو اللہ اس کو عنایت فرمائے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ

﴿ بابُ التَّامِينِ ﴾^{۳۳۳}

دعا کے بعد آمین کہنے کا بیان

۵۹۸۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمَّنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤْمِنُ فَمَنْ وَافَقَ تَامِينُهُ تَامِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب پڑھنے والا (نماز میں یا خارج نماز میں) آمین کہے تو تم لوگ بھی آمین کہو کیونکہ اس وقت فرشتے بھی آمین کہتے ہیں تو جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کے ساتھ موافق ہو جائے گا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۹۳۷، ومر الحديث ص ۱۰۸، مسلم ص ۱۷۶، ابوداؤد ص ۱۳۵۔
تشریح | مفصل و مدلل تحقیق و تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد سوم ص ۲۵۳۔

﴿ بابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ ﴾^{۳۳۳}

لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ کہنے کی فضیلت کا بیان

تہلیل کے معنی ہیں لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ پڑھنا، ایک حدیث میں ہے افضل الذکر لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ.

۵۹۸۸ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عِدَّةٌ عَشْرَ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيتَ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمَسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ. ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے یہ کہا لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ الخ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تھا ہے۔ کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے سلطانی ہے اور اسی کے لئے تعریفیں ہیں وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا

ہے، دن میں سو مرتبہ تو اسے دس غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اسکے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں مٹا دی جائیں گی اور یہ دعا اس روز شام تک شیطان سے محفوظ رکھے گی اور کوئی شخص اس سے بڑھ کر کوئی عمل نہ لائے گا سوائے اس کے جو اس عمل کو اس سے (سو مرتبہ سے) زیادہ پڑھا ہوگا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعداد موضوعہ | والحديث هنا ص ۹۴۷، ومر الحديث ص ۴۶۵۔

۵۹۸۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ مَنْ قَالَ عَشْرًا كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ عُمَرُ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ مِثْلَهُ فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ فَاتَيْتُ عَمْرٍو بْنَ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ فَقَالَ مِنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى فَاتَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ فَقَالَ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرٍو بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَوْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ قَوْلَهُ وَقَالَ آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ هَلَالَ بْنَ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَوْلَهُ وَقَالَ الْأَعْمَشُ وَخُصَيْنٌ عَنِ هَلَالَ عَنِ الرَّبِيعِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ قَوْلَهُ وَرَوَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الصَّحِيحُ قَوْلُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو ﴿

ترجمہ | ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الملک بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن ابی زائدہ نے بیان کیا انہوں نے ابواسحاق سبئی سے انہوں نے عمرو بن میمون سے عمرو بن میمون (تابعی) نے بیان کیا کہ جس شخص نے دس مرتبہ یہ کلمہ پڑھا (یعنی لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير) وہ (باعتبار ثواب کے) ایسا ہو گیا جیسے حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کیا (انما خصه لانه اشرف الناس)۔

قال عمر الخ: (اسی سند سے) عمر بن ابی زائدہ نے بیان کیا اور ہم سے عبد اللہ بن ابی السفر نے عامر شعبی سے

روایت کی انہوں نے ربیع بن خثیم سے مثلاً ای مثل رولیتہ ابی اسحاق، عمر بن ابی زائدہ کہتے ہیں کہ میں نے ربیع بن خثیم سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ تو انہوں نے کہا عمرو بن میمون سے تو میں عمرو بن میمون کے پاس پہنچا اور میں نے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ تو انہوں نے کہا ابن ابی لیلیٰ سے پھر میں ابن ابی لیلیٰ کے پاس پہنچا اور میں نے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ تو انہوں نے کہا حضرت ابویوب انصاریؓ سے وہ اس کو نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے تھے اور ابراہیم بن یوسف نے بیان کیا اپنے والد (یوسف بن ابی اسحاق) سے انہوں نے ابویوب انصاریؓ سے سبھی نے کہا مجھ سے عمرو بن میمون نے بیان کیا انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ابویوب انصاریؓ سے انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا، وقال موسیٰ الخ امام بخاری کے شیخ موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب بن خالد نے بیان کیا انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے عامر شععی سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حضرت ابویوب انصاریؓ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، وقال اسماعیل الخ اور اسماعیل بن ابی خالد سے اس کو شععی سے انہوں نے ربیع سے موقوفاً ان کا قول نقل کیا، وقال آدم بن ابی ایاس (شیخ بخاری) نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الملک بن میسرہ نے بیان کیا کہ میں نے ہلال بن یساف سے سنا انہوں نے ربیع بن خثیم اور عمرو بن میمون (دونوں) سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے ان کا قول نقل کیا، وقال الاعمش اور اعمش اور حصین بن عبد الرحمن (دونوں) نے ہلال بن یساف سے روایت کی انہوں نے ربیع بن خثیم سے انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے (موقوفاً) ان کا قول نقل کیا، ورواہ ابو محمد الخ اور ابو محمد خضرمی نے اس حدیث کو حضرت ابویوب انصاریؓ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کی، قال ابو عبد اللہ امام بخاری نے کہا عبد الملک بن عمرو کا قول صحیح ہے۔

تشریح امام بخاری نے یہاں مختلف طریقے سے ذکر کیا ہے و مراد البخاری ترجیح روایۃ عمر بن ابی زائدہ عن ابی اسحاق علی روایۃ غیرہ عنہ (تس)

﴿ بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ ﴾^{۲۲۳۲}

سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

۵۹۹۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ و بحمدہ پڑھا اس کے گناہ (من حقوق اللہ) معاف کر دئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدیل موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۸، والحديث اخرجہ الترمذی فی الدعوات والنسائی فی الیوم واللیلة وابن ماجہ فی ثواب التسبیح.

۵۹۹۱ ﴿حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي
الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دو کلمے (دو کلام) ہیں جو زبان پر لگے ہیں میزان (ترازو) میں بھاری ہیں رحمان کو محبوب (عزیز) ہیں سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ و بحمدہ۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدیل موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۸، ویاتی ص ۹۸۸، وفي التوحيد ص ۱۱۲۸، واخرجه مسلم في الدعوات
والترمذی فیہ ایضاً والنسائی فی الیوم واللیلة وابن ماجہ فی ثواب التسبیح.
تشریح | انشاء اللہ اس حدیث پر مفصل و دل دل بحث کتاب التوحید کی آخری حدیث میں آئے گی۔

﴿ باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ ﴾

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت

۵۹۹۲ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا
يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور
اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة من حيث ان الذي يذكر الله تعالى كالحي بسبب
فضيلة الذكر.

تعدرو موضعہ | والحديث هنا ص ۹۳۸۔

۵۹۹۳ ﴿حَدَّثَنَا قُبَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَيْنَا حَاجَتِكُمْ فَيَحْطَرُونَهُمْ بِأَجْحِيحِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسَأُ لَهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي قَالَ يَقُولُونَ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ فَيَقُولُ كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمَجُّدًا وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا قَالَ فَيَقُولُ لِمَا يَسْتَلُونَ قَالُوا يَسْتَلُونَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فِيمَ يَتَعَوَّذُونَ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُولُ فإِنِّي أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلِكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ فَلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمْ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنِ أَبِيهِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں گھومتے رہتے ہیں اور اللہ کے ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں پھر جب وہ کچھ ایسے لوگوں کو پالیتے ہیں جو اللہ کا ذکر کرتے ہوتے ہیں تو اوہ فرشتوں کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ اپنی حاجت کی طرف (یعنی مقصد حاصل ہو گیا اللہ کی یاد کرنے والے مل گئے) پھر فرشتے اہل ذکر کو اپنے بازوؤں (پروں) سے احاطہ کر لیتے ہیں آسمان دنیا تک، بیان کیا کہ پھر ان کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے، کہ میرے یہ بندے کیا کہتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح کرتے تھے (سبحان اللہ پڑھ رہے تھے) اور تیری تکبیر کرتے تھے (اللہ اکبر کہہ رہے تھے) اور تیری حمد کرتے تھے اور تیری بزرگی بیان کر رہے تھے، بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا ان بندوں نے مجھے دیکھا ہے؟ بیان کیا کہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ نہیں خدا کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا ہے، بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس وقت کیا حال ہوتا

اگر مجھے دیکھ لیتے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ تیری دیدار سے مشرف ہوتے تو اس سے زیادہ تیری عبادت کرتے تیری بزرگی زیادہ بیان کرتے اور حیرتی تسبیح کرتے، بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ جنت مانگتے ہیں بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا ان لوگوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں 'نہیں' خدا کی قسم! ای رب ان لوگوں نے نہیں دیکھا ہے، بیان کیا کہ اللہ فرماتا ہے کہ پھر کیا حال ہوتا اگر وہ جنت دیکھ لیتے فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ لوگ اسے دیکھ لیتے تو بہت زیادہ اس کے حریص (خواہشمند) ہوتے اور بہت زیادہ طلبگار ہوتے اور بہت زیادہ اس کے آرزو مند ہوتے اللہ فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں دوزخ سے، اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم انہوں نے نہیں دیکھا ہے، اللہ فرماتا ہے کیا حال ہوتا اگر اسے دیکھ لیتے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو بہت زیادہ اس سے بھاگتے اور بے انتہا اس سے ڈرتے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا، فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے اے رب ان میں ایک شخص تھا جو ان ذاکرین میں سے نہیں تھا بلکہ وہ کسی ضرورت سے آگیا تھا (اور ذاکرین کی مجلس میں بیٹھ گیا تھا) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذاکرین و عبادت گزار ایسے ہیں ان کی مجلس میں بیٹھنے والا بھی ان کے ذریعہ محروم نہیں رہے گا۔

اس حدیث کو شعبہ نے بھی اعمش سے روایت کی لیکن اس کو مروون نہیں کیا (بلکہ ابو ہریرہ کا قول بیان کیا) وراہ سہیل عن ابیہ اور تہیل نے اس حدیث کو اپنے والد ابو صالح سے نقل کیا اور انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدو بوضوح | والحديث هنا ۹۳۸۔

تشریح | اهل الذکر يتناول الصلوة وقراءة القرآن وتلاوة الحديث وتدریس العلوم ومناظرة العلماء ونحوها (عمده).

﴿ باب ۳۳۶ قول لا حول ولا قوة الا بالله ﴾

لا حول ولا قوة الا بالله کہنے کی فضیلت

۵۹۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي

عَقِبَةَ اَوْ قَالَ لِي ثَبِيَّةٌ قَالَ فَلَمَّا عَلَا عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادَى فَرَفَعَ صَوْتَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ بِغَلْتِهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَحَدًا وَلَا غَايِبًا ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتَ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ﴿

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھائی یاد رہے (والشک من الراوی) میں چل رہے تھے جب اس کی بلندی پر پہنچے تو ایک صاحب نے بلند آواز سے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ابوموسیٰ نے بیان کیا کہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فخر (سواری) پر سوار تھے فرمایا (اے لوگو اپنے اوپر رحم کرو) تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو اس کے بعد فرمایا اے ابوموسیٰ یا فرمایا اے عبد اللہ! (ہو اسم ابی موسیٰ) کیا میں تمہیں جنت کے خزانہ کا ایک کلمہ نہ بتا دوں؟ ابوموسیٰ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ.

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الحدیث للترجمۃ فی آخر الحدیث.

تعدو موضوعہ | والحدیث ہنا ص ۹۳۸-۹۳۹، مر الحدیث ص ۳۲۰، ص ۶۰۵، ص ۹۳۳، یاتی ص ۱۰۹۹۔

﴿ بَابٌ لِلَّهِ تَعَالَى مِائَةٌ اسْمٍ غَيْرِ وَاحِدٍ ﴾^{۳۲۳۷}

اللہ تعالیٰ کے ایک کم سونام ہیں

۵۹۹۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَايَةٌ قَالَ لِلَّهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا لَا يَحْفَظُهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ وَتَرْتِيحُ الْوَتْرِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَنْ أَحْصَاهَا مِنْ حَفِظَهَا. ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو جو شخص بھی انہیں یاد کر لے گا وہ جنت میں جائے گا اور اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے قال ابو عبد اللہ امام بخاری نے فرمایا کہ احصاها کے معنی حفظها کے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ ظاہرہ.

تعدو موضوعہ | والحدیث ہنا ص ۹۳۹، مر الحدیث ص ۳۸۲، ص ۱۰۹۹، ترمذی ثانی ص ۱۸۹ ایضاً نسائی و ابن ماجہ۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ششم ص ۶۰۸۔

﴿ باب الموعظة ساعة بعد ساعة ﴾^{۳۳۳۸}

وعظ ونصیحت وقفہ و فاصلہ کے بعد کرنا (تا کہ لوگ اکتانہ جائیں)

۵۹۹۶ ﴿ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ كُنَّا نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللَّهِ إِذْ جَاءَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ لَقُلْنَا أَلَا تَجْلِسُ قَالَ لَا وَلَكِنْ أَدْخُلُ فَأَخْرُجُ إِلَيْكُمْ صَاحِبِكُمْ وَإِلَّا جِئْتُ أَنَا فَجَلَسْتُ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِهِ فَقَامَ عَلَيْنَا لِقَالَ أَمَا إِلَيَّ أُخْبِرُ بِمَكَانِكُمْ وَلَكِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْآيَامِ كَرَاهِيَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا. ﴿

ترجمہ | شقیق بن سلمہ نے بیان کیا کہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کا انتظار کر رہے تھے (کہ وعظ کے لئے کب تفریف لاتے ہیں) اتنے میں یزید بن معاویہ کوئی آئے تو ہم نے کہا کیا آپ بیٹھیں گے نہیں؟ انہوں نے جواب دیا نہیں لیکن میں اندر جا رہا ہوں تا کہ تمہارے صاحب (حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ) کو تمہارے پاس باہر لاؤں اور اگر وہ باہر آنے پر راضی نہ ہوئے تو میں آکر بیٹھ جاؤں گا پھر حضرت عبد اللہؓ نکلے اور وہ یزید کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے پھر ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ مجھے تمہاری موجودگی کی خبر دی گئی لیکن مجھے تمہارے پاس آنے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ عمل روکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہاتھ پکڑے کر کے (وقفہ دے کر) وعظ فرماتے اس اندیشہ سے کہ ہم اکتانہ جائیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة توخذ من قوله "كان يتخولنا الى آخره".

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص ۹۳۹، من الحديث في العلم ص ۱۶۔

تشریح | اس حدیث کا صرف آخری حصہ کتاب العلم میں گزرا ہے، تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری اول ص ۳۹۴، کا باب ۵۳۔

۲- اس حدیث میں یزید بن معاویہ سے مراد یزید پلید نہیں ہے بلکہ یہ یزید تابعی ثقہ اور عبد اللہ بن مسعودؓ کے

شاگردوں میں سے ہیں۔ واللہ اعلم



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿کتاب الرقاق﴾

”رِقاق“ بکسر الراء وبالقالین بینهما الف جمع رقیق (قس) رقیق وہ شخص ہے جس میں رحم دلی ہو۔ رقیق القلب بمعنی نرم دل، رحم دل جیسا کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے اپنے والد محترم سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا ”قالت عائشہ ان ابابکر رجل رقیق“ ابو بکر نرم دل آدمی ہیں۔ (بخاری اول، ص: ۹۳، ایضاً ص: ۹۳) بخاری کے بعض نسخوں میں رقاق کے بجائے رقاق ہے رقیقہ کی جمع والمعنی واحد۔

﴿باب لا عیش الا عیش الآخرة﴾

ہندوستانی نسخوں میں ہے باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا عیش الا عیش الآخرة

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ زندگی تو (درحقیقت) آخرت ہی کی زندگی ہے

تشریح | بخاری شریف کی عظیم ترین شرح مآثر القاری میں ہے نیز ارشاد الساری میں ہے :

”باب ما جاء فی الصحۃ والفراغ وان لا عیش الا عیش الآخرة“

صحت اور فراغت کے بارے میں جو حدیثیں آئی ہیں اور یہ کہ آخرت کی زندگی کے سوا کوئی زندگی نہیں یعنی دنیا کی زندگی بھی کوئی زندگی ہے کہ ہر وقت ہر طرح کے امراض و پریشائیاں پھر ہمہ وقت موت کا خوف دامن گیر ارشاد ربانی ہے ”وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَهْوٌ وَ لَعِبٌ وَّ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيٰوةُ“ (سورہ عنکبوت: ۶۳) اور یہ دنیوی زندگی بجز لہو و لعب کے اور کچھ بھی نہیں اور اصل زندگی عالم آخرت کی ہے۔

۵۹۹۷ ﴿حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ ابْنُ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُورٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ الصّحَّةُ وَالفَرَاغُ قَالَ عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِيهِ سَمِعْتُ بْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں بہت سے لوگ خسارے میں رہتے ہیں (قدر نہیں کرتے) صحت (تندرستی) اور فراغت (معاشرے سے بے فکری، خوش حالی) (مطلب یہ ہے جب اللہ تعالیٰ تندرستی اور فراغت دے تو عقل کا تقاضا ہے دانشمندی یہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ نیک کام کرے اور اللہ کی عبادت زیادہ سے زیادہ کر کے آخرت کا توشہ بنا لے مگر جنھوں نے ایسا نہیں کیا وہ بلاشبہ خسارے اور نقصان میں رہے) "قال عباس" عباس (ابن عبد العظیم) غزیری (شیخ بخاری) نے کہا کہ ہم سے صفوان بن عیسیٰ نے بیان کیا انھوں نے عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے کہا میں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا انھوں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سابق کی طرح۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعداد موضوعہ | والحديث هنا ص: ۹۳۹۔

۵۹۹۸ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْآخِرَةِ فَأَصْلِحْ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہم لا عیش الا عیش الی اللہ آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں، اسلئے انصار اور مہاجرین کو نیک کر دیجئے (صلاح و نیکی کو باقی رکھئے)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للجزء الثاني للترجمة ظاهرة.

بظاہر ترجمہ الباب کے پہلے جز سے مناسبت نہیں ہے لیکن عمدۃ القاری وغیرہ کے ترجمہ کے پہلے جز سے مطابقت ظاہر ہے۔

تعداد موضوعہ | والحديث هنا ص: ۹۳۹۔ والحديث ص: ۳۹۷، ص: ۳۹۸، باقی مواضع کیلئے دیکھئے نصر الباری جلد ۱، ص: ۷۵۷۔

۵۹۹۹ ﴿حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّمِ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سَلِيمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَخْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ وَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْآخِرَةِ فَاعْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ تَابَعَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خندق میں تھے اور آنحضرت

پھر موت کے دن قریب آئیں تو مال و اولاد کی فکر کہ پیچھے میرا گھربار بنا رہے اور اولاد آسودگی سے بسر کرے مگر یہ سب ٹھاٹھ سامان فانی اور زائل ہیں اس کے برعکس آخرت کی زندگی ایک عظیم اور ابدی زندگی ہے ایک عقلمند کیلئے محدود و غیر محدود، فانی اور باقی، متناہی اور غیر متناہی میں فرق پر غور کر لینا ہی کافی ہے۔

۶۰۰۰ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَوْضِعُ سَوَاطِ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَدْ وَرَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةً خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعد نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ جنت میں اتنی جگہ جتنی میں ایک کوڑا رکھا جائے دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں (جہاد وغیرہ کیلئے) صبح کو چلنا یا شام کو چلنا (للتبویع لا للشك) دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ للترجمة توخذ من معنى الحديث من حيث ان قدر موضع سوط اذا كان خيرا من الدنيا وما فيها تكون الدنيا بالنسبة الى الآخرة كلا شيء كما ذكر.

تعداد موضوعہ | اور الحدیث هنا م: ۹۳۹، مر الحدیث م: ۳۹۲ مختصرا م: ۴۰۵، م: ۳۶۰ تا م: ۳۶۱۔

۳۳۴۱ ﴿بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کہ دنیا میں اس طرح ہو جاؤ (بسر کرو) جیسے تم مسافر ہو یا راستہ چلنے والے ہو

۶۰۰۱ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو الْمُنْدِرِ الطُّفَايِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرُ الصُّبْحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرُ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا کہ دنیا میں تم اس طرح ہو جاؤ گویا کہ تم مسافر ہو یا راستہ چلنے والے ہو اور حضرت ابن عمر فرمایا کرتے تھے جب تم شام کر لو تو صبح کے منتظر نہ رہو (جو نیک کام کرنا ہے کر ڈالو) اور جب صبح کر لو تو شام کے منتظر نہ رہو (بلکہ جو نیک عمل کرنا ہے اسی وقت کر لو) اور اپنی تندرستی میں اپنی بیماری کے (زمانہ کے) لئے تو شہ تیار کر لو (کہ شاید بیماری میں عبادت کا حق ادا نہ ہو سکے

اس لئے تندرستی کو غنیمت جانو اور زیادہ سے زیادہ عبادت کرو (اور زندگی میں موت کا سامان کر لو) کیونکہ موت کے بعد کوئی عمل نہ ہو سکے گا

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۴۹۔

﴿بَابٌ فِي الْأَمَلِ وَطَوِيلِهِ﴾^{۳۳۲}

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: فَمَنْ زُحِرَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ وَقَوْلِهِ ذُرُّهُمْ يَأْكُلُوا وَيَمْتَعُوا وَيُلْهِمُ الْأَمَلَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُذْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلٌ بِمَزْحِجِهِ بِمَبَاعَدِهِ.



امید اور اس کی درازی کا بیان

”وقول الله تعالى: فَمَنْ زُحِرَ - الی - مَتَاعُ الْغُرُورِ“ (آل عمران: ۱۸۵) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: جو شخص جہنم سے دور کیا گیا (بچا لیا گیا) اور جنت میں داخل کیا گیا وہ یقیناً کامیاب ہوا۔
تنبیہ: آیت میں ان بعض متصفین کا بھی رد ہو گیا جو دعویٰ کیا کرتے ہیں کہ ہمیں نہ جنت کی طلب نہ دوزخ کا ڈر معلوم ہوا کہ دوزخ سے دور رہنا اور جنت میں داخل ہو جانا ہی اصل کامیابی ہے کوئی اعلیٰ ترین کامیابی جنت سے باہر رہ کر نصیب نہیں ہو سکتی (نواد عثمانی)

”وقوله تعالى: ذُرُّهُمْ يَأْكُلُوا الْخَبْثَ“ (سورہ حجر: ۳) آپ انہیں چھوڑ دیجئے کہ کہائیں اور مزے اڑائیں اور امید (خیالی منصوبے) انہیں غافل کر دیتی ہے سو یہ لوگ عنقریب (موتے ہی) جان لیں گے۔ ”وقال علی بن طالب“ اور حضرت علیؑ نے فرمایا کہ دنیا تو پیٹھ پھیرے چلی جا رہی ہے اور آخرت سامنے سے آرہی ہے، انسانوں میں دنیا اور آخرت دونوں کے بیٹے (طلب گار و اہل) ہیں پس تم آخرت کے بیٹے (اہل) بنو دنیا کے بیٹے نہ بنو کیونکہ آج عمل ہے اور حساب نہیں اور کل حساب ہے اور عمل نہیں۔ بِمَزْحِجِهِ کے معنی ہیں بمباعده۔

چونکہ آیت میں فَمَنْ زُحِرَ آیا تھا اور اس سے بِمَزْحِجِهِ ہے اسلئے امام بخاریؒ نے اس کی تفسیر کر دی کہ اس کے معنی ہیں بمباعده یعنی دور کرنے والا۔

۶۰۰۲ ﴿حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُنْدِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خَفِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خَطًّا صِغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسْطِ وَقَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهَذِهِ الْخُطُوطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا وَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا﴾

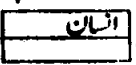
ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مربع خط زمین پر کھینچا پھر اس کے بیچ میں ایک خط ایسا کھینچا جو مربع سے باہر نکلا ہوا تھا اور چھوٹے چھوٹے کئی خط کھینچے اس حصے میں جو مربع کے درمیان میں تھا (اس کی شکل یہ ہے: ) اور فرمایا یہ مربع کے اندر انسان ہے اور یہ (مربع) اس کی موت ہے جو اسے چاروں طرف سے محیط ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا (بالشک من الراوی) اس نے اس انسان کو گھیر لیا ہے اور یہ خط یعنی لکیر جو مربع سے باہر نکل گیا ہے وہ انسان کی امید و آرزو ہے اور چھوٹی چھوٹی لکیریں وہ اعراض یعنی آفات ہیں (امراض ہیں) اگر ایک آفت سے بچ گیا تو دوسری نے آدو چا پھر تیسری آخر میں تشریف لے جائیگا اس کی شکل یہ ہے:  مربع موت ہے اور درمیانی خط کی لمبی لکیر آرزو و امید ہیں اور لمبی لکیریں چھوٹی چھوٹی لکیریں آفات و امراض ہیں۔ واللہ اعلم۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه مثال امل الانسان واجله

تعدو وضعه | والحديث هنا ص: ۹۵۰، واخرجه النسائي في الرقاق، والترمذي و ابن ماجه في الزهد.

۶۰۰۳ ﴿حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ هَذَا الْأَمَلُ وَهَذَا أَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک نے بیان کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (زمین پر) چند خطوط کھینچے اور فرمایا کہ یہ امید ہے (مربع کی درمیانی لکیر جو باہر تک نکل گئی ہے یہ انسان کی امید ہے) اور یہ (مربع) اس کی موت ہے اور انسان اسی طرح لمبی آرزو کے چکر میں رہتا ہے اتنے میں اچانک قریب کی لکیر (یعنی موت) آ پہنچتی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا وجه آخر في مثال امل و الاجل (شکل یہ ہے: ) یعنی مرجاتا ہے اور آرزو باقی رہتی ہے یعنی بہت سی آرزوئیں باقی رہ جاتی ہیں۔

تعدو وضعه | والحديث هنا ص: ۹۵۰ واخرجه النسائي في الرقاق.

تشریح حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت انس بن مالک کی دونوں حدیثوں کا حاصل ایک ہی ہے کہ انسان مرجاتا

ہے مگر اس کی آرزوئیں پوری نہیں ہوتیں۔

﴿بَابٌ مِّنْ بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ فِي الْعُمْرِ﴾
لِقَوْلِهِ أَوْلَمْ نَعْمَرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمْ النَّذِيرُ يَعْنِي الشَّيْبَ.

جو شخص ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا تو پھر اللہ تعالیٰ نے عمر کے بارے میں اس کا عذر زائل کر دیا (یعنی اللہ نے اس کیلئے عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رکھا اس عمر کے بعد کوئی عذر قبول نہیں فرمائے گا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے أَوْلَمْ نَعْمَرْكُمْ الْآيَةَ (سورہ قاطر: ۳۷))

کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جس کو سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتا اور (صرف عمر ہی دینے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ) تمہارے پاس ڈرانے والا (رسول اللہ ﷺ) بھی پہنچ چکے (پھر بھی تم نے کفر و شرک نہ چھوڑا تو اب اس کفر کا مزہ چکھو) تشریح: ”وجاءكم النذير يعني الشيب“ نذیر سے کیا مراد ہے اقوال مختلف ہیں علامہ قسطلانی فرماتے ہیں: ”وزاد ابو ذر يعني الشيب وهو مروى عن ابن عباس وغيره وقال السدي وعبد الرحمن بن زيد بن اسلم المراد به رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو الصحيح عن قتادة فيكون احتج عليهم بالعمرو والرسول (قس)“

علامہ عینی فرماتے ہیں: ”قوله يعني الشيب لم يثبت الا في رواية ابي ذر وحده (عمده)“ شروح بخاری میں صرف عمدة القاری کے اندر یہ ”یعنی الشيب“ ہے لیکن کرمانی، فتح الباری اور ارشاد الساری میں یہ اضافہ نہیں ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ نذیر سے مراد قرآن ہے واللہ اعلم۔

۶۰۰۳ ﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفِقَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَىٰ أَمْرِي أَخْرَجَ أَجَلَهُ حَتَّىٰ بَلَغَهُ سِتِّينَ سَنَةً تَابَعَهُ أَبُو حَازِمٍ وَابْنُ عَجَلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ﴾
ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کیلئے عذر کا کوئی موقع نہیں رکھا (یعنی اس کا عذر قبول نہیں فرمایا گا) جس کی موت کو مؤخر کر دیا یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔ اس حدیث کی متابعت ابو حازم اور ابن عجلان نے مقبری سے کی۔

مطابقتہ للترجمة مطابقہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | الحدیث هنا ص: ۹۵۰۔

۶۰۰۵ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًا فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ وَابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بوڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے دنیا کی محبت اور طول عمر کی خواہش میں۔ (قولہ "و طول الامل" المراد بالامل هنا طول العمر (عمدہ)

"قال الليث الخ" امام لیث بن سعد نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس بن یزید نے بیان کیا اور عبد اللہ بن وہب نے بھی یونس سے روایت کی (وابن وہب کا عطف لیث پر ہے) انھوں نے ابن شہاب امام زہری سے انھوں نے کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی۔ (پھر یہی حدیث نقل کی)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة

تعد وموضع | والحديث هنا ص: ۹۵۰ والحديث اخرجه مسلم في الزكوة والنسائي في الرقائق.

۶۰۰۶ ﴿حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبُرُ ابْنُ آدَمَ وَيَكْبُرُ مَعَهُ اثْنَانِ حُبُّ الْمَالِ وَطُولُ الْعُمُرِ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور اس کیساتھ دو باتیں بڑھتی جاتی ہیں: (۱) مال کی محبت اور عمر کی درازی۔ اس حدیث کو شعبہ نے بھی قتادہ سے روایت کی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "يكبر ابن آدم"

تعد وموضع | والحديث هنا ص: ۹۵۰ - اخرجه مسلم في الزكوة .

﴿بَابُ الْعَمَلِ الَّذِي يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ فِيهِ سَعْدٌ﴾

اس عمل کا بیان جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مطلوب ہو

(یعنی ریا اور شہرت مقصود نہ ہو بلکہ خالص اللہ کی خوشنودی مقصود ہو) اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاص کی

حدیث ہے ملاحظہ فرمائیے کتاب الجنازہ بخاری، ص: ۷۳ اور کتاب الدعوات: ۹۳۳۔

۶۰۷ ﴿حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ وَزَعَمَ مُحَمَّدٌ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ ذَلْوٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكِ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ قَالَ غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنْ يُؤَالِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ﴾

ترجمہ | حضرت محمود بن ربیعؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یعنی مجھے یاد ہیں اور محمودؓ نے بیان کیا کہ مجھے وہ کلی بھی یاد ہے جو آنحضرتؐ نے ان کے گھر کی ایک ڈول سے پانی لے کر کی تھی (یعنی میرے منہ پر ماری تھی) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عتبان بن مالک انصاریؓ سے سنا پھر بنی سالم کے ایک صاحب سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو میرے یہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ کوئی بندہ جب قیامت کے دن اس حالت میں پیش ہوگا کہ اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ (پورا کلمہ) کا اقرار کیا ہوگا اور اس کا مقصد اس کلمہ کے اقرار سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہوگی تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو اس پر حرام کر دے گا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يَتَّبِعِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ"

تعمیر موضعی | والحديث هنا ص: ۹۵۰ والحديث في ذكر المجة فقط مر ص: ۱۷ اور ص: ۳۱- ص: ۹۳۰۔ وعن عتبان في صلوة النبي صلى الله عليه وسلم في بيته ص: ۶۰، ص: ۹۲، ص: ۹۵، ص: ۱۱۶، ص: ۱۵۸، ص: ۵۷۲، ص: ۸۱۳، ياتي ص: ۱۰۲۵۔

۶۰۸ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبِضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس مومن بندے کا جس کی کوئی عزیز چیز (مثلاً بیٹا، بھائی وغیرہ) دنیا سے اٹھالوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرے تو اس کا بدلہ میرے یہاں جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ثم احتسبه" لان معناه صبر على نفد صفيه

وابتغى الاجر من الله تعالى.

(مطلب یہ ہے کہ محبوب و عزیز کے جانے پر صبر کرنا اور راضی برضا رہنا بھی ایک عمل ہے جو خالص اللہ تعالیٰ کیلئے

کیا جاتا ہے اور اس کا بدلہ اللہ نے بہشت رکھا ہے)

تعدو وضعه | والحديث هنا ص: ۹۵۰ والحديث من الفراده .

﴿بَابُ مَا يُحَذَرُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيهَا﴾^{۳۳۳۵}

دنیا کی زینت اور رونق اور اس میں رغبت سے بچنے کے متعلق احادیث

۶۰۰۹ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمَسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفٌ لِنَبِيِّ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَقِيَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجَزِيرَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالِحَ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِهِ فَوَافَتْهُ صَلَاةُ الصُّبْحِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُ وَقَالَ أَطْنُكُمْ سَمِعْتُمْ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ وَأَنَّهُ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثَابِشُرُوا وَأَمَلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تَبْسُطَ عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا كَمَا بَسِطَتْ عَلَيَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتَلْهَيْكُمْ كَمَا تَلْهَيْتُمْ﴾

ترجمہ | عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ انیس سعد بن مخرمہ نے خبر دی کہ عمرو بن عوف بنی عامر بن لؤی کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انھوں نے انیس خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح کو بحرین کا جزیرہ لانے کیلئے بحرین بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور ان پر علاء بن حضرمی کو امیر مقرر کیا تھا جب حضرت ابو عبیدہ بحرین سے جزیرہ کا مال لے کر آئے (یہ واقعہ ۱۰ ہجری کا ہے حضرت ابو عبیدہ ایک لاکھ اسی ہزار درہم لے کر آئے تھے و قیل ثمانین الفا) پھر حضرات انصار نے ان کی آمد کے متعلق سنا (کہ حضرت ابو عبیدہ بحرین سے مال لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے ہیں) تو حضرات انصار حضور ﷺ کی خدمت میں آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز میں شریک ہوئے پھر جب آنحضور ﷺ

نماز سے فارغ ہوئے تو حضرات انصار آنحضرت ﷺ کے سامنے آگئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کو دیکھا تو مسکرائے اور فرمایا میرا خیال ہے کہ تم لوگوں نے ابو عبیدہ کے آنے کی خبر سن لی ہے اور یہ بھی کہ وہ کچھ (مال) لے کر آئے ہیں، حضرات انصار نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ، آنحضرت ﷺ نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو اور امید رکھو اس کی جو تمہیں خوش کر دے خدا کی قسم مجھ کو تم پر محتاجی کا خوف نہیں ہے لیکن مجھے تو اس کا خوف ہے کہ تم پر دنیا اس طرح کشادہ کر دی جائے گی جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں پر کشادہ کر دی گئی تھی پھر تم لوگ بھی اس دنیا کی رغبت میں لگو گے (یعنی تم بھی دنیا کیلئے ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو گے) جیسا کہ پہلوں نے رغبت کی اور تمہیں بھی اسی طرح غافل کر دے گی جیسے انہیں غافل کیا تھا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فتنافسوها الى آخره".

تعدو ووضعه | والحديث هنا ص: ۹۵۰ تا ص: ۹۵۱، مر الحديث ص: ۴۴۷، ص: ۵۷۲۔

۶۰۱۰ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيْتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا﴾

ترجمہ | حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے اور اہل احد (احد کے شہیدوں) پر نماز جنازہ کی طرح نماز پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر کی طرف واپس تشریف لائے اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ (میرسا ماں) ہوں اور تمہارا گواہ ہوں اور خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بلاشبہ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں یا فرمایا زمین کی کنجیاں دی گئی ہیں اور واللہ مجھے تمہارے متعلق یہ اندیشہ نہیں کہ تم لوگ میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن مجھے تمہارے متعلق اس کا خوف ہے کہ تم دنیا میں اس کیلئے ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنے لگو گے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اخاف ان تنافسوا فيها"

تعدو ووضعه | والحديث هنا ص: ۹۵۱، مر الحديث ص: ۱۷۹، ص: ۵۰۸، ص: ۵۷۸ تا ص: ۵۷۹، ص: ۵۸۵۔

ویاتی ص: ۹۷۵۔

تشریح | مسئلہ مختلف فیہ ہے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک شہید پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھی جائے گی۔

(۲) امام اعظم ابوحنیفہ اور امام حسن بصری وغیرہ کے نزدیک پڑھی جائے گی۔

اس مسئلہ پر مفصل و مدلل بحث کیلئے نصر الباری، ج ۱، ص ۱۲۶ تا ۱۲۹۔

۶۰۱۱ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنَ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ قِيلَ وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ قَالَ زَهْرَةٌ الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالْشَّرِّ فَصَمَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِينِهِ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَقَدْ حَمَدْنَاكَ حِينَ طَلَعَ ذَلِكَ قَالَ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَإِنْ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يَلِمْ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرَةِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ فَاجْتَرَّتْ وَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ مِنْ أَخْذِهِ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فِعْمَ الْمَعُونَةِ هُوَ وَمَنْ أَحْلَاهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ﴾

ترجمہ حضرت ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کے متعلق سب سے زیادہ جو خوف کھاتا ہوں وہ ان برکتوں کا جو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے زمین سے نکالے گا عرض کیا گیا (لوگوں نے آپؐ سے دریافت کیا) یا رسول اللہ زمین کی برکتیں کیا ہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا دنیا کی تروتازگی (اور زینت سے مراد قیمتی، پیداوار وغیرہ) اس پر ایک صاحب نے آنحضورؐ سے عرض کیا کیا خیر شر لائے گا (کیا اچھی چیز سے برائی بھی پیدا ہوگی؟ یعنی مال و دولت تو اللہ کی نعمت ہے وہ شر اور عذاب کا سبب کیونکر ہوگی؟) یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ آپؐ پر وحی نازل ہو رہی ہے اس کے بعد آنحضورؐ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھنے لگے اور دریافت فرمایا پونچھنے والا کہاں ہے؟ سائل نے کہا میں (حاضر ہوں یا رسول اللہ) ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ ہم نے اس سائل کی تعریف کی (پہلے تو اس کے پونچھنے کو ہم نے برا سمجھا تھا اس خیال سے کہ اس نے سوال کر کے حضور اقدسؐ کو ناراض کر دیا) حین طلع ذلك جب یہ ظاہر ہو گیا تو ہم اس سائل کی تعریف کرنے لگے (یعنی حضور اکرمؐ نے جب دریافت فرمایا کہ این السائل تو اس سے معلوم ہو گیا کہ حضورؐ ناراض نہیں ہوئے) حضور اکرمؐ نے فرمایا خیر تو خیر ہی لاتا ہے (خیر شر نہیں لاتا ہے مگر بے موقع استعمال برائی پیدا کر دیتی ہے) دیکھو یہ مال (دنیا) سرسبز و شیریں ہے اور بلاشبہ ہر وہ سرسبز گھاس جسے موسم بہار آگاتی ہے کبھی جانور کا پیٹ پھلا کر (بدبھشی کرا کر) مار ڈالتی ہے یا مرنے کے قریب کر دیتی ہے مگر سرسبز گھاس کھانے والا جانور گھاس کھائے یہاں تک کہ جب اس کی کوٹھیں بھر جائیں تو سورج کی طرف منہ

کر لے جگالی کر لی اور پاخانہ پیشاب کر لیا پھر دوبارہ گھاس کے پاس آیا اور کھنیا (تو ایسا جانور ہلاک نہ ہوگا) اور پیٹک یہ مال بھی شیریں ہے جس نے اسے حق کے ساتھ لیا اور حق میں خرچ کیا تو وہ (ثواب کمانے کا) عمدہ ذریعہ ہے اور جس نے اس مال کو ناحق (ناجائز طریقہ سے) لیا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے اور آسودہ نہیں ہوتا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "زهرة الدنيا"

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۹۵۱، مر الحديث ص: ۲۵، مختصرأ ص: ۱۹۷، ص: ۳۹۸۔

۶۰۱۲ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي زَهْدَمُ بْنُ مُضَرَّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَمَا أَدْرَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذُرُونَ وَلَا يُفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السُّمْنُ﴾

ترجمہ | حضرت عمران بن حصینؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے (یعنی میرے زمانہ کے لوگ ہیں یعنی صحابہ کرامؓ) پھر وہ لوگ جو ان سے نزدیک ہیں (تابعین) پھر وہ لوگ جو ان کے نزدیک ہیں (تبع تابعین) حضرت عمرانؓ نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد (یعنی قرنی) کے بعد دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو گواہی دیں گے حالانکہ وہ گواہ نہیں بنائے گئے ہیں اور خیانت کریں گے امانت دار نہ ہوں گے اور وہ نذر مانیں گے اور پوری نہیں کریں گے اور ان میں منونا پاجھیل جائیگا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث لان ارتكاب الامور المذكورة

كلها من الميل الى الدنيا وزهرتها.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۹۵۱، ومر الحديث ص: ۳۶۲، ص: ۵۱۵، ياتي ص: ۹۹۰۔

۶۰۱۳ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانُهُمْ وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَتُهُمْ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر میرا زمانہ ہے (یعنی میرے زمانہ کے لوگ ہیں یعنی صحابہؓ) پھر وہ لوگ جو ان کے بعد (بالفصل یعنی قریب) ہوں گے پھر وہ جو ان کے بعد ہوں گے اس

کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی گواہیاں ان کے قسموں سے آگے رہیں گی اور ان کی قسمیں ان کی گواہیوں سے (یعنی جھوٹی گواہیاں دینے کے شوقین ہوں گے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة مثل مطابقة الحديث السابق .

تعدو موضع | او الحديث هنا ص: ۹۵۱ تا ص: ۹۵۲، مر الحديث ص: ۳۶۲، ص: ۵۱۵، یاتی ص: ۹۸۵۔

۶۰۱۳ ﴿حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ خُبَابًا وَقَدْ اُكْتُوَى يَوْمَئِذٍ سَبْعًا فِي بَطْنِهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِالْمَوْتِ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضُوا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ وَإِنَّا أَصْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ﴾

ترجمہ | قیس بن ابی حازم بخلی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت خباب بن ارتؓ سے سنا اور (بیماری کی وجہ سے) اس روز انہوں نے اپنے پیٹ میں سات داغ لگوائے تھے اور فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اپنے لئے موت کی دعا کرتا بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب گذر گئے اور دنیا نے ان کے (اعمال خیر میں سے) کچھ نہیں گھٹایا اور ہم نے دنیا سے اتنا کچھ حاصل کیا کہ مٹی کے سوا اس کی کوئی جگہ نہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ولم تنقصهم الدنيا الى آخره يستخرجها

من امعن النظر .

تعدو موضع | او الحديث هنا ص: ۹۵۲ مر الحديث ص: ۸۳۷، ص: ۹۳۹، یاتی ص: ۱۰۷۴۔

۶۰۱۵ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْتُ خُبَابًا وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ مَضُوا لَمْ تَنْقُصْهُمْ الدُّنْيَا شَيْئًا وَإِنَّا أَصْبْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ﴾

ترجمہ | قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ میں حضرت خباب بن ارتؓ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اپنے باغ کی دیوار بنوا رہے تھے آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھی جو گذر گئے دنیا نے ان کے اعمال میں سے کچھ بھی کمی نہیں کی لیکن ہم نے ان کے بعد اتنا کچھ حاصل کیا کہ مٹی کے سوا ان کے کھنے کی کوئی جگہ نہیں ملتی۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طريق آخر في الحديث السابق .

تعدو موضع | او الحديث هنا ص: ۹۵۲ مر الحديث ص: ۸۳۷، ص: ۹۳۹، یاتی ص: ۱۰۷۴۔

۶۰۱۶ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خُبَابٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَّةً ﴿

ترجمہ حضرت خبابؓ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اور ہجرت کا قصہ بیان کیا۔
ای قص الراوی الحدیث المذکور بتمامہ فی اول الهجرة الی المدینة بلفظ فوق اجرنا
علی اللہ فمننا من مضی لم یأخذ من اجرہ شیئاً منهم مصعب بن عمیر الحدیث.
تعدیہ وضعہ | والحدیث هنا ص: ۹۵۲، باقی کیلئے دیکھئے جلد چہارم، ص: ۳۶۳۔

﴿ **باب ۳۳۳۶ قول اللہ تعالیٰ یا ایہا الناس ان وعد اللہ حق...** ﴾

... فَلَا تَفْرَنْتُمْ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَلَا يَفْرَنْتُكُمْ بِاللَّهِ الْفُرُورُ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ
فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
السَّعِيرُ جَمْعُهُ سَعْرٌ قَالَ مُجَاهِدٌ الْفُرُورُ الشَّيْطَانُ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اے لوگو بیشک اللہ کا وعدہ حق ہے...

... پس یہ دنیاوی زندگی تمہیں دھوکہ میں نہ ڈالے رکھے اور ایسا نہ ہو کہ تم کو دھوکہ باز اللہ کے حکم پر دھوکہ دیدے بلاشبہ
شیطان تمہارا دشمن ہے پس تم اس کو اپنا دشمن ہی سمجھو وہ تو اپنے گروہ کو (یعنی اپنے تابعین کو) محض اس لئے بلاتا ہے تاکہ وہ
اُگ دو زخیوں میں سے ہو جاویں۔

"قال ابو عبد الله" امام بخاریؒ نے کہا سعیر کی جمع سَعْرُ (بضم تین) ہے اور مجاہدؒ نے کہا الْفُرُورُ (بفتح

الغین) سے مراد شیطان ہے۔

۶۰۱۷ ﴿ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيِّ قَالَ
أَخْبَرَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ حُمْرَانَ بْنَ أَبِي الْأَخْبَرَةَ قَالَ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ
بَطْهُورٍ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَهُوَ فِي هَذَا الْمَجْلِسِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ
هَذَا الْوُضُوءِ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْتَرُوا ﴾

ترجمہ حمران بن ابان (مولیٰ عثمان بن عفانؓ) نے بیان کیا کہ میں حضرت عثمان بن عفانؓ کے پاس وضو کا پانی لے کر
آیا اس وقت آپ (حضرت عثمانؓ) مقاعد میں بیٹھے ہوئے تھے (مقاعد بروزان مساجد موضع بالمدينة - عمدہ، قس، کرمانی)

آپ نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا اس کے بعد فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ وضو کرتے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ نے اچھی طرح وضو کیا پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے اسی طرح وضو کیا (یعنی جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو پورا کیا) پھر مسجد میں آکر دو رکعت نماز پڑھی پھر بیٹھے (یعنی نماز جماعت کا انتظار کرے) تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں حضرت عثمانؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ تم دھو کے میں نہ پڑو۔ (یعنی اس دھو کے میں نہ پڑو کہ سارے گناہ معاف ہو گئے اب کیا فکر ہے کیونکہ تمہیں کیا معلوم کہ یہ وضو اور نماز مقبول بھی ہوئی یا نہیں؟ مغفرت تو اس عمل پر موقوف ہے جو مقبول ہو اور یہ معلوم نہیں۔)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للآية التي هي الترجمة في قوله "لا تغتروا"

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۵۲ من الحديث ص: ۲۷۷ تا ص: ۲۸۰ ص: ۲۸۰ ص: ۲۵۹۔

﴿ بَابُ ذَهَابِ الصَّالِحِينَ وَيُقَالُ الذَّهَابُ الْمَطْرُ ﴾

نیک لوگوں کے گزر جانے کا بیان (یعنی قیامت کے قریب دنیا سے گزر جانے کا بیان)

"وَيُقَالُ الذَّهَابُ" بكسر المعجمه بمعنى بارش۔ ثبت هذا في رواية السرخسي وحده (عمدہ، فتح)

۶۰۱۸ ﴿ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مَرْدَاسِ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَلِأَوَّلٍ وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعْبِيزِ أَوْ التَّمْرِ لَا يُبَالِيهِمُ اللَّهُ بِأَلَّةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ حُفَالَةٌ وَحُثَالَةٌ ﴾

ترجمہ | حضرت مرداس اسلمی نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک لوگ پہلے (قیامت کے قریب دنیا سے) جائیں گے پے در پے (یعنی صالحین کی روح قبض کی جائے گی جو زیادہ صالح ہوگا اس کی سب سے پہلے پھر جو اس کے بعد کے درجہ کا ہوگا علیٰ ہذا القیاس) اور باقی رہ جائیں گے فرومایہ لوگ گھٹیا، رذیل غلط کار لوگ مانند رومی کجگور اور جو کے جن کی اللہ تعالیٰ ذرا بھی پروا نہیں کرے گا (یعنی اللہ کے نزدیک ان کی کوئی قدر و قیمت نہ ہوگی) امام بخاری نے کہا کہ حُفَالَةٌ اور حُثَالَةٌ بولا جاتا ہے دونوں کے معنی ایک ہیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۵۲ من الحديث في المغازي ص: ۵۹۸۔

تحقيق وتشرح | مطالعہ کیجئے نصر الباری، ج: ۸، ص: ۲۳۷۔

﴿بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ﴾^{۳۳۸}

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ

اس بات کا بیان کہ مال کے فتنے سے بچا جائے

اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا بیان کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے فتنہ یعنی خدا کا آزمائش ہے

۶۰۱۹ ﴿حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنِ يُونُسَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَسَّ عَبْدُ

الدِّينَارِ وَالذَّرْهَمِ وَالْقَطِيفَةِ وَالْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دینار و درہم کے غلام اور چادر و کپڑے کے غلام تباہ ہوئے کہ اگر انہیں دیا گیا تو خوش اور اگر نہیں دیا گیا تو ناخوش۔

(مفہوم یہ ہے کہ دنیا کی دولت، متاع فانی کو نصب العین بنانا حسب فی اللہ کے خلاف ہے مومن کو بچنا چاہئے۔)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث.

تعد موضوع او الحديث هنا ص: ۹۵۲ مر الحديث في الجهاد ص: ۴۰۳ اخرجه ابن ماجه في الزهد.

۶۰۲۰ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَإِدْيَانٍ مِنْ مَالٍ

لَا يَتَّقِي ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ ﴿

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر انسان کے پاس مال کی دو ادیاں ہوں تو وہ تیسری کا خواہشمند ہوگا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی (ای لای بیع

من الدنيا حتى يموت) اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث لانه صلى الله عليه وسلم اشار

بهذا المثل الى ذم الحرص على الدنيا والشرة والازدياد وهذه آفة يجب الاتقاء منها.

تعد موضوع او الحديث هنا ص: ۹۵۲ اخرجه مسلم في الزكوة.

شِرْهَ يَشْرَهُ اِزْ بَابِ سَمِعَ شَرَّهَا وَشَرَّاهُ بَهْتٌ حَرِيصٌ هُوَ نَاصِفٌ شَرَّهَ.

۶۰۲۱ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِثْلَ وَادٍ مَالًا لِأَحَبِّ أَنْ لَهُ إِلَيْهِ مِثْلُهُ وَلَا يَمْلَأُ عَيْنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَا أُدْرِي مِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ذَلِكَ عَلَى الْمَنْبَرِ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ اگر انسان کے پاس ایک وادی (جنگل) بھر مال ہو تو وہ چاہے گا کہ اسے ویسی ہی ایک اور وادی مل جائے اور انسان کی آنکھ کو مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی (یعنی اسی وقت بھرے گی جب مٹی میں گرے گا) اور اللہ توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے (خواہ حریص ہی ہو) ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ قرآن میں سے ہے (جس کی تلاوت منسوخ ہوگئی) یا نہیں (یعنی حدیث ہے) قال وسمعت الخ عطار بن ابی زباج نے (بالسند السابق) کہا میں نے عبد اللہ بن زبیرؓ سے سنا وہ یہ حدیث منبر پر بیان کر رہے تھے (یعنی مکہ مکرمہ میں)۔

مطابقتہ للترجمة | هذا طريق آخر من محمد بن سلام كما سيأتي بعده .

تعدو موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۵۲۔

۶۰۲۲ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمَنْبَرِ بِمَكَّةَ فِي خُطْبَتِهِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُعْطِيَ وَادِيًا مَلْنَا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ أُعْطِيَ ثَانِيًا أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَالِثًا وَلَا يَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ﴾

ترجمہ | عباس بن سہل بن سعد نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن زبیرؓ سے مکہ میں سنا وہ منبر پر اپنے خطبہ میں فرما رہے تھے، اے لوگو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر انسان کو ایک وادی سونا بھر کے دیدی جائے تو وہ دوسری کا خواہشمند رہے گا اور اگر دوسری دی جائے تو تیسری کا خواہشمند رہے گا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من معنى الحديث لانه معناه انه لا يزال حريصا على

الدنيا حتى يموت ويمتلى جوفه من تراب قبره .

تعدو موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۵۲ تا ص: ۹۵۳۔

۶۰۲۳ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابَ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ وَقَالَ لَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا خَمَادُ بْنُ سَلْمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي قَالَ كُنَّا نَرَى هَذَا مِنَ الْقُرْآنِ حَتَّى نَزَلَتْ أَلْهَاكُمْ التَّكَاثُرُ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس سونے سے بھری ایک وادی ہو تو چاہے گا کہ اس کیلئے دو وادی ہوں اور اس کا منہ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی، در اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرتا ہے۔

”وقال لنا ابو الوليد الخ“ اور ہم سے ابو الوليد نے بیان کیا (یعنی امام بخاری کے شیخ ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا) کہا ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا انھوں نے ثابت بنانی سے انھوں نے حضرت انس سے انھوں نے حضرت ابي بن کعب سے انھوں نے فرمایا کہ ہم اس حدیث کو قرآن کا حصہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ سورہ الہٰکُم التکاثر نازل ہوئی۔

تعداد و موضع | والحديث هنا ص: ۹۵۳، والحديث اخرجہ الترمذی فی الزهد.

تشریح | ”کنا نرى“ بفتح النون ای نعتقد ولاہی ذر نرى بضمها ای نظن هذا الحديث.

یعنی یہ حدیث لو ان لابن آدم وادیا الحدیث ہم قرآن مجید کا حصہ بالیقین جانتے تھے یا ہم سمجھتے وگمان کرتے تھے کہ یہ حدیث قرآن کا حصہ ہے جب سورہ تکاثر نازل ہوئی تو اس کی تلاوت منسوخ ہو گئی اس سورہ میں بھی تکاثر فی المال اور استکثار من جمع المال کی مذمت ہے۔

﴿بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ هَذَا الْمَالُ خَصِرَةٌ حُلْوَةٌ﴾

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى زَيْنٌ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ عُمَرُ اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْ نَفْرَحَ بِمَا زَيَّنْتَهُ لَنَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ أَنْفِقَهُ فِي حَقِّهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہ (دنیا کا) مال سرسبز و شیریں ہے

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے زَيْنٌ لِلنَّاسِ الْاِيَةِ (آل عمران آیت: ۱۴) انسانوں کو خواہشات کی محبت مرغوب بنا دی گئی (خوشنما کر دی گئی ہے) یعنی عورتوں، اور بیٹوں اور سونے چاندی کے جمع کئے ہوئے خزانوں اور نشان لگائے

ہوئے گھوڑوں (یعنی خوبصورت فرہ گھوڑوں) اور چوپایوں اور مویشی کی محبت یہ سب دنیاوی زندگی کی پونجی ہیں (ساز و سامان ہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ ہم تو سو اس کے کچھ کر ہی نہیں سکتے کہ جس چیز سے تو نے ہمیں زینت بخشی ہے اس پر ہم خوش ہوں، اے اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ مال کو اس کے حق (جگہ) میں مجھ سے خرچ کروا (یعنی اس کی توفیق دے کہ اس مال کو جائز اور نیک کاموں میں خرچ کروں)۔

۶۰۲۴ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ هَذَا الْمَالُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصْرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِأَشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى﴾

ترجمہ حضرت حکیم بن حزام نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو حضور اکرم ﷺ نے مجھے عطا فرمایا پھر میں نے حضور ﷺ سے مانگا اور آنحضور ﷺ نے پھر عطا فرمایا پھر میں نے حضور اکرم ﷺ سے مانگا آنحضور ﷺ نے پھر مجھے عطا فرمایا اس کے بعد فرمایا یہ مال اور بعض اوقات سفیان نے بیان کیا (کہ حضرت حکیم نے بیان کیا کہ) آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے حکیم بلاشبہ یہ مال سرسبز و شیریں ہے پس جو شخص اسے نیک نیتی (بقصد سخاوت بلا حرص) سے لیتا ہے تو اس کیلئے اس مال میں برکت ہوتی ہے اور جو شخص نفس کی حرص والا چُج سے لیتا ہے تو اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی ہے بلکہ وہ اس شخص کے مانند ہو جاتا ہے کہ کھاتا ہے اور آسودہ نہیں ہوتا اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے (یعنی دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے)۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعداد و موضع | والحديث هنا ص: ۹۵۳ مر الحديث ص: ۱۹۹، ص: ۳۸۳، ص: ۴۴۳، ايضا مسلم۔

﴿بَابُ مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ فَهُوَ لَهُ﴾^{۳۴۵۰}

اس بات کا بیان کہ انسان نے اپنا جو مال (موت سے پہلے) آگے بھیج دیا ہے (نیک کاموں میں خرچ کیا ہے) وہ مال اس کا ہے (قیامت کے روز اس کا ثواب پائے گا)

۶۰۲۵ ﴿حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي رَاهِمٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ

الْحَارِثُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالٌ وَارِثُهُ مَا آخَرَ ﴿

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کون ہے جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال عزیز ہو؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے جسے اپنا مال زیادہ عزیز و محبوب نہ ہو آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر بلاشبہ اس کا مال وہ ہے جو اس نے (موت سے) پہلے (اللہ کے راستے میں خرچ) کیا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو اس نے چھوڑا (یعنی چھوڑ کر مرا)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الحدیث للترجمۃ ظاہرہ۔

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص: ۹۵۳ والحديث اخرجه النسائي في الوصايا.

﴿ بَابُ الْمُكْثَرُونَ هُمُ الْمُقَلُّونَ ﴾^{۳۲۵۱}

وَقَوْلُهُ تَعَالَى مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزَيَّنَّتْهَا نُوفًا إِلَيْهِمْ أَعْمَالُهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُنْحَسُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبِاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ.

کثرت والے ہی قلت والے ہیں

(یعنی جو لوگ دنیا میں زیادہ مالدار ہیں وہی آخرت میں قلیل ثواب والے ہوں گے قیامت کے دن)

إذا لم ينفقه في طاعة الله تعالى فان انفقها فيها كان غنيا من الحسنات يوم القيامة.

”وقوله تعالى“ (سورہ ہود آیت: ۱۵-۱۶) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا طلبگار

ہے تو ہم اس کے تمام اعمال کا بدلہ اس دنیا میں پورا کر دیتے ہیں اور اس میں ان کیلئے کسی طرح کی کمی نہیں کی جائے گی یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے آخرت میں دوزخ کے سوا اور کچھ نہیں ہے اور جو کچھ انہوں نے اس دنیا میں کیا وہ برباد ہوا اور جو کچھ وہ کرتے ہیں (ریا کاری و دنیا پرستی کیلئے) وہ سب باطل ہے۔“

﴿ ۶۰۲۶ ﴾ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَحْدَهُ وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ قَالَ فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَأَنِي فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَبُو ذَرٍّ جَعَلَنِي اللَّهُ

فَكَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَهُ قَالَ لَمْ شَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ إِنَّ الْمَكْبُرِينَ هُمُ الْمُقْبِلُونَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا فَتَفَحَّ فِيهِ يَمِينُهُ وَشِمَالُهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ وَعَمِلَ
فِيهِ خَيْرًا قَالَ لَمْ شَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِي اجْلِسْ هَاهُنَا قَالَ فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعِ حَوْرَةَ
حِجَارَةَ فَقَالَ لِي اجْلِسْ هَاهُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ فَاذْهَبْ لِي الْحَرَّةَ حَتَّى لَا أَرَاهُ
فَلَبَّثْتُ عَنِّي فَأَطَالَ اللَّبْثُ ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى
قَالَ فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَضِرَّ حَتَّى قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهُ جَعَلَنِي اللَّهُ لِدَاءِكَ مَنْ تَكَلَّمَ لِي جَانِبِ
الْحَرَّةِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ ذَلِكَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ لِي فِي
جَانِبِ الْحَرَّةِ قَالَ بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ يَا
جَبْرِيلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَإِنْ
سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ قَالَ النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ
أَبِي ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ بِهَذَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مُرْسَلٌ لَا يَصِحُّ إِنَّمَا أَرَدْنَا لِلْمَعْرِفَةِ وَالصَّحِيحُ
حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مُرْسَلٌ
أَيْضًا لَا يَصِحُّ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ اضْرِبُوا عَلِيَّ حَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ هَذَا
إِذَا مَاتَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عِنْدَ الْمَوْتِ ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابوذر غفاریؓ نے بیان کیا کہ میں ایک رات (اپنے گھر سے) باہر نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلمؐ تہا چل رہے ہیں اور آپؐ کے ساتھ ایک آدمی بھی نہیں ہے ابوذرؓ نے بیان کیا کہ میں یہ سمجھا کہ آنحضرتؐ پسند
نہیں کریں گے کہ آپؐ کے ساتھ اس وقت کوئی رہے اس لئے میں چاند کے سایہ میں (چاندنی سے الگ) حضورؐ
کے پیچھے چلنے لگا پھر آپؐ نے نگاہ پھیری تو مجھے دیکھ لیا اور دریافت فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا ابوذر اللہؓ مجھ کو
آپؐ پر قربان کرے آنحضرتؐ نے فرمایا اے ابوذر یہاں آؤ، ابوذرؓ نے بیان کیا کہ پھر میں تھوڑی دیر تک آنحضرتؐ
کے ساتھ چلتا رہا پھر آپؐ نے فرمایا جو لوگ (دنیا میں) زیادہ مال و دولت والے ہیں قیامت کے روز وہی لوگ کم
مایہ (نادار) ہوں گے سو ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور انھوں نے اسے دائیں بائیں آگے پیچھے خرچ کیا ہو
(محتاجوں کو دیا ہو) اور مال کو نیک کام میں خرچ کیا، حضرت ابوذرؓ نے بیان کیا کہ پھر میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھوڑی دیر
چلا تو حضورؐ نے مجھ سے فرمایا یہاں بیٹھ جاؤ ابوذرؓ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے مجھ کو ایک ہموار زمین پر بٹھا دیا جس
کے چاروں طرف پتھر تھے اور مجھ سے فرمایا یہیں اس وقت تک بیٹھے رہو یہاں تک کہ میں تمہارے پاس لوٹ کر آؤں

ابو ذر نے بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ پتھریلی زمین کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ میری نظر سے غائب ہو گئے اور آپ وہاں رہے اور دیر تک وہیں رہے پھر میں نے آپ ﷺ سے سنا آپ ﷺ یہ کہتے ہوئے تشریف لارہے تھے وان سرق وان زنی (اگرچہ اس نے چوری کی ہو اگرچہ اس نے زنا کیا ہو) بیان کیا کہ جب آنحضور ﷺ تشریف لائے تو مجھ سے صبر نہیں ہو سکا یہاں تک کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی اللہ آپ پر مجھ کو فدا کرے اس پتھریلی زمین کے کنارے آپ کس سے گفتگو فرما رہے تھے؟ میں نے تو کسی شخص کی آواز نہیں سنی جو آپ کو کچھ جواب دیتا ہو، آپ ﷺ نے فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے پتھریلی زمین (حرہ) کے کنارے مجھ سے ملے اور کہا کہ اپنی امت کو خوشخبری سنا دیجئے کہ جو بھی اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا تو وہ جنت میں جائے گا میں نے کہا اے جبریل خواہ اس نے چوری کی ہو، زنا کی ہو؟ جبریل علیہ السلام نے کہا ہاں، میں نے کہا وان سرق وان زنی جبریل نے کہا ہاں میں نے کہا وان سرق وان زنی جبریل نے کہا ہاں وان شرب الخمر اگرچہ اس نے شراب ہی پی ہو۔

”وقال النضر الخ“ نضر بن شمیل نے بیان کیا کہ ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے کہا ہم سے عبید بن ثابت اور اعمش اور عبدالعزیز بن رفیع نے بیان کیا ان تینوں نے کہا ہم سے زید بن وہب نے بیذا (پھر یہی حدیث نقل کی)

”قال ابو عبد الله الخ“ امام بخاری نے کہا ابوصالح نے جو اس باب میں ابوالدردار سے روایت کی وہ منقطع ہے (ابوصالح نے ابوالدردار سے نہیں سنا) اور صحیح نہیں ہے ہم نے یہ بیان کر دیا ہے تاکہ اس حدیث کا حال معلوم ہو جائے اور صحیح ابوذری کی حدیث ہے (جو اوپر گنڈر چکی ہے) کسی نے امام بخاری سے کہا کہ عطاء بن یسار نے بھی یہ حدیث ابوالدردار سے روایت کی ہے انہوں نے کہا وہ بھی مرسل ہے صحیح نہیں ہے صحیح ابوذری کی حدیث ہے۔ امام بخاری نے کہا ابوالدردار کی حدیث چھوڑ دو ابوذری کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب مرتے وقت لا الہ الا اللہ کہے (توحید پر خاتمہ ہو) تو وہ جنت میں ضرور جائے گا خواہ گناہوں کی سزا پا کر ہو۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

آئندہ موضوع | والحديث هنا ص: ۹۵۳، ومر الحديث ص: ۱۶۵، ص: ۳۲۱، ص: ۳۵۷، ص: ۸۶۷، ص: ۹۲۷، یاتی

ص: ۱۱۵۔

﴿ ۳۳۵۲ باب قول النبي ﷺ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کہ مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو

﴿ ۶۰۲۷ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ

قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنْتُ أَمْسِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا أَحَدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا يَسْرُنِي أَنْ عِنْدِي مِثْلُ أُحُدٍ هَذَا ذَهَبًا تَمْضِي عَلَيَّ ثَالِثَةً وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْضُهُ لِذَيْنِ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ لِي عِبَادُ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ثُمَّ مَشَى فَقَالَ إِنَّ الْأَكْفَرِينَ هُمُ الْأَقْلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيكَ ثُمَّ انْطَلَقَ لِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَارَى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدْ ارْتَفَعَ فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ لِي لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيكَ فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى آتَانِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ وَهَلْ سَمِعْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ آتَانِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابو ذر غفاریؓ نے فرمایا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے پھر لیے علاقہ میں چل رہا تھا اسی دوران احد پہاڑ ہمارے سامنے آ گیا آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا اے ابو ذر! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ (ﷺ) آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اس سے بالکل خوشی نہیں ہوتی کہ میرے پاس اس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اس پر تین دن مجھ پر اس طرح گذر جائیں کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس باقی رہ جائے سوائے اس تھوڑی سی رقم کے جو میں قرض کی ادائیگی کیلئے رکھ چھوڑوں "الا ان اقول به" ای انفقہ فی عباد اللہ، مگر میں اس مال کو اللہ کے بندوں میں خرچ کر دوں اس طرح، اس طرح اور اس طرح اپنی دائیں طرف سے اپنی بائیں طرف سے اور اپنے پیچھے سے پھر آنحضرتؐ چلتے رہے پھر فرمایا زیادہ مال رکھنے والے ہی قیامت کے دن نادار ہوں گے سوائے اس شخص کے جو اس مال کو اس طرح اس طرح اور اس طرح اپنے دائیں سے اور اپنے بائیں سے اور اپنے پیچھے سے خرچ کرے اور ایسے لوگ کم ہیں اس کے بعد مجھ سے فرمایا اسی جگہ ٹھہرے رہو یہاں سے اس وقت تک نہ جانا جب تک میں واپس نہ آ جاؤں پھر آنحضرتؐ رات کی تاریکی میں چلے گئے یہاں تک کہ نظروں سے اوجھل ہو گئے پھر میں نے ایک آواز سنی جو بلند تھی تو مجھے ڈر لگا کہ کہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی واقعہ نہ پیش آ گیا ہو میں نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پہنچنے کا ارادہ کیا لیکن آنحضرتؐ کا ارشاد یاد آ گیا کہ تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا جب تک میں آنے جاؤں چنانچہ جب تک آنحضرتؐ تشریف نہیں لائے میں وہاں سے نہیں ہٹا (جب آنحضرتؐ آ گئے تو) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک آواز سنی تھی تو میں ڈر گیا تھا فذکرت له پھر میرے دل میں جو آیا تھا آپ سے بیان کر دیا۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کیا تو نے سنا تھا؟

میں نے عرض کیا جی ہاں آنحضور ﷺ نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے میرے پاس آئے اور کہا آپ کی امت میں سے جو شخص اس حال میں مرے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو وہ جنت میں جائے گا میں نے پوچھا وان زنی وان سرق تو انھوں نے کہا وان زنی وان سرق۔

مطابقتہ للترجمتہ | مطابقة الحديث للترجمة التي هي ما يسرني ان عندي مثل احد ذهابا ظاهرة.

تعداد و موضع | والحديث هنا ص: ۹۵۴ مر الحديث ص: ۱۶۵، ص: ۳۲۱، ص: ۴۵۷، باقی کیلئے دیکھئے جلد چہارم، ص: ۳۳۲

۶۰۲۸ ﴿ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّيْنِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْضُدُّهُ لِلدِّينِ ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے خوشی اس میں ہوگی کہ تین دن مجھ پھر اس حال میں نہ گذریں کہ اس میں سے میرے پاس کچھ بھی باقی بچے سوائے اس معمولی رقم کے جو میں قرض کی ادائیگی کیلئے رکھاؤں۔

مطابقتہ للترجمتہ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعداد و موضع | والحديث هنا ص: ۹۵۴ مر الحديث ص: ۳۲۱، یاتی ص: ۱۰۷۳۔

﴿ بَابُ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ ﴾^{۳۳۵۳}

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى أَيَحْسَبُونَ أَنَّ مَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَيْنَ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى مِنْ دُونِ ذَلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسَةَ لَمْ يَعْمَلُوا لَابْدُ مِنْ أَنْ يَعْمَلُوا.

مالداری تو دل کی مالداری ہے

یعنی حقیقت میں مالدار تو وہ ہے جس کا دل غنی ہے دل میں کوئی حرص و لالچ نہیں ہے اگرچہ اس کے پاس مال و دولت بہت زیادہ نہ ہو وہ غنی ہے۔ اور اگر بہت مالدار ہو لیکن دل میں لالچ ہو کنجوس ہو تو وہ درحقیقت غنی نہیں محتاج ہے۔

ع آنا تکہ غنی ترند محتاج تراند

”وقول الله تعالى الخ“ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: أَيَحْسَبُونَ أَنَّ مَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَيْنَ (ہود: ۵۵)

کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم جو ان کو مال اور اولاد دے کر مدد کر رہے ہیں تا ارشاد الہی مِنْ دُونِ ذَلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ (آیت: ۶۳)۔

”قال ابن عیینة الخ“ سفیان بن عیینة نے (اپنی تفسیر میں) کہا مطلب یہ ہے کہ ابھی وہ اعمال انہوں نے کئے نہیں لیکن ضرور اس کو کرنے والے ہیں، موت سے پہلے ضرور کریں گے۔

۶۰۲۹ ﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مالداری مال و اسباب کی کثرت سے نہیں ہے البتہ مالداری نفس کی مالداری ہے (یعنی دل غنی و بے نیاز ہو) مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدیل موضع | والحديث هنا ص: ۹۵۴ من الحديث ص: ۳۲۱، ياتي ص: ۱۰۷۳۔ اخرجہ الترمذی فی الزهد.

﴿باب ۳۳۵۳ فضل الفقر﴾

فقر کی فضیلت کا بیان

مراد اس فقر کی فضیلت ہے کہ مال و دولت کی کمی کے باوجود صبر و تقاوت اللہ نے جو دیا ہے اسی پر راضی ہو۔

۶۰۳۰ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ مَا رَأَيْتُكَ فِي هَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هَذَا وَاللَّهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشْفَعَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ آخَرَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُكَ فِي هَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشْفَعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا تو آنحضرتؐ نے ایک دوسرے صاحب (ابو ذر غفاریؓ) سے جو اس وقت آپؐ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے پوچھا اس شخص گذرنیوالے کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ تو مسؤل (ابو ذر غفاریؓ) نے فرمایا کہ یہ

(گذرنے والا) شخص معزز لوگوں میں سے ہے خدا کی قسم یہ شخص اس قابل ہے کہ اگر (کسی عورت کو) نکاح کا پیغام بھیجے تو نکاح کیا جائے گا (یعنی اس کا پیغام منظور ہوگا) اور اگر یہ شخص کسی کی سفارش کرے تو ان کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔ حضرت ہبل نے بیان کیا کہ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے، اس کے بعد ایک دوسرا شخص (جھیل بن سراقہ یا کوئی اور شخص) آپ ﷺ کے سامنے سے گذرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے (یعنی مسؤل اول حضرت ابوذر غفاریؓ سے) اس کے متعلق پوچھا کہ ان کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ تو مسؤل نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ تو ایک مسلمان فقیر (غریب) ہے اور اس قابل ہے کہ اگر نکاح کا پیغام بھیجے تو ان کا نکاح نہ کیا جائے (یعنی غریب ہونے کی وجہ سے پیغام نکاح منظور نہیں کیا جائے گا) اور اگر سفارش کرے تو ان کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر کچھ کہیں تو ان کی بات نہ سنی جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ شخص (غریب) اس کے (امیر) جیسے دنیا بھر کے انسانوں سے بہتر ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في الشق الثاني من الحديث .

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۵۴ تا ص: ۹۵۵ و مر الحديث ص: ۶۲۔

مطلب یہ ہے کہ هذا الفقير خیر من ملء الارض مثل هذا الغنی پس فقہ کی فضیلت ظاہر ہے۔

۶۰۳۱ ﴿حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَدْنَا خَبَابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللَّهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمْرَةً فَإِذَا غَطَيْنَا رَأْسَهُ بَدَتْ رَجُلَاهُ وَإِذَا غَطَيْنَا رَجُلِيهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رَجُلِيهِ شَيْئًا مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْتَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِيهَا﴾

ترجمہ | ابو وائل شقیق بن سلمہ نے بیان کیا کہ ہم حضرت خباب بن ارتؓ کی عیادت کیلئے گئے تو فرمایا کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ہجرت کی (یعنی حضور اقدسؐ کے حکم سے مدینہ کی طرف ہجرت کی) والمراد بالمعينة الاشتراك في حكم الهجرة اذ لم يكن معه صلى الله عليه وسلم الا ابوبكر وعامر بن فهيرة) چنانچہ ہمارا اجر اللہ کے ذمہ رہا (یعنی اللہ تعالیٰ ہمیں اجر دیا) پھر ہمارے بعض ساتھی وہ ہیں جو (دب سے) گذر گئے انھوں نے (دنیا میں) کوئی نفع حاصل نہیں کیا ان ہی میں سے حضرت مصعب بن عمیرؓ تھے جو جنگ احد میں شہید ہو گئے اور ایک چادر چھوڑی تھی (اسی چادر کا آپؐ کو کفن دیا گیا تھا) جب ہم اس چادر سے آپؐ کا سر ڈھانکتے تو آپؐ کے پاؤں کھل جاتے اور اگر ہم آپؐ کے پاؤں ڈھانکتے تو آپؐ کا سر کھل جاتا پھر ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھانک دیں اور ان کے پاؤں پر کچھ اذخر گھاس ڈال دیں اور ہم میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ (اس دنیا میں

بھی) ان کیلئے ان کا پھل پک چکا ہے چنانچہ وہ اس کو چختے ہیں (یعنی دنیا کے مال و اسباب سے لطف اندوز ہو رہے ہیں) **مطابقتہ للترجمة** مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قضية مصعب بن عمير.

تعد و موضع | والحديث هنا ص: ۹۵۵ مر الحديث ص: ۷۰، ص: ۵۵۱، ص: ۵۵۶، ص: ۵۷۹، ص: ۵۸۳، ص: ۹۵۲۔

تشریح | وفي الحديث فضيلة مصعب بن عمير وانه لم ينقص له من ثوابه في الآخرة شيء وقد كان مصعب بمكة في ثروة ونعمة فلما هاجر صار في قلة (قس)

۶۰۳۲ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرْبِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَأَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ تَابِعَهُ أَيُّوبُ وَعَوْفٌ وَقَالَ صَخْرٌ وَحَمَّادُ بْنُ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ﴾

ترجمہ | حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت میں جھانکا تو دیکھا کہ اکثر اہل جنت فقراء ہیں (یعنی جنت میں وہ لوگ زیادہ ہیں جو دنیا میں غریب و فقیر تھے) اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو دیکھا کہ دوزخ میں اکثر عورتیں ہیں۔ ابو رجاء کی متابعت ایوب سختیانی اور عوف اعرابی نے اسی روایت میں کی (ایوب سختیانی کی روایت کونسانی نے اور عوف کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب النکاح میں وصل کیا) اور صحیح بن جویریہ اور حماد بن نجیح دونوں نے اس حدیث کو ابو رجاء سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا۔ (ان دونوں روایتوں کونسانی نے وصل کیا)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد و موضع | والحديث هنا ص: ۹۹۵ مر الحديث ص: ۲۶۰، ص: ۷۸۳، یاتی ص: ۹۶۹۔

۶۰۳۳ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مَرَّقًا حَتَّى مَاتَ﴾

ترجمہ | حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میز پر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی وفات ہو گئی اور نہ آپ ﷺ نے کبھی چپاتی (پتلی روٹی) کھائی یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا (یعنی مرتے دم تک آنحضرت ﷺ نے میز پر کھانا تناول نہیں فرمایا)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث.

تعد موضوع | والحديث هنا ص: ۹۵۵ من الحديث ص: ۸۱۱، ترمذی ثانی ہ: ۱:
تشریح | الفاظ کی تحقیق و تشریح کیلئے دیکھئے نصر الباری جلد دوم، ص: ۳۳۶۔

۶۰۳۴ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي رَقِيٍّ مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَيْدٍ إِلَّا شَطَرُ شَعِيرٍ فِي رَقِيٍّ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَاكَلْتُهُ لَفَنِي﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میری الماری میں (یا طاق میں) کوئی ایسی چیز نہیں تھی (غلہ نہیں تھا) جس کو کوئی جگر والا (یعنی جاندار) کھائے مگر کچھ ہو میری الماری میں تھے میں اسی سے کھاتی رہی یہاں تک کہ بہت دن ہو گئے تو میں نے اس کو ناپا تو وہ (جلدی) ختم ہو گئے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان هذه الحالة تدل على اختيار الفقر وفضله .
تعد موضوع | والحديث هنا ص: ۹۵۵ و من الحديث ص: ۴۳۷۔

سوال: فان قلت سبق في البيع كيلو اطعامكم ببارك لكم فيه؟ بظاهر تعارض ہے۔

جواب: بیع کی حدیث میں جو آیا ہے کہ اپنا اناج ناپو اس میں برکت ہوگی اس سے مراد یہ ہے کہ خرید و فروخت کے وقت ناپ لینا بہتر ہے کیونکہ اس کا تعلق دوسرے سے ہے لیکن اپنے گھر کے اناج کو ناپنے کی ضرورت نہیں بقدر ضرورت لے کر استعمال کیا جائے باقی تو کلا علی اللہ رکھ دیا جائے، فلا اشکال۔

۳۳۵۵ ﴿بَابُ كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ وَتَخَلِّيهِمْ مِنَ الدُّنْيَا﴾

نبی اکرم ﷺ اور ان کے اصحاب کی زندگی کا بیان
اور دنیا (کے عیش و مزے) سے ان کی علیحدگی کا بیان

۶۰۳۵ ﴿حَدَّثَنِي أَبُو نُعَيْمٍ بَنَحْوٍ مِنْ نِصْفِ هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ أَلِلَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لِأَعْتَمِدَ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَإِنْ كُنْتُ لِأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَأَى

وَعَرَفَ مَا لِي نَفْسِي وَمَا لِي وَجْهِي ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا هُرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
الْحَقُّ وَمَضَى فَتَبِعْتُهُ فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لِي فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبْنَا فِي قَدْحٍ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ
هَذَا اللَّبْنُ قَالُوا أَهْدَاهُ لَكَ فَلَانَ أَوْ فَلَانَةَ قَالَ يَا هُرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحَقُّ
إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِي قَالَ وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ إِلَى أَهْلِ وَلَا
مَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ
أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا فَسَاءَ نَبِيٌّ ذَلِكَ فَقُلْتُ وَمَا هَذَا اللَّبْنُ لِي
أَهْلُ الصُّفَّةِ كُنْتُ أَحَقُّ أَنَا أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبْنِ شَرْبَةً أَتَقْوَى بِهَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرِي
فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هَذَا اللَّبْنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدًّا فَاتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ
وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ يَا أَبَا هُرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خُذْ فَأَعْطِهِمْ
قَالَ فَأَخَذْتُ الْقَدْحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرَوِي ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدْحَ
فَأَعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرَوِي ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدْحَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرَوِي ثُمَّ يَرُدُّ
عَلَيَّ الْقَدْحَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى الْقَوْمُ كُلَّهُمْ
فَأَخَذَ الْقَدْحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَنَبَسَمَ فَقَالَ يَا هُرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ بَقِيْتُ أَنَا وَأَنْتَ قُلْتُ صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَفَعُدُّ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ
فَقَالَ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ يَقُولُ اشْرَبْ حَتَّى قُلْتُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا
أَجْدُ لَهُ مَسْلَكًا قَالَ فَأَرِنِي فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدْحَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَسَمَّى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ ﴿

ترجمہ مجھ سے ابو نعیم نے یہ حدیث نصف کے قریب بیان کی (اور نصف حدیث دوسرے شخص نے) کہا ہم سے عمر بن
ذر نے بیان کیا کہا ہم سے مجاہد نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے تھے اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں بھوک
کی وجہ سے اپنا پیٹ زمین پر چپکا دیتا تھا (تا کہ زمین کی ٹھنڈک سے بھوک کی حرارت کم ہو یا یہ مطلب ہو کہ بھوک کی شدت
کے مارے زمین پر گر پڑتا) اور بھی اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا، ایک دن میں لوگوں کے اس راستے پر بیٹھ گیا جس سے
لوگ نکلتے تھے (حضور اقدس ﷺ اور صحابہ) اتنے میں حضرت ابو بکرؓ گزرے تو میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت
کے بارے میں پوچھا اور میں نے ان سے صرف اس لئے پوچھا تھا (کہ میری آواز کی کمزوری سے میرے بھوکے ہونے کا
انہیں علم ہو جائے) تا کہ وہ مجھے کھلا دیں لیکن وہ آگے بڑھ گئے اور کچھ نہیں کیا پھر حضرت عمرؓ میرے پاس سے گزرے تو
میں نے ان سے بھی قرآن مجید کی ایک آیت کے متعلق سوال کیا اور سوال کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ مجھ کو کھلا دیں لیکن وہ بھی

گزر گئے اور کچھ نہیں کیا (ممكن ہے کہ اس وقت ان دونوں بزرگوں کے پاس کھلانے کی کوئی چیز نہ ہو واللہ اعلم) اس کے بعد حضور اکرم ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے آنحضرت ﷺ نے جب مجھے دیکھا تو مسکرائے اور آنحضرت ﷺ نے میرے دل کی بات سمجھ لی اور میرے چہرے کو آپ ﷺ نے تاڑ لیا آپ ﷺ نے فرمایا: "یا ابا ہر" (یعنی اے ابو ہریرہ) میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ فرمایا میرے ساتھ آ جاؤ اور آنحضرت ﷺ چلنے لگے اور میں حضور اکرم ﷺ کے پیچھے ہولیا پھر آنحضرت ﷺ گھر پہنچے پھر میں نے اجازت طلب کی تو مجھے اجازت دی اور اندر تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے ایک پیالے میں دودھ پایا تو (گھر والوں سے) دریافت فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ گھر والوں نے بتایا کہ فلاں نے یا فلائی نے آنحضرت ﷺ کے لئے ہدیہ بھیجا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ابا ہر میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ فرمایا اصحاب صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ، ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ یہ اصحاب صفہ مسلمانوں کے مہمان تھے وہ نہ کسی کے گھر پناہ ڈھونڈتے اور نہ کسی مال میں اور نہ کسی دوست پر (مطلب یہ ہے کہ نہ اہل صفہ کے اہل و عیال تھے نہ مال تھا اور نہ کوئی دوست و آشنا جس کے پاس جا کر رہتے) جب آنحضرت ﷺ کے پاس صدقہ آتا تو اصحاب صفہ کے پاس بھیج دیتے اور خود اس صدقہ میں سے کچھ نہیں لیتے اور جب آنحضرت ﷺ کے پاس ہدیہ آتا تو انہیں بلا بھیجتے اور اس میں سے خود حضور ﷺ بھی تناول فرماتے اور اس ہدیہ میں اصحابہ صفہ کو بھی شریک کرتے، ابو ہریرہ کہتے ہیں جب آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا کہ جاؤ اصحاب صفہ کو بلا لاؤ تو مجھ کو ناگوار گذرا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ دودھ ہے ہی کتنا کہ سارے اہل صفہ میں تقسیم ہو جائے گا اس کا زیادہ حقدار میں تھا کہ اس دودھ کو پی کر کچھ قوت حاصل کروں پھر جب اصحاب صفہ آجائیں گے تو حضور اقدس ﷺ مجھ ہی کو حکم دیں گے کہ میں انہیں دوں مجھے تو شاید اس دودھ میں سے کچھ نہ ملے گا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں تھا چنانچہ میں ان اصحاب کے پاس پہنچا اور ان سب کو بلایا پھر وہ سب آئے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی تو انہیں اجازت مل گئی اور وہ حضرات گھر میں اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ ارشاد فرمایا لو اور ان سب حضرات کو دو چنانچہ میں نے پیالہ لیا اور ایک ایک کو دینے لگا ایک شخص جب دودھ پی کر سیراب ہو جاتا تو پیالہ مجھے واپس کر دیتا پھر میں پیالہ دوسرے کو دیتا وہ بھی سیر ہو کر پی لیتا پھر پیالہ مجھے لو ناداتا یہاں تک کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گیا دور انحالیکہ سب لوگ پی کر سیراب ہو چکے تھے پھر آنحضرت ﷺ نے پیالہ لیا اور پیالہ کو اپنے ہاتھ پر رکھ کر میری طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا لیک یا رسول اللہ ارشاد فرمایا اب میں اور تم باقی رہ گئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے سچ فرمایا آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو چنانچہ میں بیٹھ گیا اور پیو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اور پیو میں نے پھر پیو آنحضرت ﷺ برابر فرماتے رہے اور پیو آخر مجھے کہنا پڑا انہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے اب دودھ کی گنجائش نہیں ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر مجھے دیدو میں نے پیالہ آنحضرت ﷺ کو دیدیا تو آنحضرت ﷺ نے اللہ کی حمد بیان کی اور بسم اللہ پڑھ

کر چکا ہوا پودہ خود نوش فرمایا۔

مطابقتہ للترجمۃ: مطابقتہ للحديث للترجمة ظاهرة لان فيه الاخبار عن عيش النبي صلى الله عليه وسلم وعيش اصحابه.

تعد موضوعه | او الحديث هنا ص: ۹۵۵ تا ص: ۹۵۶ مر الحديث في الاطعمه ص: ۸۰۹۔

تشریح | سند کے شروع میں "حدثني ابو نعیم بنحو من نصف هذا الحديث" اس پر اشکال یہ ہے کہ باقی نصف بغیر سند کے رہ جائے گی نیز یہاں نصف سے نصف اول مراد ہے یا نصف آخر؟ علامہ عینی نے جواب نقل کیا ہے "ثم اجاب بانہ اعتمد علی ما ذکر فی کتاب الاطعمه من طریق یوسف بن عیسی المرزوی وهو قریب من نصف هذا الحديث فلعل البخاری اراد بالنصف المذكور لابی نعیم مالم يذكره ثمه فیصیر الكل مسندا بعضه بطریق یوسف والبعض الآخر بطریق ابی نعیم۔
مزید کیلئے عمدہ اور کرمانی کا مطالعہ کیجئے۔

۶۰۳۶ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ إِنِّي لِأَوَّلِ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَرَأَيْتُنَا نَفْرُو وَمَا لَنَا طَعَامَ إِلَّا وَرَقَ الْجُبَلِ وَهَذَا السَّمُرُ وَإِنَّا أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ خَبْتُ إِذَا وَضِلْتُ سَعِي﴾

ترجمہ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا کہ میں سب سے پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا اور ہم نے اپنے آپ کو دیکھا (یعنی خوب یاد ہے) کہ ہم غزوہ کر رہے ہیں اور ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز جہلہ اور اس ببول کے پتوں کے سوا نہیں تھی اور ہم بکری کی بیگنیوں کی طرح براز کرتے تھے (یعنی بالکل سوکھی بیگنی) اس میں تری چپکاؤ نہیں ہوتی (چونکہ بکری کی خوراک درخت کے پتے کھاتے اس لئے سوکھی بیگنی پاخانہ کرتے) ثم اصبحت بنو اسد الخ اب بنو اسد کے لوگ میرے اسلام پر طعن کرنے لگے ہیں پھر تو میں خسارے میں نامراد رہا اور میری سستی برباد گئی۔

(مطلب یہ ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ جب کوفہ کے امیر اور امام تھے اس وقت بنی اسد کے لوگوں نے حضرت عمر فاروقؓ سے سعدؓ کی شکایت کی سیدنا عمر فاروقؓ نے اختلاف و فساد کو ختم کرنے کیلئے حضرت سعدؓ کو معزول بھی کر دیا تفصیل گذر چکی ہے اس پر حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ میں قدیم ہو کر بھی اگر اسلامی احکام میں ناقص رہا اور یہ بنی اسد کے لوگ ہماری اصلاح کریں جو آنحضور ﷺ کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے وہ لوگ ہیں اسلامی مسائل سکھانے لگے تو میری ساری محنت برباد گئی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ للحديث للترجمة ظاهرة لان فيه بيان عيش سعد وغيره على الوجه المذكور.

تعمیر موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۵۶ من الحديث ص: ۵۲۸، ص: ۸۱۳۔

تحقیق و تشریح | ”خبلة“ بضم الحاء المهملة وسكون الموحدة بول کا پھل، کانٹے دار درخت کا پھل۔

۶۰۳۷ ﴿حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ بُرِّ فَلَاحَ لِيَالٍ تَبَاعًا حَتَّى قُبِضَ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو مدینہ آنے کے بعد تین دن تک متواتر گیہوں کھانے کو نہیں ملا تھا یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ کی وفات ہو گئی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه بيان عيش آل النبي صلى الله عليه وسلم على الوجه المذكور.

تعمیر موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۵۶. من الحديث ص: ۸۱۵۔

۶۰۳۸ ﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ الْأَزْرَقُ عَنْ مِسْعَرِ

بْنِ كِدَامٍ عَنْ هَلَالِ الْوُرَّانِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَكَلَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلْتَيْنِ لِيَوْمٍ إِلَّا إِحْدَاهُمَا تَمْرٌ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر انہ نے اگر ایک دن میں دو مرتبہ کھانا کھایا تو لازماً اس میں ایک وقت کھجوریں تھیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعمیر موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۵۶. اخرجه مسلم.

تشریح | مطلب یہ ہے کہ ایسا نہیں ہوا کہ دونوں وقت کا کھانا آگ سے پکا ہوا اور تازہ ہو جیسا کہ ابھی اوپر مذکور ہوا۔

۶۰۳۹ ﴿حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَمٍ وَحَشْوُهُ مِنْ لَيْفٍ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر (توشک) چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعمیر موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۵۶۔

۶۰۴۰ ﴿حَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ

مَالِكٍ وَخَبَازَةَ قَائِمًا وَقَالَ كُلُّوْا لِمَا أَعْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيْفًا مَرْفُوعًا

حَتَّى لِحَقِّ بِاللَّهِ وَلَا رَأَى شَاةَ سَمِيطًا بَعَيْنِهِ قَطُّ ﴿﴾

ترجمہ | قادی نے بیان کیا کہ ہم حضرت انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کی روٹی پکانے والا (نانبائی) کھڑا یعنی موجود تھا حضرت انسؓ نے فرمایا کہ کھاؤ میں نہیں جانتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تپکی چپاتی دیکھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے اور نہ کبھی آنحضرتؐ نے پوری بکری (مسلم بکری) بھی ہوئی اپنی آنکھ سے دیکھی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۹۵۶ من الحديث ص: ۸۱۱، ص: ۸۱۵۔

۶۰۴۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ

نُؤْتَى بِاللَّحِيمِ ﴿﴾

ترجمہ | ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ہمارے اوپر ایسا مہینہ بھی گذر جاتا تھا جس میں چولہا نہیں جلتا تھا صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا مگر یہ کہ کچھ گوشت آجاتا۔ (تو چولہا جلتا تھا)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۹۵۶۔

۶۰۴۲ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْيسِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ

رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنِ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهَلَالِ

ثَلَاثَةَ أَهْلَةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أَوْقَدْتُ فِي آيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارَ

فَقُلْتُ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتْ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَائِحٌ وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آيَاتِهِمْ فَيَسْقِينَاهُ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ نے عروہ سے کہا اے میرے بھانجے ہم دو مہینے میں تین نئے چاند دیکھ

لیتے تھے (یعنی تیسرے مہینے کا چاند مطلب یہ ہے کہ دو مہینے گزرنے کے بعد تیسرے مہینے کا پہلا چاند تو ظاہر ہے کہ دو مہینے

میں تین چاند کا دیکھنا ثابت ہو گیا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی ازواج مطہرات) کے گھروں میں آگ نہیں جلاتی

جاتی تھی (یعنی کھانا نہیں پکایا جاتا تھا) عروہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا (اے خالہ!) آپ لوگوں کو کیا چیز زندہ رکھتی تھی؟

عائشہؓ نے فرمایا دو سیاہ چیزیں کھجور اور پانی (یہاں تغلیب ہے نعتہما نعتا واحدا تغلیبا واذا افترون الشيطان سميا

باسم اشهر هما (قس) جیسے ابوین، قمرین مطلب یہ ہے کہ اہل عرب دو چیزوں میں سے ایک کا وصف دوسرے پر رکھ

دیتے، ابوین ماں باپ، قمرین چاند سورج تو ظاہر ہے کہ پانی کالائیں ہوتا ہے مگر گھجور کا وصف پانی پر رکھ دیا) "إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ الْخَبْرُ" مگر یہ کہ کچھ انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی تھے جن کے پاس دودھ والی اونٹیاں یا بکریاں تھیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (بطور ہدیہ) اپنے گھروں سے بھیج دیتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہ دودھ ہمیں پلا دیتے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة مثل مطابقتہ الحدیث السابق .

تعداد موضعی | او الحدیث هنا ص: ۹۵۶۔ مر الحدیث ص: ۳۳۹۔

۶۰۴۳ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قَوْلًا﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یعنی دعا کی) کہ اے اللہ آل محمد ﷺ کو خوراک عطا فرما (یعنی اتنی روزی جتنی زندہ رہنے کیلئے ضرورت ہے)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة من حيث ان فيه طلب الكفاف یعنی تو نگری و والداری کی ضرورت نہیں۔

تعداد موضعی | او الحدیث هنا ص: ۹۵۶ تا ص: ۹۵۷۔ والحدیث اخرجه مسلم في الزكوة والترمذی فی الزهد والنسائی فی الرقاق .

﴿باب الْقَصْدِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ﴾^{۳۲۵۶}

عمل صالح (عبادت) پر مداومت اور میانہ روی (کے استحباب) کا بیان

۶۰۴۳ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الدَّائِمُ قَالَ قُلْتُ فَأَيُّ جِبِينٍ كَانَ يَقُومُ قَالَتْ كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ﴾

ترجمہ | مسروق نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ کون سا عمل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند تھا عائشہ نے فرمایا جس پر مداومت ہو سکے (جو ہمیشہ کیا جائے یہ نہیں کہ چار دن کیا پھر چھوڑ دیا) مسروق نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ سے پوچھا آنحضرت ﷺ عبادت کیلئے کب اٹھتے (یعنی تہجد کیلئے کس وقت نیند سے اٹھتے؟) عائشہ نے فرمایا جب

مرغ کی آواز سنتے۔ (وہو یصرخ نصف الليل غالباً وقال ابن بطال عند ثلث الليل) (فس) مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للجزء الثاني للترجمة.

تعد موضوع | او الحدیث هنا ص: ۹۵۷ مر الحدیث ص: ۱۵۲، باقی کیلئے دیکھے جلد چہارم، ص: ۳۳۹۔

۶۰۳۵ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ

أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ عمل سب سے زیادہ پسند تھا جس پر عامل مداومت کرے (پابندی کر سکے)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث ایضاً للجزء الثاني للترجمة.

تعد موضوع | او الحدیث هنا ص: ۹۵۷۔ والحدیث من الافراد.

۶۰۳۶ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُنُبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ سَدَّوْا وَقَارِبُوا وَاعْدُوا

وَرَوْحُوا وَشَيْءٌ مِنَ الدَّلْجَةِ وَالْقَصْدِ الْقَصْدَ تَبَلَّغُوا﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل ہرگز نجات

نہیں دے سکے گا صحابہ نے عرض کیا اور آپ کو بھی نہیں یا رسول اللہ ﷺ فرمایا اور مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی

رحمت سے ڈھانپ لے گا ٹھیک سے رہو اور معتدل رہو (میانہ روی اختیار کرو بلند پروازی نہ کرو) اور صبح و شام اور رات

کے کچھ حصہ میں چلو (یعنی عبادت کر لیا کرو) اور میانہ روی اختیار کرو اور میانہ روی اختیار کرو (منزل تک) پہنچ جاؤ گے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للجزء الاول للترجمة وهو قوله القصد.

تعد موضوع | او الحدیث هنا ص: ۹۵۷ مر الحدیث ص: ۸۳۷۔

تشریح | اس حدیث سے معتزلہ کا رد ہے۔ مزید کیلئے جلد ۱، ص: ۵۳۸ تا ص: ۵۳۹ دیکھئے۔

اشکال: قرآن مجید میں ہے وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (الزخرف) (یہ وہ جنت

ہے جس کے تم وارث بنا دئے گئے ہو اپنے اعمال کے عوض میں) نیز ارشاد ربانی: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (النحل) تم پر سلامتی ہو جنت میں بعوض اپنے اعمال کے۔ بظاہر تعارض ہے۔

جواب: مومن کے اعمال کی جزا جنت ہے مگر اعمال سے مراد اعمال مقبولہ ہیں اور اعمال کا مقبول ہونا اللہ کی مشیت

درحمت پر موقوف ہے تو نتیجہ یہی نکلا کہ دخول جنت رحمت الہی پر موقوف ہے۔ فلا اشکال۔

۶۰۴۷ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَدُّوْا وَقَارِبُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ لَنْ
يُدْخَلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک سے رہو اور میانہ روی اختیار کرو اور
جان لو تم میں کسی کو اس کا عمل جنت میں ہرگز داخل نہیں کرے گا اور اللہ کو سب سے زیادہ وہ اعمال پسند (محبوب) ہیں جن
پر مداومت کی جائے اگرچہ کم ہوں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للجزء الثاني للترجمة.

تقدیر و موضع | والحديث هنا ص: ۹۵۷۔ مر الحديث ص: ۲۶۳، اخرجہ مسلم والنسائی فی الصوم.

۶۰۴۸ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَزْرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ
أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ وَقَالَ اكْفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے محبوب و
پسند ہے فرمایا جس پر مداومت اختیار کی جائے خواہ وہ کم ہی ہو اور حضور اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ
(اتنے ہی اعمال اپنے سر لو) جتنی طاقت ہو (تا کہ نبیہ سکے)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من معنى الحديث.

تقدیر و موضع | والحديث هنا ص: ۹۵۷۔

۶۰۴۹ ﴿حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ
سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخْصُ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيْكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ﴾

ترجمہ | علقمہ نے بیان کیا کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے پوچھا میں نے عرض کیا یا ام المؤمنین نبی اکرم ﷺ
کے عمل (عبادت) کا کیا طریقہ تھا؟ کیا آپ ﷺ نے کچھ خاص دن خاص کر لئے تھے؟ عائشہؓ نے فرمایا نہیں آپ ﷺ کے
عمل میں مداومت ہوتی تھی اور تم میں کون ہے جو ان اعمال کی طاقت رکھتا ہے جن کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للجزء الثاني للترجمة.

تقدیر و موضع | والحديث هنا ص: ۹۵۷۔ مر الحديث ص: ۲۶۷۔ باقی کیلئے دیکھ جلد: ۵، ص: ۵۳۶۔

۲۰۵۰ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدُّوا وَقَارِيُوا وَأَبْشُرُوا فَإِنَّهُ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ قَالَ أَظْنَهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ عَفَانُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدُّوا وَأَبْشُرُوا قَالَ مُجَاهِدٌ قَوْلًا سَدِيدًا وَسَدَادًا صِدْقًا﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو (نہ افراط نہ تفریط) اور بشارت حاصل کرو (اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی امید رکھو اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو) کیوں کہ کسی کا عمل اس کو جنت میں نہیں لے جاسکتا، صحابہ نے عرض کیا اور آپ کو بھی نہیں یا رسول اللہ ﷺ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اور مجھ کو بھی نہیں (یعنی میرے اعمال صالحہ و عبادات جنت میں نہیں لے جاسکتے) مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت اور رحمت میں مجھ کو لے لے۔ "قال اظنه" علی بن عبد اللہ الدینی نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ موسیٰ بن عقبہ نے اس حدیث کو ابو النضر سے سنا ہے اور انھوں نے ابوسلمہ سے انھوں نے حضرت عائشہ سے۔ "وقال عفان" اور عفان بن مسلم نے کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا انھوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انھوں نے کہا میں نے ابوسلمہ سے سنا انھوں نے حضرت عائشہ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور بشارت حاصل کرو، "قال مجاهد" مجاہد نے کہا (قرآن مجید کے سورہ نساء اور سورہ احزاب آیت: ۷۰ میں جو آیا ہے "قولاً سدیداً") سدید اور سداد بمعنی صدق ہے یعنی سچ اور درست ہونے کے ہیں۔

مطابقتہ للترجمہ | هذا وجه آخر في حديث موسى بن عقبه الذي مضى عن قريب (عمده)

تعد موضوعاً والحديث هنا ص: ۹۵۷۔

۲۰۵۱ ﴿حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هَلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لَنَا يَوْمَمَا الصَّلَاةَ ثُمَّ رَفَى الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ أَرَيْتُ الْآنَ مِنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمْ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قُبُلِي هَذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ﴾

ترجمہ | ہلال بن علی سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک روز نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور اپنے ہاتھ سے مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس وقت جب میں نے تمہیں نماز پڑھائی تو مجھے جنت اور دوزخ دکھائی گئی ان کی شکلیں اس دیوار پر بنا دی گئی تھیں میں نے آج کی طرح اچھائی اور برائی اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی (یعنی جنت کی سی خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی اور دوزخ جیسی بری و خوفناک کوئی چیز نہیں دیکھی)۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان تكون الجنة المرغبة والنار المرهبة نصب عين المصلي ليكونا باعثين على مداومة العمل. (عمده)

(مطلب یہ ہے کہ انسان ہمیشہ جنت و دوزخ کا خیال رکھے اور اس خیال و دھیان کی وجہ سے اعمال صالحہ و عبادات پر مداومت و پابندی کرے)

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں: وفي هذا الحديث تنبيه المصلي على ان يمثل الجنة والنار بين عينيه ليكونا شاغلين له عن الافكار الحادثة عن تذكر الشيطان ومن مثلهما بين يديه بعنه ذلك على المواظبة على الطاعة والكف عن المعصية وبهذا تحصل المطابقة بين الحديث والترجمة. (فس)

تعمیر ووضوح | او الحديث هنا ص: ۹۵۷ مر الحديث مختصراً ص: ۵۹، ص: ۱۰۳۔

”فلم ار كاليوم الخ“ مرتين للتأكيد.

﴿بَابُ الرَّجَاءِ مَعَ الْخَوْفِ﴾^{۳۳۵۷}

وَقَالَ سُفْيَانُ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ لَسْتُمْ عَلَيَّ شَيْءٌ حَتَّى تَقِيمُوا التَّوْرَةَ
وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أَنْزَلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ.

خوف کے ساتھ امید

مطلب یہ ہے کہ مومن کیلئے خوف اور امید دونوں ضروری ہیں اِنَّهُ لَا يَأْتِسُّ مِنْ رُوحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ (سورہ یوسف) (اللہ کے فیض و رحمت و مہربانی سے ناامید ہونا کافروں کا شیوہ ہے) اور خوف الہی تو اساسی و بنیادی چیز ہے ارشاد الہی ہے: ”فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي“ مسلمانوں کیلئے خوف و رجاء، ڈر اور امید ایسا ہی ضروری ہے جیسے پرندوں کیلئے دو بازو ضروری ہیں اگر دونوں بازو (پر) درست ہوں تو طیران یعنی اڑنا بھی درست رہے گا اور ان میں سے ایک کے نقصان سے پرندہ میں نقصان لازمی ہے۔ وقال سفیان الخ اور سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ قرآن مجید کی کوئی آیت مجھ پر اتنی سخت و گراں نہیں گذری اس آیت سے (سورہ مائدہ: ۶۸) قل يا اهل الكتاب لستم علی

مشیء الایة آپ ﷺ کہہ دیجئے اے اہل کتاب تم کسی راہ پر نہیں ہو (کیونکہ حق سے منحرف ہو کر بے راہ ہو چکے ہو) جب تک تم توراہ و انجیل کو اور اس کتاب کو جو تمہارے پاس (بواسطہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے رب کی طرف سے بھیجی گئی ہے (یعنی قرآن مجید) قائم نہ کرو۔

تشریح آیت مبارکہ مذکورہ میں جمہور مفسرین کے نزدیک اہل کتاب کو خطاب ہے اور آیت میں اہل کتاب کو اسلام میں داخل ہونے کی ترغیب ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اے اہل کتاب تم جب تک قرآن مجید پر ایمان نہیں لاؤ گے اس وقت تک نہ تم راہ ہدایت پر ہونہ راہ حق پر کیونکہ خود تورات اور انجیل میں پیغمبر آخر الزماں اور اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن مجید کی بشارت دی گئی ہے قرآن مجید کا انکار تورات و انجیل کے انکار کو مستلزم ہے لیکن چونکہ سفیانؒ نے اس آیت میں مسلمانوں کو مخاطب خیال فرمایا اسلئے شدت محسوس ہوئی کہ تورات و انجیل کے علم و عمل کی تکلیف اٹھانی پڑے گی حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

۶۰۵۲ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةً رَحْمَةً فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَنْتَسِ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جس دن رحمت کو پیدا کیا تو اس کے سو حصے کئے اور ننانوے حصہ اپنے پاس رکھ لئے اور صرف ایک حصہ رحمت کا اپنی تمام مخلوق کیلئے بھیجا (اس ایک حصہ کا اثر ہے کہ اپنی اولاد پر اور دوسرے انسان پر رحم کرتا ہے اور جانور اپنے بچوں پر) پس اگر کافر کو وہ تمام رحمتیں معلوم ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں تو وہ جنت سے مایوس نہ ہو، اور اگر مومن کو وہ تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو دوزخ سے بے خوف نہ ہو۔

مطابقتہ للترجمتہ مطابقتہ الحدیث للترجمة توخذ من قوله "فلو يعلم الكافر الى آخر الحديث وذلك ان المكلف لو تحقق ما عند الله من الرحمة لما قطع رجاءه اصلا ولو تحقق ما عنده من العذاب لما ترك الخوف اصلا فينبغي ان يكون بين الخوف والرجاء.

تعدر موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۵۷ تا ص: ۹۵۸۔ مر الحديث ص: ۸۸۷۔

تشریح مومن کی شان یہ ہے اولنک یرجون رحمة اللہ (بقرہ) لیکن لایکون مفرطاً فی الرجاء بحيث یصیر من المرجئہ القائلین بانہ لا یضر مع الايمان شیء ولا فی الخوف بحيث یكون من الخوارج

والمعتزلة القائلین بتخلید صاحب الکبیرة اذا مات من غیر توبۃ فی النار بل یکون وسطا بینہما کما قال اللہ تعالیٰ یرجون رحمته وینخافون عذابه. (عمہ)

﴿بابُ الصَّبْرِ عَنِ مَحَارِمِ اللَّهِ﴾^{۳۳۵۸}

وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا يُؤَمِّي الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَقَالَ عُمَرُ وَجَدْنَا خَيْرَ عَيْشِنَا بِالصَّبْرِ.

اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنا

”وقوله عز وجل الخ“ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (سورہ زمر آیت: ۱۰) صبر کرنے والوں ہی کو ملتا ہے ان کا اجر (ثواب) بے حساب۔

”وقال عمر الخ“ اور حضرت عمرؓ نے فرمایا ہم نے سب سے عمدہ زندگی صبر میں پائی۔

﴿۶۰۵۳﴾ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا أَعْطَاهُ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ لَقَالَ لَهُمْ حِينَ نَفِدَ كُلُّ شَيْءٍ أَنْفَقَ بِيَدِيهِ مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ لَا أُدْخِرُهُ عَنْكُمْ وَإِنَّهُ مَنْ يَسْتَعِفَّ يُعْفَهُ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَلَنْ تُعْطُوا عَطَاءَ خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ چند انصاری صحابہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا اور جس نے بھی آنحضرتؐ سے مانگا آنحضرتؐ نے اسے دیا یہاں تک کہ جو مال حضور اکرمؐ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا جب آپؐ نے دونوں ہاتھوں سے خرچ کر دیا اس وقت آپؐ نے ان حضرات سے فرمایا دیکھو جو بھی مال میرے پاس ہوگا میں اسے تم لوگوں سے بچا کر نہیں رکھ سکتا اور بلاشبہ جو (حتی المقدور سوال سے) بچتا رہے گا اللہ بھی اسے سوال سے محفوظ رکھے گا (غیب سے اس کو دے گا) اور جو شخص (دل پر زور دے کر) صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر دے گا اور جو شخص استغنا اختیار کرے گا اللہ بھی اسے مستغنی کر دے گا (لوگوں کا محتاج نہیں ہونے دے گا) اور تمہیں صبر سے بڑھ کر اور اس سے زیادہ وسیع کوئی بھی بھلائی (نعمت) نہیں دی گئی (صبر عجیب و عظیم نعمت ہے)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث .

تعمیر و وضع | والحديث هنا ص: ۹۵۸، من الحديث ص: ۱۹۸، باقی کیلئے دیکھئے جلد: ۵، ص: ۱۳۹۔

۶۰۵۴ ﴿حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُسَعَّرٌ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغْبِرَةَ بِنَ شُعْبَةَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ أَوْ تَنْفِخَ قَدَمَاهُ فَيَقَالَ لَهُ فَيَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا﴾

ترجمہ | حضرت مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنی نماز پڑھتے تھے کہ آپ ﷺ کے قدموں پر ورم آجاتا یا (بالشک من الراوی) آپ ﷺ کے قدم پھول جاتے جب آپ ﷺ سے اس بارے میں کہا جاتا (کہ آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں؟ آپ کے تو اگلے اور پچھلے سب قصور بخش دیئے گئے ہیں) تو آپ ﷺ فرماتے تو کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی الصبر علی الطاعة فانه صلی اللہ علیہ وسلم صبر علیہا حتی تورمت قدماه. یعنی آپ ﷺ نے عبادت الہی کیلئے تکلیف اٹھانے پر صبر کیا۔
تورم وضعہ | والحدیث هنا ص: ۹۵۸ و مر الحدیث ص: ۱۵۲، ص: ۷۶۔
تشریح | مقصد اور سوال و جواب کیلئے دیکھئے، جلد: ۴، ص: ۳۳۸۔

۳۲۵۹ ﴿بَابٌ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾

قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُنَيْمٍ مِنْ كُلِّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ

جو شخص اللہ پر توکل کرے گا (بھروسہ کرے گا) تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے کافی ہوگا (سورہ طلاق آیت: ۳)

”قال الربيع الخ“ ربيع بن خنيم (تابعی) نے بیان کیا کہ (یہ جو ارشاد ربانی ہے کہ جو اللہ پر توکل کرے گا اس سے مراد یہ ہے کہ) انسان پر جو تکلیف ہوگی اللہ اس سے نکلنے کی صورت پیدا فرمادے گا۔

۶۰۵۵ ﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾

ترجمہ | حصین بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں سعید بن جبیر کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا تو سعید نے حضرت ابن عباسؓ کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب جنت میں جائیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو منتر نہیں کرتے (یعنی زمانہ جاہلیت میں مشرکانہ منتر کرتے تھے وہ منتر مسلمان ہونے کے بعد نہیں

کرتے) اور نہ قال نکالتے ہیں (یعنی قال پر اعتقاد نہیں رکھتے ہیں) اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعد موضوعه | والحديث هنا م: ۹۵۸، مر الحديث مقطعا م: ۴۸۴، م: ۸۵۰، م: ۸۵۶، م: ۹۶۸۔

﴿بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ قِيلٍ وَقَالَ﴾^{۳۳۶۰}

و كلاهما لعلان ماضيان الاول مجهول

جو قیل وقال مکروہ ہے (فضول بے فائدہ بق بق کرنا ناپسندیدہ ہے)

۲۰۵۶ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا غَيْرٌ وَاحِدٌ مِنْهُمْ مُغِيرَةَ وَفُلَانَ وَرَجُلٌ
ثَلَاثٌ أَيْضًا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى
الْمُغِيرَةَ أَنَّ اِكْتَبَ إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةَ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَكَانَ
يَنْهَى عَنْ قِيلٍ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَمَنْعِ وَهَاتِ وَعُقُوقِ الْأَمْهَاتِ
وَوَادِ الْبَنَاتِ وَعَنْ هُشَيْمٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَرَادًا يُحَدِّثُ
هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْمُغِيرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت مغیرہ بن شعبہ کے کاتب (منشی) وراذ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت مغیرہؓ کو لکھا کہ تم مجھے
کوئی ایسی حدیث لکھ بھیجو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے بیان کیا کہ مغیرہؓ نے جواب لکھا (یا وراذ منشی سے
لکھوایا) میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے آپ ﷺ (فرض) نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھتے تھے (ترجمہ) اللہ
کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تھا ہے اسکا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت
رکھنے والا ہے تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

”قال و كان الخ“ حضرت مغیرہؓ نے بیان کیا (یعنی جواب میں لکھا) اور حضور اقدس ﷺ قیل وقال سے منع
فرماتے تھے (یعنی فضول غپ شپ سے منع فرماتے ہیں جس میں نہ دنیا کا فائدہ ہو نہ دین کا) اور سوال کی کثرت اور مال کی
اضاعت سے اور مستحقین کو مال دینے سے رکنا اور ناحق دوسروں سے مانگنے سے (مطلب یہ ہے کہ جو مال دینا چاہئے اسے
نہ دینا اور جو نہ لینا چاہئے اسے مانگنا) اور ماؤں کی نافرمانی کرنے سے اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرماتے تھے۔

”وعن هشيم الخ“ اور هشيم سے روایت ہے کہ ہم سے عبد الملک بن عمير نے بیان کیا کہا ہم نے وژاد سے سنا وہ یہ حدیث حضرت مغیرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۵۸ من الحديث ص: ۱۹۹ تا ص: ۲۰۰، ص: ۳۲۳ وغیرہ۔

﴿باب حفظ اللسان﴾

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ
لِيَصْمُتْ وَقَوْلِهِ تَعَالَى مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ.

زبان کی (غیبت، جھوٹ وغیرہ سے) حفاظت کرنا

”وقول النبي صلى الله عليه وسلم“ یہ عبارت اکثر نسخوں میں نہیں ہے بلکہ اس طرح ہے:

”ومن كان يؤمن بالله الخ“ اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں بولتا ہے انسان کوئی لفظ مگر اس کے پاس ایک نگران محافظ تیار رہتا ہے (لکھنے کیلئے)

۶۰۵۷ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ
بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا
بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنَ لَهُ الْجَنَّةَ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میرے لئے دونوں
جڑوں کی چیز (زبان) اور دونوں پاؤں کے درمیان کی چیز (شرمگاہ) کا ضامن ہو تو میں اس کیلئے جنت کا ضامن ہوں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”ومن يضمن لي ما بين لحييه، لان المراد بهذا
حفظ اللسان.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۵۸ تا ص: ۹۵۹، ياتي الحديث ص: ۱۰۰۵- اخروجه الترمذی في الزهد.

تشریح | زبان کی ضمانت و ذمہ داری یہ ہے کہ شرک و کفر کا کلمہ زبان سے نہ نکالے اور جھوٹ و غیبت سے پرہیز کرے۔
شرمگاہ کی ضمانت یہ ہے کہ زنا و اوطات سے پرہیز کرے۔

۶۰۵۸ ﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُوذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَيفَهُ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدو موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۵۹ من الحديث ص: ۷۷۹، ص: ۸۸۹، ص: ۹۰۶۔

۶۰۵۹ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحِ الْخَزَاعِيِّ قَالَ
سَمِعَ أَدْنَاهُ وَوَعَاهُ قَلْبِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الصَّيْفَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ جَائِزَتُهُ
قِيلَ مَا جَائِزَتُهُ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَيفَهُ وَمَنْ
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ ﴿

ترجمہ حضرت ابو شریح (خوید الخزاعی) نے بیان کیا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا ہے اور میرے دل نے محفوظ رکھا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہمانی تین دن کی ہے اور اس کا جائزہ؟ لوگوں نے آپ ﷺ سے پوچھا اس کا جائزہ کیا ہے؟ فرمایا ایک دن اور ایک رات اور جو کوئی اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہئے اور جو کوئی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدو موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۵۹ من الحديث ص: ۸۸۹ تا ص: ۸۹۰، ص: ۹۰۶۔

۶۰۶۰ ﴿ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَّبِعُنَّ فِيهَا يَزُلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبَعَدَ مِمَّا
بَيْنَ الْمَشْرِقِ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ ایک بات منہ سے نکال دیتا ہے اور اس میں سوچتا نہیں (اس کی قباحت پر غور نہیں کرتا یہاں کلمہ سے مراد کلام ہے) جس کی وجہ سے وہ پھسل کر دوزخ میں گر پڑتا ہے اتنی دور گہرائی میں جو دونوں مشرق کے درمیان ہے۔

(۱) بین المشرق سے مراد مشرق و مغرب ہے اس صورت میں اکتفا علی الواحد ہے۔

(۲) بین المشرق سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ جاڑے کی مشرق اور گرمی کی مشرق، واللہ اعلم۔)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه اشارة الى حفظ اللسان من حيث المفهوم.
تعدرووضع | والحديث هنا ص: ۹۵۹ وياتي ايضا ص: ۹۵۹، اخرجه مسلم في آخر الكتاب عن قتبية
والترمذی فی الزهد والنسائی فی الرقائق .

۶۰۶۱ ﴿ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ
دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ
الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ
الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اللہ کی خوشنودی کی ایک بات
زبان سے نکال دیتا ہے وہ اس پر کوئی خیال نہیں کرتا ہے (یعنی وہ اس کی کوئی اہمیت نہیں سمجھتا ہے) حالانکہ اس کی وجہ سے
اللہ تعالیٰ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے، اور بندہ کبھی ایسی بات زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے وہ اسے
کوئی اہمیت نہیں دیتا (یعنی بڑا گناہ نہیں سمجھتا) لیکن وہ اس کی وجہ سے جہنم میں گر جاتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | هذا طريق آخر في الحديث المذكور .

تعدرووضع | والحديث هنا ص: ۹۵۹ ومر الحديث ص: ۹۵۹۔

تشریح | خلاصہ یہ ہے کہ آدمی سوچ کر بات کہے بلا سوچے جو منہ میں آئے بولنا نادانوں کا کام ہے۔

﴿ بَابُ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ﴾^{۳۳۶۲}

اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونے کی فضیلت کا بیان

۶۰۶۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي حُبَيْبُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ رَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ لِفَاضَتِ عَيْنَاهُ ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات آدمی وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ
اپنے سایہ میں (یعنی اپنے عرش کے سایہ میں) رکھے گا ان میں ایک وہ شخص ہے جس نے اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں
سے آنسو بہنے لگے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدوی وضعہ | والحديث هنا ص: ۹۵۹ مر الحديث ص: ۹۱، ص: ۹۱، یانی ص: ۱۰۰۵۔ مسلم ص: ۳۳۱، ترمذی
یانی ص: ۶۲۔

تشریح | یہاں یہ حدیث مختصر ہے مفصل بخاری ص: ۹۱ میں ہے نصر الباری جلد سوم ص: ۲۸۴ دیکھئے۔

﴿بَابُ الْخَوْفِ مِنَ اللَّهِ﴾^{۳۳۶۳}

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی فضیلت

۶۰۶۳ ﴿حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا أَنَا مِتُّ فَخُدُونِي فَلَدَرُونِي فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ ففَعَلُوا بِهِ فَجَمَعَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى الْإِدْيِ صَنَعْتَ قَالَ مَا حَمَلَنِي إِلَّا مَخَافَتُكَ فَفَقَّرَ لَهُ﴾

ترجمہ | حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلے کے لوگوں (عہد گذشتہ کے بنی اسرائیل) میں ایک شخص تھا جس کا گمان اپنے متعلق خراب تھا (یعنی اپنے برے اعمال کا ڈر تھا) چنانچہ اس نے اپنے گھروالوں سے کہا جب میں مر جاؤں تو مجھ کو لے کر گرم دن میں (جب زور کی ہوا چلے) تو سمندر میں بکھیر دینا تو اس کے گھروالوں نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے جمع کیا اس کے بعد فرمایا تو نے جو کیا اس پر تجھ کو کس چیز نے آمادہ کیا (یعنی یہ کام تو نے کیوں کیا؟) اس نے عرض کیا مجھے اس پر صرف تیرے خوف نے آمادہ کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة فى آخر الحديث .

تعدوی وضعہ | والحديث هنا ص: ۹۵۹ مر الحديث ص: ۳۹۱، ص: ۴۹۵۔

تشریح | بعض روایت میں ہے کہ یہ شخص کفن چور تھا قبروں سے کفن چوری کرتا تھا (واللہ اعلم)

۶۰۶۴ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَالِبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ سَلْفٌ أَوْ قَبْلَكُمْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا يَعْنِي أُعْطَاهُ فَلَمَّا حَضَرَ قَالَ لِبَنِيهِ أَيُّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوا خَيْرٌ أَبٍ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَرِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا فُسِرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدْخِرْ وَإِنْ

يَقْدَمُ عَلَى اللَّهِ يُعَذِّبُهُ. فَانظُرُوا فَإِذَا مَثُ فَاخْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحَمًا
فَأَسْحَقُونِي أَوْ قَالَ فَاَسْهَكُونِي ثُمَّ إِذَا كَانَ رِيحٌ عَاصِفٌ فَأَذْرُونِي فِيهَا فَأَخَذَ
مَوَالِيْقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي لَفَعَلُوا فَقَالَ اللَّهُ كُنْ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَيْ عِبْدِي
مَا حَمَلَكَ عَلَيَّ مَا فَعَلْتَ قَالَ مَخَافَتِكَ أَوْ فَرَقٍ مِنْكَ لَمَّا تَلَقَّاهُ أَنْ رَحِمَهُ اللَّهُ
فَحَدَّثْتُ أَبَا عُمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فَأَذْرُونِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا
حَدَّثَ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے زمانہ کے یا فرمایا
(ہاشک من الراوی) تم سے پہلے کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد عطا فرمائی تھی یعنی "اعطاء"
(هذا تفسیر لقوله آتاه الله وهو بالمد بمعنى اعطاء) جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں
سے پوچھا میں تمہارا کیا باپ تھا؟ لڑکوں نے کہا بہترین باپ، اس شخص نے کہا کہ اس نے (یعنی میں نے) اللہ کے پاس
کوئی نیکی جمع نہیں کی ہے۔ قتادہ نے لم ینتیر کی تفسیر لم ینذخو سے کی ہے (اور اس شخص نے یہ بھی کہا کہ) اگر میں اللہ
کے حضور پہنچ گیا تو اللہ اس کو عذاب دے گا۔ دیکھو جب میں مر جاؤں تو مجھ کو جلا دینا یہاں تک کہ جب میں کونکہ ہو جاؤں تو
مجھے پیس دینا (سحقی اور سهك شك راوی ہے اور دونوں قریب المعنی یا متحد المعنی ہیں)

"ثم اذا كان" پھر جب تیز ہوا سخت آندھی ہو تو مجھ کو اس ہوا میں ازا دینا، اس شخص نے اپنے لڑکوں سے قسم دے کر
عہد و پیمان لیا چنانچہ لڑکوں نے وصیت کے مطابق کیا۔ "فقال الله كُنْ" پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا "كُنْ" ہو جا تو دیکھا کہ
ایک شخص کھڑا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ میرے بندے یہ جو تم نے کیا ہے اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا تھا اس
نے عرض کیا کہ تیرے خوف نے یا تیرے ڈر سے (شک راوی) اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ یہ دیا کہ اس پر رحم فرمایا۔ (اور اس کی
مغفرت کردی)

"فحدّثت ابا عصفان الخ" سلیمان بنی یا قتادہ نے کہا میں نے یہ حدیث ابوعثمان نہدی سے بیان کی تو انہوں نے
کہا میں نے سلمان فارسی سے سنا ہے مگر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ میری راکھ سمندر میں بکھیر دینا یا اس طرح کا کوئی کلمہ کہا
"وقال معاذ" اور معاذ بن تمیمی نے کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے عقبہ سے سنا کہا میں نے
ابوسعید خدری سے سنا اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقتہ الحدیث للترجمہ فی قوله مخالفتک.

تعدو موضوع | الحدیث هنا ص: ۹۵۹۔ مر الحدیث ص: ۴۹۵، یاتی ص: ۱۱۱۸۔ اخروجه مسلم فی التوبه.

﴿بَابُ الْإِنْتِهَاءِ عَنِ الْمَعَاصِي﴾^{۳۴۶۳}

گناہوں سے باز رہنے کا بیان

۶۰۶۵ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ رَأَيْتُمُ الْجَيْشَ بَعَيْنِي وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعَرِيَانُ فَالْتَجَا النُّجَاءَ فَأَطَاعَتْهُ طَائِفَةٌ فَأَذْلَجُوا عَلَى مَهْلِهِمْ فَتَجَرَوْا وَكَذَبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَنَحَهُمْ﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثال اور جو کچھ اللہ نے دے کر مجھ کو بھیجا ہے اس کی مثال ایک ایسے شخص جیسی ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور کہا میں نے اپنی آنکھوں سے لشکر دیکھا ہے اور میں النذیر العریان (میں کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں) پس نجات نجات (یعنی نجات طلب کرو) پس ایک گروہ نے اس کی بات مان لی اور رات کی تاریکی میں اطمینان سے نکل گئے اور نجات پا گئے اور ایک گروہ نے اس کی تکذیب کی (جھٹلایا) تو علی الصباح دشمن کے لشکر نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں ہلاک کر دیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه الانذار عن الوقوع في المعاصي والانتها عنهما.

مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے شرک و کفر اور اللہ کی نافرمانی سے لوگوں کو ڈرایا کہ اللہ کا عذاب نافرمانوں کیلئے تیار ہے تو نافرمانی سے توبہ کر کے اپنا بچاؤ کر لو اب جس نے آپ ﷺ کی بات مان لی شرک و کفر سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا وہ نجات پا گئے اور جنہوں نے نہ مانی وہ تباہ ہوئے کہ مرتے ہی عذاب ابدی میں گرفتار ہوئے۔

تعدیل موضوعہ | والحديث هنا من ۹۵۹ تا ۹۶۰۔ ویاتی من ۱۰۸۱، واخرجه مسلم في فضائل النبي ﷺ.

تشریح ”النذیر العریان“ عرب میں ایک مثل ہو گئی جس کے بارے میں علامہ قسطلانی لکھتے ہیں کہ کسی ملک پر دشمنوں نے چڑھائی کی تو ملک کے ایک شخص کو دشمن کی فوج نے پکڑا اور اس کے کپڑے اتار کر ننگا کر دیا اس شخص نے اسی حال میں برہنہ بھاگ کر اپنے ملک والوں کو دشمن کے آنے کی اطلاع دی کہ جلد از جلد اپنا بندوبست کرو ملک والوں نے اس کی تصدیق کی چونکہ وہ برہنہ اور ننگا آیا تھا اور لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص ننگا پھرنے والا نہیں ہے۔ اس کے بعد سے عرب والوں کا دستور ہو گیا تھا کہ جب کوئی اہم خطرناک بات کی خبر دیتے تو کہتے انا النذیر العریان اگر چہ وہ لباس پہنے رہتا۔

اس دستور کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جملہ انا النذیر العریان فرمایا حالانکہ حضور اقدس ﷺ مکمل لباس میں تھے۔

۶۷-۶۸ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَايْدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ هَدَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا فَيَجْعَلُ يَنْزِعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَقْتَحِمْنَ فِيهَا فَأَنَا أَخَذُ بِحُجَزِ كُمْ عَنِ النَّارِ وَهُمْ يَقْتَحِمُونَ فِيهَا﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا میری مثال اور لوگوں کی مثال ایک ایسے شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی جب اس کے چاروں طرف روشنی ہو گئی تو پروانے کیڑے پتلیے جو آگ پر گرتے ہیں اس میں گرنے لگے تو وہ آگ جلانے والا ان کیڑوں کو نکالتا ہے (ہٹاتا ہے) کہ ارے کیوں اپنی جان کھوتے ہو (اور وہ اس کے قابو میں نہیں آئے اور آگ میں گرتے ہی رہے اسی طرح میں بھی تمہاری کمر کو پکڑ کر آگ سے نکالتا ہوں (اور کہتا ہوں ارے دوزخ کی آگ سے بچو بت پرستی چھوڑ کر خدا پرستی اختیار کرو) لیکن لوگ ہیں کہ اس میں گرے جاتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه منع النبي صلى الله عليه وسلم اياهم عن الايمان بالمعاصي التي توتيهم الى الدخول في النار.

تعد موضوع او الحديث هنا ص: ۹۶۰ و مر الحديث ص: ۳۸۷ مختصراً۔

۶۷-۶۸ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرو نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان ترك اذى المسلم باليد واللسان من جملة الانتهاء عن المعاصي. وايضا قوله من هجر ما نهى الله عنه من جملة الانتهاء عن المعاصي.

تعد موضوع او الحديث هنا ص: ۹۶۰ و مر الحديث في الايمان ص: ۶۔

تشریح مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر البہاری جلد اول ص: ۲۱۳۔

﴿بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا﴾

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد:

اگر تمہیں معلوم ہو جاتا جو مجھے معلوم ہے تو تم ہتے کم اور روتے زیادہ

(یعنی اگر تم جان لیتے تا فرماؤں کیلئے اللہ کے عذاب و غضب کو تو ہتے کم اور روتے زیادہ)

۶۰۶۸ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْمِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں معلوم ہو جاتا وہ جو میں جانتا ہوں تو یقیناً تم ہتے کم اور روتے زیادہ۔

مطابقتہ للترجمة | الترجمة والحديث سواء .

تعد موضوعه | والحديث هنا من: ۹۶۰. ياتي الحديث من: ۹۸۲۔

۶۰۶۹ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا﴾

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہیں وہ معلوم ہو جاتا جو میں جانتا ہوں تو تم ہتے کم اور روتے زیادہ۔

مطابقتہ للترجمة | هذا مثل الحديث السابق .

تعد موضوعه | والحديث هنا من: ۹۶۰، من الحديث من: ۶۶۵۔

﴿بَابُ حُجْبَتِ النَّارِ بِالشَّهَوَاتِ﴾

دوزخ خواہشات سے گمراہی ہوئی ہے

یعنی دوزخ کو خواہشات نفسانی سے ڈھک دیا گیا ہے جو فرض نفسانی خواہشوں مثلاً زنا وغیرہ میں پڑ گیا اس نے گویا

دوزخ کا عذاب اٹھا دیا اب دوزخ میں پڑ جائے گا۔

۶۰۷۰ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ شہوات سے گھری ہوئی ہے اور جنت تکالیف و مشکلات سے (جیسے عبادات میں نفس کا مجاہدہ اور منہیات سے اجتناب وغیرہ) گھری ہوئی ہے۔
مطابقتہ للترجمة | الترجمة جزء الحديث .
تعد موضوع | والحديث هنا ص: ۹۶۰۔

تشریح | وهذا الحديث من جوامع كلمه صلى الله عليه وسلم وبديع بلاغته في ذم الشهوات وان مالت اليها النفوس والحض على الطاعات وان كرهتها النفوس .

﴿بابُ الْجَنَّةِ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ﴾^{۳۳۶۷}

جنت تمہارے جوتے (چپل) کے تھے سے بھی قریب تر ہے اور اسی طرح دوزخ بھی

۶۰۷۱ ﴿حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَابِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت تمہارے چپل کے تھے سے بھی قریب تر ہے اور اسی طرح دوزخ بھی۔

(مطلب یہ ہے کہ آدمی تنگی و عبادت معمولی ہو، ادنیٰ درجہ کی ہو اسے بھی حقیر نہ سمجھے بلکہ کرے شاید اللہ تعالیٰ کو پسند آجائے اور اس کو جنت مل جائے اسی طرح معصیت کو حقیر نہ سمجھے بلکہ پرہیز کرے شاید اللہ کو ناپسند ہو جائے اور دوزخ میں ٹھکانا پائے)۔

مطابقتہ للترجمة | الترجمة والحديث سواء.

تعد موضوع | والحديث هنا ص: ۹۶۰۔

۶۰۷۲ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ

أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ
الشَّاعِرُ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے سچا شعر جسے شاعر نے کہا ہے یہ ہے ”سن لو اللہ کے سوا تمام چیزیں بے بنیاد ہیں“۔ یہ شعر لیبید بن ربیعہ کا ہے۔
ع فانی ہے جو کچھ کہ ہے غیر خدا

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة من حیث ان کل شیء ما خلا اللہ فی الدنیا الذی لا یوول الی طاعة اللہ ولا یقرب منه اذا کان باطلا یكون الاشتغال به مبعداً من الجنة مع كونها اقرب الیه من شراك نعله والاشتغال بالامور التی هی داخله فی امر اللہ تعالیٰ یكون مبعداً من النار مع كونها اقرب الیه من شراك نعله قاله فی عمدة القاری (قس)

تعدیه ووضعه | والحديث هنا ص: ۹۶۰ من الحديث ص: ۵۳۱، ص: ۹۰۸۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم، ص: ۷۸۶۔

﴿ ^{۳۴۶۸} **بَابٌ لِيَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ وَلَا يَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ** ﴾

انسان کو چاہئے کہ اس کی جانب دیکھے جو (مال و دولت اور دنیاوی شوکت میں) اپنے سے نیچے (کم) درجہ کا ہو اور اس کی جانب نہ دیکھے جو اس سے اونچے درجہ کا ہو
(تا کہ دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر پیدا ہو)

۶۰۷۳ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جو مال اور شکل و صورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو (اس وقت) کسی ایسے شخص کا دھیان کرنا چاہئے جو اس سے نیچے درجہ کا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | الجزء الاول من الترجمة من لفظ حديث الباب.

تعدیه ووضعه | والحديث هنا ص: ۹۶۰۔

﴿بَابُ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ﴾^{۳۴۶۹}

جس نے کسی نیکی یا برائی کا ارادہ کیا

۶۰۷۴ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْدُ بْنُ دِينَارٍ أَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ
الْعَطَارِدِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا
يُرْوَى عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ
فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا
كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضِعْفٍ إِلَى أضعافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ
بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ
لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث قدسی میں فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں متعین کر دیں پھر انہیں واضح کر دیا ہے پس جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا اور اسے کیا نہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے اپنے حضور پوری ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے جس نیکی کا ارادہ کیا اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے اپنے حضور دس گنا سے سات سو گئے تک بلکہ اور بڑھا کر لکھتا ہے، اور جس نے کسی برائی کا ارادہ کیا لیکن (اللہ کے خوف سے) اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے اپنے حضور پوری ایک نیکی لکھتا ہے اور اگر اس نے برائی کا ارادہ کیا اور اس برائی کا ارتکاب بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے صرف ایک برائی لکھتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله فمن هم بحسنة وقوله ومن هم بسينة.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۹۶۰ واخرجه مسلم في الايمان والنسائي في الرقاق .

﴿بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ﴾^{۳۴۷۰}

چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بھی بچنا

”محقرات“ محقرہ کی جمع ہے وہی الذنوب التي يحتقرها فاعلمها (عمدہ)

مطلب یہ ہے کہ گناہ بہر حال گناہ ہے اور برا ہے اسے معمولی اور حقیر نہ سمجھنا چاہئے بندے کو کیا معلوم کہ پروردگار

عالم شاید اسی پر مواخذہ کر بیٹھے۔ آگ کی چنگاری آگ ہے شاید پورا گھر جلا کر رکھ دے۔

۶۰۷۵ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ عَنْ غِيلَانَ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدْقُ لِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَوْبِقَاتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُهْلِكَاتِ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے فرمایا کہ تم لوگ ایسے ایسے اعمال (کام) کرتے ہو جو تمہاری نظروں میں بال سے بھی زیادہ باریک (بلکہ اور معمولی) ہوتے ہیں حالانکہ ہم انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہلاک کرنے والا سمجھتے تھے۔

امام بخاریؒ نے کہا اس حدیث میں موبقات سے مراد ہلاکات ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من معنى الحديث .

تعد ووضعه | والحديث هنا م: ۹۶۱۔

تشریح | ومعنى الحديث راجع الى قوله تعالى "وَتَحْسِبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ" (النور: ۱۵) قاله الكرماني .

﴿بَابُ الْأَعْمَالِ بِالْخَوَاتِيمِ وَمَا يُخَافُ مِنْهَا﴾^{۳۳۱}

اعمال میں خاتمہ کا اعتبار ہے اور خاتمہ سے ڈرتے رہنا

(خواتیم خاتمہ کی جمع ہے ای اعمال التي يختم بها عمل الانسان عند موته (فس) وما "يُخَافُ عَنْهَا" اور خاتمہ سے ڈرتے رہنا، ایسا نہ ہو کہ اخیر وقت میں برائے عمل سرزد ہو مطلب یہ ہے کہ اصل فکر خاتمہ کا ہونا چاہئے کہ خاتمہ بالخیر ہو)

۶۰۷۶ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشِ الْأَلْهَانِيُّ الْجَمْعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنْهُمْ فَقَالَ مَنْ أَحَبُّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا فَتَبِعَهُ رَجُلٌ فَلَمْ يَزَلْ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَالَ بَدَابِئَةَ سَيْفِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ فَتَحَامَلَ عَلَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّمَا

الأعمال بخواتيمها

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص (قرمان بضم القاف) کو دیکھا جو مشرکین (یعنی جنگ خیبر میں یہود خیبر) سے لڑ رہا تھا وہ سب مسلمانوں سے زیادہ قائم مقامی اور کفایت کے لائق تھا (مطلب یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے بواہام آ رہا تھا) پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص کو کسی دوزخی کو دیکھنا منظور ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے یہ سن کر ایک صاحب (اسم بن ابی الجون) اس شخص (قرمان) کے پیچھے ہوئے وہ شخص (قرمان) مسلسل اس قتال پر رہا یعنی مسلسل لڑتا رہا یہاں تک کہ زخمی ہو گیا پھر اس نے چاہا کہ جلدی مر جائے چنانچہ اپنی تلوار کی دھارا اپنے سینے کے درمیان رکھی اور اس پر گر پڑا یہاں تک کہ تلوار دونوں مونڈھوں کے درمیان پار نکل آئی (اور قرمان خودکشی کر کے حرام موت مرا) اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جنت کا سا عمل کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے اور دوسرا شخص لوگوں کی نظر میں اہل دوزخ کا عمل کرتا ہے حالانکہ وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے (کیونکہ آخر زندگی میں صالح ہو جاتا ہے) اور اعمال میں خاتمہ کا اعتبار ہوتا ہے (کہ خاتمہ بالخیر ہے یا خاتمہ بالشر)

اللہ تعالیٰ ہمیں خاتمہ بالخیر نصیب فرمائے، آمین۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۹۶۱ وصر الحديث ص: ۴۰۶، في المغازی ص: ۶۰۴، ص: ۶۰۵، ياتی ص: ۹۷۷۔

تشریح | مطالعہ کیجئے جلد ہشتم کتاب المغازی، ص: ۲۶۲۔

﴿بَابُ الْعُزْلَةِ رَاحَةً مِنْ خُلَاطِ السُّوءِ﴾

گوشہ نشینی برے ساتھیوں سے نجات کا ذریعہ ہے

تحقیق | "خلاط" بضم الخاء المعجمة وتشديد اللام جمع خلیط بمعنی ساتھی، "والسوء" بفتح السین (فس)

۶۰۷۷ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ
وَمَالِهِ وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشُّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ تَابِعَهُ الزُّبَيْدِيُّ
وَسَلِيمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَالنُّعْمَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ أَوْ عُبَيْدِ
اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَيَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا
یا رسول اللہ! لوگوں میں کون شخص سب سے بہتر افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو اپنی جان و مال سے اللہ کی
راہ میں جہاد کرے اور وہ شخص جو کسی گھائی میں (یعنی گوبشہ تہائی میں) اپنے پروردگار کی عبادت کرے اور لوگوں کو چھوڑ دے
(محفوظ رکھے) اپنے شر سے (کہ نہ کسی کی غیبت کرے اور نہ کسی کو تکلیف پہنچائے بلکہ الگ تھلگ رہے اور اپنے رب کی
عبادت کرے) "تابعہ الزبیدی" اس حدیث کی متابعت زبیدی و سلیمان بن کثیر اور نعمان نے زہری سے کی۔

"وقال معمر" اور معمر بن راشد نے زہری سے انھوں نے عطاء بن یزید یا عبید اللہ سے (بالشک) انھوں نے
حضرت ابوسعید خدری سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ "وقال يونس" اور یونس بن یزید اور ابن مسافر
اور یحییٰ بن سعید نے بھی ابن شہاب سے نقل کیا انھوں نے عطاء بن یزید سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی
صحابی سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کیا۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله رجل في شعب الى آخره.

تعد ووضعه والحديث هنا ص: ۹۶۱ من الحديث ص: ۳۹۱، واخرجه مسلم، ابو داود، نسائي و الترمذی
فی الجهاد.

جہاد فی سبیل اللہ مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ۷، ص: ۳۔

﴿۶۰۷۸﴾ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّ
عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيْرٌ مَالِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الْغَنَمُ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ
الْقَطْرِ يَفْرُ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ ﴿

ترجمہ عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے روایت ہے انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میں نے نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ مسلمان کا سب سے بہتر مال وہ بکریاں ہوں گی جنہیں وہ لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کی جگہوں میں اپنا دین فتنوں سے بچائے ہوئے بھارتا پھرے گا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معناه.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۹۶۱: من الحديث ص ۷: ص ۳۶۶: ص ۵۰۸: ياتي ص ۱۰۵۰-

تشرح | مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول، ص ۲۵۰ تا ص ۲۵۱-

﴿بَابُ رَفْعِ الْأَمَانَةِ﴾

امانت کا اٹھ جانا

(یعنی لوگوں سے امانت اٹھ جائے گی کہ امین و امانت دار نہیں ملے گا)

۶۰۷۹ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضَيَعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا أُسِنِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امانت ضائع کی جائے لگے تو قیامت کا انتظار کرو اس نے عرض کیا امانت ضائع کرنے کی کیا صورت ہوگی یا رسول اللہ؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب کام نالوں کے سپرد کئے جائے لگیں تو قیامت کا انتظار کرو۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "إذا ضيعت الامانة"

تعد موضوعه | والحديث هنا ص ۹۶۱: ومن الحديث ص ۱۳-

تشرح | مطلب یہ ہے کہ لوگ جن کو امانت دار، دیانت دار سمجھیں وہ خائن ثابت ہوں تو قیامت کا انتظار کرو۔

مزید تفصیل کیلئے مطالعہ کیجئے جلد اول، ص ۳۶۵ تا ص ۳۶۶-

۶۰۸۰ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حَدِيثُهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا

اَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَدْرِ قُلُوبِ الرَّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتَقْبِضُ الْاَمَانَةَ مِنْ قَلْبِهِ فَيُظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتَقْبِضُ فَيَبْقَى اَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرِ دَخَرَجْتَهُ عَلَيَّ رَجُلِكَ فَنَفِطُ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَّبِعُونَ فَلَا يَكَاذُ اَحَدٌ يُوَدِّي الْاَمَانَةَ فَيَقَالُ اِنْ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا اَمِينًا وَيَقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهُ وَمَا اَظْرَفَهُ وَمَا اَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِنْ قَالٍ حَبَّةٍ خَرَدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ وَلَقَدْ اَتَى عَلِيٌّ زَمَانٌ وَمَا اُبَالِي اَيْكُمْ بَايَعْتُ لَنْ كَانُ مُسْلِمًا زَدَّهُ عَلَيَّ الْاِسْلَامُ وَاِنْ كَانُ نَصْرَانِيًّا زَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ اُبَايِعُ اِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا ﴿﴾

ترجمہ | حضرت حذیفہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے (امانت کے بارے میں) دو حدیثیں بیان فرمائیں ان میں سے ایک تو میں نے دیکھی اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں (پہلی حدیث تو یہ ہے کہ) آنحضرت ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جز میں اتری پھر (قرآن نازل ہوا تو) لوگوں نے قرآن مجید سے علم حاصل کیا پھر سنت سے علم حاصل کیا (یعنی قلوب میں امانت بحسب الفطرت نازل ہوئی پھر قرآن مجید اور حضور اقدس ﷺ کی سنت سے مضبوطی اور پائیداری حاصل کی) "وحدثنا عن رفعها" اور آنحضرت ﷺ نے ہم سے (دوسری حدیث) امانت کے اٹھ جانے کے متعلق بیان فرمائی آپ ﷺ نے بیان فرمایا کہ آدمی ایک نیند سوئے گا اور امانت اس کے قلب سے اٹھالی جائے گی اور اس کا نشان پھیکے دھبے کی طرح رہ جائے گا پھر ایک نیند سوئے گا تو امانت اس کے دل سے اٹھالی جائے گی تو اس کا نشان آبلہ (چھالہ) کی طرح باقی رہ جائے گا جیسے ایک انگارہ تو اپنے پاؤں پر لڑھکادے پھر پاؤں پھول جائے تو تم اسے (پھولنے کی وجہ سے) ابھرا ہوا دیکھو گے حالانکہ اس میں کچھ نہیں ہے پھر صبح (اٹھ کر) لوگ خرید و فروخت (معاملہ) کریں گے ان میں کوئی ایسا نہ ہوگا جو امانت ادا کرے، کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں ایک امانت دار شخص ہے اور کسی شخص کے متعلق کہا جائے گا کہ کس قدر عقلمند ہے کس قدر چالاک اور بہادر ہے؟ (یعنی لوگ اس کی تعریف کریں گے) حالانکہ اس کے قلب میں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان نہ ہوگا، "ولقد اتى علي النخ" اور (حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ) میرے اوپر ایک زمانہ گذر چکا ہے اور میں کوئی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ میں کس سے معاملہ کرتا ہوں (کس سے خرید و فروخت کرتا ہوں) بلکہ بے کھٹکے ہر ایک سے لین دین کا معاملہ کر لیتا تھا) اس لئے کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا دین اسلام اس کو بے ایمانی سے باز رکھتا (یا اس کا دین ادا امانت کیلئے مجھ پر لوٹا دیتا) اور اگر وہ صاحب معاملہ نصرانی (یا یہودی) ہوتا تو اس کا حاکموں کو مجھ پر لوٹا دیتا (یعنی بے ایمانی سے بھڑکھتا) لیکن آج تو میں فلاں اور فلاں کے سوا کسی سے معاملہ نہیں کر سکتا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعاً | او الحدیث هنا ص: ۹۶۱ تا ص: ۹۶۲ یاتی ص: ۱۰۳۹ تا ص: ۱۰۵۰۔ یاتی ص: ۱۰۸۰، مختصراً۔ اخرجه مسلم فی الایمان ص: ۸۲ و الترمذی وابن ماجہ فی الفتن۔

تحقیق و تشریح | "الامانة" ایمان داری و دیانت داری یعنی وہ فطری صلاحیت و ایمان داری کہ جس سے فرائض خداوندی و احکام شرعی کو قبول کرتا ہے اور محرمات و معاصی سے اجتناب کرتا ہے۔ "جذر" بفتح الجیم و کسرہا لغتان وباللذال المعجمة و هو الاصل یعنی جذر کے معنی ہیں جڑ۔ "وکت" بفتح الواو و سکون الکاف و حہ، معمولی نشان۔ "المجل" بفتح المیم و اسکان الجیم بعدہا لام چھالہ، کام کرتے کرتے کھال کا سخت ہو جانا آبلہ پڑنا۔ "فلفط" بفتح النون و کسبو الفاء یعنی پھول گیا، آبلہ پڑ گیا۔ "منتبرا" امی مرتفعاً ابھرا ہوا، پھولا ہوا، ماڈہ نبر ہے اسی سے منبر ہے کیونکہ وہ اونچا ہوتا ہے۔ ما اجلدہ: کس قدر بہادر ہے یہ دراصل ازباب کرم جلادۃ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں قوت دکھلانا "ما اظرفہ" کسی قدر زہین ہے چالاک ہے یہ از کرم ظرافۃ سے ماخوذ ہے خوش طبع ہونا، چالاک اور زہین ہونا۔

تشریح | حدیث پاک کا حاصل یہ ہے کہ اولاً اسلام کے ابتدائی دور میں تو امانت اور دیانت کا خوب دور ہوگا لیکن پھر آہستہ آہستہ ایسی حالت ہو جائے گی کہ اخیر زمانہ میں امانت اور دیانت مرتفع ہو کر خیانت اور دغا بازی آجائے گی۔ "نوم" حدیث شریف میں اگر "نوم" سے حقیقی نوم مراد لی جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ اوگ حسب معمول رات کو سوئیں گے لیکن صبح کے وقت خلاف معمول اپنے داؤں کو امانت سے خالی پائیں گے۔

یا نوم سے مجازی معنی غفلت مراد ہو یعنی مسلمان ایمان و امانت کے تقاضوں سے غفلت برتنے لگیں گے تو امانت داری بتدریج ختم ہو جائے گی اور پورے معاشرہ کا حال برباد ہو جائے گا۔ انصر اتم، ص: ۱۰۷۔

۶۰۸۱ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمَانَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ اوگ اونٹ کے مثل ہیں تو سوانٹ میں بمشکل ایک سواری کے لائق پائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ سوادی میں بمشکل ایک خداترس صالح دیندار ملتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | او مناسبة الحديث للترجمة من حيث ان الناس كثيرون والمرضى منهم قليل كالراحلة في المانة من الابل وغير المرضى هو من ضيع الفرائض۔

تعد موضوعاً | او الحدیث هنا ص: ۹۶۲۔

﴿بَابُ الرِّيَاءِ وَالسَّمْعَةِ﴾^{۳۳۷۳}

ریا اور سمعہ (کی مذمت) کا بیان

تحقیق و تشریح ”الریاء“ بکسر الراء و تخفیف التحتانیة والمد وهو مشتق من الرویة. والمراد به اظهار العبادة لقصده روية الناس یعنی لوگوں کو دکھانے کیلئے عبادت (نیک کام) کرنا تاکہ لوگ نیک و بزرگ کہیں۔ ”والسمعۃ“ بضم السین المهملة وسكون المیم ومعنی السمعة التتویہ بالعمل وتشہیرہ به والفرق بینہما ان الریاء یتعلق بحاسة البصر والسمعۃ بحاسة السمع (عمدہ)

۶۰۸۲ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كَهْلِيلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهُ لَقَدْ نَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ سَمْعَ اللَّهِ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهَ بِهِ﴾

ترجمہ سلمہ بن کہیل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جندب بن عبد اللہ بکلی سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دوسری سند) سلمہ بن کہیل نے بیان کیا کہ میں نے جندب کے سوا اور کسی صحابی سے یہ کہتے نہیں سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا، چنانچہ میں جندب کے قریب پہنچا اور میں نے ان سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سنانا چاہے گا (یعنی جو شخص نیک عمل صرف لوگوں میں شہرت کیلئے کرے گا) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بدیہی سب کو سنا دے گا، اور جو کوئی لوگوں کو دکھانے کیلئے (نیک کام) کرے گا اللہ تعالیٰ بھی (قیامت کے دن) اس کی نمائش کر دے گا کہ یہ ریا کار تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الحدیث للترجمۃ ظاہرہ۔

تعدیل و توضیح | الحدیث هنا ص ۹۶۲ یاتی ص ۱۰۵۹۔

تشریح | حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جو اعمال و عبادات نام و نمود اور بطور ریا کاری ہوں وہ بجائے ثواب کے باعث عقاب میں عبادات و اعمال میں افتخار مطلوب و محمود ہے البتہ وہ اعمال جن کا اظہار ضروری ہے جیسے فرائض جماعت کی نماز وغیرہ۔

”لم اسمع احدا“ اس سلمہ بن کہیل کا مقصد یہ نہیں ہے کہ اس وقت حضرت جندب کے علاوہ صحابہ موجود نہ تھے بلکہ صرف اپنے سماع کی نفی مقصود ہے کیونکہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی اور حضرت ابو حنیفہ وغیرہ موجود تھے لیکن سلمہ نے ان حضرات سے یہ حدیث نہیں سنی۔ واللہ اعلم

﴿بَابٌ مِّنْ جَاهِدِ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ﴾

اس شخص کی فضیلت کا بیان جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کرے

۲۰۸۳ ﴿حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَرَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا أَحْمَرَةٌ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَيْتَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدِيكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَيْتَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدِيكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَيْتَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدِيكَ قَالَ هَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَيْتَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدِيكَ قَالَ هَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوهُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَعْبُدْنَاهُمْ﴾

ترجمہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے درمیان اور آنحضرت ﷺ کے درمیان کباہہ کی لکڑی کے سوا اور کوئی چیز حائل نہیں تھی، آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبتک یا رسول اللہ و سعديك پھر آنحضرت ﷺ تھوڑی دیر چلتے رہے پھر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبتک یا رسول اللہ و سعديك پھر آنحضرت ﷺ تھوڑی دیر چلتے رہے اس کے بعد فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ ورسولہ اعلم فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں پھر آنحضرت ﷺ تھوڑی دیر چلے اس کے بعد فرمایا: ”یا معاذ بن جبل!“ میں نے عرض کیا لبتک یا رسول اللہ و سعديك فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب بندہ یہ کر لے (یعنی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتا ہو) تو ان بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ انہیں عذاب نہ دے۔

مطابقہ للترجمہ مطابقة الحديث للترجمة من جهة ان فيه مجاهدة النفس في التوحيد وجهاد المرء

نفسه هو الجهاد الاكبر قال تعالى واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هي

الماوى (النازعات: ۴۰-۴۱)

تعد ووضعه | والحديث هنا ص ۹۶۲ من الحديث ص ۳۰۰، ص ۸۸۲، ص ۹۲۷، ياتی ص ۱۰۹۷۔

﴿بَابُ التَّوَاضُّعِ﴾^{۳۲۷۶}

وهو اظهار التنزل عن مرتبته (عمدہ)

تواضع کی فضیلت کا بیان

تحقیق | "تواضع" وهو من الضعة بكسر اوله وهي الهوان والمراد به اظهار التنزل عن المرتبة لمن يراد تعظيمه. مقصد یہ ہے کہ تواضع کے معنی ہیں عاجزی و انکساری حدیث میں آتا ہے من تواضع لله رفعه الله. ۶۰۸۳ ﴿حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ وَكَانَتْ لَا تُسَبِّقُ فَبَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا سَبَقَتْ الْعَضْبَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَقًّا عَلَيَّ اللَّهُ أَنْ لَا يُرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ﴾

ترجمہ | حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی۔ (دسری سند) امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا میں فزاوی نے (یعنی مروان بن معاویہ فزاری نے) اور ابو خالد احمر نے خبر دی ان دونوں نے حمید طویل سے اور انھوں نے حضرت انس سے حضرت انس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضبہ تھا (وہ ایسی تیز تھی کہ) کوئی اونٹ اس سے آگے نہیں بڑھ پاتا تھا پھر ایک اعرابی اپنے ایک جوان اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور وہ عضبہ بچھے آگے بڑھ گیا تو یہ معاملہ مسلمانوں پر بڑا شاق گذرا اور کہنے لگے عضبہ بچھے رہ گئی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ کا دستور ہے کہ جب دنیا کی کسی چیز کو بلند کرتا ہے تو اس کو کبھی پست کرتا ہے (بعض روایت میں ہے لا یُرفَعُ شَیْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ یعنی جب کوئی چیز دنیا میں بلند ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پست کرتا ہے)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان في طرق هذا الحديث عند النسائي بلفظ حق على الله ان لا يرفع شيء نفسه في الدنيا الا وضعه ففيه اشارة الى ذم الترفع والحض على التواضع (عمدہ، ایضاً قس)

تعد بموضع | والحديث هنا ص: ۹۶۲ ومر الحديث في الجهاد ص: ۴۰۲ مختصراً

۶۰۸۵ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُفْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنَنَّهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لِأَعْطَيْتَهُ وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لِأَعِيذَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدَّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے (میں اسے جاہ کر دوں گا) اور میرا بندہ جن چیزوں (اعمال) کے ذریعہ میری قربت چاہتا ہے ان میں سب سے زیادہ محبوب مجھے فرائض ہیں (جو میں نے بندوں پر فرض کی ہیں جیسے نماز، روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ) اور میرا بندہ (فرائض ادا کرنے کے بعد) نوافل کے ذریعہ میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ کا طالب ہوتا ہے تو میں اسے ضرور پناہ دوں گا اور میں کسی چیز میں تردد (پس و پیش) نہیں کرتا جس کو میں کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ مجھے اس مومن کی جان کے بارے میں تردد ہوتا ہے جو موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی ناپسندیدگی (ناگواری) کو پسند نہیں کرتا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ للحدیث للترجمۃ تستفاد من لازم قوله من عادى لى وليا لانه يقتضى الزجر عن معاداة الاولياء المستعزم لمواالاتهم وموالاته جميع الاولياء لانتالى الا بغاية التواضع: او ان التقرب بالنوافل لا يكون الا بغاية التواضع لله والتدلل له تعالى.

تعد و موضع | الحدیث هنا ص: ۹۶۲ تا ص: ۹۶۳. مر الحدیث ص: ۳۰۲.

تشریح | یہ حدیث قدسی ہے۔ حدیث قدسی وہ حدیث ہے جس میں نسبت الی اللہ کی تصریح ہو جیسے یہاں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قال من عادى لى الخ. مزید تفصیل و تشریح کیلئے نھر الباری جلد اول کا مقدمہ دیکھئے۔

(۲) اس حدیث کی سند پر کچھ کلام کیا گیا ہے کہ بعض راوی مشکلم فیہ ہیں جیسے خالد بن خالد جو خود امام بخاری کے بھی شیخ ہیں اور ان کے شیخ محمد بن عثمان کے بھی شیخ ہیں حضرت خالد پر تشیع کا الزام بھی ہے نیز اس کی سند میں شریک بن عبد اللہ ہیں یہ بھی مشکلم فیہ ہیں تفصیل اگر مطلوب ہو تو شروع بخاری کا مطالعہ کیجئے۔

”فكنت سمعه الذي يسمع به الخ“ میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے الخ
اشکال: اس حدیث پر اشکال یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم و جسمائیت سے منزہ اور پاک ہے پھر اس حدیث کا کیا مطلب؟

جواب: یہ ہے کہ یہ حدیث تشابہات میں سے ہے اس کی حقیقی مراد اللہ و رسولہ اعلم ہم بندگان خدا تو اس پر ایمان دلیقین رکھتے ہیں کہ اللہ کا ارشاد ہے اور حق ہے اللہ کا ولی محفوظ ہوتا ہے اگرچہ معصوم نہیں کیونکہ معصوم تو انبیاء علیہم السلام کے علاوہ کوئی انسان نہیں اللہ کے ولی سے اگر کبھی کوئی گناہ صادر ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں توبہ کا الہام کرتا ہے اور وہ توبہ کر کے گناہ سے پاک ہو جاتا ہے العائب من الذنب كمن لا ذنب له۔

(۲) علماء اسلام نے اس کی مختلف توجیہیں کی ہیں جس میں صاف و صریح مطلب یہ ہے کہ بندہ جب بالکل اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول اور اللہ کا محبوب بن جاتا ہے تو وہ اپنے کان اور آنکھ سارے اعضاء کو تابع فرمان بنا دیتا ہے یعنی اپنے کان سے صرف ان ہی باتوں کو سنتا ہے جو اللہ کو پسند ہے اسی طرح اپنی آنکھ سے ان ہی چیزوں کو دیکھتا ہے جن کا دیکھنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے گویا خود بندہ اور بندے کا قلب و دماغ تابع فرمان ہوتا ہے۔

دونوں جانب سے اشارے ہو گئے تم ہمارے ہو گئے ہم تمہارے ہو گئے
پابند محبت کبھی آزاد نہیں ہے اس قید کی اے دل کچھ میعاد نہیں ہے
مزید کیلئے شروع کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ بَعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ﴾
وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصْرِ أَوْ هُوَ الْقُرْبُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کہ میں مبعوث ہوا اور قیامت مثل ان دونوں کے ہے

(یعنی ان دو انگلیوں سببہ اور وسطیٰ کی طرح ہے کہ جیسے یہ دونوں انگلیاں ایک دوسرے کے بالکل قریب ہیں) اور قیامت کا معاملہ بس ایسا ہوگا جیسے آنکھ جھپکنا بلکہ اس سے بھی جلدتر (قیامت کے معاملہ سے مراد ہے مردوں میں جان پڑنا اور اس کا بہ نسبت آنکھ جھپکنے سے جلدی ہونا ظاہر ہے کیونکہ آنکھ جھپکنا حرکت ہے اور حرکت زمانی ہوتی ہے اور جان پڑنا آتی

ہے اور ظاہر ہے کہ آنی زمانی سے اسرِع ہے (بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں۔

۲۰۸۶ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا وَيُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ فِيمَا بَيْنَهُمَا﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعد ساعدی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت (دونوں) اس طرح بھیجے گئے اور آپ ﷺ نے دو انگلیوں (سبابہ اور وسطی) سے اشارہ کر کے بتایا پھر ان دونوں انگلیوں کو پھیلایا (تاکہ دوسری انگلیوں سے ممتاز ہو جائے)۔

مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعد ووضوح | والحديث هنا من: ۹۶۳ وقر الحديث من: ۷۳۵، من: ۷۹۹۔

تشریح | فِيمَا بَيْنَهُمَا اى فِيمَا تَزَاوَلَا عَنْ سَائِرِ الْاَصَابِعِ وَيُرْوَى فِيمَا بَيْنَهُمَا (عمدہ)

۲۰۸۷ ﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَابِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ﴾

كَهَاتَيْنِ

ترجمہ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور قیامت (یعنی قیامت کے ساتھ) اس طرح بھیجے گئے جیسے یہ دو انگلیاں (تقریباً قریب) ہیں۔

مطابقتہ للترجمة | هذا الحديث هو عين الترجمة.

تعد ووضوح | والحديث هنا من: ۹۶۳۔

۲۰۸۸ ﴿حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي اِصْبَعَيْنِ تَابَعَهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور قیامت ان دو کی طرح یعنی دو انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں اس حدیث کی متابعت اسرائیل نے ابو حصین سے کی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعد ووضوح | والحديث هنا من: ۹۶۳۔



۳۴۷۸ باب

ای ہذا باب بالتونین بلا ترجمہ فهو كالفصل من الباب السابق وفي رواية

الكشميهني باب طلوع الشمس من مغربها (عمده)

۶۰۸۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ فَرَأَاهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ لِذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ لَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتْبَاعِيهِ وَلَا يَطْوِيَا بِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقَحْتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلْبِطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أَحَدُكُمْ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب کی طرف سے نہ نکلے گا جب سورج مغرب (چشم) سے طلوع ہو لے گا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے یہی وہ وقت ہوگا جب کسی کیلئے اس کا ایمان نفع بخش نہیں ہوگا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا یا جس نے اپنے ایمان کے ساتھ عمل خیر نہ کیا ہو، اور قیامت قائم ہوگی اس حال میں کہ دو شخص اپنے کپڑے درمیان میں پھیلائے ہوں گے (فروخت کرنے کیلئے) لیکن نہ ابھی فروخت کر پائیں گے اور نہ ہی پیٹ پائیں گے (کہ قیامت قائم ہو جائے گی) اور قیامت اس حال میں قائم ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر آ رہا ہوگا اور اسے پی بھی نہیں پائے گا (کہ قیامت قائم ہو جائے گی) اور قیامت قائم ہوگی اس حال میں کہ ایک شخص اپنا حوض لپ پوت (یعنی تیار) کر رہا ہوگا (تا کہ اس میں پانی رُکے) لیکن اس سے پانی نہیں لے سکے گا (کہ قیامت قائم ہو جائے گی) اور قیامت قائم ہوگی اس حال میں کہ ایک شخص اپنا لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھائے گا اور اسے کھا بھی نہیں پائیگا (کہ قیامت برپا ہو جائے گی)۔

(مقصود یہ ہے کہ قیامت اچانک آجائے گی)۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة على رواية الكشميهني ظاهرة وعلى رواية غيره هو داخل

فيما قبله .

تعدیل موضوع | والحدیث ہنا من ۹۶۳: زیاتی مختصر، ص: ۱۰۵۳۔

تشریح | حدیث پاک کا حاصل یہ ہے کہ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو اس وقت اس عظیم تر نشانی دیکھنے پر سارے لوگ ایمان لائیں گے مگر جو اس وقت تک کافر ہوں گے ان کا ایمان معتبر نہ ہوگا اسی طرح جو کفار تو بہ کریں گے ان کی تو بہ قبول نہ ہوگی اور قیامت اچانک آئے گی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے اور قیامت آجائے گی۔

﴿بَابٌ مِّنْ أَحَبِّ لِقَاءِ اللَّهِ أَحَبَّ إِلَيْهِ لِقَاءَهُ﴾

ای ہذا باب بالتونین یدکر فیہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه

جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے

۶۰۹۰ ﴿حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَ مَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ هُ قَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ إِنَّا لَنُكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَ الْمَوْتَ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَ كَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ هُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَ عِقَابَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أُنْكَرَهُ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ هُ اخْتَصَرَهُ أَبُو دَاوُدَ وَ عَمْرُو عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے (پسند کرتا ہے) اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند فرماتا ہے، حضرت عائشہ نے یا آنحضرت کی بعض ازواج مطہرات نے عرض کیا مرنا تو ہم بھی پسند نہیں کرتے ہیں آنحضرت نے فرمایا یہ بات نہیں ہے لیکن جب مومن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ کی خوشنودی اور اس کے یہاں اس کی عزت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس وقت مومن کو کوئی چیز اس سے زیادہ عزیز نہیں ہوتی جو اس کے آگے ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی دیدار اور اس کی خوشنودی الموت جہ مر یوصل الحیب الی الحیب) اب وہ اللہ سے ملاقات کا خواہشمند ہو جاتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جب کافر کے موت کا وقت قریب

آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے اس وقت کوئی چیز اس کے دل میں اس سے زیادہ ناگوار نہیں ہوتی جو اس کے آگے ہوتی ہے وہ اللہ سے ملنے کو ناپسند کرنے لگتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند فرماتا ہے۔ ابو داؤد طیالسی اور عمرو بن مرزوق نے اس حدیث کو شعبہ سے مختصر روایت کیا ہے۔ اور سعید بن ابی عمرو نے قتادہ سے انھوں نے زرارہ بن ادنیٰ سے انھوں نے سعد سے انھوں نے حضرت عائشہ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ من حیث ان الترجمۃ جزء الحدیث.

تعدوی موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۶۳ والحديث اخرجه مسلم في الدعوات والترمذی اول فی الجنائز والثانی فی الزهد والنسائی فی الجنائز.

۶۰۹۱ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ ظاہرہ.

تعدوی موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۶۳۔

۶۰۹۲ ﴿حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَاحِحٌ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فُجْدِي غَشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةٌ ثُمَّ أَفَاقَ فَأُشْخِصَ بَصْرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّيِّقُ الْأَعْلَى قُلْتُ إِذَا لَا يُخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ قَالَتْ فَكَانَتْ بِلَكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمُ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ اللَّهُمَّ الرَّيِّقُ الْأَعْلَى﴾

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ تندرست تھے (مرض و وفات سے پہلے حالت صحت میں) فرمایا تھا کہ بلاشبہ کبھی کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک کہ جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے پھر نبی کو (دنیا یا آخرت کی زندگی کے منتخب کرنے کا) اختیار دیا جاتا ہے پھر

”قال ابو عبد الله“ امام بخاری نے بیان کیا کہ غلبہ (بضم العين و سکون اللام) لکڑی کا بڑا پیالہ اور ”رکوه“ (بفتح الراء) چڑے کا چھوٹا برتن۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ان للموت سكرات .

تعدو موضع | والحديث هنا ص: ۹۶۳ - مر الحديث ص: ۱۲۲، ص: ۱۸۶، ص: ۴۳۷، ص: ۶۳۸، ص: ۶۳۹، ص: ۷۸۵۔

۶۰۹۳ ﴿حَدَّثَنِي صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ جُفَاءً يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ مَتَى السَّاعَةُ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْفَرِهِمْ فَيَقُولُ إِنْ يَعْشُ هَذَا لَا يُدْرِكُهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي مَوْتَهُمْ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ کچھ دیہاتی گنوار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے اور آپ ﷺ سے پوچھتے کہ قیامت کب ہوگی؟ تو آنحضرت ﷺ ان میں سب سے کم عمر کو دیکھ کر فرمانے لگے کہ اگر یہ زندہ رہا تو اس کو بڑھاپا نہیں پائیگا کہ تم پر تمہاری قیامت قائم ہو جائے گی۔ ہشام راوی نے بیان کیا کہ ساعتکم سے مراد ان کی موت ہے۔ (یعنی ہر انسان کی موت اس کی قیامت صغریٰ ہے)

مطابقتہ للترجمة | يسكن ان يوخذ وجه المطابقة من قوله "موتهم" لان كل موت فيه سكرة.

تعدو موضع | والحديث هنا ص: ۹۶۳۔

تشریح | ساعتکم کی تفسیر موتہم حضرت ہشام بن عروہ کی تفسیر ہے۔

ممكن ہے کہ ہشام نے ایک حدیث سے یہ مقصد اخذ کیا ہے من مات فقد قامت قیامتہ .

ظاہر ہے کہ قیامت کبریٰ کا وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہے اسلئے یہاں قیامت صغریٰ ہی مراد ہے۔ واللہ اعلم

۶۰۹۵ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رَبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادَ وَالْبِلَادَ وَالشَّجَرَ وَالذَّوَابَّ﴾

ترجمہ | حضرت ابو قتادہ (احمہ الحارث) ابن ربیع انصاری سے روایت ہے آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ایک جنازہ گذرا تو آپ ﷺ نے فرمایا مُسْتَرِيحٌ او مُسْتَرَاخٌ (یہاں واو بمعنی او ہے)

آرام پانے والا ہے یا اس سے لوگ آرام پا گئے ہیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ المستریح والمستراح کے کیا معنی ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا مومن بندہ دنیا کی مشقت اور تکلیف سے اللہ کی رحمت میں نجات پا جاتا ہے (یعنی موت سے آرام پا جاتا ہے) اور فاسق (بدکار) بندہ (جب مر جاتا ہے) تو بندے اور شہر اور درخت اور چوپائے آرام پا جاتے ہیں۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة يمكن اخذها من قوله يستريح من نصب الدنيا ومن جملة النصب سكرة الموت.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۹۶۳ وياتي متصلاً ص: ۹۶۴۔

تشریح | ترجمہ الباب سے حدیث کی مطابقت اس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ موت کے وقت سکرۃ الموت یعنی موت کی تکلیف مومن کو بھی ہو سکتی ہے اور کافر و فاجر کو بھی تو سکرۃ موت سے مطابقت و مناسبت ظاہر ہے۔ اب مومن متقی کو عند الموت جو تکلیف ہوتی ہے وہ رفع درجات و ازاد ثواب کیلئے اور اگر مومن فاسق ہے تو موت کی تکلیف کفارہ معاصی ہوتے ہیں، واللہ اعلم۔

کافر و فاسق کے مرنے سے بندوں کی راحت ظاہر ہے کہ بندے اس کی ایذا رسانی اور ظلم سے محفوظ ہو جاتے ہیں، بلاد (شہر کی) کی راحت یہ ہے کہ فاسق و ظالم کی تعدی و نحوست سے ملک میں وبا و بیماری پھیلتی تھی، قحط ہوتا تھا اب یہ نحوست ختم ہو گئی، درخت کی راحت سے مراد یہ ہے کہ فاسق و ظالم درختوں کے ساتھ ظلم کرتے تھے ناحق پتھر پھینک کر پھل توڑتے تھے اس سے نجات مل گئی۔ جانوروں سے ان کی طاقتوں سے زیادہ کام لیتے ناحق مارتے تھے اس کے مرنے سے جانوروں کو راحت مل گئی۔ واللہ اعلم

۶۰۹۶ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ﴾

ترجمہ | حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب ایک جنازہ سامنے سے گذرا) آپ ﷺ نے فرمایا یہ مستریح ہے (آرام پانے والا ہے) یا مستراح منہ ہے (یاد دوسرے بندوں کو) آرام دینے والا ہے مومن آرام پا جاتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | هذا طريق آخر في الحديث السابق.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۹۶۳ ومر الحديث ص: ۹۶۴۔

۶۰۹۷ ﴿حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيُرْجَعُ

اِنَّانٍ وَيَبْقَىٰ مَعَهُ وَاَحَدٌ يَتَّبِعُهُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَىٰ عَمَلُهُ ﴿﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کے ساتھ تین چیزیں چلتی ہیں پھر دو واپس آجاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ باقی رہ جاتی ہے اس میت کے ساتھ اس کے گھر والے اور اس کا مال اور اس کا عمل چلتا ہے پھر اس کے گھر والے اور مال تو واپس آجاتے ہیں اور اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة توخذ مطابقة الحديث للترجمة من قوله "يتبع الميت" لان كل ميت يقاسى سكرة الموت .

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۶۳۔ والحديث اخرجہ مسلم والترمذی فی الزهد والنسائی فی الرقائق والجنائز .

تشریح "يتبع" میت کے ساتھ قبر تک گھر والوں کا جانا تو ظاہر ہے اسی طرح عمل کا جانا ظاہر ہے اور حقیقت ہے، مال کے ساتھ جانے سے کیا مراد ہے؟ میت کے غلام مراد ہیں کہ وہ بھی ساتھ جاتے تھے۔

و معنی بقاء عمله انه ان كان صالحا الخ (عمده) یعنی قبر میں انسان کے اعمال صالحہ ایک حسین و جمیل خوبصورت مرد عمدہ لباس بہترین خوشبو کے ساتھ آتا ہے اور کہتا ہے تمہیں بشارت ہو وہ مردہ کہے گا تم کون ہو؟ وہ حسین کہے گا میں تیرا اعمال صالحہ ہوں۔ اور کافر کے اعمال بد برے مرد کی شکل میں آئے گا اور کہے گا میں تیرے اعمال بد ہوں (عمدہ) پس بحوالہ مسند احمد۔

۶۰۹۸ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ غُدْوَةً وَعَشِيًّا إِمَّا النَّارَ وَإِمَّا الْجَنَّةَ فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ إِلَيْهِ ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو صبح و شام اس کے رہنے کی جگہ اسے دکھائی جاتی ہے یا تو دوزخ یا جنت اور کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قبر سے اٹھایا جاتا ہے (قیامت آجاتی ہے)

مطابقتہ للترجمة | توخذ مطابقة الحديث للترجمة من قوله "اذا مات" لان الذى يموت لا بد له من سكرة الموت .

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۶۳۔

۶۰۹۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسْبُوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضُوا إِلَى مَا قَدَّمُوا ﴿﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ مر گئے انہیں برا نہ کہو (ان کی برائی نہ بیان کرو) کیونکہ جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا تھا اس کے پاس وہ خود پہنچ گئے۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للترجمة لكونه في امر الاموات الذين ذاقوا سكرات الموت.

تعدیل موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۶۳ و مر الحديث ص: ۱۸۷۔

تشریح | ظاہر ہے کہ مردہ کو برا کہنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے البتہ نقصان ضرور ہے کہ ان کے عزیز و اقارب کو تکلیف دینا ہے اور ایذا از مسلم سے بچنا لازم ہے۔

(۲) نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اذکروا محاسن موتاكم و كفوا عن مساویہم (ابوداؤد کتاب الادب، ص: ۶۷۱۔ ترمذی اذل، ص: ۱۲۱۔)



ستائیسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿بَابُ نَفْخِ الصُّوْرِ﴾^{۳۳۸۱}

قَالَ مُجَاهِدٌ الصُّوْرُ كَهَيْئَةِ الْبُوقِ زَجْرَةٌ صَبِيحَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّاقُورِ الصُّوْرُ الرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْأُولَى وَالرَّادِفَةُ النَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ .

صور پھونکنے کا بیان

”الصُّوْرُ“ بضم الصاد المهملة وسكون الواو وليس هو جمع صورة كما زعم بعضهم اى ينفخ فى الصور الموتى والتنزيل يدل عليه قال تعالى ”ثُمَّ نُفِّخْ فِيْهِ أُخْرَى (الرمر: ۶۸)“ مطلب یہ ہے کہ صُورِ صورۃ کی جمع نہیں ہے جیسا کہ بعض نے کہا ہے صحیح یہ ہے کہ صُورِ اسم جنس ہے کیونکہ آیت کریمہ ثَمَّ نُفِّخْ فِيْهِ أُخْرَى میں فیہ میں ضمیر واحد مذکر غائب ہے اس سے صاف معلوم ہوا کہ صُورِ جمع نہیں ہے جو صُورِ کو صورۃ کی جمع کہتے ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ صور سے مراد مردوں کے پیکروں (پتلوں) میں روحیں پھونکی جائیں گی حالانکہ روایات واحادیث سے ثابت ہے کہ صُورِ کے معنی زسنگا ہے جیسا کہ ابوداؤد، ترمذی اور نسائی وغیرہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”الصور القرن ينفخ فيه“ (صور زسنگا ہے جس کو پھونکا جائے گا)۔

”قال مجاهد“ مجاہد نے کہا کہ صُورِ بوق (زسنگا) کی طرح ہے جس میں پھونکا جاتا ہے۔ اور مجاہد نے کہا کہ سورہ نازعات میں جو ہے لِإِنَّمَاهِ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ میں زَجْرَةٌ بمعنی صَبِيحَةٌ ہے یعنی ایک جھڑکی، ڈانٹ ہے مطلب یہ ہے کہ نفخ ثانیہ کے وقت ایک چیخ سنائی دے گی اور سب لوگ زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے جیسا کہ نفخہ اولیٰ یعنی جب پہلا صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب مرجائیں گے۔

”وقال ابن عباس“ اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ سورہ مدثر میں جو ہے فَإِذَا نُفِرَ فِي النَّاقُورِ“ اس آیت میں ناقور سے مراد صُورِ ہے یعنی جب صور میں پھونکا جائے۔ ”الرَّاجِفَةُ“ یعنی سورہ نازعات میں جو آیا ہے يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ اس میں راجفۃ سے مراد نفخہ اولیٰ ہے اور رادفۃ سے مراد نفخہ ثانیہ ہے۔

۶۱۰۰ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ
اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى
مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ قَالَ
فَغَضِبَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَلَذَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْبِرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمَرَ الْمُسْلِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ فِي
أَوَّلِ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أُدْرِي أَكُنَّ مُوسَى لِيَمَن صَعِقَ
فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ يَمَنُ اسْتَشْنَى اللَّهُ

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ دو شخصوں نے آپس میں گالی گلوچ کی ایک مسلمان تھا (یعنی سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) اور دوسرا یہودی، تو مسلمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے جہاں میں برگزیدہ بنایا پھر یہودی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو سارے عالم پر منتخب فرمایا بیان کیا کہ یہودی گلی اس بات پر مسلمان غصہ ہو گیا اور یہودی کے منہ پر تھپڑ مارا پھر یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آنحضرت ﷺ سے اپنا اور مسلمان کا معاملہ بیان کیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دیا تو اس لئے کہ قیامت کے دن تمام لوگ بیہوش ہو جائیں گے (اور میں بھی بیہوش ہو جاؤں گا) پھر میں سب سے پہلا فہم ہوں گا جسے ہوش آئے گا (یعنی سب سے پہلے مجھ کو افاقہ ہوگا) اس وقت میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا کنارہ پکڑے ہوئے ہیں اب میں نہیں جانتا کہ موسیٰ علیہ السلام بھی ان لوگوں میں ہوں گے جو بیہوش ہوئے تھے اور پھر مجھ سے پہلے ہی ہوش میں آگئے تھے یا ان میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس بیہوشی سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔

(جیسا کہ قرآن مجید میں ہے وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ (سورہ زمر: ۶۸) اور صور میں پھونکا جائیگا تو بیہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں مگر جسے اللہ چاہے پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا تو فوراً کھڑے ہو جائیں گے ہر طرف دیکھتے)

آیت میں إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ سے کیا مراد ہے؟ مفسرین کے بہت سے اقوال ہیں: (۱) موسیٰ علیہ السلام ہیں۔
(۲) حضرت جبرئیل، میکائیل، اسرائیل اور ملک الموت ہیں، (۳) انبیاء و شہداء مراد ہیں واللہ اعلم۔

بہر حال یہ استثناء اس نغہ کے وقت ہوگا اس کے بعد ممکن ہے ان پر بھی فاطاری ہو جائے لَمَنْ الْمَلِكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ

الواحد القهار (سورہ مومن)

مطابقتہ للترجمة | يمكن ان يوخذ من قوله فان الناس يصعقون يوم القيامة الى آخر الحديث.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۶۵ ومر الحديث ص: ۳۲۵، ص: ۳۸۳، ص: ۳۸۵، ياتي ص: ۱۱۱۳-

۶۱۰۱ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْعَقُ النَّاسُ حِينَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ قَامَ فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَمَا أَدْرَى أَكَانَ لِيَمَنَ صَعِقَ رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بیہوشی کے وقت تمام لوگ بیہوش ہو جائیں گے پھر سب سے پہلے اٹھنے والا میں ہوں گا اس وقت دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش الہی کو پکڑے ہوئے اب مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ ان میں تھے جو بیہوش ہوئے تھے (یا نہیں؟) اس حدیث کو ابوسعیدؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

مطابقتہ للترجمة | هذا طريق آخر في الحديث المذكور اورده مختصرا الخ (عمده)

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۶۵-

﴿ بَابُ ۳۳۸۲ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴾

رَوَاهُ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ زمین کو (قیامت کے دن) مٹھی میں لے لے گا

”رواہ نافع الخ“ اس تعلق (یعنی يقبض الله الارض) کو نافع نے ابن عمرؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم سے روایت کی۔ (اس کو امام بخاریؒ موصولاً لائے ہیں کتاب التوحید، ص: ۱۱۰۲)

۶۱۰۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلْكُ الْأَرْضِ ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے

دن) زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو اپنے دست قدرت سے لپیٹ دے گا پھر فرمائے گا میں ہوں بادشاہ (علی

الاطلاق) کہاں ہیں دنیا کے بادشاہ؟ (والیہ الاشارة بقوله في المحشر "لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ

الْقَهَّارِ“ (سورہ مؤمن: ۱۶)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في اول الحديث.

تعد و موضوع | والحديث هنا ص: ۹۶۵ من الحديث ص: ۱۱۱، ياتی ص: ۱۰۹۸، ص: ۱۱۰۲۔
تشریح | مٹھی میں لینا اور آسمان کو لپیٹنا کنایہ ہے قبضہ و قدرت سے۔

(۲) یا کما یلیق بشانہ (۳) تشابہات میں پڑنا ممنوع ہے صرف ایمان و یقین ضروری ہے کہ جو بھی مراد ہو حق ہے حقیقت تک پہنچنا بندے کی رسائی سے باہر ہے۔

۶۱۰۳ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّوْهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفَأُ أَحَدَكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نَزْلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ فَآتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلَى قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ قَالَ إِدَامُهُمْ بِالْأَمِّ وَنُورٌ قَالُوا وَمَا هَذَا قَالَ نُورٌ وَنُورٌ يَا كُفْلُ مِنْ زَائِدَةٍ كَبِدَهُمَا سَبْعُونَ أَلْفًا﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی جسے اللہ تعالیٰ اہل جنت کی مہمانی کے لئے لٹے گا پلٹے گا (سمیٹ لے گا) جس طرح تم سفر میں اپنی روٹی الٹ پلٹ کرتے ہو، پھر ایک یہودی آیا اور کہنے لگا اے ابوالقاسم (ﷺ) تم پر اللہ تعالیٰ برکت نازل فرمائے کیا میں آپ سے بیان نہ کروں قیامت کے اہل جنت کی سب سے پہلی مہمانی (کس کھانے سے ہوگی؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں (یعنی ضرور) اس نے کہا زمین کی ایک روٹی ہو جائے گی (اس نے بھی وہی کہا) جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا پھر مسکرائے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دانت ظاہر ہو گئے (چونکہ حضور اقدس ﷺ نے جو بات وحی الہی سے فرمائی تھی یہودی نے اپنی کتاب سے اسی طرح بتائی اس پر حضور اقدس ﷺ کو تعجب ہوا اور آپ مسکرائے) پھر یہودی نے کہا کیا میں ان کا (اہل جنت کا) سالن نہ بتا دوں؟ (کہ ان کا سالن کیا ہوگا جس سے روٹی کھائیں گے؟) تو اس نے کہا ان کا سالن بالام اور نون ہوگا صحابہ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا نیل اور مچھلی ہے ان دونوں (نیل اور مچھلی) کے جگر (کلیجی) کے ٹکڑے سے ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔ (جو ستر ہزار بلا حساب و کتاب داخل جنت ہوں گے) واللہ اعلم

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الله عز وجل يقبض الارض يوم القيامة ثم يصيرها خبزة.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۹۶۵ والحديث اخرجه مسلم في التوبة.

تحقیق و تشریح | "نزلًا" بضم النون و الزای طعام ضیافت، مہمانی کا کھانا، دراصل وہ کھانا جو مہمان کے سامنے پہلی بار پیش کیا جاتا ہے ہمارے عرف کے اعتبار سے اسے ناشتہ بھی کہہ سکتے ہیں اللہ تعالیٰ مستحقین جنت کو پیش کریں گے تاکہ بھوک کی تکلیف نہ ہو۔ "بالام" بفتح الباء الموحده من غیر همز و لام بتخفيف الميم و التنوين مرفوعة یہ لفظ بالام عبرانی زبان کا لفظ ہے کیونکہ اگر یہ لفظ عربی ہوتا تو صحابہ کرام کو اس کی تفسیر پوچھنے کی ضرورت نہ ہوتی اس کے معنی عربی میں ثور یعنی بیل کے ہیں اور "نون" عربی لفظ بھی ہے بمعنی مچھلی۔ "زائده" مچھلی کے جگر میں ایک حصہ علیحدہ ہوتا ہے جو اعلیٰ درجہ کا لذیذ ہوتا ہے اس کو زائده کہتے ہیں۔ "نواجذ" بالنون والجيم والذال المعجمة جمع ناجذ و هو آخر الاضراس اور کبھی انیاب کو بھی شامل کر لیا جاتا ہے جیسا کہ کتاب الصوم میں ہے حتی بدات انیابہ علامہ عینی وغیرہ لکھتے ہیں ولا منافاة بينهما لان النواجذ تطلق على الانياب والاضراس ايضا. علامہ عینی نے نواجذ کو ناجذہ کی جمع لکھا ہے اور فتح الباری و قطلانی میں ہے نواجذ جمع ناجذ.

۲۱۰۴ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ قَالَ سَهْلٌ أَوْ غَيْرُهُ لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدی نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن لوگ سفید سرخی مال زمین پر جمع کئے جائیں گے جیسے میدے کی روٹی (صاف سفید ہوتی ہے) سہل یا ان کے علاوہ کسی اور نے کہا کہ اس زمین میں کسی کیلئے کوئی نشان نہ ہوگا (یعنی اس میں کوئی مکان یا پہاڑ اور ٹیلہ نہ ہوگا بلکہ صاف ہموار ہوگی)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ما قاله الكرماني مناسبة القرصة للخبزة المذكورة في

الحديث السابق وجعلها كالقرصة نوع من القبض قلت فيه نظر. (عمده)

علامہ عینی نے اعتراض کر دیا لیکن از خود کوئی مناسبت نہیں بیان فرمائی۔

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۹۶۵ و اخرجه مسلم في التوبة.

﴿بَابُ كَيْفِ الْحَشْرِ﴾

حشر کا بیان کہ حشر کس طرح ہوگا؟ (حشر کے معنی ہیں جمع کرنا، اکٹھا کرنا)

حشر کی تفصیل | والحشر على اربعة اوجه خشران في الدنيا وحشران في الآخرة الخ (عمده) یعنی حشر چار ہیں دو دنیا میں دو آخرت میں، دنیا کے دو حشر میں ایک تو وہ جس کا ذکر سورہ حشر میں ہے ہو

الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْيَنْبِطِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ (سورہ حشر: ۲) وہ اللہ ہی ہے جس نے اہل کتاب کافروں کو ان کے گھروں سے نکالا پہلی بار اکٹھا کر کے۔

مزید تفصیل کیلئے نصر الباری جلد ہشتم، ص: ۷۲ دیکھئے۔

دوسرا وہ جو قیامت کے قریب ہوگا کہ ایک آگ آئے گی سب کو ہانک کر شام میں جمع کر دے گی۔

اور آخرت کے دو یہ ہیں: (۱) مردوں کا قبروں سے زندہ ہو کر محشر میں جمع ہونا۔ (۲) محشر سے جنت یا جہنم میں۔

۶۱۰۵ ﴿حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرِيقٍ رَاغِبِينَ وَرَاهِبِينَ وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةَ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةَ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشْرَةَ عَلَى بَعِيرٍ وَيُحْشَرُ بِقِيَّتِهِمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ جمع کئے جائیں گے تین طریقے پر (ای قبیل الساعة الى الشام) (فس) مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب لوگوں کا حشرالی الشام تین طرح پر ہوگا۔ ایک اس طرح کہ لوگ رغبت کرنے والے لیکن انجام سے ڈرتے ہوئے ہوں گے، دوسرا اگر وہ ان لوگوں کا ہوگا کہ ایک اونٹ پر دو آدمی ہوں گے کسی اونٹ پر تین ہوں گے کسی پر چار اور کسی پر دس ہوں گے (چونکہ سوار یوں کی بہت قلت ہوگی) اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی (یعنی یہ حشر کی تیسری صورت ہوگی) جہاں وہ لوگ قیلولہ کریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی (یعنی جہاں پر یہ لوگ دو پہر کو آرام کرنے کیلئے ٹھہریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہر جائے گی) اور جہاں وہ لوگ رات گزاریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ رات گزارے گی اور جہاں لوگ صبح کریں گے وہاں آگ بھی ان کے ساتھ رہے گی اور جہاں شام کریں گے آگ بھی ان کے ساتھ رہے گی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقتہ الحدیث للترجمۃ ظاہرہ۔

تعدیل موضعہ | والحدیث هنا ص: ۹۶۵ تا ص: ۹۶۶۔ والحدیث اخرجہ مسلم فی باب یحشر الناس علی

طرائق .

۶۱۰۶ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهُ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِي أَمْسَاهُ عَلَى الرَّجُلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمَشِّيهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِزَّةُ رَبِّنَا﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے عرض کیا یا نبی اللہ یہ کفار (قیامت کے دن) اپنے چہرہ کے بل کسی طرح جمع کئے جائیں گے؟ (منہ کے بل کس طرح چلیں گے؟) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا وہ ذات جس نے دنیا میں دو پاؤں پر چلایا کیا اس پر قادر نہیں ہے کہ قیامت کے دن انہیں ان کے چہرے کے بل چلائے قیامت کے دن کہا ضرور ہے ہمارے رب کی عزت کی قسم۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدو موضوع | والحديث هنا ص: ۹۶۶۔ ومر الحديث في كتاب التفسير بخاری، ص: ۷۰۱ فی باب قوله الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ (الفرقان)

اخرجه مسلم في التوبة والنسائي في التفسير.

۶۱۰۷ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللَّهِ حُفَاةَ عُرَاةٍ مُشَاةَ غُرُلَا قَالَ سُفْيَانُ هَذَا مِمَّا نَعُدُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ تم لوگ (قیامت کے دن) اللہ سے ننگے پاؤں، ننگے بدن پیادہ پاؤں اور بن ختنہ ملو گے سفیان بن عیینہ نے کہا کہ یہ حدیث ان میں سے ہے جس کے متعلق ہم سمجھتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان ملاقاتهم الله بالوصف المذكور يكون يوم الحشر.

تعدو موضوع | والحديث هنا ص: ۹۶۶۔ مر الحديث مختصرأص: ۴۷۳، ص: ۴۹۰، ص: ۶۶۵، ص: ۶۹۳۔

۶۱۰۸ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرُو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمَنْبَرِ يَقُولُ إِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللَّهِ حُفَاةَ عُرَاةٍ مُغْرُلَا﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ تم اللہ سے ملو گے در انحالیکہ ننگے پاؤں ننگے بدن اور غیر محتون ہو گے۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله انكم ملاقوا الله الى آخره.

تعدو موضوع | والحديث هنا ص: ۹۶۶۔ هو طرف من حديث تقدم ص: ۴۷۳، ص: ۴۹۰، ص: ۶۶۵، ص: ۶۹۳،

ص: ۹۶۶۔

تحقیق | ملأوا الله اصله ملاقون فسقطت النون لاضافته للاسم الشريف.

۶۱۰۹ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُغِيرَةَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ الْآيَةَ وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِنَّهُ سَيَجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشَّمَالِ فَاقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدْتُوا بَعْدَكَ فَاقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا ذُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْحَكِيمِ قَالَ فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو خطبہ سنانے کیلئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ (قیامت کے دن) اس حال میں جمع کئے جاؤں گے کہ ننگے پاؤں ننگے جسم اور غیر محتون ہو گے جس طرح ہم نے تخلیق کی ابتدا کی تھی اسی طرح لوٹا دیں گے الایۃ (الانبیاء: ۱۰۴)

اور تمام مخلوقات میں قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کپڑے پہنائے جائیں گے اور بلاشبہ میری امت میں سے کچھ لوگ بائیں طرف والوں میں لئے جائیں گے (یعنی ان کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں ہوں گے فرشتے دوزخ کی طرف لے جائیں گے) تو میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار یہ تو میرے اصحاب یعنی میری امت کے لوگ ہیں اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تیرے بعد کیا نئی چیزیں (بدعات) پیدا کر دی تھیں اس وقت میں بھی وہی کہوں گے جو نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا ”وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا الْخ (جب تک میں ان میں ہوں جو وہ تھا ان سے خبردار تھا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھالیا تو تو ہی تھا خبر رکھنے والا تھا) الی قولہ العزیز الحکیم (المائدہ: ۷۱) بیان کیا کہ کہا جائے گا (یعنی فرشتے کہیں گے) کہ یہ لوگ ہمیشہ اپنے ایزدوں کے بل (لئے پاؤں) پھرے ہی رہے۔

تشریح ”مرتدین علی اعقابہم“ اس سے مراد کون لوگ ہیں؟ اقوال مختلف ہیں:

- (۱) احتمال ہے کہ مراد وہ لوگ ہوں جو آنحضور ﷺ کے بعد مرتد ہو گئے تھے سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مرتد ہو گئے تھے حضرت ابو بکرؓ نے انہیں قتل کیا اور کفر پر مرے۔
- (۲) اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مراد منافقین ہوں۔

(۳) نیز یہ بھی احتمال ہے کہ مراد وہ مسلمان ہوں کہ اپنے کو مسلمان کہتے اور سمجھتے ہوں لیکن طرح طرح کے رسومات اور بدعات میں مبتلا ہوں مثلاً محرم میں تعزیہ داری، قبروں پر سجدہ تعظیسی، قبروں پر چادر چڑھانے وغیرہ کو نیکی اور عبادت سمجھتے ہوں ظاہر ہے کہ بدعات سید کبارؓ میں سے ہیں یہ سب بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ واللہ اعلم

۶۱۱ ﴿حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَبِيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْشَرُونَ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرُلًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ لَقَالَ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهْمَهُمْ ذَلِكَ﴾

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ننگے پاؤں ننگے جسم غیر مختون جمع کئے جاؤ گے حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مرد و عورت ایک دوسرے (کے ستر) کو دیکھیں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت معاملہ اتنا سخت ہوگا کہ کوئی اس کا قصد کرے۔ (یعنی ستر کا کوئی خیال بھی نہیں کرے گا اس وقت تو سب کو اپنی جان کی پڑی ہوگی)

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد و موضع | والحديث هنا من ۹۶۶: والحديث اخرجہ مسلم في صفة الحشر والنسائي في الجنائز والتفسير وابن ماجه في الزهد.

۶۱۱ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ أَرْضُونَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَرْضُونَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَرْضُونَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشُّرْكِ إِلَّا كَالشُّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشُّعْرَةِ السُّودَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ میں تھے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تم اس پر خوش ہو گے کہ تم لوگ اہل جنت کے چوتھائی رہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تم راضی ہو کہ اہل جنت کا ایک تہائی تم رہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت میں نصف (آدھے) تم ہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں آنحضور ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے مجھے امید ہے کہ تم لوگ (امت مسلمہ) تمام بہشت والوں میں آدھے ہوں گے اور یہ اس وجہ سے ہوگا کہ جنت میں مسلمان روح کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا اور تم لوگ اہل شرک کے درمیان اس طرح ہو جیسے سیاہ تیل کے جسم پر سفید بال

ہوتے ہیں یا جیسے سرخ نیل کے جسم پر سیاہ بال۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان كون هذه الامة نصف اهل الجنة لا يكون الا بعد الحشر وهذا بطريق الاستثناء.

تعد موضوع | والحديث هنا م: ۹۲۶ وياتي م: ۹۸۳ واخرجه مسلم في الايمان والترمذي في صفة الجنة وابن ماجه في الزهد.

۶۱۱۲ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ آدَمُ فَتَرَاءَى ذُرِّيَّتُهُ يَقُولُ هَذَا أَبُوكُمْ آدَمُ فَيَقُولُ لَيْتَكَ وَسَعْدِيكَ فَيَقُولُ أَخْرَجَ بَعَثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ كَمْ أَخْرَجَ فَيَقُولُ أَخْرَجَ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا أَخَذَ مِنَّا مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَتِسْعُونَ فَمَاذَا يَبْقَى مِنَّا قَالَ إِنَّ أُمَّتِي فِي الْأُمَمِ كَالشُّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثُّورِ الْأَسْوَدِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے آدم علیہ السلام کو پکارا جائے گا تو ان کی اولاد ان کے سامنے ہوگی (یعنی انہیں دیکھے گی) تو کہا جائے گا (اے لوگو!) یہ تمہارے باپ آدم ہیں اور حضرت آدم عرض کریں گے لیتک وسعدیک اب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اپنی اولاد میں سے جنہیوں کو نکالو آدم عرض کریں گے اے پروردگار کتنوں کو نکالوں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ہر سو میں سے ننانوے کو نکالو، اس پر صحابہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ جب ہم میں سے ہر سو میں سے ننانوے نکال لئے جائیں گے تو ہم میں سے کیا باقی رہ جائیں گے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمام امتوں میں سے میری امت اتنی ہی تعداد میں ہوگی جیسے سیاہ نیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة يمكن ان يقال من حيث ان الذي تضمنه هذا الحديث انما يكون بعد الحشر يوم القيامة.

تعد موضوع | والحديث هنا م: ۹۲۶۔

﴿۳۳۸۳﴾ **بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ** (سورہ حج: ۱۰)

أَزَلَّتِ الْآزِلَّةُ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بیشک قیامت کا زلزلہ ایک بڑی چیز ہے (یعنی خوفناک مصیبت ہوگی)

اور ارشاد الہی اَزَلَّتِ الْآزِلَّةُ (سورہ نجم: ۵۷) یعنی قیامت قریب آ رہی ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے

اَقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ (القمر: ۱)

۶۱۱۳ ﴿حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ يَا آدَمُ فَيَقُولُ كَيْفَ وَسَعْدِيكَ وَالْخَيْرُ لِي يَدِيكَ قَالَ يَقُولُ أَخْرِجْ بَعَثَ النَّارَ قَالَ وَمَا بَعَثَ النَّارَ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ فَذَلِكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمَلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَرَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَرَىٰ وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا ذَلِكُ الرَّجُلُ قَالَ أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ وَاللَّيْلِ نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا تِلْكَ أَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ فَحَمِدْنَا اللَّهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَاللَّيْلِ نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأُمَّمِ كَمَثَلِ الشُّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اے آدم! تو آدم عرض کریں گے کَیْفَ وَسَعْدِيكَ وَالْخَيْرُ لِي يَدِيكَ (حاضر ہوں تیرے حکم کی بجا آوری کیلئے ساری بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے) بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جہنم میں جانے والوں کو نکالو، آدم پوچھیں گے کہ جہنمیوں کی تعداد کتنی ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے (۹۹۹)، یہی وہ وقت ہوگا کہ بچہ بوڑھا ہو جائے گا اور حاملہ عورت اپنا حمل گرا دے گی اور تم لوگوں کو (خوف کی وجہ سے) دیکھو گے نشہ کی حالت میں (بیہوش) حالانکہ وہ نشہ میں نہیں بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا صحابہ کو یہ بات بہت سخت معلوم ہوئی اور صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے وہ ایک شخص کون ہوگا؟ (جو ہزار میں سے جنت کے لئے منتخب ہوگا) آنحضرت ﷺ نے فرمایا تمہیں بشارت ہو اس لئے کہ ایک ہزار یا جوج ماجوج میں سے ہوں گے اور تم میں سے وہ ایک ہوگا (جو جنت میں جائے گا) ۲۱ کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے پوری امید ہے کہ تم اہل جنت کا ایک تمہائی ہوں گے، ابوسعیدؓ نے بیان کیا کہ اس پر (مارے خوشی کے) ہم نے اللہ کی حمد بیان کی اور اللہ اکبر کہا پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا آدھا ہوں گے تمہاری مثال دوسری امتوں کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے سیاہ تیل کے جسم پر سفید بال، یا مثل سفید داغ جو گدھے کے آگے کے پاؤں پر ہوتا ہے۔

مطابقتہ للترجمتہ | مطابقتہ الحدیث للترجمة توخذ من قوله يشيب الصغير الى آخره الايه.

تعدد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۶۷ من الحديث ص: ۴۷۲ تا ص: ۴۷۳، ص: ۶۹۳، ياتی ص: ۱۱۵۔

﴿ **بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی: اَلَا يَظُنُّ اَوْلٰئِكَ اَنَّهُمْ مَبْعُوْثُوْنَ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ** ^{۳۲۸۵} ﴾

یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ قَالَ الْوَصْلَاتُ فِی الدُّنْیَا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: کیا وہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ وہ لوگ ایک عظیم دن کیلئے اٹھائے

جائیں گے جس دن تمام لوگ رب العالمین کے حضور میں کھڑے ہوں گے

اور ابن عباس نے فرمایا کہ قَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا کے سارے تعلقات منقطع ہو جائیں گے (یعنی دنیا میں جو باہمی تعلقات تھے وہ اس روز سب منقطع ہو جائیں گے نہ کوئی تابع رہے گا نہ کوئی متبوع ہر ایک کو اپنی فکر ہوگی)

۶۱۱۳ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا عِیْسَى بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ النَّالِیْعِ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ

الْعٰلَمِیْنَ قَالَ یَقُوْمُ اَحَدُهُمْ فِی رَشْحِهِ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کی تفسیر میں فرمایا کہ لوگ اپنے پسینہ میں شرابور کھڑے ہوں گے جو پسینہ آدھے کانوں تک پہنچے گا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعداد و موضع | او الحديث هنا ص: ۹۶۷ من الحديث ص: ۳۶۶۔ مسلم شریف ثانی ص: ۳۸۴۔

تشریح | قیامت کے روز حساب کیلئے جب کھڑے ہوں گے تو کچھ لوگ مارے خوف کے اور آفتاب کے قریب آنے کی وجہ سے اپنے پسینے میں نصف کانوں تک غرق ہوں گے۔

”فی رشحہ“ بفتح الراء وسكون المعجمة ای فی عرقہ.

۶۱۱۵ ﴿ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي

الغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

يَعْرِقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِی الْاَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ

حَتَّى يَبْلُغَ اَدَانَهُمْ ﴿

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ

پینہ میں شرابور ہو جائیں گے یہاں تک کہ ان کا پینہ ستر (۷۰) ہاتھ زمین میں پھیل جائے گا یہاں تک کہ منہ تک پہنچ کر کانوں کو چھونے لگے گا۔

مطابقتہ للترجمة | ذکر هذا عقيب حديث ابن عمر رضي الله تعالى عنهما لما انه يتضمن بعض ما فيه والمناسبة بهذا المقدار كافية.

تعريضاً والحديث هنا ص: ۹۶۷ - اخرجہ مسلم فی صفة النار اعادنا الله منها ومن كل مكروه بمنه وكرمه .

﴿بَابُ الْقِصَاصِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾^{۲۳۸۶}

وَهِيَ الْحَاقَّةُ لِأَنَّ فِيهَا الثَّرَابَ وَحَوَاقَّ الْأُمُورِ الْحَقَّةُ وَالْحَاقَّةُ وَاحِدٌ وَالْقَارِعَةُ وَالْغَاشِيَةُ وَالصَّاحَّةُ وَالتَّغَابُنُ غَبْنُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلَ النَّارِ .

قیامت کے دن قصاص (بدلہ) کی کیفیت کا بیان

”وہی الحاقۃ“ اور وہی یعنی قیامت ہی حاقہ ہے اور یہ حق سے واحد مؤنث اسم فاعل ہے معنی ہے حق ہونے والی، ثابت ہونے والی مراد قیامت ہے ”لأن فیہا الثواب“ اسلئے کہ اس میں ثواب ہے یعنی بدلہ ملے گا اور ثابت شدہ امور و باتیں اس میں متحقق ہوں گی۔

”الحقۃ والحاقۃ واحد“ دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی وہ ثابت ہونے والی قیامت۔

وَالْقَارِعَةُ وَالْغَاشِيَةُ وَالصَّاحَّةُ وَالتَّغَابُنُ غَبْنُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلَ النَّارِ“

اور قارعہ اور غاشیہ اور صائحہ اور تغابن یہ سب بھی قیامت کو کہتے ہیں اور یہ الفاظ قرآن مجید میں وارد ہیں، قارعہ اس لئے کہ قیامت کے ہولناک مناظر دلوں کو ہلا دیں گے، اور غاشیہ اس لئے کہ وہ، ر چیز پر چھا جائے گی، اور صائحہ بھی قیامت ہی کا نام ہے اس لئے کہ صائحہ شور و غل اور چیخ ہے جو کانوں کو بہرا کر دے گی۔ بجز اس آواز کے جو زندہ ہونے کے لئے دی جائے گی اور کوئی چیز سنائی نہیں دے گی۔ اور قیامت کا نام یوم التغابن بھی ہے اس لئے کہ جنت والے دوزخیوں کے مقامات لے لیں گے جو ان کو ملتے آگروہ مومن ہوتے۔

علامہ عینی لکھتے ہیں غَبْنُ فعل ماضٍ واهل الجنة فاعله واهل النار بالنصب مفعوله ومعناه ان اهل

الجنة ينزلون منازل الاشقياء التي كانت اعدت لهم لو كانوا سعداء (عمدہ)

۶۱۱۶ ﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِالذَّمَاءِ ﴿﴾
ترجمہ | شقیق بن سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود سے سنا انھوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے قیامت کے دن لوگوں کے درمیان خون کے بدلہ کا فیصلہ ہوگا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان القضاء يوم القامة هو للقصاص .
تعد موضوعا | والحديث هنا ص: ۹۶۷ ياتي في الدييات ص: ۱۰۱۳- مسلم في الحدود والترمذی في الدييات والنسائی في المحاربه ابن ماجه في الدييات.

اشکال : روى ابو هريره مرفوعا اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة صلاته . بظا هر حدیث الباب سے تعارض ہے۔

جواب : حقوق العباد میں سب سے پہلے خون ناحق کا فیصلہ ہوگا اور حقوق اللہ میں سب سے پہلے نماز کا محاسبہ فلا اشکال۔

۶۱۱۷ ﴿﴾ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْخَذَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَخِيهِ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے بھائی پر ظلم کیا ہو تو اسے چاہئے کہ اسے (اس دنیا میں) معاف کرالے اس لئے کہ آخرت میں دینار و درہم نہیں ہوں گے اس سے پہلے کہ اس کے بھائی کیلئے اس کی نیکیاں لی جائیں پس اگر اس کے یہاں نیکیاں نہ ہوئیں تو اس کے مظلوم بھائی کی برائیاں (معاصی) اس پر ڈال دی جائے گی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله من قبل ان يوخذ الى آخره .
تعد موضوعا | والحديث هنا ص: ۹۶۷ ومر الحديث ص: ۳۳۱- والحديث اخرجه الترمذی .

۶۱۱۸ ﴿﴾ حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقْصُ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضِ مَظَالِمٍ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هَدُّبُوا وَنُقُوا إِذِنْ نُهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ

أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان والے جب دوزخ سے چھٹکارا پائیں گے تو ایک پل پر روک دیئے جائیں گے (ہو سکتا ہے کہ یہ پل صراط کے علاوہ کوئی دوسرا پل ہو) (۲) وقيل من تنمة الصراط وانها طرفه الذي يلي الجنة یعنی پل صراط ہی ایک کنارہ وہ حصہ ہو جو بہشت کے قریب ہوگا) اور پھر ایک کے دوسرے پر حقوق کا تفسیر ہوگا، جو دنیا میں رہ گئے تھے ان کا بدلہ لیا جائے گا اور جب کانٹ چھانٹ کر لی جائے گی اور صفائی ہو جائے گی تب انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے ان میں سے ہر ایک اپنا مکان جنت میں اس سے زیادہ پہچان لے گا جتنا وہ دنیا میں اپنا مکان پہچانتا تھا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فِيَقْصُ"

تعد موضوعاً | او الحديث هنا ص: ۹۶۷ مر الحديث ص: ۳۳۰۔

تشریح معلوم ہوا کہ مظالم حقوق العباد صرف توبہ سے معاف نہیں ہوں گے بلکہ بدلہ لیا جائے گا اب خواہ اس طرح کہ مظلوم کو ظالم کی نیکیاں دے کر یا مظلوم کی برائیاں ظالم پر ڈال کر وغیرہ۔

﴿ بَابٌ مِّنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذَّبَ ﴾^{۳۳۸۷}

جس کے حساب میں کھود کرید کی گئی (یہ جرح کی گئی کہ یہی تم نے کیوں کی؟) وہ بتلائے عذاب ہوا

۶۱۱۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذَّبَ قَالَتْ قُلْتُ أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَلِكَ الْعَرَضُ ﴿﴾

اللَّهُ تَعَالَى فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَلِكَ الْعَرَضُ ﴿﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) جس کے حساب میں کھود کرید کی گئی وہ معذب ہوا، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ عنقریب آسان حساب لیا جائے گا آنحضرت ﷺ نے فرمایا (یہ حساب نہیں ہے) یہ تو صرف پیشی ہے (یعنی بتلا دینا ہے کہ تم نے یہ غلطی کی ہے مگر میں نے معاف کر دیا مطلب یہ ہے کہ مناقشہ نہیں ہوگا بلکہ صرف اعمال نامہ دکھا دینا ہے)۔

تشریح تشریح و پوری تفصیل کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری اول، ص: ۴۶۳۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ماخوذة من صدر الحديث.

تعدی و وضع | والحديث هنا ص: ۹۶۷ مر الحديث في كتاب العلم ص: ۲۱ وياتي ص: ۹۶۸-
 ۶۱۲۰ ﴿حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ وَأَيُّوبُ وَصَالِحُ بْنُ رُسْتَمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾
 ترجمہ | حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا اسی طرح۔

مطابقة للترجمة | هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

۶۱۲۱ ﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسِبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حِسَابًا يَسِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرَضُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُنَاقِشُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عُدِبَ﴾

ترجمہ | ام المؤمنین حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص سے بھی قیامت کے دن (نقش و جرح کے ساتھ) حساب لیا جائے گا وہ ہلاک ہوا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اللہ تعالیٰ نے خود نہیں فرمایا ہے فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حِسَابًا يَسِيرًا جس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو عنقریب اس سے ایک آسان (ہلاک) حساب لیا جائے گا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو صرف پیشی ہے اور قیامت کے دن جس کے حساب میں کھود کرید کی وہ معذب ہوگا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدی و وضع | والحديث هنا ص: ۹۶۸ مر الحديث ص: ۲۱، ص: ۳۶، ص: ۳۶، ص: ۳۶، ص: ۳۶۔

۶۱۲۲ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِثْلُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ قَدْ كُنْتَ سَأَلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ کافر کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا بتاؤ تو کہ اگر تیرے پاس (اس وقت) زمین بھروسنا ہو تو کیا اس کو (اپنی نجات کیلئے) فدیہ دو گے؟ تو وہ کہے گا جی ہاں پھر اس سے کہا جائیگا کہ تم سے اس سے بہت آسان چیز کا (دنیا میں) مطالبہ کیا گیا تھا (یعنی) توحید کا مطالبہ کیا گیا تھا لیکن تو شرک پر اڑا رہا اب زمین بھروسنا دینے کو تیار ہے)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه نوع مناقشة.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۹۶۸ ومر الحديث ص: ۴۶۹، ویاتی ص: ۹۷۰۔

۶۱۲۳ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي خَيْثَمَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ تُمْ يَنْظُرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قُدَّامَهُ تُمْ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي عُمَرُو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا النَّارَ تُمْ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ تُمْ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ تُمْ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثَلَاثًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا تُمْ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِيكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ ﴿﴾

ترجمہ حضرت عدی بن حاتم نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم میں سے ہر ہر فرد سے اللہ تعالیٰ اس طرح کلام کرے گا کہ اللہ کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا پھر وہ دیکھے گا تو اس کے آگے کوئی چیز نہیں نظر آئے گی (سوائے اپنے اعمال کے) پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو آگ (یعنی دوزخ) نظر آئے گی (کیونکہ دوزخ ہی پر سے راستہ ہوگا پل صراط اسی پر بنا ہے) پس تم میں سے جو شخص بھی دوزخ سے بچنے کی (دنیا میں عمل کر کے) استطاعت رکھتا ہے اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ (راہ خدا میں خرچ کر کے) تو اسے بچنا چاہئے۔

"قال الاعمش الخ" اعمش نے بیان کیا کہ مجھ سے عمر و بن مرقہ نے بیان کیا انھوں نے خیمہ سے انھوں نے عدی بن حاتم سے عدی بن حاتم نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم سے بچو پھر آپ ﷺ نے چہرہ پھیر لیا اور جہنم سے ڈرایا پھر فرمایا دوزخ سے بچو دوزخ سے چہرہ پھیر لیا اور ڈرایا تین بار یہاں تک کہ ہم نے یہ خیال کیا کہ آپ ﷺ دوزخ کو دیکھ رہے ہیں پھر فرمایا دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو (یعنی فی سبیل اللہ صدقہ کر کے بچنا چاہئے) اور جو شخص یہ بھی نہ پائے تو اچھی بات کہہ کر۔ (کالدلالة على هدى، والصلح بين اثنين الخ) (قس) مطلب یہ ہے کہ ایسی بات کہے جس سے کسی کو ہدایت ہو یا دوا دی کے درمیان صلح کرادے وغیرہ۔ معلوم ہوا کہ اچھی بات و نصیحت کرنے میں بھی صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة مثل ما ذكرنا ان فيه نوع مناقشة.

تعد موضوع | والحديث هنا ص: ۹۶۸ ومرآة: ۹۶۸۔

﴿بابٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾^{۳۲۸۸}

(اس امت محمدیہ میں سے) ستر ہزار بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے

۶۱۲۳ ﴿حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ ح قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَ حَدَّثَنِي أُسَيْدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَّمُ فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمْرُ مَعَهُ الْأُمَّةَ وَالنَّبِيُّ يَمْرُ مَعَهُ النَّفْرُ وَالنَّبِيُّ يَمْرُ مَعَهُ الْعَشْرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمْرُ مَعَهُ الْأَخْمَسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمْرُ وَحَدَّهُ فَنظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قُلْتُ يَا جَبْرِئِلُ هَؤُلَاءِ أُمَّتِي قَالَ لَا وَلَكِنْ انظُرِي إِلَى الْأَفْقِ فَنظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قَالَ هَؤُلَاءِ أُمَّتِكَ وَهَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قَدْ آمَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا غَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانُوا لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْفُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بِنْتُ مَحْصَنٍ فَقَالَ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرَ قَالَ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَتْ بِهَا عُكَّاشَةُ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں تو ایک نبی گذرے ان کے ساتھ ان کی امت گذری اور ایک نبی کے ساتھ چند افراد گذرے اور کسی نبی کے ساتھ دس افراد گذرے اور کسی نبی کے ساتھ پانچ افراد گذرے اور کوئی نبی تھا گذرے (یعنی ان پر کسی نے ایمان نہیں لایا) پھر میں نے دیکھا تو دیکھا کہ ایک بڑی جماعت ہے میں نے پوچھا اے جبریل کیا یہ میری امت کے لوگ ہیں جبریل نے کہ نہیں لیکن آپ افق کی طرف (آسمان کا کنارہ) دیکھئے پھر میں نے نگاہ اٹھائی تو دیکھا کہ بہت بڑی جماعت ہے جبریل نے کہا یہ آپ کی امت ہے اور یہ لوگ جو ان کے آگے ستر ہزار ہیں نہ ان سے حساب لیا جائے گا اور نہ ان پر عذاب ہوگا (یعنی بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے) میں نے پوچھا ایسا کیوں؟ (یعنی اس کا سبب کیا ہے؟) جبریل علیہ السلام نے کہا یہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے یہ لوگ منتر نہیں کرتے (یعنی زمانہ جاہلیت میں جو مشرکانہ منتر کرتے تھے وہ منتر مسلمان ہونے کے بعد نہیں کرتے) اور نہ فال نکالتے (فال پر اعتقاد نہیں رکھتے) اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے تھے یہ حدیث سن کر حضرت

عکاشہ بن محسن حضور کے سامنے کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا فرمائیے کہ مجھے بھی اللہ ان ہی لوگوں میں سے کر دے آنحضور ﷺ نے دعا فرمائی یا اللہ انہیں بھی ان لوگوں میں کر دے پھر ایک دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا فرمائیے کہ اللہ مجھے بھی ان ہی لوگوں میں سے کر دے آنحضور ﷺ نے فرمایا تم سے سبقت کر گئے (بازی لے گئے)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعداد موضوع | والحديث هنا ص: ۹۶۸ من الحديث ص: ۳۸۴ مختصراً ص: ۸۵۰، ص: ۹۵۸۔

تشریح | اس حدیث سے جہاز پھونک، تعویذ اور دوا و علاج کی حرمت پر استدلال جہالت ہے اس لئے کہ خود آنحضور ﷺ سے علاج ثابت ہے، مریض پر دم کرنا ثابت ہے البتہ اعلیٰ و افضل رضا بقضا ضرور ہے۔ واللہ اعلم

۶۱۲۵ ﴿حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَاهُ زَيْدَ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا تَضِيءُ وَجُوهَهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَقَامَ عُكَاشَةَ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمْرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُ اجْعَلُهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَتْ بِهَا عُكَاشَةُ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ میری امت کی ایک جماعت جنت میں داخل ہوگی جن کی تعداد ستر ہزار ہوگی ان کے چہرے اس طرح روشن ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند روشن ہوتا ہے، اور ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ یہ سن کر عکاشہ بن محسن اسدی اپنی چادر اٹھاتے ہوئے کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ سے دعا فرمادیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے آنحضور ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ اس کو ان میں سے کر دے اس کے بعد انصار میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ سے دعا کر دیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت کر گئے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعداد موضوع | والحديث هنا ص: ۹۶۸ تا ص: ۹۶۹ أخرجه مسلم في الايمان .

۶۱۲۶ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ شَكٌّ فِي أَحَدِهِمَا مُتَمَسِكِينَ آخِذًا بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ حَتَّى يَدْخُلَ أَوْلَاهُمْ وَآخِرُهُمْ﴾

الْجَنَّةِ وَوَجُوهُهُمْ عَلَى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ﴿

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدی نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ (ابوحازم راوی کو) ان میں سے کسی ایک تعداد کی تعین میں شک تھا جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ بعض بعض کو پکڑے ہوئے ہوگا یہاں تک کہ اگلے اور پچھلے سب (ایک ساتھ) داخل ہوں گے اور ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدیه موضع | والحديث هنا ص: ۹۶۹ من الحديث ص: ۴۶۰، ياتي ص: ۹۷۰۔

۶۱۲۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مُوَدَّنٌ بَيْنَهُمْ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ خُلُودٌ ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو ایک اعلان کرنے والا ان کے درمیان کھڑا ہو کر کہے گا اے دوزخ والو! اب موت نہیں آئے گی اور اے جنت والو! اب موت نہیں آئے گی بلکہ ہمیشہ رہنا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه ذكر دخول المؤمنين الجنة.

تعدیه موضع | والحديث هنا ص: ۹۶۹ ياتي الحديث في الباب الذي بعده ص: ۹۶۹۔

واخرجه مسلم في صفة النار.

۶۱۲۸ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ لِأَمْوَاتٍ وَلِأَهْلِ النَّارِ يَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لِأَمْوَاتٍ ﴿

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت سے کہا جائے گا کہ اے اہل جنت ہمیشہ (یہیں) رہنا ہے اس جنت میں موت نہیں ہے اور دوزخیوں سے کہا جائے گا اے اہل دوزخ ہمیشہ (یہیں) رہنا ہے اس میں موت نہیں ہے۔ (تمہیں موت نہیں آئے گی)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة مثل ما ذكرنا في الحديث السابق.

تعدیه موضع | والحديث هنا ص: ۹۶۹۔

﴿بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ﴾^{۳۳۸۹}

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ زِيَادَةُ كَبِدِ حُرَّتٍ عَدَنٌ خُلْدٌ عَدَنَتْ بِأَرْضٍ أَقَمْتُ وَمِنْهُ الْمَعْدِنُ فِي مَعْدِنٍ صِدْقٍ لِي مَنَّبِتٍ صِدْقٍ .

جنت اور جہنم کی صفت (بہشت اور دوزخ کے حالات)

”وقال ابو سعيد الخ“ اور ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلا کھانا جسے اہل جنت کھائیں گے مچھلی کی کبھی کا ٹکڑا ہوگا۔

(یہ حدیث موصولاً، ص: ۹۶۵ میں گزر چکی ہے)

”عَدَنٌ خُلْدٌ“ عدن بمعنی خلد ہے یعنی عدن کے معنی ہمیشہ رہنا ہے عرب لوگ کہتے ہیں عدنٌ بارضِ اى اقمْتُ یعنی میں نے اس سرزمین میں قیام کیا (میں نے وہاں سکونت اختیار کر لی) ”وَمِنْهُ الْمَعْدِنُ“ اور اسی سے ہے معدن یعنی کان جہاں سونا، چاندی، لوہا اور کوئلہ وغیرہ قرار پکڑتا ہے۔

”فِي مَعْدِنٍ صِدْقٍ“ (یا فی مقعد صدق جو سورہ قمر میں ہے) اس کے معنی ہیں فی مَنَّبِتٍ صِدْقٍ یعنی سچائی پیدا ہونے کی جگہ، صدق کی کان۔

تشریح چونکہ یہ باب بہشت کی صفت کے بیان میں ہے اور قرآن مجید سورہ توبہ میں بہشت کا نام جَنَّتِ عَدَنُ آیا ہے اس لئے امام بخاریؒ نے لفظ ”عدن“ کی تفسیر کر دی۔

۶۱۳۹ ﴿حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَأَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ﴾

ترجمہ حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو دیکھا کہ وہاں کے رہنے والے اکثر غریب لوگ ہیں اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو دیکھا کہ وہاں اکثر عورتیں تھیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان كون اكثر اهل الجنة الفقراء وكون اكثر اهل النار النساء وصف من اوصاف الجنة ووصف من اوصاف النار.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۹۶۹ من الحديث ص: ۴۶۰، ص: ۷۸۳، ص: ۹۵۵۔ والترمدی فی صفة جہنم والنسائی فی عشرة النساء.

۶۱۳۰ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ لَمَّا كَانَ عَامَةٌ مَن دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَةٌ مَن دَخَلَهَا النَّسَاءُ﴾

ترجمہ | حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو وہاں اکثر داخل ہونے والے مساکین تھے (یعنی جو دنیا میں غریب محنت مزدوری کرنے والے تھے) "و اصحاب الجدد محبوسون" ممنوعون من دخول الجنة مع الفقراء لاجل الحساب (قس) (یعنی اور مالدار لوگ فقراء کے ساتھ جنت میں داخل ہونے سے روک دیئے گئے ہیں حساب کیلئے)

"غیر ان اصحاب النار الخ" مگر دوزخ والوں (کفار و مشرکین) کو دوزخ کا حکم دیدیا گیا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا اس میں اکثر داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔

مطابقہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة مثل ما ذكرنا في الحديث السابق.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۹۶۹۔ من الحديث ص: ۷۸۳۔ واخرجه مسلم في آخر كتاب الدعوات والنسائي في عشرة النساء.

سوال: یہاں مساکین کا لفظ ہے اور بعض حدیث میں فقراء کا لفظ ہے کما تر۔

علامہ کرمانی نے جواب دیا ہے يطلق احدهما على الآخر فلا اشكال.

اشکال: اشکال یہ ہے کہ ابھی جنت و جہنم میں جانے کا وقت کہاں سے آیا؟

جواب یہ ہے کہ اللہ رب العالمین کے علم میں ماضی، حال اور مستقبل سب واقعات یکساں موجود ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کو یہ واقعہ اس طرح دکھلادیا جیسے اب ہو رہا ہے، واللہ اعلم۔

۶۱۳۱ ﴿حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أُسَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى النَّارِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيءَ بِالنَّارِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُدْبَحُ ثُمَّ يُنَادَى يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزِدَادُ أَهْلَ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزِدَادُ أَهْلَ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْبِهِمْ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اہل جنت جنت میں اور اہل جہنم جہنم میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اسے جنت اور دوزخ کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا اس کے بعد ایک اعلان کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرے گا اے جنت والو اب تمہیں موت نہیں آئے گی اور اے اہل دوزخ تمہیں موت نہیں آئے گی اس وقت اہل جنت بہت زیادہ خوش ہو جائیں گے اور دوزخ والے کو رنج پر رنج ہوگا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ من حیث ان ازیدیاد اهل الجنة فرحا وازیدیاد اهل النار حزنا وصف من اوصافهما من حیث انهما حاصلان فیہما وهو وصف المحل و ارادة وصف الحال.

تعمیر موضعاً | والحدیث هنا ص: ۹۶۹ و مر الحدیث ص: ۹۶۹۔ والحدیث اخرجہ مسلم فی صفة اهل الجنة والنار.

تشریح | جب میدان محشر میں سب کا حساب و کتاب ہو جائیگا اور اہل جنت جنت میں اور اہل جہنم جہنم میں داخل ہو جائیں گے نیز دوزخیوں میں سے جن کو ایمان کی وجہ سے دوزخ سے نکل کر جنت میں جانا مقدر تھا وہ بھی جنت میں داخل ہو لیں گے تو موت کو مینڈھے کی شکل مجسم کر کے جنت اور جہنم کے درمیان لا کر ذبح کر دیا جائے گا جسے سارے جنتی اور دوزخی دیکھیں گے ذبح کون کرے گا ایک قول یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ذبح کریں گے دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام۔ واللہ اعلم

۶۱۳۲ ﴿حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَيْبِكَ رَبَّنَا وَسَعْدِيكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ نَعْطَ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَنَا أُعْطِيْتُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أَجَلٌ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أُسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا اے اہل جنت جنتی کہیں گے لیبیک ربنا و سعدیک (اے ہمارے پروردگار تیری فرمانبرداری کیلئے ہم حاضر ہیں) تو اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کیا اب تم لوگ خوش ہو؟ تو اہل جنت کہیں گے بھلا اب بھی ہم لوگ خوش نہیں ہوں گے اب تو تو نے ہمیں وہ سب نعمتیں دی ہیں جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دی ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں تمہیں اس سے بھی بہتر چیز دوں گا اہل جنت کہیں گے اے پروردگار اس سے بہتر کیا چیز ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں اپنی خوشنودی تم پر نازل کرتا ہوں کہ اس کے بعد کبھی تم پر ناراض نہیں ہوں گا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة مثل الذي ذكرنا فيما قبل.

تعداد و موضع | او الحديث هنا ص: ۹۶۹ تا ص: ۹۷۰۔ ویاتی فی التوحید ص: ۱۱۲۱، و مسلم و الترمذی فی صفة الجنة و النسائی فی النعوت.

۶۱۳۳ ﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غَلَامٌ فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَرَفْتُ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي فَإِنْ يَكُ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرُ وَأَحْتَسِبُ وَإِنْ تَكُنُ الْأُخْرَى تَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ وَيْحَكَ أَوْهَبِلْتِ أَوْجَنَةَ وَاحِدَةً هِيَ إِنَّهَا جَنَّاتٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ لَفِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ حارثہ بدر کی لڑائی میں شہید ہو گئے اور وہ ابھی نو عمر تھے (حضرت حارثہ پانی پینے کیلئے حوض پر آئے تھے کہ ایک تیر نے شہید کر دیا) تو ان کی والدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ آپ کو معلوم ہے حارثہ کا مرتبہ مجھ سے (یعنی آپ جانتے ہیں کہ حارثہ سے مجھے کتنی محبت تھی) پس اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں گی اور صبر پر ثواب کی امید رکھوں گی اور اگر کوئی دوسری بات ہے (یعنی جنت میں نہیں گیا ہو بلکہ کسی تکلیف میں ہو) تو آپ دیکھتے ہیں کہ میں کیا کرتی ہوں (یعنی بہت رنجیدہ اور رو رہی ہوں) اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا افسوس تجھ پر، کیا تو دیوانی ہو گئی ہے (کہ نہیں جانتی ہے کہ جنت کتنی ہے؟ جنتیں بہت ہیں اور وہ حارثہ جنت الفردوس میں ہے) (جو سب سے فائق و بلند ہے)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة فی آخر الحديث.

تعداد و موضع | او الحديث هنا ص: ۹۷۰ و مر الحديث ص: ۳۹۴، فی المغازی ص: ۵۶۷، یاتی ص: ۹۷۲۔

۶۱۳۳ ﴿حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا الْفَضِيلُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْ الْكَافِرِ مَسِيرَةٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِلرَّائِبِ الْمُسْرِعِ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلْمَةَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّائِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّائِبُ الْجَوَادِ الْمُضْمَرِ السَّرِيعِ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (کافر دوزخ میں اتنا بڑا ہو جائے گا

کہ) کافر کے دونوں مونڈھوں کے درمیان تیز چلنے والے سوار کیلئے تین دن کی مسافت کا فاصلہ ہوگا (امام بخاری نے کہا) اور اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہمیں مغیرہ بن سلمہ نے خبر دی کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا انھوں نے ابو حازم سے انھوں نے سہل بن سعد سے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار سوسال چلنے کے بعد بھی اسے قطع نہیں کر سکے گا، ابو حازم نے بیان کیا کہ پھر میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابوسعید خدری نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں تیار کئے ہوئے تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص سوسال تک چلتا رہے گا پھر بھی اسے قطع نہیں کر سکے گا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۷۰، ص: ۳۶۱ دوسری حدیث عن سهل بن سعد هنا ص: ۹۷۰، ص: ۳۶۰، ص: ۹۶۹۔

تشریح | "مضمّر" کی تفسیر پہلے بھی گذر چکی ہے وہ گھوڑا جسے کچھ دن خوب کھلا پلا کر موٹا کیا جائے پھر رفتہ رفتہ اس کا چارہ کم کر دیا جائے اس عمل سے گھوڑا بہت تیز رفتار ہو جاتا ہے۔ گذر چکا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں گھوڑ دوڑ کیلئے مضمّر گھوڑے کی حد سات میل تھی اور غیر مضمّر کی ایک میل۔

۶۱۳۵ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ لَا يَذْرَى أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ مُتَمَاسِكُونَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أُولَهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وَجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار یا سات لاکھ جنت میں داخل ہوں گے ابو حازم راوی کو یقینی طور پر یاد نہیں کہ ان میں سے کون سا عدد سہل بن سعد نے فرمایا تھا، بیان کیا کہ وہ ایک دوسرے کو پکڑے ہوں گے ان میں سے اگلے اس وقت تک داخل نہ ہوں گے جب تک کہ پچھلے بھی نہ داخل ہو لیں (یعنی آگے پیچھے نہ ہوں گے بلکہ سب ایک ساتھ داخل ہوں گے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة مثل ما ذكرنا في بعض الاحاديث الماضية.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۷۰ و مر الحديث ص: ۳۶۰، ص: ۹۶۹۔

۶۱۳۶ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءُونَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَتَرَاءُونَ الْكُوكَبَ فِي السَّمَاءِ قَالَ أَبِي فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَالَ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ وَيَزِيدُ فِيهِ كَمَا تَرَاءَى الْكُوكَبُ الْغَارِبُ فِي الْأَفْقِ الشَّرْقِيِّ وَالْغُرَبِيُّ ﴿

ترجمہ | حضرت اہل بن سعد سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت والے جنت میں اپنے سے اوپر والے بالا خانوں (مخلوں) کو اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسمان میں ستاروں کو دیکھتے ہو، عبد العزیز نے کہا میرے والد ابو حازم نے بیان کیا کہ پھر میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابو سعید خدری سے سنا وہ بیان کرتے تھے اور اس میں یہ اضافہ کرتے تھے کہ جیسے تم مشرقی یا مغربی افق میں ڈوبتے ستاروں کو دیکھتے ہو۔

تشریح | بعضوں نے غارب کے بجائے اس حدیث میں غابر پڑھا ہے یعنی اس ستارے کو جو باقی رہ گئے ہوں (مطلب یہ ہے کہ جیسے بہت دور ستارے چمکتے نظر آتے ہیں اسی طرح جنت میں بلند درجہ والوں کے مکانات دور سے نظر آئیں گے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ ظاہرہ۔

تعدیل ووضوح | والحديث هنا ص: ۹۷۰۔

۶۱۳۷ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِأَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ أَنَّ لَكَ مَالِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صَلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي ﴿

ترجمہ | حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اہل دوزخ کے سب سے ہلکا عذاب پانے والے سے پوچھے گا اگر تیرے لئے زمین کا کچھ مال میسر ہو تو کیا تم اس کا فدیہ (اس عذاب سے چھوٹنے کیلئے) دو گے؟ تو وہ کہے گا ہاں (شاید ابو طالب مراد ہیں) اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تم سے اس سے بھی آسان بات کا ارادہ کیا تھا (مطالبہ کیا تھا) اور تو (اس وقت) آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تو نے نہیں مانا اور شرک میں مبتلا رہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للجزء الثاني من الترجمة من حيث ان فيه نوع صفة للنار باعتبار وصف اهلها من قبيل ذكر المحل و ارادة الحال .

تعدو موضع | والحديث هنا ص: ۹۷۰ مر الحديث ص: ۳۶۹، ص: ۹۷۸۔

۶۱۳۸ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ الشُّعَارِيرُ قُلْتُ مَا الشُّعَارِيرُ قَالَ الضُّغَابِيُّسُ وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمَهُ فَقُلْتُ لِعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ﴾

ترجمہ | حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگ دوزخ سے شفاعت کے ذریعہ اس طرح نکلیں گے گویا وہ شعاریوں (بمثلثہ مفتوحہ) ہوں گے (گویا وہ چھوٹی ککڑیاں ہیں) حماد کہتے ہیں میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا شعاریوں کے کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا مراد ضغابیس ہیں اور اخیر عمر میں عمرو بن دینار کے منہ یعنی دانت گر چکے تھے پھر میں نے (حماد نے) عمرو بن دینار سے پوچھا اے ابو محمد (یہ عمرو بن دینار کی کنیت ہے) کیا آپ نے جابر بن عبد اللہ سے سنا ہے کہ وہ یہ کہتے تھے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکلیں گے انہوں نے کہا کہ ہاں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة مثل ما ذكرنا الآن باعتبار ذكر المحل وإرادة الحال.

تعدو موضع | والحديث هنا ص: ۷۰، والحديث أخرجه مسلم في الإيمان .

تحقیق و تشریح | ”الشعاریوں“ بمثلثہ مفتوحہ فعین مهملة وبعد الالف راءان بينهما تحتية ساكنة جمع ثعور بضم اوله كعصفور صفار القناء (چھوٹی چھوٹی ککڑیاں، جلد اگنے میں تشبیہ دی گئی ہے، اور بعض حضرات فرماتے ہیں شعاریوں کی قسم کی ترکاری ہے جو سفید ہوتی ہے) مطلب یہ ہے کہ یہ گنہگار پہلے دوزخ میں جل کر کوئلہ کی طرح سیاہ ہو جائیں گے پھر جب شفاعت کے سبب سے دوزخ سے نکلیں گے اور ماہ الحیاة میں نہلائے جائیں گے تو شعاریوں کی طرح سفید ہو جائیں گے۔

اس حدیث سے مر جیہ وغیرہ کا رد ہو گیا جو کہتے ہیں مومن گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں نہیں جائیں گے اسی طرح اس حدیث سے خوارج و معتزلہ کا بھی رد ہو گیا جو مرتکب کبائر کو مخلد فی النار کے قائل ہیں۔
مفصل اور مدلل بحث کیلئے جلد اول کتاب الایمان کا مطالعہ کیجئے۔

۶۱۳۹ ﴿حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَسْمِيهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّينَ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگ جہنم سے نکلیں گے بعد اس کے کہ اس جہنم کی آگ سے ان پر سیاہ داغ لگ چکا ہوگا پھر جنت میں داخل ہوں گے تو جنت والے انہیں جہنمی کہیں گے۔
تشریح | تہمتی کی روایت میں ہے کہ ان کی گردن پر لکھ دیا جائے گا عتقاء اللہ من النار یعنی یہ لوگ دوزخ سے اللہ تعالیٰ کے آزاد کئے ہوئے ہیں پھر یہ لوگ دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس لفظ کو جو کر دے گا۔ کما فی مسلم۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للجزء الثاني من الترجمة من حيث انها تصف بنوع صفة حيث يقال لمن يخرج منها جهنمی۔

تعدو ووضعه | والحديث هنا ص: ۹۷۰۔

۶۱۴۰ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللَّهُ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيَخْرُجُونَ قَدْ امْتَحَشُوا وَعَادُوا حُمَمًا فَيُلْقُونَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْجِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ أَوْ قَالَ حَمِيَّةِ السَّيْلِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَنْبُتُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اہل جنت جنت میں اور اہل دوزخ دوزخ میں داخل ہو چکیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال لو چنانچہ وہ لوگ نکلیں گے اور وہ اس وقت جل کر کے کوئلے کی طرح ہو گئے ہوں گے پھر یہ لوگ نہر حیات (زندگی کے دریا) میں ڈالے جائیں گے تو وہ (نئے سرے سے) آگ آئیں گے جیسے سیلاب کے ساتھ آنے والے کوڑے کرکٹ کا دانہ آگ آتا ہے یا راوی نے حمیة السیل کہا ہے (بجائے حمیل السیل کے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ وہ دانہ (اول اول) زرد پلٹا ہوا آگتا ہے۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النار قد تصير من دخلها حمما وتصف النار بذلك۔

تعدو ووضعه | والحديث هنا ص: ۹۷۰ تا ص: ۹۷۱۔ ومر الحديث ص: ۸، ص: ۶۵۹، ص: ۷۳۱، ياتی ص: ۱۱۰۷۔

تحقیق و تشریح | حَبَّه بفتح الحاء اور حَبَّه بكسر الحاء كافتراق تفصیل سے مذکور ہو چکا، مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول، ص: ۲۵۸۔

۶۱۴۱ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ قَالَ

سَمِعْتُ النُّعْمَانَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تُوَضَعُ فِيهِ أَحْمَصُ قَدَمَيْهِ جَمْرَةٌ يَغْلِي مِنْهَا دِمَاغُهُ ﴿﴾

ترجمہ حضرت نعمان بن بشیر انصاریؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن اہل دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کے دونوں قدموں کے نیچے آگ کا انگارہ رکھا جائے گا اور اس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النار تتصف بان فيها جمرة صفتها كذا.

تعريف موضعي | والحديث هنا ص: ۹۷۱ وياتي الحديث متصلاً ص: ۹۷۱۔

تشریح | بعض روایات میں تصریح ہے کہ یہ شخص اہل دوزخ میں ہے۔

۶۱۳۲ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ
عَلَى أَحْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمَرْجَلُ وَالْقَمْقُمُ ﴿﴾

ترجمہ حضرت نعمان بن بشیرؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب پانے والا وہ شخص ہوگا جس کے دونوں قدموں کے نیچے دو انگارے ہوں گے جس کی وجہ سے اس کا دماغ کھولتا ہوگا جیسے ہانڈی اور کیتلی جوش کھاتی ہے۔

مطابقتہ للترجمة | هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعريف موضعي | والحديث هنا ص: ۹۷۱ ومر الحديث ص: ۹۷۱۔

تشریح | اس حدیث میں جمروتان ہے اور یہی ظاہر ہے کہ قدمین کے مناسب ہے اور اس سے قبل کی روایت میں جمرہ ہے یہ اکتفا علی الواحد کے قبیل سے ہے۔

۶۱۳۳ ﴿﴾ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بَوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ
بَوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِي كَلِمَةٍ طَيِّبَةً ﴿﴾

ترجمہ حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا تذکرہ فرمایا اور روئے مبارک پھیر لیا پھر اس سے پناہ مانگی پھر آنحضرت ﷺ نے جہنم کا ذکر فرمایا اور اپنا چہرہ پھیر لیا اور اس سے پناہ مانگی اس کے بعد فرمایا جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا صدقہ کر کے ہو اور جو شخص نہ پائے تو اچھی بات کہہ کر۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله وتعوذ منها وذلك ان من جملة صفات النار

انه يتعوذ منها.

تعدرو موضع | والحديث هنا ص: ۹۷۱ من الحديث ص: ۱۹۰، ص: ۸۹۰، ص: ۹۲۸، ياتي ص: ۱۱۱۹۔

۶۱۳۳ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَجْعَلَ لِي ضَحَضًا مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبِيهِ يَغْلِي مِنْهُ أُمَّ دِمَاعِ ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آنحضرت کے سامنے آپ ﷺ کے چچا ابوطالب کا ذکر کیا گیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا امید ہے کہ قیامت کے دن میری شفاعت سے ان کو کچھ فائدہ ہو کہ معمولی آگ میں رکھا جائے گا جو ان کے ٹخنوں تک پہنچے جس سے ان کا دماغ کھولے گا۔
مطابقت للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "في ضحضاح من النار" لانه وصف من اوصاف النار.

تعدرو موضع | والحديث هنا ص: ۹۷۱ و من الحديث ص: ۵۳۸۔

۶۱۳۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ لَوْ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ الَّذِي خَلَقْتَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَعَ فَيْكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ وَيَقُولُ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللَّهُ خَلِيلًا فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا عِيسَى فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غَفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَاسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَإِذَا رَأَيْتَهُ وَقَعْتَ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَقَالُ لِي ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تَعْطَهُ وَقُلْ يُسْمَعُ وَاشْفَعْ تُشْفَعُ فَارْفَعْ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدِ يُعَلِّمُنِي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحْدُ لِي حَدًّا ثُمَّ أَخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ فَأَقْعُ سَاجِدًا مِثْلَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ حَتَّى مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَكَانَ قَتَادَةَ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا أَيْ وَجِبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ ﴾

11/34

ترجمہ | حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا (ایک میدان میں سارے اولین و آخرین کھڑے ہوں گے اور دھوپ و گرمی کی تکلیف میں مبتلا ہوں گے اس مصیبت سے پریشان ہو کر) آپس میں کہیں گے اگر ہم لوگ اپنے رب کے پاس کسی سے سفارش کروائیں (تو خوب ہو یا لوگو تمنا کے معنی میں لے کر ترجمہ کریں) ہم اپنے رب کے حضور آج کسی کو اپنا سفارشی بنائیں (کہ وہ ہمیں اس جگہ سے راحت دلوائے چنانچہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ ہی وہ ذات ہیں کہ اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ کے اندر اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انھوں نے آپ کو سجدہ کیا سو آپ ہمارے رب کے حضور ہمارے لئے سفارش کر دیجئے (تا کہ ہم کو اس مقام کی تکلیف سے راحت دے) حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے میں اس قابل نہیں ہوں اور آدم اپنی لغزش کو یاد کریں گے اور کہیں گے کہ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ سب سے پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا پھر لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے میں اس قابل نہیں ہوں اور اپنی لغزش یاد کریں گے (اور کہیں گے کہ) تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جنہیں اللہ نے نلیل بنایا تھا چنانچہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں آئیں گے تو ابراہیم علیہ السلام بھی کہیں گے میں اس قابل نہیں ہوں اور اپنی لغزش یاد کریں گے اور کہیں گے تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ نے کلام کیا تھا پھر لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میں اس قابل نہیں ہوں اور اپنی لغزش یاد کریں گے تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ تو لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے تو عیسیٰ علیہ السلام بھی فرمائیں گے میں اس قابل نہیں ہوں تم لوگ محمد ﷺ کے پاس جاؤ کیونکہ ان کے اگلے پیچھے سب خطا معاف کر دیئے گئے ہیں چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں اپنے رب سے (حضور کی) اجازت چاہوں گا (مجھ کو اجازت ملے گی) جب میں پروردگار عالم کو دیکھوں گا سجدہ میں گر جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا مجھے سجدہ میں رہنے دے گا پھر مجھ سے کہا جائے گا کہ اپنا سر اٹھاؤ مانگو دیا جائے گا اور کہو سنا جائے گا شفاعت کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا پھر میں اپنے رب کی حمد بیان کروں گا ایسی حمد جو مجھے اللہ تعالیٰ سکھائیگا اس کے بعد میں سفارش کروں گا تو میرے لئے حد مقرر کر دی جائے گی پھر میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا پھر میں دوبارہ پروردگار کے پاس آؤں گا اور اسی طرح سجدہ میں گر جاؤں گا تیسری یا چوتھی مرتبہ (بالشک من الراوی) میں عرض کروں گا اے پروردگار اب تو جہنم میں صرف وہی لوگ رہ گئے ہیں جنہیں قرآن مجید نے روکا (یعنی کفار و مشرکین جن کے جہنم میں ہمیشہ رہنے کا ذکر قرآن مجید میں ہے) اور قوادہ من حبسہ کی تفسیر میں کہا کرتے تھے جن لوگوں پر ہمیشہ دوزخ میں رہنا واجب ہوا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ یسکن ان توخذ من قوله "ثم أخرجهم من النار" بالوجه الذی ذکرناہ عند التراجم الماضیۃ. (عمدہ)

تعدو موضع | والحديث هنا ص: ۹۷۱ ومر الحديث في التفسير ص: ۶۳۲، ياتی ص: ۱۱۰۱ تا ص: ۱۱۰۲، و ص: ۱۱۰۸، و ص: ۱۱۱۸ تا ص: ۱۱۱۹۔ و اخرجه مسلم في الايمان.

تشریح | حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق جو آیا ہے "فیذکر خطیئته" سے مراد التي اصابها وهي اكله من الشجرة التي نهى عنها.

(۲) حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق ویذکر خطیئته سے مراد وهي سواله ربه ماليس له به علم وهو قوله رب ان ابني من اهلي (سوره هود: ۴۵)

(۳) حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے متعلق ویذکر خطیئته سے مراد ثلاث كذبات ہیں انی سقیم الصافات آیت: ۸۹۔ قوله بل فعله كبيرهم (الانبیاء: ۶۳) (۳) قوله لامرته اخبريه اني اخوك وهذه الثلاثة من المعارض لیکن بظاہر صورتاً کذب تھا اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام ڈرے واللہ اعلم۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک قبلی کو قتل کر دیا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق صرف مسلم کی ایک روایت ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ انی عبدت من دون اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوالگ مجھ کو پوجتے رہے۔

مزید کیلئے شروحات کا مطالعہ کیجئے۔

۶۱۳۶ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ﴾

ترجمہ | حضرت عمران بن حصین نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگ (مومن) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش کی وجہ سے دوزخ سے نکلیں گے اور جنت میں داخل ہوں گے جن کا نام جہنمین رکھا جائے گا۔

(وفی حدیث ابی سعید فیخرجون كاللؤلؤ وفي رقابهم الخواتم فيقول اهل الجنة هؤلاء عتقاء الرحمن ادخلهم الجنة بغير عمل) (قس)

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للحديث السابق في الشفاعة.

تعدو موضع | والحديث هنا ص: ۹۷۱ تا ص: ۹۷۲۔ و اخرجه الترمذی فی صفة النار و ابو داود فی السنة و ابن ماجه فی الزهد.

۶۱۳۷ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ حَارِثَةَ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ غَرُبٌ سَهْمٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتُ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ أَبْكِ عَلَيْهِ وَإِلَّا

سَوْفَ تَرَىٰ مَا أُصْنَعُ لِقَالَ لَهَا هَبْلَبْ أَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ إِنْبَاهَا جَنَّاكَ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ لِي فِي
الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَىٰ وَقَالَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلِقَابٌ
قَوْسٍ أَحَدِكُمْ أَوْ مَوْضِعٌ قَدَمٍ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ
أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لِأَضَاءِ ثَمَّ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَّتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا
وَلَنَصِيفُهَا يَعْنِي الْخِمَارَ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ﴿﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ام حارثہ (ربیع بنت نضر حضرت انس بن مالکؓ کی پھوپھی) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور حضرت حارثہ بدر کی لڑائی میں ایک نامعلوم تیر لگ جانے کی وجہ سے شہید ہو گئے تھے ام حارثہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ سے کتنا مجھے دلی تعلق تھا پس اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس پر نہیں روؤں گی ورنہ آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں (رورور کر اپنا حال کیسا خراب کرتی ہوں) آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا تو بیوقوف بنتی ہے کیا جنت ایک ہے؟ ارے جنتیں تو بہت سی ہیں اور وہ حارثہ سب سے اعلیٰ جنت الفردوس میں ہے۔ اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں (جہاد میں) ایک صبح کو چلنا یا ایک شام کو چلنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ یا ایک قدم کے برابر جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت روئے زمین کی طرف جھانک کر دیکھے لے تو آسمان سے لے کر زمین کو منور کر دے اور آسمان و زمین کے درمیان خوشبو سے بھر دے اور اس کا دوپٹہ (اوڑھنی) دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ ظاہرہ۔

تور و موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۷۲۔ والحديث الى قوله وانه في الفردوس الاعلى قد مر في اوائل الباب.

تشریح | فان قلت ما وجه الربط بين قوله غدوة في سبيل الله اوروحه وبين قوله ولقاب قوس احدكم الخ؟

اجيب بان المراد ان ثواب غدوة في سبيل الله خير من الدنيا وما فيها لان ثوابها جنة نصيف امرأة منها خير من الدنيا وما فيها. (قس)

۶۱۳۸ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أَرَىٰ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ
أَسَاءَ لِيَزْدَادَ سُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أَرَىٰ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ
عَلَيْهِ حَسْرَةٌ ﴿﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں جو بھی داخل ہوگا اسے اس کے جہنم کا ٹھکانا بھی دکھایا جائیگا کہ اگر وہ برا کرتا (شرک و کفر کرتا تو وہاں اسے جگہ ملتی) تاکہ وہ اور زیادہ شکر گزار ہو (خوش ہو) اور جو بھی جہنم میں داخل ہوگا اسے اس کا جنت کا ٹھکانا بھی دکھایا جائے گا (کہ اگر اچھا عمل کرتا ایمان لاتا تو اس کا یہ ٹھکانا ہوتا) تاکہ اس کیلئے حسرت و افسوس کا باعث ہو۔

مطابقتہ للترجمتہ مطابقتہ الحدیث لجزئی الترجمة من حیث کون المقعدین فیہما نوع صفة لہما۔
تعدی موضوعہ | والحديث هنا ص: ۹۷۲۔

سوال و جواب: واستشکل بان الجنة ليست دار شكر بل دار جزاء؟

واجیب بان الشکر لیس علی سبیل التکلیف بل علی سبیل التلذذ، او المراد لیزداد فرحا ورضا فعبّر عنه بلازمہ لان الراضی بالشی یشکر من فعل له ذلك (قس).
تشریح بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دکھانا قبر میں ہوگا سوال کے بعد۔
نیز اس حدیث سے یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ ہر شخص کے لئے دو ٹھکانے تیار ہوئے ہیں ایک بہشت میں اور ایک دوزخ میں۔

۶۱۳۹ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْعَدَ النَّاسَ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوْلَ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَيَّ الْحَدِيثِ أَسْعَدَ النَّاسَ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَبْلِ نَفْسِهِ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ کون حاصل کرے گا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ میرا بھی خیال تھا کہ تم سے پہلے یہ حدیث اور کوئی مجھ سے نہیں پوچھے گا کیونکہ میں نے حدیث کے متعلق تمہاری حرص دیکھ لی تھی قیامت کے دن میری شفاعت سے زیادہ فیضیاب وہ شخص ہوگا جس نے اپنے دل سے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا ہوگا۔
مطابقتہ للترجمتہ علامہ عینی فرماتے ہیں "لو ذکر. هذا عقيب حديث انس المذكور كان انسب على ما لا يخفى. (عمدہ)

تعدی موضوعہ | والحديث هنا ص: ۹۷۲ و مر الحدیث فی کتاب العلم ص: ۲۰۔

تشریح یہاں شفاعت سے وہ شفاعت مراد ہے جو آنحضرت ﷺ دوزخ والوں کی خبر سن کر امتی امتی فرمائیں گے پھر ان

سب کو دوزخ سے نکالیں گے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا۔ اسکے علاوہ آنحضور ﷺ کی شفاعت کی مختلف قسمیں ہوں گی۔
مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول، ص: ۴۵۵۔

۶۱۵۰ ﴿حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبُورًا فَيَقُولُ اللَّهُ أَذْهَبَ فَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَأَى فَيَقُولُ أَذْهَبَ فَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَأَى فَيَقُولُ أَذْهَبَ فَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشْرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ تَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَكَانَ يُقَالُ ذَاكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم سے سب کے بعد میں (بالکل اخیر میں) نکلنے والے اور جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والے کو میں خوب جانتا ہوں وہ ایک شخص ہے جو جہنم سے گھٹنے ہوئے نکلے گا (یہاں کبوا ہے اور بعض میں کبوا ہے مطلب یہ ہے کہ گرتا پڑتا دوزخ سے پار ہو جائے گا) تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ پھر وہ جنت کے پاس آئے گا تو اسے ایسا محسوس ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے چنانچہ وہ واپس آئے گا اور عرض کرے گا یا رب میں نے اس کو بھری ہوئی پایا (کوئی مکان خالی نہیں) اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ پھر وہ جنت کے قریب آئے گا تو ایسا محسوس ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ واپس لوٹے گا اور عرض کرے گا یا رب میں نے جنت کو بھری ہوئی پایا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جا جنت میں داخل ہو جا بلاشبہ تیرے لئے دنیا کے برابر اور اس کے دس گنا (دیا جاتا) ہے یا فرمایا تمہیں دنیا کے دس گنا دیا جاتا ہے اب وہ شخص کہے گا کیا تو مجھ سے ٹھنھا کرتا ہے یا تو مجھ سے ہنسی کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے؟ حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنس دیئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے نوکیلے دانت ظاہر ہو گئے اور کہا جاتا تھا کہ یہ اہل جنت میں سب سے کم تر درجہ کا ہوگا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه الخروج من النار والدخول في الجنة باعتبار الوجه الذي ذكرناه في التراجم المذكورة.

تعداد موضوع | والحديث هنا ص: ۹۷۲ وياتي في التوحيد ص: ۱۱۹ واخرجه مسلم في الايمان والترمذي في صفة جهنم وابن ماجه في الزهد.

تشریح ”وكان يقال“ علامہ کرمانی فرماتے ہیں ”وكان يقال ذلك ادنى اهل الجنة منزلة“ وهذا ليس من تنمة كلام رسول الله صلى الله عليه وسلم بل هو كلام الراوى نقلا عن الصحابة او امثالهم من اهل العلم (کرمانی) لیکن حافظ عسقلانی نے فرمایا ہے کہ یہ قول بھی آنحضور ﷺ کا ہے ثبت ذلك فى اول حديث ابى سعيد عند مسلم (فتح)

۶۱۵۱ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَفَعَتْ أَبَا طَالِبٍ بَشْيَءٍ﴾

ترجمہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپ نے ابوطالب کو کچھ فائدہ پہنچایا؟ (کیا آپ سے ابوطالب کو کچھ فائدہ پہنچا؟)
مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فى بقية الحديث لانه اخروجه مختصراً. پوری حدیث کتاب الادب بخاری، ص: ۹۱۷ میں ہے۔

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۹۷۲ ومر الحديث مختصراً فى ص: ۵۳۸، و ص: ۹۱۷ بتمامه
تشریح | کتاب الادب میں حضور اقدس ﷺ کا جواب بھی موجود ہے۔

﴿بَابُ الصِّرَاطِ جَسْرُ جَهَنَّمَ﴾^{۳۳۹۰}

ای ہذا باب بالتونين ”الصراط“ مبتدا ہے اور جسر جہنم خبر

صراط کی مختصر تشریح | صراط ایک پل ہے جو جہنم (دوزخ) پر بنایا گیا ہے اس پل کے نیچے جہنم ہے اس پل پر سے گزر کر مسلمان جنت میں جائیں گے۔

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ان الجسر اذق من الشعرة الخ یعنی صراط بال سے زیادہ باریک اور تلواری سے زیادہ تیز ہے (مسلم اول، ص: ۱۰۳ آخری سطر)۔

۶۱۵۲ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَنَسٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ هَلْ تَضَارُونَ فِي الشَّمْسِ

لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَلْ تَضَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ
دُونَهُ سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللَّهُ
النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ
يَعْبُدُ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مَنْ أَفْقَاهَا فَيَأْتِيهِمْ
اللَّهُ فِي غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ هَذَا
مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِينَا رَبُّنَا فَإِذَا أَنَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمْ اللَّهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ
فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ وَيَضْرِبُ جَسْرُ جَهَنَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ وَدَعَاءُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ وَسَلِّمْ وَبِهِ
كَالَلَيْبِ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ أَمَا رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عَظْمِهَا إِلَّا اللَّهُ فَتَخْطَفُ النَّاسَ
بِأَعْمَالِهِمْ مِنْهُمْ الْمُوبِقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ الْمُخْرَدَلُ ثُمَّ يَنْجُو حَتَّى إِذَا فَرَّغَ اللَّهُ مِنَ
الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوهُمْ فَيَعْرِفُونَهُمْ بِعَلَامَةِ آثَارِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ اللَّهُ
عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ مِنْ ابْنِ آدَمَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيُخْرِجُونَهُمْ قَدْ امْتَحَشُوا فَيُصَبُّ
عَلَيْهِمْ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحَبَّةِ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ وَيَبْقَى رَجُلٌ
مِنْهُمْ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ قَسَيْتَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَتْنِي ذَكَارُهَا
فَاصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللَّهَ فَيَقُولُ لَعَلَّكَ إِنْ أُعْطَيْتَكَ أَنْ تَسْأَلَنِي
غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَيَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ ثُمَّ يَقُولُ بَعْدَ ذَلِكَ يَا
رَبِّ قَرِيبِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ وَيَلْتَكِ ابْنُ
آدَمَ مَا أَعْدَرَكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو فَيَقُولُ لَعَلِّي إِنْ أُعْطَيْتَكَ ذَلِكَ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا
وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَيُعْطِي اللَّهُ مِنَ عُهُودِ وَمَوَائِقِ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهُ فَيَقْرَبُهُ إِلَى
بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا رَأَى مَا فِيهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ أَدْخِلْنِي
الْجَنَّةَ ثُمَّ يَقُولُ أَوْلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ وَيَلْتَكِ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَعْدَرَكَ
فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ
أَذِنَ لَهُ بِالْدُخُولِ فِيهَا فَإِذَا دَخَلَ فِيهَا قِيلَ لَهُ تَمَنَّ مِنْ كَذَا فَيَتَمَنَّى ثُمَّ يُقَالُ لَهُ تَمَنَّ مِنْ

كَذَا فَيَتَمَنَّى حَتَّى تَنْقَطِعَ بِهِ الْأَمَانِيُّ فَيَقُولُ لَهُ هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
وَذَلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا قَالَ عَطَاءٌ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ جَالِسٌ مَعَ أَبِي
هُرَيْرَةَ لَا يُغَيِّرُ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَوْلِهِ هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ
أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا لَكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ قَالَ
أَبُو هُرَيْرَةَ حَفِظْتُ مِثْلَهُ مَعَهُ ﴿

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے؟ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا سورج کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری (تکلیف) ہوتی ہے جبکہ اس پر کوئی بادل وغیرہ نہ ہو؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تمہیں چودہویں رات کے چاند کے دیکھنے میں جبکہ کوئی بادل وغیرہ نہ ہو کوئی دشواری ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بلاشبہ تم اسی طرح اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن دیکھو گے، اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور کہے گا کہ تم میں جو شخص جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے ہو جائے چنانچہ جو لوگ سورج کی پرستش کرتے تھے وہ سورج کے پیچھے اور جو لوگ چاند کی پوجا کرتے تھے وہ چاند کے پیچھے ہو جائیں گے اور جو لوگ بتوں کی پرستش کرتے تھے وہ ان کے پیچھے ہو جائیں گے اور آخر میں یہ امت باقی رہ جائے گی اس میں منافقین کی جماعت بھی ہوگی اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچانتے نہ ہوں گے (یعنی حشر میں جو صورت دیکھیں ہوگی اس صورت کے علاوہ صورت میں) اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں لوگ کہیں گے ہم تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ہم یہیں ہیں یہاں تک کہ ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا جب ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچان لیں گے اللہ تعالیٰ کہے گا میں تمہارا رب ہوں لوگ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے پھر اس کے پیچھے چلیں گے اور پل صراط کو جہنم کی پشت پر بالکل بیچ میں رکھا جائے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اس پل کو پار کرے گا اور اس روز رسولوں کی یہ دعا ہوگی یا اللہ بچا تو اے اللہ نجات عطا فرما اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آکڑے ہوں گے، (آثار ایتیم، ص: ۱۱۱ کی روایت میں ہے ہل رایتیم) کیا تم لوگوں نے سعدان درخت کا کاٹنا دیکھا ہے؟ صحابہ عرض کریں گے ہاں دیکھا ہے یا رسول اللہ، آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر وہ کلاب (آکڑے) سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے مگر وہ اتنے بڑے ہوں گے کہ اس کے بڑائی کی مقدار اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا وہ آکڑے لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے پھر ان میں سے بعض تو اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے (کافر) اور بعض ان میں سے کڑے ہو کر جہنم میں گر جائیں گے پھر وہ نجات پا جائیں گے۔

آخر جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا اور جہنم سے انہیں نکالنا چاہے گا جنہیں

نکلنے کی مشیت ہوگی اور یہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جنہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دی ہوگی (کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں) تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ ایسے افراد کو وہ جنہم سے نکال لیں فرشتے انہیں سجدے کے نشانات سے پہچان لیں گے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے جنہم پر کہ ابن آدم کے سجدوں کے نشان کو کھائے چنانچہ فرشتے ان لوگوں کو نکالیں گے یہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے پھر ان پر پانی ڈالا جائے گا جسے آب حیات (زندگی کا پانی) کہا جاتا ہے تو وہ اس طرح تیزی سے اگیں گے جیسے دانہ سیلاب کے کچھڑ میں اگتا ہے اور ایک شخص باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ جنہم کی طرف ہو گا وہ عرض کرے گا اے پروردگار دروزخ کی بدیونے مجھے تباہ کر دیا ہے اور اس کے شعلہ نے مجھے جلا ڈالا ہے میرا چہرہ دروزخ کی طرف سے پھیر دے وہ برابر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا آخر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اگر میں تیرا یہ مطالبہ پورا کر دوں تو شاید تم اس کے علاوہ مجھ سے درخواست کرنے لگو! وہ شخص عرض کرے گا نہیں تیری عزت کی قسم میں اس کے سوا کچھ نہیں مانگوں گا چنانچہ اس کا چہرہ جنہم کی طرف سے دوسری طرف پھیر دیا جائے گا پھر اس کے بعد وہ کہے گا اے میرے پروردگار مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دیجئے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے ابھی یہ نہیں کہا (عہد و پیمانہ نہیں کیا تھا) کہ اس کے سوا مجھ سے کوئی درخواست نہیں کرے گا (کوئی مطالبہ نہیں کرے گا) افسوس اے ابن آدم تو بڑا عہد شکن ہے! پھر وہ برابر اللہ سے دعا کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اگر میں تیری یہ درخواست بھی قبول کر لوں تو شاید اس کے علاوہ مجھ سے درخواست کرنے لگو، وہ کہے گا نہیں (اب کچھ نہیں طلب کروں گا) تیری عزت کی قسم اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں مانگوں گا اور وہ اللہ تعالیٰ سے بڑے بڑے عہد و پیمانہ کرے گا کہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں سوال کریگا چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا جب وہ جنت کے اندر کی نعمتوں کو دیکھے گا تو جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ خاموش رہے گا پھر عرض کرے گا اے پروردگار مجھے جنت میں داخل کر دے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ اس کے سوا تم کوئی چیز مجھ سے نہیں مانگوں گے افسوس اے ابن آدم تو کتنا بڑا عہد شکن ہے تو وہ کہے گا اے پروردگار مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بد نصیب نہ بنا پھر وہ برابر دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہنس دے گا جب اللہ تعالیٰ ہنس دے گا تو اس کیلئے جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے گا پھر جب وہ جنت میں داخل ہو جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ فلاں چیز کی تمنا کر (جہاں تک تجھ سے ہو سکے طلب کر) چنانچہ وہ تمنا کرے گا (خواہش کرے گا) اس کے بعد کہا جائے گا کہ اس کی خواہش کر یہاں تک کہ اس کی تمام خواہشات ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا تیرے لئے یہ ہے اور اس کے برابر اور (یعنی یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی مزید نعمتیں دی جاتی ہیں)

”قال ابو ہریرۃ“ حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ وہ شخص جنت میں سب سے آخری داخل ہونے والا ہوگا۔ قال عطاء الخ عطاء بن یزید راوی نے بیان کیا کہ (جب ابو ہریرہ یہ حدیث بیان کر رہے تھے) اور ابو سعید خدری بھی اس وقت ابو ہریرہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ابو سعید نے ابو ہریرہ کی حدیث پر کوئی تغیر و اعتراض نہیں کیا لیکن جب ابو ہریرہ اپنی

حدیث کے اس ٹکڑے تک پہنچے "هذا لك ومثله معه" تو ابو سعیدؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے هذا لك وعشرة امثاله (یعنی تمہیں یہ سب دیا گیا اور اس سے دس گنا مزید دیا گیا)۔ "قال ابو ہریرہ" حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا مجھے مثلہ معہ ہی یاد ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله "ثم يضرب جسر جهنم وهو الصراط.

تعدہ موضوعہ | والحديث هنا ص: ۹۷۲ تا ص: ۹۷۳۔ مر الحدیث ص: ۱۱۱ تا ص: ۱۱۲ یاتی ص: ۱۱۰۶۔ مسلم اول کتاب الایمان ص: ۱۰۰ تا ص: ۱۰۱۔

تحقیق و تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول، ص: ۷۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿کتاب الحوض﴾

ہمارے ہندوستانی نسخوں میں اسی طرح ہے نیز شرح کرمانی میں بھی یہی عنوان ہے، لیکن باقی شروع عمدۃ القاری، فتح الباری اور ارشاد الساری میں ہے "باب (بالتونین) علی الحوض" مختصر تشریح | "حوض" کے لغوی معنی ہیں الذی یجمع فیہ الماء یعنی جس میں پانی جمع کیا جائے، گڑھا، ہمارے عرف میں وہ تالاب جو پانی جمع رکھنے کیلئے بنایا جائے اس کی جمع احواض اور حیاض آتی ہے۔

اس مقام پر احادیث میں وہ مخصوص حوض (حوض کوثر) مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے اور یہ حوض کوثر جنت کے دروازے پر ہے جس سے اہل ایمان سیراب ہوں گے والاحادیث النبی وردت فیہ کثیرة بحیث صارت متواترة من جهة المعنی والایمان بہ واجب وهو الکوثر علی باب الجنة یسقی المؤمنون منه وهو مخلوق الیوم (عمدہ) معلوم ہوا کہ اس کا منکر گمراہ بددین ہے۔

﴿باب قول اللہ تعالیٰ: اِنَّا اعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ﴾

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْبِرُّوا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلٰی الْحَوْضِ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بلاشبہ ہم نے آپ کو کوثر دیا

(یعنی حوض کوثر جو جنت میں ایک نہر ہے) نہر فی الجنة وهو المشهور والمستفیض عند السلف والخلف (قرس) وقیل اولاده لان السورة نزلت ردا علی من عابه بعدم الاولاد. (قرس)

"وقال عبد الله الخ" اور حضرت عبد اللہ بن زید نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرات انصار سے) فرمایا مبر کرو یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر ملو گے۔ (یہ حدیث کتاب المغازی، ص: ۶۲۰ میں موصولاً گذر چکی ہے دیکھو نصر الباری جلد ہشتم، ص: ۳۹۹)

۶۱۵۳ ﴿حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سے پہلے سے ہی حوض پر موجود ہوں گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ ظاہرہ۔

تقریر موضوعہ | والحديث هنا من ۹۷۳ یاتی من ۱۰۳۵۔

۶۱۵۳ ﴿حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُغِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَيُرفَعَنَّ مَعِيَ رِجَالٌ مِنْكُمْ ثُمَّ لِيُخْتَلَجَنَّ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخَذْتُوا بِغَدَاكَ تَابَعَهُ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ وَقَالَ حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حوض پر تم سے پہلے ہی موجود ہوں گا (پیش رو دو کارساز ہوں گا) اور تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے (حوض پر) لائے جائیں گے (میں چاہوں گا کہ انہیں پانی پلاؤں) پھر وہ میرے قریب سے ہٹا دیے جائیں گے (فرشتے انہیں دھکیل دیں گے) تو میں کہوں گا اے رب یہ تو میرے اصحاب (یعنی میری امت کے لوگ ہیں) تو کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے ہیں کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی چیزیں (بدعات) ایجاد کر لی تھیں۔

"تابعه عاصم الخ" اس حدیث کی متابعت نامم نے ابووائل سے کی۔ وقال حصين اور حصين نے روایت کی ابووائل سے انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ ظاہرہ۔

تقریر موضوعہ | والحديث هنا من ۹۷۳ تا ۹۷۴ ویاتی فی الفتن ص: ۱۰۳۵۔ واخرجه مسلم فی فضائل النبي صلى الله عليه وسلم عن عثمان بن ابي شيبة وغيره.

تشریح | اس حدیث سے بھی بدعات کی نحوست و گمراہی ظاہر ہے کہ حوض کوڑ سے محروم کر دیے جائیں گے۔

نیز انک لا تدری سے ما کان وما یکونہ کے مدعیوں کی جہالت کا پردہ چاک ہوتا ہے۔

۶۱۵۵ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عَمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَامَكُمْ حَوْضٌ كَمَا بَيْنَ جَرَبَاءَ وَأَذْرَحَ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے سامنے میرا حوض ہوگا اتنا بڑا جتنا فاصلہ جرباء اور أذرح کے درمیان ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "امامكم حوض"

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۷۴ والحديث اخرجه مسلم في الفضائل.

تحقيق وتشرح | "جرباء" بفتح الجيم وسكون الراء وبالباء الموحده مقصورا عند الجمهور.

"أذْرَحُ" بفتح الهمزة وسكون الذال المعجمة وضم الراء وبالحاء المهملة.

قال الكورمانى وهما موضعان الخ (عمدہ) یعنی جرباء اور اذرح دو جگہوں کا نام ہے اب بعض روایت میں ہے کہ ان دونوں کے درمیان تین راتوں کی مسافت ہے بعض روایت میں ہے کہ ایک گھنٹے کی مسافت ہے اور بعض روایت میں ہے کہ یمن کے ایلہ اور صنعاء میں جتنا فاصلہ ہے، اور بعض میں ہے کہ بین المدینة و صنعاء وفى حدیث ابی ہریرہ ابعث من ایلة الی عدن (قس) یہ سب آپ نے لوگوں کو سمجھانے کے لئے بیان کیا جو جو مقام وہ پہچانتے تھے ان کا ذکر فرما دیا اس سے حقیقی طول و عرض کا بیان مقصود نہیں علامہ قسطلانی نے فرمایا کہ یہ سب مقام تقریباً ایک ہی فاصلہ رکھتے ہیں کلہا متقاربة ترجع الی نحو نصف شهر او تزيد علی ذلك قليلا او تنقص، و اقل ماورد فی ذلك عند مسلم قریتان بالشام بینہما مسیرة ثلاثة ایام الخ (قس) بہر حال مقصد حقیقی تحدید نہیں ہے بلکہ حوض کی وسعت اور کشادگی کو بتانا ہے اصل مقصد یہ ہے کہ حوض بہت لمبا چوڑا ہوگا۔ واللہ اعلم

۶۱۵۶ ﴿حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الْكُوْثَرُ الْخَيْرُ الْكَثِيرُ الَّذِي أُعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ قَالَ أَبُو بَشِيرٍ قُلْتُ لِسَعِيدٍ إِنْ أَنْاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ النَّهْرُ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أُعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا "الکوثر" کے معنی خیر کثیر کے ہیں یعنی بہت زیادہ بھلائی اور بہتری ہے جو اللہ نے آنحضرتؐ کو دی ہے، ابو بشر راوی نے بیان کیا میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ کوثر جنت میں ایک حوض ہے اس پر سعید نے کہا وہ نہر جو جنت میں ہے وہ بھی اسی خیر (بھلائی) کا ایک حصہ (فرد) ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو دی ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة "انه نهر في الجنة" اس لئے کہ اس سے مراد حوض کوثر ہے۔

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۷۴ ومر في التفسير ص: ۷۴۲۔

تشرح | مطالعہ کیجئے نھر الباری جلد نہم، ص: ۷۸۱۔

۶۱۵۷ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَسِيرَةٌ شَهْرٍ مَأْوَةٌ أبيضُ مِنَ اللَّبَنِ﴾

وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمَسْكِ وَكَيْزَانُهُ كُنُجُومُ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا ﴿﴾
ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حوض (اتنا وسیع ہے کہ) ایک ماہ کی مسافت پر پھیلا ہوگا اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی ہوگی (بعض روایت میں یہ بھی ہے "احلی من العسل" یعنی شہد سے زیادہ شیریں) اور اس کے کوزے (آنخورے) آسمان کے ستاروں کی طرح (شار میں) ہوں گے جو شخص اس حوض سے ایک مرتبہ پی لے گا پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "حوضي مسيرة شهر"

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۹۷۴ واخرجه مسلم ايضا في الحوض.

تحقیق و تشریح | "کیزان" کوز کی جمع ہے نیز اس کی جمع اکواڑ بھی آتی ہے کوز کے معنی ہیں آنخورہ پانی پینے کا برتن۔ "کنجوم السماء" تشبیہ ہے کثرت عدد و شمار میں یعنی بے شمار پیالے رکھے ہوں گے۔ "حوضی مسیره شهر" زاد مسلم من هذا الوجه زوايا سواء ای لا یزید طولہ علی عرضہ الخ (قس) یعنی سارے کوزے برابر ہوں گے اس کا طول اور عرض برابر ہوگا یہ نہیں کہ عرض سے طول زیادہ ہوگا۔ واللہ اعلم

۶۱۵۸ ﴿﴾ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ قَدْرَ

حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْإِبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ ﴿﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے حوض کی مقدار (لبائی) اتنی ہے جتنا کہ یمن کے شہر صنعاء اور ایلہ کے درمیان ہے اور اس میں آسمان کے ستاروں کے مانند لوٹے ہیں (یعنی اتنی تعداد میں لوٹے (پیالے) ہوں گے جتنے آسمان میں ستارے ہیں)۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في قوله "ان قدر حوضي الخ"

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۹۷۴ واخرجه مسلم في فضائل النبي صلى الله عليه وسلم.

تشریح | "ایلہ" بھمزہ مفتوحہ فتحیہ ساکنہ فلام مفتوحہ بعدھا ہاء تانیث مدینۃ الخ (قس) "صنعاء من الیمن" بفتح الصاد والعین المهملتین بینھما نون ساکنہ مملودہ والتقیید بالیمن ینخرج صنعاء الشام (قس) "اباریق" جمع ابریق بمعنی لوٹا۔

ابن حدیث میں تصریح ہے حدیثی انس بن مالک یعنی امام زہری ابن شہاب کا سماع حضرت انس بن مالک سے ثابت ہے جو حضرات سماع کی نفی کرتے ہیں ان پر رد ہے۔ واللہ اعلم

۶۱۵۹ ﴿﴾ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح

و حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بِنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أُسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بَنَهَرٍ حَافَتَاهُ قَبَابُ الدَّرِّ الْمُحَوِّفِ قُلْتُ مَا هَذَا يَا جَبْرِئِيلُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أُعْطَاكَ رَبُّكَ فَإِذَا طِينُهُ أَوْ طَيْبُهُ مِنْكَ أَذْفَرُ شَكِّ هُدْبَةَ

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں (شب معراج میں) جنت میں چل رہا تھا کہ میں ایک نہر پر پہنچا جس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے میں نے (جبرئیل علیہ السلام سے) پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے (خصوصی طور پر) آپ کو دیا ہے دیکھا کہ اس کی مٹی یا اس کی خوشبو (یہ شک ہدیہ شیخ بخاری راوی کو ہوا ہے) تیز مشک کی سی ہے۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقة الحديث للترجمة في قوله هذا الكوثر الخ (يعني حوض كوثر)

تعدو موضعه | والحديث هنا ص: ۹۷۴۔

تشریح | بعض روایت میں ہے تراہ مسك، اس سے ظاہر ہے کہ طینہ راجح ہے۔ چنانچہ علامہ قسطلانی فرماتے ہیں لم يشك ابو الوليد انه بالنون وهو المعتمد۔ واللہ اعلم

۶۱۶۰ ﴿حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكِرْدَ عَلَى نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِي الْحَوْضَ حَتَّى عَرَفْتَهُمْ ائْتَلِجُوا دُونِي فَأَقُولُ أَصْحَابِي فَيَقُولُ لَا تَدْرِي مَا أَحَدْتُوا بِعَدَاكَ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اصحاب (میری امت) میں سے کچھ لوگ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے اور میں انہیں پہچان لوں گا پھر وہ میرے قریب سے ہٹا دیئے جائیں گے تو میں کہوں گا کہ یہ تو میرے اصحاب ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد ان لوگوں نے کیا نئی چیزیں (خاصی) ایجاد کر لی تھیں۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "الحوض"

تعدو موضعه | والحديث هنا ص: ۹۷۴۔ والحديث اخرجہ مسلم في المناقب .

تشریح | قوله "ما احدثوا بعدك" ای من المعاصی الموجبة لحرمان الشرب من الحوض. (عمدہ)

علامہ قسطلانی نے بھی بیعتہ یہی لکھا ہے "من المعاصی التي هي سبب الحرمان من الشرب من الحوض" (قس) اس سے صاف ظاہر ہے کہ محروم لوگ بدعتی حضرات ہیں جنہوں نے بہت سی بدعات کو دین سمجھ لیا ہے جیسے قبروں پر پھول چڑھانا، چادریں چڑھانا، تعزیہ بنانا اسی طرح میلاد میں درود و سلام پڑھنے کیلئے قیام کو ضروری قرار دینا وغیرہ من

البدعات اللہم احفظنا من البدع والعصیان .

۶۱۶۱ ﴿ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مِنْ مَرٍّ عَلَى شَرِبٍ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا لَيَرَدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرَفُكُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ مِنْ سَهْلِ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَيَّ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيدُ فِيهَا فَأَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدْتُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيْرَ بَعْدِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُحْقًا بَعْدًا يُقَالُ سَحِيقٌ بَعِيدٌ سَحَقَهُ وَأَسْحَقَهُ أَبَعَدَهُ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ بِنِ سَعِيدِ الْحَبْطِيِّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِدُ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِي فَيَحْلَتُونَ عَنِ الْحَوْضِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحَدْتُوا بَعْدَكَ إِنَّهُمْ ارْتَدُّوا عَلَيَّ أَذْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدی نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا (یعنی حوض پر تم سے پہلے موجود ہوں گا) جو شخص بھی میرے قریب سے گزرے گا وہ اس کا پانی پئے گا اور جو پئے گا پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا، کچھ لوگ میرے پاس ایسے آئیں گے جنہیں میں پہچانوں گا اور وہ مجھ کو پہچانیں گے پھر میرے درمیان اور ان کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی (یعنی میرے سامنے سے ہٹا دیے جائیں گے) "قال ابو حازم" ابو حازم نے بیان کیا (جب میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا تو) مجھ سے نعمان بن ابی عیاش نے سنا تو انھوں نے پوچھا کیا اسی طرح آپ نے حضرت سہل سے سنا ہے؟ تو میں نے کہا ہاں پھر انھوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری سے یہ حدیث سنی ہے اور وہ اس روایت میں یہ اضافہ کرتے تھے (یعنی آنحضرت ﷺ فرمائیں گے) کہ میں کہوں گا کہ یہ تو میرے لوگ ہیں تو کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے ہیں کہ آپ کے بعد انھوں نے کیا نئی چیزیں (دین میں) ایجاد کر لی تھیں اس پر میں کہوں گا دور ہو دور ہو وہ شخص جس نے میرے بعد بدل دیا۔ اور حضرت ابن عباس نے کہا سُحْقًا بِمَعْنَى بَعْدًا ہے یعنی دور ہونے کے ہیں کہا جاتا ہے سَحِيقٌ بِمَعْنَى بَعِيدٌ ہے (کما فی القرآن المجید اوتھوی بہ الریح فی مکان سَحِيقٍ (سورہ حج آیت: ۳۱) ای فی مکان بعید) سَحِقَهُ اور اسَحَقَهُ (مجرد اور مزید دونوں) کے معنی ابعده کے ہیں یعنی اس کو دور کیا۔

”وقال احمد بن شبيب الخ“ اور احمد بن شبيب بن سعيد حنطی نے کہا ہم سے میرے والد (شبيب) نے بیان کیا انھوں نے یونس سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے سعید بن مسیب سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے پھر وہ حوض سے دور کر دیئے جائیں گے تو میں عرض کروں گا یا رب یہ تو میرے اصحاب ہیں ارشاد ہوگا آپ کو معلوم نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا نئی بات پیدا کر لی یہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل پیٹھ پھیر کر لوٹ گئے تھے (دین سے پھر گئے تھے)۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعریضاً | والحدیث هنا ص: ۹۷۴۔

۶۱۶۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْحَوْضَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِي فَيَحْلَتُونَ عَنْهُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحَدَثُوا بِعَدِّكَ إِنَّهُمْ ارْتَدُّوا عَلَيَّ أَدْبَارِهِمْ الْقَهْقَرَى وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَحْلَتُونَ وَقَالَ عُقَيْلٌ فَيَحْلَتُونَ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿

ترجمہ | سعید بن مسیبؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے پھر وہ حوض سے ہٹا دیئے جائیں گے تو میں عرض کروں گا اے پروردگار یہ میرے اصحاب ہیں ارشاد ہوگا آپ کو علم نہیں جوئی بات آپ کے بعد ان لوگوں نے کر لیں یہ لوگ تو پیٹھ پھیر کر اٹھے پاؤں (اسلام سے) پھر گئے تھے۔

”وقال شعيب“ اور شعيب بن ابی حمزہ نے زہری سے روایت کی کہ حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (بجائے فَيَحْلَتُونَ عَنْهُ) فَيَحْلَتُونَ (بسكون الجيم وفتح اللام وسكون الواو من جلاء الوطن يعني وه نكال ديے جائیں گے) روایت کرتے تھے۔

”وقال عُقَيْلٌ“ اور عُقَيْلٌ بن خالد نے زہری سے فَيَحْلَتُونَ (بفتح الجاء المهملة واللام المشددة والهمزة) نقل کیا ہے۔ ”وقال الزبيدي“ اور زبيدي (بضم الزاي وفتح الموحده وكسر الدال المهملة محمد بن الوليد) نے زہری سے انھوں نے محمد بن علی امام باقر سے انھوں نے عبید اللہ بن ابی رافع سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "برد على الحوض"

تعد موضوعاً | او الحديث هنا ص: ۹۷۵۔

تشریح | انہم ارتدوا علی ادبارہم القہقری سے معلوم ہوا کہ حدیث پاک میں مذکورہ افراد سے مراد وہ بد بخت

افراد ہیں جو مرتد ہو گئے تھے اور ارتداد ہی پر مرے۔ واللہ اعلم

۶۱۶۳ ﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْدِرِ الْجَزَامِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي هَالَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا قَائِمٌ اِذَا زُمِرَةٌ حَتَّى اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ اَيْنَ قَالَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَمَا شَأْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمْ ارْتَدُّوا بِعَدَاكَ عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى ثُمَّ اِذَا زُمِرَةٌ حَتَّى اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ قُلْتُ اَيْنَ قَالَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَأْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمْ ارْتَدُّوا بِعَدَاكَ عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى فَلَا اَرَاہُ يَخْلُصُ مِنْهُمُ اِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس اشار میں کہ میں حوض پر کھڑا ہوں گا کہ ایک جماعت سامنے آئے گی یہاں تک کہ جب میں ان لوگوں کو پہچان لوں گا تو ایک شخص (یعنی فرشتہ) میرے اور ان کے درمیان سے نکلے گا اور کہے گا کہ ادھر آؤ آخضور میں فرماتے ہیں کہ میں کہوں گا کہاں ان لوگوں کو لے جاؤ گے، کہے گا خدا کی قسم جہنم کی طرف، میں دریافت کروں گا ان کا کیا حال ہے؟ (یعنی ان لوگوں کا کیا جرم ہے کہ انہیں جہنم لے جاؤ گے؟) وہ (فرشتہ) کہے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد اٹنے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے، پھر ایک جماعت سامنے آئے گی یہاں تک کہ جب میں ان لوگوں کو پہچان لوں گا تو ایک شخص (فرشتہ) میرے اور ان کے درمیان سے نکلے گا اور کہے گا ادھر آؤ، میں کہوں گا ان لوگوں کو کہاں لے جاؤ گے، کہے گا خدا کی قسم جہنم کی طرف میں دریافت کروں گا ان کا کیا حال (یعنی جرم) ہے؟ وہ (فرشتہ) کہے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد اٹنے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے کچھ لوگ نجات پائیں گے مگر بہت تھوڑے جیسے گشدرہ اونٹ۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "بيننا انا قائم" اس لئے اس سے مراد یہ ہے کہ "انا قائم

على الحوض"

تعد موضوعاً | او الحديث هنا ص: ۹۷۵۔

تشریح | "بيننا انا قائم" یعنی میں حوض کوثر پر کھڑا ہوں گا جیسا کہ ترجمہ میں مذکور ہو چکا بعض روایت میں بجائے قائم کے نانم ہے اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ میں نے خواب میں دیکھا جو قیامت کے دن ہونے والا ہے۔ "خروج

رجل“ اس سے مراد وہ فرشتہ ہے جو ان مجرموں کو جہنم میں لے جانے پر مقرر ہے یہ فرشتہ اس وقت انسان کی صورت میں ہوگا۔ ”هَلَمَّ“ اسم فعل بمعنی امر حاضر ہے یعنی تعالوا، آؤ۔ یہ لفظ هَلَمَّ واحد ثنثیہ اور جمع سب کے لئے آتا ہے اور یہ ان لوگوں کی لغت پر ہے جو هَلَمَّا، هَلَمُوا، هَلَمْتُمْ کہتے ہیں بلکہ ثنثیہ اور جمع سب کیلئے هَلَمَّ ہی استعمال کرتے ہیں۔

”هَمَلٌ“ بفتح الهاء والمیم ضوال الابل واحداها هامل (قس) یعنی هَمَلٌ گشدہ اونٹوں کو کہتے ہیں یا وہ اونٹ جو بغیر چردا ہے کہ رہتا ہے مقصد یہ ہے کہ اس جماعت میں سے بہت تھوڑے لوگ نجات پائیں گے اس سے معلوم ہوا کہ اس جماعت میں دونوں قسم کے لوگ ہوں گے کفار اور گنہگار مسلمان صرف مسلمان نجات پائیں گے اور کفار ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہیں گے جو مرتے دم کفر پر قائم رہے۔

۶۱۶۳ ﴿حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمَنْبَرِي عَلَى حَوْضِي﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر (قیامت کے دن) میرے حوض پر ہوگا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدو موضوع | والحديث هنا ص: ۹۷۵ ومر الحديث ص: ۱۵۹، ص: ۲۵۳، ياتي ص: ۱۰۹۰ مسلم اول، ص: ۳۳۶۔

تشریح | ”بین بیتی“ بیت سے مراد بیت عائشہ ہے جس میں آپ کی قبر شریف ہے چنانچہ ایک روایت میں تصریح ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین قبری ومنبری روضة من ریاض الجنة۔

باقی تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد چہارم، ص: ۳۹۰۔

۶۱۶۵ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ﴾

ترجمہ حضرت جندب بن عبد اللہ بکلی نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضور ﷺ فرما رہے تھے کہ میں حوض کوثر پر تم سے پہلے سے موجود ہوں گا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدو موضوع | والحديث هنا ص: ۹۷۵ والحديث سبق قريبا واخرجه مسلم في فضائل النبي ﷺ.

۶۱۶۶ ﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أَحَدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ

ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُ لَكُمْ وَأَنَا شَهِدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ جَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا ﴿﴾

ترجمہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (مدینہ سے) باہر نکلے اور اہل احد (شہدار احد) پر نماز جنازہ کی طرح نماز پڑھی پھر منبر کی طرف واپس آئے اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ (میر سامان) ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں اور خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں یا زمین کی کنجیاں دی گئی ہیں اور خدا کی قسم مجھے یہ اندیشہ نہیں کہ تم لوگ میرے بعد مشرک بن جاؤ گے (یعنی سب کے سب مشرک ہو جاؤ گے) لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا میں نہ لگ جاؤ (یعنی خزان دنیا کی لالچ تم پر غالب نہ آجائے اور دنیا کے پیچھے اپنا دین نہ گنوا دو)۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقتہ للحديث للترجمة في قوله "لأنظر الى حوضي"

تحریر و موضع | والحديث هنا ص: ۹۷۵ ومرو الحديث ص: ۱۷۹، ص: ۵۰۸۔ في المغازي ص: ۵۷۸، ص: ۵۸۵، ص: ۹۵۱۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص: ۱۲۶-۱۲۹۔

۶۱۶۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرَ الْحَوْضَ فَقَالَ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَصَنْعَاءَ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ الْأَوَّلِيُّ قَالَ لَا قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ تُرَى فِيهِ الْآيَةُ مِثْلَ الْكُؤَاكِبِ ﴿﴾

ترجمہ حضرت حارثہ بن وہب نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا اور آنحضرت ﷺ نے حوض کوثر کا ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ اتنا بڑا ہوگا جتنا کہ مدینہ منورہ اور صنعاء کے درمیان مسافت ہے (صنعاء سے مراد صنعاء یمن ہے کماثر)

”وزاد ابن ابی عدی الخ“ اور ابن ابی عدی نے یہ اضافہ کیا شعبہ کے واسطے سے انھوں نے معبد بن خالد سے انھوں نے حضرت حارثہ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد کہ آپ کا حوض اتنا بڑا ہوگا جتنی مسافت مدینہ طیبہ اور صنعاء کے درمیان ہے اس پر ان سے مستورڈ نے کہا کیا آپ نے اوانی یعنی برتنوں کے بارے میں نہیں سنا حضرت حارثہ نے فرمایا نہیں مستورڈ نے کہا اس پر اتنے برتن دکھائی دیں گے جیسے آسمان کے تارے (یعنی بے شمار)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۷۵ والحديث اخرجہ مسلم في فضائل النبي صلى الله عليه وسلم.

۶۱۶۸ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرُدُّ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي فَيَقَالُ هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بِعَذِّكَ وَاللَّهِ مَا بَرِحُوا يَرْجِعُونَ عَلَيَّ أَعْقَابِهِمْ فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ تَرْجِعَ عَلَيَّ أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُونَ تَرْجِعُونَ عَلَيَّ الْعَقِبِ﴾

ترجمہ | حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں (قیامت کے دن) حوض کوثر پر تشریف فرما رہوں گا اور دیکھتا رہوں گا جو لوگ تم میں سے میرے پاس آئیں گے اور کچھ لوگوں کو میرے قریب سے پکڑ لیا جائے گا تو میں عرض کروں گا یا رب یہ تو میرے ہی آدمی ہیں اور میری امت کے لوگ ہیں اس پر کہا جائے گا کیا آپ کو معلوم ہے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کام کیا ہے خدا کی قسم یہ برابر لٹے پاؤں لوٹتے رہے (اسلام سے) ابن ابی ملیکہ (یہ حدیث بیان کر کے) دعا کرتے تھے اللہم! انا نعوذ بک الخ اے اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ اپنے ایڑیوں کے بل پھر جائیں یا اپنے دین کے بارے میں فتنے میں ڈالے جائیں۔

”قال ابو عبد الله“ امام بخاری نے کہا آیت کریمہ میں جو ہے علی اعقابکم تنکصون (سورہ مومنون: ۶۶)

اس کے معنی ہیں توجعون علی العقب یعنی ایڑیوں کے بل لوٹتے ہیں، پھرتے ہیں۔

تشریح | علامہ قسطلانی لکھتے ہیں: ”قال علماءنا کل من ارتد عن دین او احدث فیہ مالا یرضاه اللہ ولم

یاذن فیہ فهو من المطرودین عن الحوض المبعدين عنه (قس)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۷۵۔ ویاتی فی الفتن ص: ۱۰۴۵۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب القدر

تقدیر کا بیان

تشریح "قدر" بفتح الدال وبسکون الدال دونوں جائز ہیں لیکن راجح بفتح الدال ہے چنانچہ حافظ عسقلانی فرماتے ہیں القدر بفتح القاف والمهملة قال. اللہ تعالیٰ انا کل شیء خلقتناہ بقَدَرٍ (فتح) یعنی حافظ نے سکون دال کا قول نقل ہی نہیں کیا۔

قدر اور تقدیر کے لغوی معنی ہیں اندازہ، مقدار، اللہ تعالیٰ کا حکم کما فی القرآن الحکیم: "قَدَلٌ لِّجَعَلَ اللّٰهُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا" یعنی اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے۔

مسئلہ تقدیر اصطلاح شرع میں قدر و تقدیر کے معنی ہیں ازلی فیصلہ جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ تقدیر پر ایمان لانا فرض اور جزو ایمان ہے یعنی جو کچھ بھلا، برا، خیر و شر، چھوٹا بڑا دنیا میں ظہور پذیر ہوتا ہے سب کا خالق اللہ رب العالمین ہے جس کو اس نے لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے۔ تقدیر کا عقیدہ دلائل قطعیہ سے ثابت ہے عہد نبوی سے لے کر خلفاء راشدین کے عہد تک تقدیر کے مسئلہ میں کسی نے بھی کلام نہیں کیا اور نہ اس فرقہ (قدریہ) کا نام و نشان تھا صحابہ کرامؓ کے آخری دور میں اس کا ظہور ہوا اور انکار تقدیر کی بدعت پیدا ہوئی، جو صحابہ اس وقت بقید حیات تھے مثلاً عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عباس، وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم نے پوری قوت سے اس بدعت کا رد فرمایا اور ان مبتدعین سے بیزاری کا اظہار فرمایا۔

الفرق بین القضاء والقدر حافظ عسقلانی کرمانی سے نقل کرتے ہیں المراد بالقدر حکم اللہ وقالوا ای العلماء القضاء هو الحکم الکلی الاجمالی فی الازل والقدر جزئیات ذلك الحکم وتفصیله (فتح ج: ۱۱: ص ۶، کرمانی ج: ۲۳: ص ۷۲) تقدیر ایک سر ہے اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے جن پر اللہ تعالیٰ نے نہ کسی نبی مرسل کو مطلع کیا ہے نہ ملک مقرب کو (فتح) اسلئے اس میں غور و خوض جائز نہیں مزید کتاب التوحید میں بحث آئے گی انشاء اللہ۔

اس فتنہ کا آغاز عراق سے ہوا اور بصرہ کے ایک یہودی النسل شخص نے اس کی بنیاد ڈالی جس کا نام سوسن یا سوسویہ تھا

پھر اس سے معبد چینی نے سیکھا اور کچھ اہل بصرہ اس کے مسلک پر چل پڑے اس کی پوری تفصیل مسلم شریف، ص: ۲۷ میں موجود ہے اور اس کا مکمل ترجمہ نصر المصنوع ص: ۸۸ میں مذکور ہے حاصل یہ ہے کہ یحییٰ بن یحمر اور حمید بن عبدالرحمن نے جب مدینہ منورہ پہنچ کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرقہ قدریہ یعنی منکرین تقدیر کے متعلق ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے صاف بیزار ی و بے تعلقی کا اظہار فرمایا اور قسم کھا کر فرمایا کہ اگر ان میں سے کسی کے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اس کو فی سبیل اللہ خرچ کر دے تو اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرمائیں گے جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہ لائیں احادیث میں اس فرقہ قدریہ کے متعلق وارد ہے القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوہم وان ماتوا فلا تشہدوہم (ابوداؤد ۲/۶۴۳) قدریہ اس امت کے مجوس ہیں اگر بیمار ہوں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر مر جائیں تو جنازہ میں شرکت نہ کرو۔

۶۱۶۹ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ النَّبَائِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ إِنْ أَحَدُكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ عُلِقَتْ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤَمِّرُ بِأَرْبَعِ بَرَزِقِهِ وَأَجَلِهِ وَشَقِيٍّ أَوْ سَعِيدٍ فَإِنَّ اللَّهَ إِنْ أَحَدَكُمْ أَوْ الرَّجُلُ يَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ بَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ أَوْ ذِرَاعَيْنِ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا قَالَ آدَمُ إِلَّا ذِرَاعٌ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور آپ ﷺ صادق و مصدوق ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن (نطفہ کی شکل میں) رکھا جاتا ہے پھر اسی کے مثل (چالیس روز) علقہ یعنی بستہ خون پھر اسی کے مثل (چالیس روز) مضغہ (گوشت کا ٹکڑا) رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں (کے لکھنے) کا حکم دیا جاتا ہے اس کی روزی، اس کی موت اور یہ کہ بد بخت ہے یا نیک بخت (لکھ لو) تو خدا کی قسم تم میں سے کوئی شخص یا کوئی آدمی (بالشک من الراوی) دوزخ والوں کے سے کام (عمل) کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر نوشتہ (تقدیر) غالب آ جاتا ہے اور وہ جنتیوں کا عمل کرنے لگتا ہے اور بہشت میں جاتا ہے۔ اور ایک دوسرا شخص جنت والوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے درمیان اور جنت کے درمیان صرف ایک بالشت یا ایک ہاتھ باقی رہ جاتا ہے تو اس پر اس کا نوشتہ (تقدیر) غالب آ جاتا ہے اور دوزخ والوں کے سے عمل کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے۔

”قال ابو عبد اللہ“ امام بخاری نے بیان کیا کہ آدم نے کہا الا ذراع یعنی بغیر شک کے بیان کیا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في معناه.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۷۵ تا ص: ۹۷۶۔ ومر الحديث ص: ۳۵۶، ص: ۳۶۹، ياتي ص: ۱۱۰۔

۶۱۷۰ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَلَّ اللَّهُ بِالرَّجِيمِ مَلَكًا لِيَقُولَ أَيُّ رَبِّ نُطْفَةَ أَيُّ رَبِّ عَلَقَةٌ أَيُّ رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا قَالَ أَيُّ رَبِّ أَذْكَرٌ أَمْ أُنْثَى أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ فَمَا الرُّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ لِيَكْتُبَ كَذَلِكَ لِي بَطْنِ أُمِّهِ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رجم پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے (جو سارا حال بیان کرتا ہے) وہ کہتا ہے اے رب ابھی نطفہ ہے۔ اے رب اب علقہ ہے اے رب اب مضغہ ہے پس جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کی پیدائش پوری کرے تو فرشتہ پوچھتا ہے اے رب مذکر ہوگا یا مؤنث (لاکا ہوگا یا لڑکی) بد بخت ہے یا نیک بخت؟ اس کی روزی کیا ہے؟ اس کی عمر کیا ہے؟ چنانچہ اسی طرح ساری تفصیلات لکھ دی جاتی ہیں جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في معناه.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۷۶ مر الحديث ص: ۳۶۶، ص: ۳۶۹۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم، ص: ۲۹۱۔

﴿بَابُ جَفِّ الْقَلَمِ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمِ﴾

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَهَا سَابِقُونَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ.

اللہ کے علم (تقدیر) کے مطابق قلم خشک ہو چکا (یعنی لکھا جا چکا) ہے

”وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمِ“ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (سورہ جاثیہ: ۲۳) اللہ تعالیٰ نے اس کو گمراہ کر دیا علم کے مطابق (یعنی اللہ کو علم تھا اللہ خوب جانتا تھا کہ اس کی استعداد خراب ہے اور اس قائل ہے کہ سیدھی راہ سے ادھر ادھر بھٹکتا پھرے۔ یا یہ مطلب ہے کہ وہ بد بخت علم رکھنے کے باوجود اور سمجھنے بوجھنے کے بعد گمراہ ہوا)۔

”وقال ابو هريرة الخ“ اور حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جو کچھ تجھ کو ملنے والا ہے، جو کچھ تمہارے ساتھ ہونے والا ہے قلم لکھ کر خشک ہو چکا۔

”قال ابن عباس“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سورہ مومنوں میں جو ہے: ”وہم لہا سابقون“ کے معنی ہیں سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ یعنی سعادت نیک بختی پہلے ہی ان کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔

۶۱۷۱ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرَّشَكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْغَرَفَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلِمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلُّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَوْ لِمَا يُسَّرُ لَهُ﴾

ترجمہ | حضرت عمران بن حصینؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص (یعنی خود عمران بن حصینؓ) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا جنت کے لوگ جہنم کے لوگوں سے ممتاز ہوں گے (پہچانے جا چکے ہیں اللہ کے علم میں دونوں الگ الگ ہو چکے ہیں؟) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں انہوں نے عرض کیا پھر عمل کرنے والے کیوں عمل کرتے ہیں (یعنی بے فائدہ محنت و مشقت اٹھاتے ہیں جو تقدیر میں ہوگا وہ ہوگا) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص وہی عمل کرتا ہے جس کیلئے پیدا کیا گیا ہے یا فرمایا اسی عمل کی توفیق دی جاتی ہے (مطلب یہ ہے کہ جس کی تقدیر میں بہشت ہے اسے بہشتی اعمال کی توفیق دی جاتی ہے اور جس کی تقدیر میں دوزخ ہے اسے دوزخی اعمال کی توفیق دی جاتی ہے)۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقتہ الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدیل ووضوح | او الحدیث هنا ص: ۹۷۶ یاتی ص: ۱۱۲۷ مختصراً۔

تشریح | یہ طے ہو چکا ہے کون جنتی ہے اور کون دوزخی پھر اسی کے مطابق وہ عمل کرتا ہے۔

﴿بَابُ ۳۲۹۳ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ﴾

اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ آئندہ کیا عمل کریں گے

۶۱۷۲ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ سَيْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ لَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق سوال

کیا گیا (کہ وہ کہاں جائیں گے جنت میں یا جہنم میں؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ وہ اگر زندہ رہتے اور بڑے ہوتے تو کیا عمل کرتے؟ تو اللہ تعالیٰ اپنے علم کے موافق ان کا فیصلہ کرے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ ظاہرہ۔

تعد موضوعہ | والحديث هنا ص: ۹۷۶۔ مر الحدیث ص: ۱۸۵۔ اخرجہ مسلم فی القدر و اخرجہ ابو داؤد فی السنۃ والنسائی فی الجنائز۔

تشریح | احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مشرکین کی نابالغ اولاد کے بارے میں توقف کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ بڑے ہونے پر مسلمان ہوتے یا نہیں چنانچہ امام احمد اور اسحاق وغیرہ توافق ہی کے قائل ہیں کیونکہ تقدیر میر من اسرار اللہ ہے کس کی تقدیر میں کیا ہے جنت یا دوزخ؟ واللہ اعلم۔

۷۱۷۳ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا کرتے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ ظاہرہ۔

تعد موضوعہ | والحديث هنا ص: ۹۷۶ و مر الحدیث ص: ۱۸۵۔

۷۱۷۴ ﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَاهُ وَيُنَصِّرَاهُ كَمَا تُنْتَجُونَ الْبَيْهَمَةَ هَلْ تَجِدُونَ لَهَا مِنْ جَدْعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجِدُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ اپنی پیدائشی فطرت (یعنی اسلام) پر پیدا ہوتے ہیں پھر اس کے والدین اس کو یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں جیسا کہ جانوروں کے بچے (صحیح سالم) پیدا ہوتے ہیں کیا تم ان میں کوئی کن کنا پاتے ہو یہاں تک کہ تم لوگ اس کا کان کاٹ دیتے ہو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس بچے کے متعلق کیا خیال ہے جو بچپن ہی میں مر جائے فرمایا اللہ اعلم بما كانوا عاملين۔ یعنی اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ بڑا ہو کر کیا عمل کرتا۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۹۷۶ ومر الحديث ص: ۱۸۱، ص: ۱۸۵، ص: ۷۰۳۔

تشریح | نصر الباری جلد پنجم ص: ۲۸ کا ضرور مطالعہ کیجئے کیونکہ اولاد مشرکین کا مسئلہ معرکتہ الآراء مسائل میں سے ہے اور ائمہ کے اقوال بھی مختلف ہیں۔

﴿باب﴾^{۳۳۹۳}

ای هذا باب فی قوله تعالى: وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا (سورہ احزاب: ۳۸)

اور اللہ کا حکم متعین تقدیر کے مطابق ہے

(یعنی پہلے سے تجویز کیا ہوا ہوتا ہے تقدیر میں جو لکھ دیا ہے وہ ہو کر رہے گا اس سے بچنا ممکن نہیں)

۶۱۷۵ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةَ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَخْفَتَهَا وَلَتَنْكِحَ فَإِنَّ لَهَا مَا قَدَّرَ لَهَا﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنی کسی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ شوہر سے نہ کرے کہ اس کے گھر کو اپنے ہی لئے مخصوص کر لے بلکہ (اس کی موجودگی میں) نکاح کر لینا چاہئے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے حصہ (تقدیر) میں ہے۔ (یعنی کوئی عورت کسی مرد کو کہے کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دیدو تو میں تم سے نکاح کر لوں گی ظاہر ہے کہ یہ ناجائز و حرام ہے)

(۲) بعض حضرات نے اس کی یہ صورت بتائی ہے کہ ایک شخص کے پاس دو بیویاں ہیں اس میں سے ایک خاوند سے کہے کہ اس کو یعنی اپنی بیوی میری سوکن کو طلاق دیدو، یہ صورت بھی ناجائز و حرام ہے والا اول اولیٰ۔ واللہ اعلم
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله فان لها ما قدر لها من الرزق.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۹۷۶ ومر الحديث ص: ۲۸۷، ص: ۳۷۶۔

۶۱۷۶ ﴿حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِخْدَى بَنَاتِهِ وَعِنْدَهُ سَعْدٌ وَأَبِي بَنُ كَعْبٍ وَمُعَاذٌ أَنَّ ابْنَتَهَا يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهَا لِيَلِّمَ مَا أَخَذَ وَلِلَّهِ مَا أُعْطِيَ كُلُّ

بِأَجَلٍ فَلْتَضَيِّرْ وَتُتَحْتَسِبْ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت اسامہ بن زیدؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیوں میں سے ایک صاحبزادی (حضرت زینبؓ) کا ایک پیغامبر آیا اس وقت آنحضرت ﷺ کے پاس حضرت سعد بن عبادہ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم موجود تھے، اس پیغامبر نے کہا ان کا بچہ نزع کے عالم میں ہے تو آنحضرت ﷺ نے کہلا بھیجا کہ اللہ ہی کا ہے جو وہ لے اور اللہ ہی کا ہے جو وہ عنایت فرمائے اس لئے صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "كل باجل من الامر المقدر".

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۹۷۶ من الحديث ص: ۱۷۱، ص: ۸۳۳ ياتي ص: ۹۸۳ ص: ۹۸۵، ص: ۱۰۹۷، ص: ۱۱۰۹۔

۶۱۷۷ ﴿حَدَّثَنَا جَبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَبَّرِ بْنِ الْجَمْحَرِيِّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُصِيبُ سَيِّئًا وَنُحِبُّ الْمَالَ كَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ إِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ ذَلِكَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللَّهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم قیدی عورتوں (باندیوں) سے محبت کرتے ہیں اور مال سے محبت رکھتے ہیں آپ عزل کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟

(مطلب یہ ہے کہ ہم عزل نہ کریں تو باندی کے ام ولد ہونے کا خطرہ ہے اور ہم کو مال سے محبت ہے یعنی ہم اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت لینا چاہتے ہیں اس لئے عزل کرنا چاہتے ہیں تاکہ باندی کو حمل نہ ہو تو آپ کیا فرماتے ہیں؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم ایسا کرتے ہو؟ (یعنی تم عزل کرتے ہو؟) نہیں تم پر کوئی قباحت نہیں اگر تم ایسا نہ کرو کیونکہ جس جان کا پیدا ہونا اللہ نے تقدیر میں لکھ دیا ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔ (تمہارا عزل کرنا عبث ہے)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۹۷۶ تا ص: ۹۷۷۔ والحديث ص: ۲۹۷، ص: ۳۳۵ في المغازي ص: ۵۹۳، ص: ۷۸۳۔ ياتي ص: ۱۱۰۱۔

تشریح | عزل کا حکم مفصل مذکور ہو چکا ہے عزل کی تفصیل کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی، ص: ۱۹۹۔

۷۱۷۸ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَيَّ قِيَامَ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ عَلِمَهُ مِنْ عِلْمِهِ وَجَهْلَهُ مِنْ جَهْلِهِ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيتُ فَأَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَأَاهُ فَعَرَفَهُ﴾

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو ایک خطبہ سنایا جس میں کسی ایسی چیز کا ذکر نہیں چھوڑا جو قیامت قائم ہونے تک ہونے والی تھی مگر آپ ﷺ نے ان سب کا تذکرہ فرمایا اب جسے یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا اگر میں ان میں کی کوئی چیز دیکھتا ہوں جسے میں بھول گیا تھا تو میں پہچان لیتا ہوں جیسے غائب شخص کو جب دیکھتا ہے تو اس کو پہچان لیتا ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "ما ترك فيها شيئا اى من الامور المقدرة من الكائنات.

تعدو موضوعه او الحديث هنا ص: ۹۷۷ و اخرجہ مسلم و ابوداؤد فى الفتن.

تشریح فاعرف ما يعرف الرجل اذا غاب عنه فراه فعرفه.

اس کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض باتیں خطبہ کی ایسی تھیں جسے میں بھول گیا تھا جب وہ ظاہر ہوتیں تو میں اس خطبہ کا مفہوم جان لیتا یعنی مجھے وہ بات یاد آ جاتی جیسے غائب انسان کو دیکھ کر پہچان لیا جاتا ہے، واللہ اعلم۔

۷۱۷۹ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عُوْدٌ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ وَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَلَا نَتَكَلَّى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا اَعْمَلُوا فِكُلِّ مُيَسَّرْتُمْ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أُعْطِيَ وَاتَّقَى الْآيَةَ﴾

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ (یعنی آپ کے ہاتھ میں) ایک لکڑی (چھڑی) تھی آپ ﷺ اپنی چھڑی سے زمین کر دینے لگے اور (اسی دوران) آپ ﷺ نے فرمایا تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا ٹھکانا جنت یا جہنم میں نہ لکھا جا چکا ہو ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پھر کیوں نہیں ہم اپنے نوشتہ پر (لکھے ہوئے تقدیر پر) بھروسہ کر لیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ تم عمل کرتے رہو ہر ایک کو وہی آسان کیا جائے گا، اس عمل کی توفیق ملے گی جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی فَأَمَّا مَنْ أُعْطِيَ وَاتَّقَى الْآيَةَ.

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة تو خدا من قوله "أَلَا تَعْكُلُ إِلَىٰ آخِرِهِ لَانَ مَعْنَاهُ نَعْتَمَدُ عَلَىٰ مَا قَدَرَهُ اللَّهُ فِي الْأَزْلِ وَنَتْرَكَ الْعَمَلَ .

تعمیر و موضعہ | والحديث هنا ص: ۹۷۷ من الحديث ص: ۱۸۲، ص: ۷۳۷، ص: ۷۳۸، ص: ۷۳۸، ص: ۷۳۸، ص: ۹۱۸، ص: ۱۱۲۷۔

تشریح | قال لا - ای لا تتركوا العمل بل اعملوا امتثالاً لامر المولى وعبودية له ولقوله تعالى وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون .

"فَكُلُّ مُيَسَّرٌ" بفتح السين المشددة زاد في رواية شعبة عن الاعمش السابقة في سورة الليل لما خلق له ثم قرأ فاما من اعطى واتقى (الليل) (قس)

۳۳۹۵ بَابٌ

ای هذا بابٌ بالتنوين يذکر فيه "العمل بالخواتيم جمع خاتمة

یعنی اعمال میں خاتمہ یعنی عند الموت کا اعتبار ہے

۶۱۸۰ ﴿حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدْعَى الْإِسْلَامَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالَ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجَرَاحُ فَأَبْتَتْهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ الَّذِي تَحَدَّثْتَ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجَرَاحُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَكَأَدَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجَرَاحِ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَىٰ كِنَانَتِهِ فَانْتَزَعَ مِنْهَا سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَدَّقَ اللَّهُ حَدِيثَكَ قَدْ انْتَحَرَ فَلَانَ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر (یعنی فتح خیبر کے وقت) حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کے متعلق جو آپ ﷺ کے ساتھ تھا اور خود کو مسلمان کہتا تھا (لیکن وہ منافق تھا) فرمایا ہذا من اهل النار یعنی یہ شخص اہل دوزخ میں سے ہے پھر جب جنگ شروع ہوئی تو اس شخص نے بہت جم کے لڑائی میں حصہ لیا اور بہت زخمی ہو گیا اور زخم سخت گہرا لگا (کہ وہ حرکت کے قابل نہ رہا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے جس شخص کو فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے وہ تو اللہ کے راستہ میں بہت جم کر لڑا ہے اور بہت زیادہ زخمی ہو گیا اب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا کہ سن لو کہ وہ جہنمی ہے قریب تھا کہ بعض مسلمان شبہ میں مبتلا ہو جاتے (کہ آنحضور ﷺ نے ایسے بہادر غازی کے بارے میں کیسے فرمایا کہ وہ جہنمی ہے) اسی اثنا میں کہ وہ (قرمان) زخم پر تھا اس نے زخم کی تکلیف محسوس کی تو اپنے ترکش کی طرف ہاتھ بڑھا کر ترکش سے ایک تیر نکالا اور اس تیر سے اپنے آپ کو زخم کر لیا پھر بہت سے مسلمان دوڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ نے آپ کا ارشاد سچ کر دکھایا کہ اس شخص (قرمان) نے اپنے آپ کو زخم کر کے خودکشی کر لی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال اٹھو اور اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوگا اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ (کبھی) اس دین کی فاجر انسان سے مدد کر لیتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الرجل المذكور فيه ختم عمله بالسوء وانما العمل بالخاتمة.

تعدہ موضعہ | والحديث هنا من: ۹۷۷ من الحديث ص: ۳۳۰ وفي المغازی ص: ۶۰۳۔

تشریح | اشکال یہ ہوتا ہے کہ خودکشی بلاشبہ حرام ہے مگر حرام کے ارتکاب سے جہنمی ہونا لازم نہیں؟ جواب کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم ص: ۴۷۲۔

۶۱۸۱ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيَّ هَذَا فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَجَعَلَ ذُبَابَةٌ سَيْفِهِ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ قُلْتُ لِفُلَانٍ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهِ وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِنَا غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ عَلَى

ذَلِكَ فَلَمَّا جُرِحَ اسْتَعَجَلَ الْمَوْتُ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ ﴿﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص (قرمان نامی) سب مسلمانوں سے زیادہ قائم مقامی اور کفایت کے لائق تھا (یعنی مسلمانوں کے بڑا کام آ رہا تھا) اس غزوہ میں جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور فرمایا جو شخص کسی دوزخی شخص کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے (یہ سن کر) ایک مسلمان (اکثم بن ابی الجون الخزاعی) اس کے پیچھے لگا (ساتھ ساتھ چلا) اور وہ (قرمان) مشرکوں (یہودیوں) پر سخت حملہ کر رہا تھا یہاں تک کہ زخمی ہو گیا اور جلدی سے مرنا چاہا (چنانچہ اس نے اپنی تلوار زمین میں گاڑ دی) اور اپنے تلوار کی نوک (دھار) اپنے سینے کے مقابل کر کے اس پر گر پڑا (یعنی خوب زور ڈالا) یہاں تک کہ تلوار موٹڑھوں کے درمیان باہر نکل آئی (اور مر گیا) اور وہ شخص (جو قرمان کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا یعنی اکثم) دوڑتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اشہد انک رسول اللہ (یعنی شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں) آنحضرت ﷺ نے فرمایا بات کیا ہے؟ ان صاحب نے کہا آپ ﷺ نے فلاں شخص کے متعلق فرمایا تھا کہ جو شخص کسی دوزخی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے حالانکہ وہ (قرمان) مسلمانوں کی طرف سے بڑا کام آ رہا تھا بڑی بہادری کے ساتھ لڑ رہا تھا میں نے سمجھا کہ وہ اس حالت میں (دوزخی ہو کر) نہیں مرے گا لیکن جب وہ زخمی ہو گیا تو جلدی مرنا چاہا اور خودکشی کر لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ دوزخیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے اور دوسرا جنتیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے بلاشبہ عمل کا دار و مدار خاتمہ پر ہے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث .

تعداد موضوعہ | او الحديث هنا ص: ۹۷۸ مر الحديث ص: ۴۰۶، ص: ۶۰۳، ص: ۶۰۵، ص: ۹۶۱۔

﴿ بَابُ الْقَاءِ النَّذْرِ الْعَبْدَ إِلَى الْقَدَرِ ﴾^{۳۳۹۶}

نذر (منت) کا بندہ کو تقدیر کی طرف ڈال دینا

(یعنی نذر سے تقدیر کا نوشتہ نہیں بدلتا ہے بلکہ ہوگا وہی جو تقدیر میں ہے)

۶۱۸۲ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا

يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع فرمایا ہے (نہی تنزیہ لا تحریم) اور فرمایا کہ یہ (نذر) تقدیر کو نہیں بدلتی ہے ہاں بخیل سے اس کا مال نکلو الیتی ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النذر يلقي العبد الى القدر ولا يرد شيئا.

تعد وموضع | والحديث هنا ص: ۹۷۸ - ياتي ص: ۹۹۰ - ومسلم و ابوداود والنسائي في النذور و ابن ماجه في الكفارات .

سوال: مسلم شریف کی روایت ہے کہ نذر نہ مانا کرو اسلئے کہ نذر سے تقدیر نہیں بدلتی حالانکہ نذر عند الحصول پورا کرنا واجب ہے؟

جواب: نذر و منت وہ منہی عنہ ہے جو اس اعتقاد سے ہو کہ نذر سے تقدیر بدل جائے گی جیسا کہ بعض جہلا سمجھتے ہیں اور اس خیال سے نذریں مانتے ہیں۔

لیکن وہ نذر ممنوع و منہی عنہ نہیں ہے جب اس اعتقاد سے ہو کہ نافع و ضار اللہ تعالیٰ ہی ہے نذر صرف بطور وسیلہ ہے اس نذر کا عند الحصول پورا کرنا لازم ہے اور یہ مکروہ نہیں، واللہ اعلم۔

۶۱۸۳ ﴿ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِ ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قَدْ قَدَّرْتَهُ وَلَكِنْ يَلْقِيهِ الْقَدَرُ وَقَدْ قَدَّرْتَهُ لَهُ أَسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر و منت انسان کو کوئی ایسی چیز نہیں دیتی ہے جو اس کی تقدیر میں نہ ہو لیکن تقدیر اس کو نذر کی طرف لے جاتی ہے اور میں نے اس کیلئے منت مقرر کر دی ہے کہ اس کے ذریعہ بخیل سے کچھ نکلو الیتا ہوں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لكن يلقيه القدر اى الى النذر".

تعد وموضع | والحديث هنا ص: ۹۷۸ -

تشریح | معلوم ہوا کہ قضا، مہرم میں نذر سے کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوتا البتہ نذر بھی اس کے تقدیر میں ہوتی ہے تقدیر ہی اس کو نذر کی طرف لے جاتی ہے کہ کچھ تو بخالت دور ہو۔

﴿ بَابُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ﴾^{۳۳۹۷}

بابُ بغير تنوين للاضافة الى قوله لا حول ولا قوة الا بالله وقال في الفتح بالتنوين . ومعنى

لا حول لا تحویل للعبد فی معصیة اللہ الا بعصمة اللہ ولا قوة له علی طاعة اللہ الا بتوفیق اللہ (عمدہ)
 ۶۱۸۳ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي
 عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ
 فَجَعَلْنَا لَا نَصْعَدُ شَرْفًا وَلَا نَعْلُو شَرْفًا وَلَا نَهْبِطُ فِي وَادٍ إِلَّا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا بِالتَّكْبِيرِ
 قَالَ فَذَنَا مِنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبِعُوا عَلَيَّ
 أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّمَا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا ثُمَّ قَالَ يَا
 عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَةً هِيَ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ﴾

ترجمہ | ابو موسیٰ عبداللہ بن قیس الاشعریؓ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ (غزوہ خیبر) میں تھے جب ہم کسی ٹیلے پر چڑھتے یا بلندی پر پہنچتے یا کسی نشیب میں اترتے تو بلند آواز سے تکبیر (اللہ اکبر) کہتے، ابو موسیٰ نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قریب آئے اور فرمایا اے لوگو اپنی جانوں پر رحم کرو کیونکہ تم کسی بہرے اور غیر موجود کو نہیں پکارتے ہو بلکہ اس ذات کو پکارتے ہو جو سمجھ و بصیر ہے (جو بہت زیادہ سننے والا اور بڑا دیکھنے والا ہے) پھر فرمایا اے عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰؓ) کیا میں تمہیں ایک کلمہ نہ سکھا دوں؟ جو جنت کے خزانوں میں سے ہے وہ کلمہ یہ ہے لا حول ولا قوة الا باللہ .

مطابقتہ للترجمتہ | مطابقتہ الحدیث للترجمتہ ظاہرہ .

تعدیل وضعہ | الحدیث هنا ص: ۹۷۸ ومر الحدیث ص: ۲۲۰ فی المغازی ص: ۶۰۵، ص: ۹۳۳، ص: ۹۶۸۔
 یاتی ص: ۱۰۹۹۔

تشریح | مزید تفسیر کیلئے مطالعہ کیجئے جلد ہشتم نصر الباری، ص: ۲۷۳۔

﴿بَابُ الْمَعْصُومِ مِنَ عَصَمِ اللَّهِ﴾^{۳۳۹۸}

ای ہذا باب بالتونین یذکر فیہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم المعصوم من عصم اللہ
 عاصِمٌ مَانِعٌ قَالَ مُجَاهِدٌ سَدًّا عَنِ الْحَقِّ يَتَرَدَّدُونَ فِي الضَّلَالَةِ دَسَاهَا أَعْوَاهَا

معصوم وہ ہے جسے اللہ محفوظ رکھے

عاصمٌ بمعنی مانع یعنی روکنے والا، اشارہ ہے آیت کریمہ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ (سورہ ہود: ۴۳) کی طرف۔
 "قال مجاهد" مجاہد نے کہا سَدًّا عَنِ الْحَقِّ کے معنی ہیں وہ گمراہی میں بھٹکتے پھرتے ہیں اشارہ ہے آیت کریمہ

”وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيهِمْ سَدًّا نَّخ“ (سورہ یٰسین آیت ۹) کی طرف۔ ہم نے حق بات ماننے سے ان پر آڑ کر دی ہے وہ گمراہی میں بھٹکتے پھرتے ہیں الخ۔

”دَسْهًا اغواها“ دَسْهًا کے معنی ہیں اس کو گمراہ کیا اشارہ ہے آیت کریمہ وقد خاب من دَسْهًا (سورہ شمس آیت: ۱۰) کی طرف۔

۶۱۸۵ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا اسْتُخْلِِفَ خَلِيفَةٌ إِلَّا لَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحْضُهُ عَلَيْهِ وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحْضُهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ﴾
ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو بھی خلیفہ بنایا جاتا ہے (حاکم ہوتا ہے) اس کے اندرونی دو کار گزار ہوتے ہیں (یعنی اس کے اندر دو طرح کی قوتیں کام کرتی ہیں) ایک اس کو بھلائی کا حکم دیتا ہے اور اس پر ابھارتا ہے اور ایک اس کو برائی کا حکم دیتا ہے اور اس پر اس کو ابھارتا ہے اور معصوم وہ ہے جسے اللہ محفوظ رکھے۔
مطابقتہ للترجمة مطابقتہ الحدیث للترجمة فی آخر الحدیث .

تعد و موضع | الحدیث هنا ص: ۹۷۸ یاتی الحدیث فی الاحکام ص: ۱۰۲۸۔ اخرجہ النسائی فی البيعة والسير.
تشریح | ”بطانة“ کے لغوی معنی کپڑے کے استر کے ہیں اور یہاں مراد مخصوص مشیر کارواندرونی قوت کے ہیں۔

﴿بَابٌ وَحَرَامٌ عَلٰی قَرْیَةٍ اَهْلُکُمْ مَا لَا یَرْجِعُونَ﴾ (الانبیاء: ۹۵) ...

... أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ، وَلَا یَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا کَفَّارًا وَقَالَ مَنْصُورُ

بُنُ النُّعْمَانِ عَنِ عِکْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَرْمٌ بِالْحَبَشِيَّةِ وَجَبَّ

ای باب فی قوله تعالیٰ وحرām الخ وفی روایة ابی ذر وجرم علی قریة الخ وهی قراءة

ابی بکر وحمزة والكسانی والقراءتان مشهورتان فقرأ أهل الحجاز والبصرة والشام

حرām بفتح الحاء وقرأ أهل الكوفة. وجرم بسکر الحاء وسكون الراء.

لہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان:

حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا کہ پھر لوٹ کر آئیں

یا اس طرح ترجمہ کیا جائے حرام ہے یعنی مقرر ہو چکا اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا یا شاید وہ لوٹ نہیں سکیں گے۔
 ابن عباس سے مروی ہے کہ جرم حبشی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی و جب کے ہیں یعنی یہ بات ان پر لازم ہو چکی

مقرر ہو چکی کہ وہ نہیں لوٹ سکیں گے۔ اور ارشاد الہی: اِنَّهٗ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ (سورہ ہود: ۳۶) اب تیری قوم میں سے ایمان نہیں لائیں گے مگر جو ایمان لائے۔

ارشاد خداوندی: وَلَا يَلِدُوا اِلَّا فَاٰجِرًا كَفٰرًا (سورہ نوح: ۲۷) اور یہ بدکردار ناشکری کے سوا نہیں جنمیں گے۔

۲۱۸۶ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزَّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَرْنَا الْعَيْنِ النَّظْرُ وَرْنَا اللِّسَانَ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمْنَى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ وَقَالَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ (لمم کا لفظ جو قرآن میں آیا ہے) میں لمم کے مشابہ اس بات سے زیادہ کوئی بات نہیں پاتا جو ابو ہریرہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان پر (انسان کی تقدیر میں) زنا کا جو حصہ لکھ دیا ہے وہ اس کو لا محالہ پائے گا (جتلا ہوگا تقدیر کا لکھا پورا ہوگا) پس آنکھ کی زنادیکھا ہے اور زبان کی زنا (نفس و شہوت کی) گفتگو کرنا ہے اور نفس آرزو کرتا ہے اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ کبھی اس کی تصدیق کرتی ہے۔ (اگر زنا کر لیا) یا اسے جھٹلا دیتی ہے (اگر خدا کے خوف سے باز رہا)

”وقال شبابة الخ“ اور شبابہ نے کہا ہم سے ورقاء نے بیان کیا انھوں نے ابن طاؤس سے انھوں نے طاؤس سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من جهة ان الزنا ودواعيه مكتوبة مقدرة على العبد غير خارجة عن سابق القدر.

تعد موضوعه او الحديث هنا ص: ۹۷۸۔

﴿۳۵۰۰ باب وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ (الاسرار آیت: ۶۰)﴾

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور ہم نے (شب معراج میں) جو دکھاوا (تماشا) آپ کو دکھلایا تھا

وہ لوگوں کیلئے ایک فتنہ تھا (کہ کچھ نو مسلم واقعہ معراج کا انکار کر کے مرتد ہو گئے)

تشریح اس کے متعلق حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد ہے: رؤیا عین اربہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یعنی

یہ عجیب و غریب عین نظارہ کے معنی میں ہے نہ کہ بمعنی خواب، اور خواب و نظارہ میں قدر مشترک یہ ہے کہ خارق عادت چیز کو بھی خاص رائی اور کوئی نہیں دیکھتا جس طرح رؤیا (خواب) کو بھی صرف صاحب خواب دیکھتا ہے اسلئے عجیب عین نظارہ کو اگرچہ وہ بحالت بیداری ہی ہو رؤیا سے تعبیر کر دیتے ہیں اور اس پر قرینہ لفظ فتنۃ ہے کہ یہ واقعہ عجیبہ ذریعہ آزمائش تھا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں بیت المقدس اور وہاں سے آسمانوں پر جانے اور پھر صبح سے پہلے پہلے واپس آنے کا ذکر فرمایا تو بہت سے نو مسلم جن میں ابھی ایمان راسخ نہ ہوا تھا اس واقعہ کی تکذیب کر کے مرتد ہو گئے۔

اس سے صاف معلوم ہوا کہ یہ واقعہ آنحضور ﷺ نے بحالت بیداری کا بیان فرمایا اور نہ لوگوں کے مرتد ہو جانے کی کوئی وجہ نہ تھی کیونکہ روحانی سیر و انکشافات کے رنگ میں آپ ﷺ کے دعاوی ابتداء بعثت سے ہی تھے معراج روحانی و منامی کا دعویٰ لوگوں کیلئے کوئی حیرت و تعجب خیز نہ تھا جو ارتداد کا باعث بنتا۔ معراج کی تاریخ و تفصیل کیلئے بہت سی کتابیں در سائل شائع ہو چکی، مختصر طور پر نصر الباری جلد نمبر ۳۵۱ کا مطالعہ کیجئے۔

۲۱۸۷ ﴿حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنِ أَرِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِي بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزُّقُومِ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت کریمہ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اس آیت میں رؤیا سے آنکھ سے دیکھنا مراد ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات میں دکھایا گیا تھا جب آپ ﷺ کو بیت المقدس تک لے جایا گیا تھا ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ قرآن مجید میں الشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ سے مراد زقوم کا درخت ہے۔

مطابقتہ للترجمہ علامہ عینی فرماتے ہیں: قال ابن التين وجه دخول هذا الحديث في كتاب القدر الاشارة الى ان الله تعالى قدر المشركين التكذيب لرؤيا نبية الصادق يعني الله تعالى في مشركون في تقديره في هذه بات لکھ دی ہے کہ واقعہ معراج کی تکذیب کریں گے۔

تعدیل و موضع او الحديث هنا ص: ۹۷۸ تا ص: ۹۷۹۔ مر الحديث ص: ۵۵۰۔ فی التفسیر ص: ۲۸۶۔
تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نمبر، ص: ۳۶۶۔

﴿بَابُ تَحَاجِّ آدَمَ وَمُوسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ﴾^{۳۵۰۱}

ای هذا باب بالتونین یدکر فیہ "تَحَاجٌّ" بفتح الفوقیة والمهملة وتشدید الجیم

واصله تحتاج بجيمين ادغمت اولهما في الاخرى، آدم وموسى عليهما السلام
عند الله تعالى والعندية للاختصاص والتشريف لا عندية مكان كما لا يخفى.

یعنی یہ باب اس بات کے بیان میں ہے کہ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام
نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مباحثہ کیا

۶۱۸۸ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو عَنْ طَاوُسٍ سَمِعْتُ
أَبَاهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُوْنَا خَيْتَنَا
وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ آدَمُ يَا مُوسَى اضْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ أَتْلُوْنِي
عَلَى أَمْرِ قَدْرَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى
فَلَمَّا قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام نے مباحثہ کیا موسیٰ علیہ السلام نے آدم
علیہ السلام سے کہا اے آدم آپ ہمارے جدا مجد ہیں آپ ہی نے ہم سب کو محروم کیا اور جنت سے نکالا، آدم علیہ السلام نے
موسیٰ علیہ السلام سے کہا اے موسیٰ اللہ نے آپ کو اپنے کلام سے مشرف کرنے کیلئے منتخب فرمایا اور تمہارے لئے (توراة کی
تختیاں) اپنے ہاتھ سے لکھیں کیا تم ایسے کام پر مجھے ملامت کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پیدا کرنے سے چالیس سال
پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا چنانچہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب رہے، حضرت آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر
غالب آئے آنحضرت ﷺ نے یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا۔ سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا انھوں
نے اعرج سے انھوں نے ابو ہریرہ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سابق کی طرح بیان کیا۔
مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعداد و موضع | او الحدیث هنا ص: ۹۷۹ من الحدیث ص: ۳۸۳، ص: ۶۹۲، ص: ۶۹۳، ہاتی ص: ۱۱۱۹۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ بحث آدم علیہ السلام سے کہاں ہوئی؟ مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم، ص: ۳۱۸۔

﴿بَابٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَى اللَّهُ﴾ ای ہذا بابٌ بالتنوين

جسے اللہ نے اسے کوئی روکنے والا نہیں

۶۱۸۹ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ وَرَادٍ مَوْلَى
الْمُعْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُعْبِرَةِ اُكْتُبَ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ فَأَمَلِي عَلَى الْمُغِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُهُ أَنَّ وَرَآءَ أَخْبِرَهُ بِهَذَا ثُمَّ وَقَدْتُ بَعْدُ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهُ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِكَ الْقَوْلِ ﴿

ترجمہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کے مولیٰ (اور شفی) ورنہ نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو لکھا کہ تم میرے پاس نبی اکرم ﷺ کی وہ دعا لکھ کر بھیجو جو تم نے آنحضرت ﷺ کو (فرض) نماز کے بعد پڑھتے سنی ہے چنانچہ مغیرہ نے (جواب میں) مجھ سے لکھوایا مغیرہ نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے لا الہ الا اللہ الخ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اے اللہ جو تو دے اسے کوئی روکے والا نہیں اور جو تو روک دے کوئی اسے دینے والا نہیں اور کسی مالدار کو اس کی دولت تیرے سامنے کوئی نفع نہ پہنچا سکے گی۔

اور ابن جریر نے بیان کیا کہ مجھ کو عبدہ نے خبر دی کہ ورنہ نے ان سے یہ بیان کیا کہ پھر میں معاویہ کے پاس گیا تو میں نے سنا آپ لوگوں کو اس دعا کا حکم دے رہے تھے۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعداد و موضع | او الحديث هنا ص: ۹۷۹ مر الحديث ص: ۱۱۶ تا ص: ۱۱۷، ص: ۹۳۷، ص: ۹۵۸۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد چہارم، ص: ۴۷۔

﴿ **بَابُ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ** ﴾

وَقَوْلِهِ تَعَالَى قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

جو بدبختی کے گڑھے اور سور خاتمہ سے اللہ سے پناہ مانگے

”وقوله تعالى“ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اے پیغمبر آپ کہہ دیجئے میں صبح کے مالک کی پناہ چاہتا ہوں مخلوق کے شر

سے (شیطان کے شر سے)

﴿ ۶۱۹۰ ﴾ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ سُمَيِّ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ ﴿

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگو) بلا آزمائش کی شدت اور بدبختی کی پستی اور تقدیر کی خرابی اور دشمنوں کی ہنسی سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۷۹ ومر الحديث ص: ۹۳۹۔

﴿بَابُ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ﴾^{۳۵۰۳}

ای ہذا باب بالتونین فی قوله تعالیٰ (الانفال: ۲۴)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ

اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ آڑ بن جایا کرتا ہے آدمی کے اور اسکے قلب کے درمیان میں دو طریق سے ایک طریق یہ کہ مومن کے قلب میں طاعت کی برکت سے کفر و معصیت کو نہیں آنے دیتا دوسرا طریق یہ کہ کافر کے قلب میں مخالفت کی نحوست سے ایمان و طاعت کو نہیں آنے دیتا۔

عن ابن عباس والضحاك يحول بين المرء الكافر وطاعته ويحول بين المطيع ومعصيته فالسعيد من اسعده الله والشقى من اضله الله والقلوب بيد الله يقلبها كيف يشاء (قس) ۶۱۹۱ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَثِيرًا مِمَّا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْلِفُ لَا وَمَقْلَبِ الْقُلُوبِ﴾
ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر قسم کھایا کرتے تھے کہ نہیں، دلوں کے پھیرنے والے کی قسم۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان معنى مقلب القلوب تقليبه قلب عبده عن ايثار الايمان الى ايثار الكفر وعكسه.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۷۹ ویاتی ص: ۹۸۱، ص: ۱۰۹۹۔ واخرجه الترمذی فی الايمان وابن ماجه فی الکفارات.

تشریح | قوله كثيرا نصب على انه صفة لمصدر محذوف تقديره يحلف كثيرا مما كان يريد ان يحلف به من الفاظ الحلف.

قوله لا فيه حذف نحو لا افعل او لا اترك (عمده)

۶۱۹۲ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَبِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالََا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَابْنِ صَيَادٍ خَبَأَتْ لَكَ خَبِيئًا قَالَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ ائْتِنَا لِي
فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ دَعُهُ إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَا تُطِيقُهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَعْلِهِ ﴿﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا میں نے تیرے (آزمانے کیلئے) دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے (بتاؤ کیا ہے؟) (آپ ﷺ نے سورہ دخان کی اس آیت کا تصور کیا فارقتب یوم تاتی السماء بدخان مبین) ابن صیاد نے کہا وہ دُخ ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا دور ہو تو اپنی بساط سے ہرگز نہ بڑھ پائے گا حضرت عمرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اگر یہ وہی (دجال) ہے تو اس کو مار ہی نہیں سکے گا اور اگر یہ وہ (دجال) نہیں ہے تو اس کے قتل میں تیرے لئے کوئی خیر نہیں ہے۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقت الحدیث للترجمة توخذ من قوله "ان یکن هو الی آخره" (عمدہ) یعنی اگر وہ دجال ہے تب تو اس کو قتل ہی نہ کر سکے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر یوں لکھ دی ہے کہ دجال قیامت کے قریب نکلے گا لوگوں کو گمراہ کرے گا اس کی تقدیر کے خلاف تو نہیں کر سکتا۔

تعدو ووضعه | والحديث هنا ص: ۹۷۹ من الحديث ص: ۱۸۰، ص: ۴۲۹، ص: ۹۱۲۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد پنجم، ص: ۲۳۔

﴿ **بَابُ ۳۵۰۵** قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا ﴿﴾

قَضَى قَالَ مُجَاهِدٌ بِفَاتِنِينَ بِمُضْلِينَ إِلَّا مَنْ كَتَبَ اللَّهُ أَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ قَدَّرَ فَهَدَى
قَدَّرَ الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ وَهَدَى الْأَنْعَامَ لِمَرَاعِيهَا.

ای ہذا باب (بالتنوين) فی قوله تعالى قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا (التوبہ: ۵۱)

آپ فرمادیتے تھے کہ ہمیں کوئی حادثہ ہرگز نہیں پیش آ سکتا ہے مگر وہی

جو اللہ نے ہماری تقدیر میں لکھ دیا ہے

"قال مجاهد" بفاتنين بمعنى مُضْلِينَ ہے یعنی سورہ صافات آیت ۱۶۲ میں جو آیا ہے: مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ کے اندر فاتنین کے معنی ہیں گمراہ کرنے والا مطلب یہ ہے کہ تم سب مل کر بھی کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے ہو گمراہ وہی ہو سکتا ہے جس کی قسمت میں اللہ نے دوزخی لکھ دیا ہے۔

"قدر فہدی" کی تفسیر امام مجاہد نے یہ کی بدبختی اور خوش بختی مقدر کردی اور جانوروں کو ان کی چراگاہوں کا راستہ دکھایا۔

۶۱۹۳ ﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا النُّضْرُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونَ فَقَالَ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُونُ فِي بَلَدٍ يَكُونُ فِيهِ وَيَمُكُّ فِيهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلَدِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ﴾

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق پوچھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ عذاب تھا اور اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا اسے بھیجتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مومنوں کیلئے رحمت بنا دیا (کہ شہید کا ثواب پاتا ہے) کوئی بھی بندہ کسی ایسے شہر میں ہے جس میں طاعون کی وبا پھیلی ہوئی ہو اور وہ بندہ اس شہر میں ٹھہرا رہتا ہے اور اس شہر سے باہر نہیں نکلتا ہے مگر کئے ہوئے اجر و ثواب کا امیدوار ہے اور یقین رکھتا ہے کہ اس تک صرف وہی چیز پہنچ سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں لکھ دی ہے تو اسے شہید کے مانند ثواب ملے گا۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعد موضوعه | والحديث هنا ص: ۹۷۹ ومر الحديث ص: ۴۹۴، ص: ۸۵۳۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم ص: ۵۵۳ کی تشریح۔

﴿۳۵۰۶﴾ **بَابُ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَوْ اَنَّ اللّٰهُ هَدَانِي**

لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ

ای ہذا باب بالتنوين

لیکن ہمارے ہندوستانی نسخ میں اضافت کے ساتھ ای ہذا باب قولہ تعالیٰ الخ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ (الاعراف: ۴۳)

ہم ہدایت پانے والے نہیں تھے اگر اللہ نے ہمیں ہدایت نہ کی ہوتی

لَوْ اَنَّ اللّٰهُ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ (الزمر: ۵۷)

اگر اللہ مجھ کو ہدایت کرتا تو میں بھی متقیوں میں سے ہوتا

تشریح | ان آیات کو لا کر امام بخاری نے معتزلہ اور قدریہ کے مذہب کا رد کیا ہے کیونکہ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہدایت اور گمراہی دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔

۶۱۹۳ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا صُمْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزَلَنَ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبَّتَ الْأَقْدَامَ إِنْ لَأَقَيْنَا وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةَ أَيْبِنَا﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ خندق کے موقعہ پر دیکھا کہ آپ بذات خود بھی ہمارے ساتھ مٹی ڈھور رہے تھے اور آپ ﷺ پڑھتے تھے ”واللہ اگر اللہ نہ ہوتا (اللہ کی توفیق نہ ہوتی) تو ہم ہدایت نہ پاتے اور نہ روزہ رکھتے اور نہ نماز پڑھتے اب اے اللہ ہم پر سکون (قلبی اطمینان) نازل فرما، اگر (دشمن سے) ہماری مڈ بھیر ہو جائے تو ہمیں ثابت قدم رکھئے اور دشمنوں نے ہم پر زیادتی کی ہے (ظلم کیا ہے) جب وہ فتنہ میں ڈالنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ”والله لولا الله ما اهتدينا“

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۹۷ تا ص: ۹۸۰ من الحديث ص: ۳۹۸، ص: ۴۲۵، في المغازی ص: ۵۸۹، ياتی ص: ۱۰۴۷۔

تشریح | نصر الباری جلد ہشتم غزوہ خندق کا مطالعہ کیجئے۔

تمت بالخیر

(الحمد للہ گیارہویں جلد مکمل ہوئی)



فہرست مضامین نصر الباری جلد یازدہم

۲۲	● اشکال و جواب	۳	کتاب اللباس
۲۳	● دخول مکہ کے لئے احرام	۳	● باب قول اللہ تعالیٰ: قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي
۲۳	● بابُ البُرُودِ وَالْجَبْرِ وَالشَّمْلَةِ	۴	● تَحْقِيقٌ وَتَشْرِيعٌ
۲۴	● تَحْقِيقُ الْفَاظِ	۴	● بابُ مَنْ جَزَّ إِزَارَهُ مِنْ غَيْرِ خِيَلَاءِ
۲۴	● بابُ الْأَكْسِيَةِ وَالْخَمَائِصِ	۴	● تَشْرِيعٌ
۲۹	● بابُ اشْتِمَالِ الصَّنَاءِ	۵	● بابُ التَّشْمِيرِ فِي الثِّيَابِ
۳۱	● بابُ الاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ	۵	● تَحْقِيقٌ وَتَشْرِيعٌ
۳۲	● بابُ الخَمِيصَةِ السُّودَاءِ	۶	● بابُ مَا اسْفَلَ مِنَ الكَمْبِيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ
۳۳	● تَشْرِيعٌ	۶	● تَشْرِيعٌ
۳۳	● بابُ ثِيَابِ الخُضْرِ	۷	● بابُ مَنْ جَزَّ ثَوْبَهُ مِنَ الخِيَلَاءِ
۳۴	● مَخْتَصَرٌ تَشْرِيعٌ	۷	● تَحْقِيقٌ وَتَشْرِيعٌ
۳۵	● بابُ الثِّيَابِ البَيْضِ	۹	● تَشْرِيعٌ
۳۶	● تَشْرِيعٌ	۱۰	● بابُ الازار المهدب
۳۶	● بابُ لُبْسِ الحَرِيرِ وَإِفْتِرَاشِهِ لِلرِّجَالِ الخ	۱۱	● بابُ الأردية
۳۷	● تَشْرِيعٌ	۱۲	● بابُ لبس القميص
۴۱	● عمران بن طان	۱۳	● بابُ جيب القميص من عند الصدر وغيره
۴۱	● بابُ مَسِّ الحَرِيرِ مِنْ غَيْرِ لُبْسِ	۱۵	● بابُ مَنْ لبس جُبَّةً ضَيِّقَةً الكَمْبِيْنِ فِي السَّفَرِ
۴۲	● بابُ افْتِرَاشِ الحَرِيرِ	۱۶	● بابُ لُبْسِ جُبَّةِ الصَّوْفِ فِي الغَزْوِ
۴۲	● بابُ لُبْسِ القَمِيصِ	۱۷	● بابُ القَبْلَةِ وَقُدُوحِ حَرِيرٍ وَهُوَ القَبْلَةُ الخ
۴۳	● بابُ مَا يَرْتَحِمُ لِلرِّجَالِ مِنَ الحَرِيرِ لِلحِجَّةِ	۱۸	● بابُ البَرَانِسِ
۴۴	● بابُ الحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ	۱۹	● بابُ السَّرَاوِيلِ
۴۵	● ازلاء شہات	۱۹	● تَشْرِيعٌ
۴۵	● بابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَجَوَّزُ مِنَ اللِّبَاسِ وَالبُسْطِ	۲۰	● بابُ فِي القَمَائِمِ
۴۸	● بابُ مَا يُدْعَى لَمَنْ لبس ثَوْبًا جَدِيدًا	۲۱	● بابُ التَّقْنَعِ
۴۹	● بابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزَعُّفِ لِلرِّجَالِ	۲۳	● بابُ الجففر

٤١	● بابُ استعمارةِ القلائدِ	٢٩	● بابُ الثوبِ المزعفرِ
٤٢	● بابُ القُرطِ للنِّساءِ	٥٠	● بابُ الثوبِ الأحمرِ
٤٣	● بابُ السِّخَابِ للصِّبيانِ	٥٠	● بابُ الميثرةِ الحمراءِ
٤٣	● بابُ المتشبهونِ بالنِّساءِ والمتشبهاتِ بالرجالِ	٥١	● تشریح
٤٣	● بابُ اخراجِ المتشبهينِ بالنِّساءِ من البيوتِ	٥١	● بابُ النِّعالِ السِّبْيِيَّةِ وغيرها
٤٦	● بابُ قَصِّ الشاربِ	٥٣	● بابُ يبداءُ بالنعلِ اليمنى
٤٦	● تشریح	٥٣	● بابُ يُنزعُ نعله اليسرى
٤٤	● تشریح	٥٣	● تشریح
٤٤	● بابُ تقليمِ الأظفارِ	٥٥	● بابُ لا يمشى فى نعلٍ واحدٍ
٤٨	● بابُ إعفاءِ اللِّحى	٥٥	● تشریح
٤٩	● تشریح	٥٥	● بابُ قبالاتِ النعلِ وَمن رأى قبالاتِ النعلِ
٤٩	● بابُ ما يُذكرُ فى الثيبِ	٥٦	● بابُ القَبِيَّةِ الحمراءِ مِن أدمِ
٨٠	● سؤال وجواب	٥٤	● بابُ الجلوسِ على الحَصِيرِ ونحوه
٨١	● بابُ الخِضابِ	٥٨	● بابُ المزَّرِ بالذهبِ
٨١	● بابُ الجعدِ	٥٩	● تشریح
٨٢	● تحقيق و تشریح	٥٩	● بابُ خواتيمِ الذهبِ
٨٥	● تشریح	٦٠	● تشریح
٨٥	● تشریح	٦٠	● بابُ خاتَمِ الفِضَّةِ
٨٦	● سؤال وجواب	٦١	● بابُ: بلا ترجمه
٨٤	● بابُ التَّلبيدِ	٦٢	● تشریح
٨٤	● تشریح	٦٣	● بابُ فصِّ الخاتمِ
٨٨	● بابُ الفرقِ	٦٣	● بابُ خاتَمِ الحديدِ
٨٩	● تشریح	٦٥	● تشریح
٨٩	● بابُ الذوائبِ	٦٦	● بابُ الخاتمِ فى الخنصرِ
٨٩	● تحقيق و تشریح	٦٤	● بابُ اتخذَ الخاتمَ ليختمَ به الشئُ الخ
٩٠	● بابُ القزعِ	٦٤	● بابُ من جعلَ فصَّ الخاتمِ فى بطنِ كفه
٩١	● تشریح	٦٨	● تشریح
٩١	● بابُ تطيبِ المرأةِ زَوْجَها بِيدَيها	٦٨	● بابُ قولِ النبيِّ ﷺ لا ينقشُ على نقشِ خاتمِه
٩٢	● تشریح	٦٩	● بابُ هل يُجعلُ نقشُ الخاتمِ ثلاثةِ اسطر
٩٢	● بابُ الطيبِ فى الرَّأسِ واللِّحْيَةِ	٤٠	● بابُ الخاتمِ للنِّساءِ وكان على عائشةِ الخ
٩٢	● بابُ الامتشاطِ	٤٠	● بابُ القلائدِ والسِّخَابِ للنِّساءِ الخ

۱۱۴	● اشکال و جواب	۹۳	● تشریح
۱۱۵	● بابُ الثلاثَةِ علی الدَابَّةِ	۹۳	● بابُ ترجیل الخائضِ زوجِها
۱۱۵	● بابُ حمل صاحبِ الدابةِ غیره بینِ یدیه	۹۳	● بابُ الترجیل والتیئُنِ فیهِ
۱۱۶	● تشریح	۹۴	● بابُ ما یُلکَرُ فی المسکِ
۱۱۶	● بابُ اردافِ الرجلِ خلفِ الرجلِ	۹۴	● بابُ ما یُسْتَحَبُّ مِنَ الطَّیِّبِ
۱۱۴	● بابُ إردافِ المرأةِ خَلَّتِ الرَّجُلَ	۹۵	● بابُ من لم یردِّ الطَّیِّبِ
۱۱۸	● تشریح	۹۵	● بابُ الذریرةِ
۱۱۸	● بابُ الاستلقاءِ ووضعِ الرَّجُلِ علی الأخری	۹۶	● تحقیقٌ وتشریحٌ
۱۱۹	● کتابُ الأدبِ	۹۶	● بابُ المتفَلِّجاتِ لِلْحَسَنِ
	● بابُ قولِ اللّٰهِ تعالیٰ: وَرَضَّیْنَا الْإِنْسَانَ	۹۶	● بابُ الوصلِ فی الشعرِ
۱۱۹	● بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا	۹۹	● بابُ المتنبِّحاتِ
۱۲۰	● بابُ مَنْ أَحَقَّ النَّاسُ بِحَسَنِ الصَّخْبَةِ	۱۰۰	● بابُ الموصولةِ
۱۲۰	● تشریح	۱۰۲	● بابُ الواشمةِ
۱۲۰	● بابُ لا یجَاهدُ إِلَّا بِإِذْنِ الْأَبْوینِ	۱۰۳	● بابُ المستوشمةِ
۱۲۱	● بابُ لا یسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدِیهِ	۱۰۳	● بابُ التصاویرِ
۱۲۲	● بابُ اجابةِ دعاهُ من بَرِّ وَالِدِیهِ	۱۰۵	● تشریح
۱۲۳	● مختصرٌ تشریحٌ	۱۰۵	● بابُ عذابِ المصورینِ یومَ القیامةِ
۱۲۳	● بابُ عقوقِ الوالِدینِ مِنَ الْکِبائِرِ	۱۰۶	● تشریح
۱۲۶	● بابُ صلةِ الوالدِ المشرکِ	۱۰۶	● بابُ نقضِ الصُّورِ
۱۲۶	● بابُ صلةِ المرأةِ أُمَّها وَلَهَا زَوْجٌ	۱۰۷	● بابُ مَا وُطِئَ مِنَ التَّصاویرِ
۱۲۸	● بابُ صلةِ الأخِ المشرکِ	۱۰۸	● تشریح
۱۲۸	● بابُ فضلِ صلةِ الرَّجْمِ	۱۰۹	● تشریح
۱۲۹	● تحقیقٌ وتشریحٌ	۱۰۹	● بابُ من کرهَ القعودَ علی الصُّورَةِ
۱۲۹	● بابُ اثمِ القاطعِ	۱۰۹	● سوال و جواب
۱۳۰	● بابُ من بسطَ له فی الرزقِ بصلةِ الرَّجْمِ	۱۱۰	● تشریح
۱۳۱	● بابُ مَنْ وَصَلَ وَصَلَ اللّٰهُ	۱۱۰	● بابُ کراهیةِ الصُّلوةِ فی التصاویرِ
۱۳۲	● بابُ یَبُلُّ الرَّحِمَ بِبِلالِها	۱۱۱	● بابُ لا تدخلُ الملائکَةُ بَیتًا فیهِ صُورَةٌ
۱۳۲	● تحقیقٌ وتشریحٌ	۱۱۲	● بابُ من لم یدخلْ بَیتًا فیهِ صُورَةٌ
۱۳۳	● بابُ لیسِ الواصلِ بِالْمکافی	۱۱۲	● بابُ مَنْ لَعَنَ المصوِّرَ
۱۳۳	● تشریح	۱۱۳	● بابُ: بابُ بِلا ترجمه
۱۳۳	● بابُ من وصلَ رحمَهُ فی الشُّرکِ ثُمَّ اسْلَمَ	۱۱۴	● بابُ الارتدافِ علی الدَابَّةِ

۱۵۷	تحقیق الفاظ	۱۲۵	باب من ترك صبية غيره حتى تلعب به الخ
۱۵۸	تشریح	۱۲۶	باب رَحْمَةُ الْوَالِدِ وَتَقْبِيلُهُ وَمَعَانِقَتُهُ
۱۵۹	تشریح	۱۲۷	تشریح
۱۵۹	سوال و جواب	۱۲۷	اشکال و جواب
۱۵۹	بابُ حَسَنِ الْخُلُقِ وَالسَّخَا، وَمَا يَكْرَهُ مِنَ الْبُخْلِ	۱۲۹	تشریح
۱۶۰	تحقیق و تشریح	۱۲۹	بابُ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مَاءً جَزِيْرًا
۱۶۱	تشریح	۱۳۰	بابُ قَتْلِ الْوَالِدِ خَشِيْعًا أَنْ يَأْكُلَ مَعَهُ
۱۶۲	تشریح	۱۳۱	بابُ وَضْعِ الصَّبِيِّ فِي الْحَجَرِ
۱۶۳	اشکال و جواب	۱۳۱	بابُ وَضْعِ الصَّبِيِّ عَلَى الْفَخِذِ
۱۶۳	بابُ كَيْفٍ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي إِهْلِهِ	۱۳۲	بابُ حَسَنِ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيْمَانِ
۱۶۴	تشریح	۱۳۳	بابُ فَضْلِ مَنْ يَعْوَلُ يَتِيْمًا
۱۶۴	بابُ الْمِيقَةِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى	۱۳۳	تشریح
۱۶۵	بابُ الْحَبِّ فِي اللَّهِ	۱۳۳	بابُ السَّاعَى عَلَى الْأَزْمَلَةِ
۱۶۵	بابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُوا	۱۳۳	تشریح
۱۶۵	قَوْمٍ مِنْ قَوْمِ الْخ	۱۳۴	بابُ السَّاعَى عَلَى الْمَسْكِيْنِ
۱۶۵	بابُ مَا يَنْهَى مِنَ السَّبَابِ وَاللَّعْنِ	۱۳۵	بابُ رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبِهَائِمِ
۱۶۰	تشریح	۱۳۶	تشریح
۱۶۷	بابُ مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ نَحْوَ قَوْلِهِمْ	۱۳۷	تشریح
۱۶۰	الطَّوِيلِ وَالْقَصِيْرِ	۱۳۸	بابُ الْوَصَاءَةِ بِالْجَارِ
۱۶۲	بابُ الْغِيْبَةِ	۱۳۹	بابُ إِثْمٍ مِنْ لَا يَأْمُرُ جَارُهُ بِوَأْفَاقِهِ
۱۶۲	تشریح	۱۴۰	بابُ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِحَاثَرِهَا
۱۶۲	خِيْتَانِ تَعْرِيفِ	۱۴۰	بابُ مَنْ كَانَ يَوْمًا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
۱۶۳	بابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ خَيْرٌ دُورِ الْأَنْصَارِ	۱۴۰	فَلَا يُوَدِّعُ جَارَهُ
۱۶۳	تشریح	۱۴۱	بابُ حَقِّ الْجَوَارِ فِي قَرْبِ الْأَبْوَابِ
۱۶۳	بابُ مَا يَجُوزُ مِنْ اغْتِيَابِ أَهْلِ الْفَسَادِ وَالرِّيبِ	۱۴۲	بابُ كُلِّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ
۱۶۵	بابُ النَّمِيْمَةِ مِنَ الْكِبَائِرِ	۱۴۳	بابُ طَيِّبِ الْكَلَامِ
۱۶۵	تشریح	۱۴۳	بابُ الرِّفْقِ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ
۱۶۶	بابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ النَّمِيْمَةِ	۱۴۵	بابُ تَعَاوُنِ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ
۱۶۶	تحقیق و تشریح	۱۴۶	پیشواں پارہ
۱۶۶	مختصر تشریح	۱۴۶	بابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً الْخ
۱۶۶	بابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ	۱۴۷	بابُ لِمَ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مَتَفَحِّشًا

۲۰۴	● باب فی الہدی الصالح	۱۷۷	● تشریح
۲۰۵	● باب الصبر علی الاذی	۱۷۷	● باب ما قیل فی ذی الزجہین
۲۰۶	● باب من لم یواجه الناس بالعتاب	۱۷۸	● تشریح
۲۰۷	● تشریح	۱۷۸	● باب من اخبر صاحبه بما یقال فیہ
۲۰۷	● باب من کفر آخاہ بغیر تاویل فهو کما قال	۱۷۹	● باب ما یکرہ من التماذج
۲۰۸	● تشریح	۱۷۹	● تشریح
	● باب من لم یر اکفرا من قال ذلك متاولاً	۱۸۰	● باب من اتنی علی اخیه بما یعلم
۲۰۹	● أوجہلاً		● باب قول اللہ تعالیٰ: ان اللہ یتأمر بالعدل
۲۱۱	● تشریح	۱۸۱	● والاحسان الخ
۲۱۱	● باب ما یجوز من الغضب والشدة لامر اللہ	۱۸۲	● باب ما ینہی عن التحاسد والتدابیر
۲۱۳	● باب الحدیر من الغضب	۱۸۳	● باب: یأیئہا الذین آمنوا اجتنبوا کثیراً من الظن
۲۱۶	● تشریح	۱۸۳	● باب ما یکون من الظن
۲۱۶	● باب الحیلہ	۱۸۳	● تشریح
۲۱۶	● حضرت عمران کے ناراض ہونے کی وجہ	۱۸۵	● باب ستر المؤمن علی نفسه
۲۱۶	● تشریح	۱۸۶	● تشریح
۲۱۷	● باب إذا لم تستحی فاصنع ما شئت	۱۸۷	● باب الکبر
۲۱۸	● باب ما لا یستحی من الحق للفقہ فی الدین	۱۸۷	● تشریح
۲۲۰	● باب قول النبی ﷺ یتروا ولا تعسروا الخ	۱۸۸	● باب الہجرۃ
۲۲۳	● باب الانبساط إلی الناس	۱۹۰	● باب ما یجوز من الہجران لمن عمنی
۲۲۳	● تحقیق و تشریح	۱۹۰	● تشریح
۲۲۳	● تحقیق	۱۹۱	● تشریح
۲۲۳	● باب المداراة من الناس	۱۹۱	● باب هل یزور صاحبه کل يوم أو بکرۃ وعشیة
۲۲۵	● تشریح	۱۹۲	● باب الزیارة ومن زار قومًا فطعم عندہم
۲۲۶	● باب لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین	۱۹۳	● باب من تجمل للوفود
۲۲۷	● تشریح	۱۹۳	● باب الاخاء والجلیف
۲۲۷	● باب حق الضیف	۱۹۵	● تشریح
۲۲۹	● باب اکرام الضیف وخدمتہ ایام بنفسہ	۱۹۶	● باب التبسم والضحک
۲۳۱	● باب صنع الطعام والتکلف للضيف	۱۹۸	● تشریح
۲۳۲	● باب ما یکرہ من الغضب والجزع عند الضیف	۱۹۸	● اذکار رفع صوت
۲۳۳	● باب قول الضیف لصاحبه لا آکل حتی تکل		● باب قول اللہ تعالیٰ: یأیئہا الذین آمنوا اتقوا
۲۳۵	● باب اکرام الکبیر ویبدأ الأكبر بالکلام والضوال	۲۰۲	● اللہ الخ

- باب ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما ٢٣٤ • کسی غیر کو بیادکھا
- باب قول النبی ﷺ سموا باسمی ولا تکفنوا الخ ٢٦٥ • بکره منه
- ٢٣٨ • باب اسم الحزن • تحقیق و تشریح
- ٢٣١ • باب تحويل الاسم الى اسم احسن منه • تشریح
- ٢٣٢ • باب هجاء المشركين • تشریح
- ٢٣٣ • باب ما يكره ان يكون الغالب على الانسان • تشریح
- ٢٣٥ • باب قول النبی ﷺ تربت يمينك وعقرى حلقى • تشریح
- ٢٣٥ • تشریح
- ٢٣٦ • تشریح
- ٢٣٦ • باب ما جاء في زعموا • تشریح
- ٢٣٤ • باب ما جاء في قول الرجل ويلك • تشریح
- ٢٣٩ • باب الكنية للصبي وقبل أن يولد للرجل • تشریح
- ٢٥٣ • تشریح
- ٢٥٣ • باب علامة حب الله عزوجل • تشریح
- ٢٥٣ • تشریح
- ٢٥٥ • باب قول الرجل للرجل اخسا • تشریح
- ٢٥٨ • باب قول الرجل مرحبا • تشریح
- ٢٥٨ • باب المعارض مندوحة عن الكذب • تشریح
- ٢٥٩ • باب ما يدعى الناس بأبائهم • تشریح
- ٢٦٠ • باب لا يقل خبثت نفسي • تشریح
- ٢٦٠ • باب قول الرجل للشيء ليس بشيء وهو ينوي الخ • تشریح
- ٢٦١ • باب رفع البصر الى السماء • تشریح
- ٢٦١ • باب نكت العود في الماء والطين • تشریح
- ٢٦٢ • باب الرجل ينكت الشيء بيده في الارض • تشریح
- ٢٦٣ • باب التكبير والتسبيح عند التعجب • تشریح
- ٢٦٣ • باب النهي عن الخذف • تشریح
- ٢٦٣ • باب الحمد للعاطس • تشریح
- ٢٦٣ • تشریح
- ٢٦٣ • باب قول الرجل فداك ابي وامى • تشریح
- ٢٦٣ • تشریح
- ٢٦٣ • باب قول الرجل جعلني الله فداك • تشریح
- ٢٦٣ • تشریح
- ٢٦٥ • باب ما يستحب من الفطاس وما يكره من التثاؤب • تشریح

۳۱۰	●	بابُ التسليم على الصبيان	۲۹۰	●	تحقیق
۳۱۱	●	بابُ تسليم الرجال على النساء والنساء على الرجال	۲۹۱	●	بابُ اذا عطس كيف يُسْمَطُ
۳۱۱	●	تحقیق الفاظ	۲۹۱	●	تحقیق
۳۱۲	●	بابُ اذا قال من ذا فقال انا	۲۹۱	●	تشریح
۳۱۳	●	بابُ من رد فقال عليك السلام	۲۹۲	●	بابُ لا يشمتك العطس اذا لم يحمد الله
۳۱۴	●	بابُ اذا قال فلان يقرئك السلام	۲۹۲	●	تشریح
	●	بابُ التسليم في مجلس فيه اخلاط من المسلمين والمشركين	۲۹۲	●	بابُ اذا ثلثت ب فليضع يده على فيه
۳۱۵	●	بابُ من لم يسلم على من اقرنف ذنبًا الخ	۲۹۳	●	كتاب الاستيذان
۳۱۶	●	تشریح	۲۹۴	●	بابُ بدء السلام
۳۱۷	●	بابُ كيف الرد على اهل الذمة السلام	۲۹۵	●	تشریح
۳۱۷	●	مختصر تشریح	۲۹۵	●	بابُ قول الله تعالى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بيوتًا الخ
۳۱۹	●	بابُ من نظر في كتاب من يُحذَرُ على المسلمين الخ	۲۹۸	●	بابُ السلام اسم من اسماء الله تعالى
۳۲۱	●	بابُ كيف يكتب الكتاب الى اهل الكتاب	۲۹۹	●	تحقیق و تشریح
۳۲۱	●	بابُ بمن يبدأ في الكتاب	۲۹۹	●	بابُ تسليم القليل على الكثير
۳۲۲	●	بابُ قول النبي ﷺ قوموا إلى سيدكم	۲۹۹	●	بابُ يسلم الراكب على العاشي
۳۲۳	●	بابُ المصافحة	۳۰۰	●	بابُ يسلم العاشي على القاعد
۳۲۴	●	تشریح	۳۰۰	●	بابُ يسلم الصغير على الكبير
۳۲۵	●	بابُ الاخذ باليدين	۳۰۱	●	مختصر تشریح
۳۲۶	●	تجسس و سوال پاره	۳۰۱	●	بابُ افشاء السلام
۳۲۶	●	بابُ المعانقة	۳۰۲	●	بابُ السلام للمعرفة وغير المعرفة
۳۲۶	●	تشریح	۳۰۲	●	تشریح
۳۲۷	●	بابُ من اجاب بلبيك وسعديك	۳۰۳	●	بابُ آية الحجاب
۳۲۹	●	تشریح	۳۰۵	●	بابُ الاستيذان من اجل البصر
۳۲۹	●	بابُ لا يقيم الرجل الرجل من مجلسه	۳۰۶	●	تشریح
	●	بابُ قول الله تعالى: إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ الخ	۳۰۷	●	تشریح
۳۳۰	●	المجلس الخ	۳۰۷	●	بابُ زنا الجوارح دون الفروج
۳۳۰	●	شان نزول	۳۰۷	●	تشریح
۳۳۱	●	اقاره	۳۰۸	●	بابُ التسليم والاستيذان ثلاثاً
۳۳۱	●	بابُ من قام من مجلسه أو بيته	۳۰۹	●	توضیح و تشریح
۳۳۲	●	تشریح	۳۱۰	●	بابُ اذا دعى الرجل فجاه هل يستاذن

۳۴۹	● غنڈہ کرنے کا وقت	۳۴۲	● باب الاحتباء بالید وهو القرفصۃ
۳۵۰	● افادہ	۳۴۲	● باب من اتکاء بین یدی اصحابہ
۳۵۰	● حضرت ابن عباسؓ	۳۴۳	● باب من اسرع فی مشیہ لحاجۃ أو تصدیق
۳۵۰	● باب کل لہو باطل إذا شغلہ عن طاعة اللہ	۳۴۴	● تشریح
۳۵۱	● باب ما جاء فی البند	۳۴۴	● باب السریر
۳۵۲	● افادہ	۳۴۴	● باب من ألقى له وسادۃ
۳۵۳	● کتاب الدعوات	۳۴۵	● صوم الدهر
۳۵۳	● باب قول اللہ تعالیٰ: ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ	۳۴۶	● باب القائلۃ بعد الجمعة
۳۵۳	● دعا کے فضائل و درجات	۳۴۷	● باب القائلۃ فی المسجد
۳۵۳	● باب ولکل نبی دعوۃ مستجابہ	۳۴۸	● باب من زار قومًا فقالَ عندهم
۳۵۳	● باب افضل الاستغفار	۳۴۸	● تحقیق و تشریح
۳۵۵	● باب استغفار النبی ﷺ فی الیوم واللیلۃ	۳۴۰	● تشریح
۳۵۶	● تشریح	۳۴۰	● باب الجلوس کیف ما تیسر منه
۳۵۶	● باب التوبۃ	۳۴۱	● تشریح
۳۵۸	● تشریح	۳۴۱	● چار ذوی بیٹھا
۳۵۸	● باب الضجع علی الشقی الایمن	۳۴۱	● باب من نالجی بین یدی الناس
۳۵۸	● باب اذا بات طاهرًا وفضله	۳۴۳	● باب الاستلقاء
۳۵۹	● باب ما یقول إذا نام	۳۴۳	● باب لا یتناجی إثنان دون الثالث
۳۶۱	● باب وضع الید الیمنی تحت الخد الایمن	۳۴۳	● تشریح
۳۶۱	● باب النوم علی الشق الایمن	۳۴۳	● باب حفظ المیز
۳۶۲	● قال ابو عبد اللہ :	۳۴۵	● باب إذا كانوا اکثر من ثلاثۃ فلا یس الخ
۳۶۲	● باب الدعاء اذا انتبه من اللیل	۳۴۶	● باب طول النجوى
۳۶۳	● باب التسبیح والتکبیر عند المنام	۳۴۶	● تشریح
۳۶۵	● باب التعموذ والقراءة عند النوم	۳۴۶	● باب لا تترك النار فی البیت عند النوم
۳۶۶	● باب: بلا ترجمہ	۳۴۸	● باب إغلاق الابواب باللیل
۳۶۷	● تشریح	۳۴۸	● تشریح
۳۶۷	● باب الدعاء نصف اللیل	۳۴۸	● باب الختان بعد ما کبر و نطق الابط
۳۶۷	● باب الدعاء عند الخلاء	۳۴۸	● اس باب کا کتاب الاسحیدان سے تعلق
۳۶۸	● باب ما یقول إذا اصبح	۳۴۹	● تشریح
۳۶۹	● باب الدعاء فی الصلوۃ	۳۴۹	● ختان یعنی ختنہ کا شرعی حکم
۳۷۰	● تشریح	۳۴۹	● خصال فطرۃ کے متعلق اختلاف روایات

۳۹۵	● بابُ التَّعوذ من فتنة المحيا والممات	۳۷۱	● بابُ الدعاء بعد الصلوة
۳۹۶	● بابُ التَّعوذ من المائم والمفرم	۳۷۳	● بابُ قول الله تعالى: وصلِّ عليهم
۳۹۶	● بابُ الاستعاذة من الجبن والكسل	۳۷۳	● تشریح
۳۹۷	● بابُ التَّعوذ من البخل	۳۷۶	● تشریح
۳۹۸	● بابُ التَّعوذ من ارذل العمر	۳۷۷	● بابُ ما يكره من السجع من الدعاء
۳۹۸	● بابُ الدعاء برفع الوباء والوجع	۳۷۷	● تشریح
۳۹۸	● تشریح	۳۷۸	● بابُ ليعزم المسئلة فإنه لا مكروه له
۴۰۰	● تشریح	۳۷۹	● بابُ يُستجاب للعبد ما لم يعجل
۴۰۰	● بابُ الاستعاذة من ارذل العمر ومن فتنة الدنيا الخ	۳۷۹	● تشریح
۴۰۱	● بابُ الاستعاذة من فتنة الغنى	۳۷۹	● بابُ رفع الايدي في الدعاء
۴۰۲	● بابُ التَّعوذ من فتنة الفقر	۳۸۰	● قال ابو عبد الله :
۴۰۳	● بابُ الدعاء بكثرة المال مع البركة	۳۸۰	● دعاء من أتمها ثمانا
۴۰۳	● بابُ الدعاء بكثرة الولد مع البركة	۳۸۰	● بابُ الدعاء غير مستقبل القبلة
۴۰۴	● بابُ الدعاء عند الاستخارة	۳۸۱	● بابُ الدعاء مستقبل القبلة
۴۰۵	● استخاره	۳۸۱	● بابُ دعوة النبي لخادمه بطول العمر وبكثرة المال
۴۰۵	● بابُ الوضوء عند الدعاء	۳۸۲	● بابُ الدعاء عن الكرب
۴۰۵	● بابُ الدعاء إذا علا عتبة	۳۸۳	● بابُ التَّعوذ من جهد البلاء
۴۰۶	● بابُ الدعاء إذا هبط واديا	۳۸۳	● تشریح
۴۰۶	● بابُ الدعاء إذا اراد سفرا أو رجع	۳۸۴	● بابُ دعاء النبي ﷺ : اللهم الوفيق الاعلى
۴۰۷	● بابُ الدعاء للمتزوج	۳۸۵	● بابُ الدعاء بالموت والحيوة
۴۰۸	● بابُ ما يقول إذا أتى اهله	۳۸۵	● تشریح
۴۰۹	● تشریح	۳۸۶	● بابُ الدعاء للمصبيان بالبركة وبمسح رؤسهم
۴۰۹	● بابُ قول النبي: ربنا آتنا في الدنيا حسنة	۳۸۷	● تشریح
۴۰۹	● بابُ التَّعوذ من فتنة الدنيا	۳۸۸	● بابُ الصلوة على النبي ﷺ
۴۱۰	● بابُ تكرير الدعاء	۳۹۰	● بابُ هل يُصلى على غير النبي ﷺ
۴۱۱	● بابُ الدعاء على المشركين	۳۹۰	● مختصر تشریح
۴۱۴	● بابُ الدعاء للمشركين	۳۹۱	● بابُ قول النبي من آذيتُه فاجعله له زكوة ورحمة
۴۱۵	● بابُ قول النبي: اللهم اغفر لي ما قدمت وما اخرت	۳۹۱	● بابُ التَّعوذ من الفتن
۴۱۵	● تشریح	۳۹۱	● تشریح
۴۱۶	● تشریح	۳۹۲	● بابُ التَّعوذ من غلبة الرجال
۴۱۶	● بابُ الدعاء في الساعة التي في يوم الجمعة	۳۹۳	● بابُ التَّعوذ من عذاب القبر

٢٢٢	● باب ما يتقى من فتنة المال	٢١٤	● باب قول النبي ﷺ: يستجاب لنا في اليهود
٢٢٣	● تشرح	٢١٨	● باب التأمين
٢٢٣	● باب قول النبي ﷺ: هذا لمال خضرة حلوة	٢١٨	● تشرح
٢٢٥	● باب ما قدم من ماله فهو له	٢١٨	● باب فضل التهليل
٢٢٦	● باب المكثرون هم المقلون	٢٢٠	● تشرح
٢٢٨	● باب قول النبي ﷺ: ما أحب أن لي مثل أحد ذهباً	٢٢٠	● باب فضل التسبيح
٢٥٠	● باب الغنى غنى النفس	٢٢١	● تشرح
٢٥١	● باب فضل الفقر	٢٢١	● باب فضل ذكر الله تعالى
٢٥٣	● تشرح	٢٢٣	● تشرح
٢٥٣	● سوال و جواب	٢٢٣	● باب قول لاهول ولا قوة إلا بالله
	● باب كيف كان عيش النبي ﷺ وأصحابه وتخليهم	٢٢٣	● باب لله تعالى مائة اسم غير واحد
٢٥٣	● من الدنيا	٢٢٥	● باب الموعدة ساعة بعد ساعة
٢٥٤	● تشرح	٢٢٥	● تشرح
٢٥٨	● تحقيق تشرح	٢٢٦	● كتاب الرقاق
٢٥٨	● تشرح	٢٢٦	● باب لا عيش إلا عيش الآخرة
٢٦٠	● باب القصد والمداومة على العمل	٢٢٦	● تشرح
٢٦١	● تشرح	٢٢٨	● باب مثل الدنيا في الآخرة
٢٦١	● اشكال و جواب	٢٢٨	● تشرح
٢٦٣	● باب الرجاء مع الخوف	٢٢٨	● تيسر تشرح
٢٦٥	● تشرح	٢٢٩	● باب قول النبي ﷺ: كن في الدنيا كأنك غريب الخ
٢٦٥	● تشرح	٢٣٠	● باب في الأمل وطوله
٢٦٦	● باب الصبر عن محارم الله	٢٣٠	● تسمية
٢٦٤	● باب ومن يتوكل على الله فهو حسبه	٢٣١	● تشرح
٢٦٨	● باب ما يكره من قيل وقال	٢٣٢	● باب من بلغ ستين سنة فقد أهدر الله إليه في العمر
٢٦٩	● باب حفظ اللسان	٢٣٢	● تشرح
٢٦٩	● تشرح	٢٣٣	● باب العمل الذي يُبتغى به وجه الله
٢٤١	● تشرح	٢٣٥	● باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها
٢٤١	● باب البكاء من خشية الله	٢٣٦	● تشرح
٢٤٢	● تشرح	٢٣٠	● باب قول الله تعالى: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ لَعَلَّ
٢٤٢	● باب الخوف من الله	٢٣١	● باب ذهاب الصالحين
٢٤٢	● تشرح	٢٣١	● تحقيق تشرح

۳۹۳	● باب من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه	۳۷۳	● باب الانتهاء عن المعاصي
۳۹۵	● باب سكرات الموت	۳۷۳	● تشریح
۳۹۶	● تشریح	● باب قول النبي ﷺ لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلاً ولبكيتم كثيراً	
۳۹۷	● تشریح	۳۷۶	● باب حببت النار بالشهوات
۳۹۸	● تشریح	۳۷۶	● تشریح
۳۹۹	● تشریح	۳۷۷	● تشریح
۵۰۰	ستائیسوال پاره	۳۷۷	● باب الجنة أقرب إلى أحدكم من شراك نعله الخ
۵۰۰	● باب نفع السور	۳۷۸	● باب لينظر إلى من هو أسفل منه ولا ينظر إلى الخ
۵۰۲	● باب يقبض الله الأرض يوم القيامة	۳۷۹	● باب من هم بحسنة أو بسئنة
۵۰۳	● تشریح	۳۷۹	● باب ما يتقى من محقرات الذنوب
۵۰۳	● تحقیق و تشریح	۳۸۰	● تشریح
۵۰۳	● باب كيف الحشر	۳۸۰	● باب الأعمال بالخواتيم وما يخاف منها
۵۰۳	● حشری تسهیل	۳۸۱	● باب للفضلة راحة من خلط الشوء
۵۰۶	● تحقیق	۳۸۱	● تحقیق
۵۰۷	● تشریح	۳۸۲	● جهادنی سبیل الله
۵۰۹	● باب قوله عزوجل: إِنْ زُلْزِلَتِ السَّاعَةُ شِئٌ عَظِيمٌ	۳۸۳	● باب رفع الامانة
۵۱۱	● باب قول الله تعالى: أَلَا يَنْظُرُ إِلَيْكَ أَنَّهُمْ مُّبْعُوثُونَ الخ	۳۸۳	● تشریح
۵۱۱	● تشریح	۳۸۵	● تحقیق و تشریح
۵۱۲	● باب القصاص يوم القيامة	۳۸۵	● تشریح
۵۱۳	● اشکال و جواب	۳۸۶	● باب الزیاء والسمعة
۵۱۳	● تشریح	۳۸۶	● تحقیق و تشریح
۵۱۳	● باب من نوقش الحساب عذب	۳۸۶	● تشریح
۵۱۷	● باب يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير حساب	۳۸۷	● باب من جاهد نفسه في طاعة الله
۵۱۸	● تشریح	۳۸۸	● باب التواضع
۵۲۰	● باب صفة الجنة والنار	۳۸۸	● تحقیق
۵۲۰	● تشریح	۳۸۹	● تشریح
۵۲۱	● اشکال و جواب	۳۹۰	● اشکال و جواب
۵۲۲	● تشریح	۳۹۰	● باب قول النبي ﷺ بعثت أنا والساعة كهاتين
۵۲۳	● تشریح	۳۹۱	● تشریح
۵۲۵	● تشریح	۳۹۲	● باب: با ترجمه
۵۲۶	● تحقیق و تشریح	۳۹۳	● تشریح

٥٥٥	• تشریح	٥٢٤	• تحقیق و تشریح
٥٥٦	• تشریح	٥٢٨	• تشریح
٥٥٦	• باب: با ترجمہ	٥٣١	• تشریح
٥٥٤	• تشریح	٥٣٢	• تشریح
٥٥٨	• تشریح	٥٣٣	• سوال و جواب و تشریح
٥٥٩	• باب: با ترجمہ	٥٣٣	• تشریح
٥٦٠	• تشریح	٥٣٥	• تشریح
٥٦١	• باب القاء النذیر العبد إلى القدر	٥٣٥	• باب الصراط جسز جہنم
٥٦٢	• سوال و جواب و تشریح	٥٣٥	• صراط کی مختصر تشریح
٥٦٢	• باب لاحول ولا قوة الا بالله	٥٣٠	• کتاب العوض
٥٦٣	• باب المعصوم من عصم الله	٥٣٠	• مختصر تشریح
٥٦٣	• تشریح	٥٣٠	• باب قول الله تعالى: انا اعطينك الكوثر
٥٦٣	• باب وحرام على قرية اهلكناها انهم لا يرجعون	٥٣١	• تشریح
٥٦٥	• باب وما جعلنا الرؤيا التي اريناك الا فتنة للناس	٥٣٢	• تحقیق و تشریح
٥٦٥	• تشریح	٥٣٣	• تحقیق و تشریح
٥٦٦	• باب تحاج آدم و موسى عند الله	٥٣٣	• تشریح
٥٦٤	• باب لا مانع لما اعطى الله	٥٣٣	• تشریح
٥٦٨	• باب من تعوذ بالله من درك الشقاء وسوء القضاء	٥٣٤	• تشریح
٥٦٩	• باب يحول بين المرء و قلبه	٥٣٨	• تشریح
٥٦٩	• تشریح	٥٥٠	• تشریح
٥٤٠	• باب قل لن يصيبنا الا ما كتب الله لنا	٥٥١	• کتاب القدر
٥٤١	• باب وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله الخ	٥٥١	• مسئلہ تقدیر
٥٤١	• تشریح	٥٥١	• الفرق بين القضاء والقدر
٥٤٢	• تشریح	٥٥٣	• باب جف القلم على علم الله وأضله الله على علم
	تمت بالخیر	٥٥٣	• تشریح
		٥٥٣	• باب الله أعلم بما كانوا عاملين

